

# حج و عمرہ

کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا



حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

(ل - ے)

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی  
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی



بیت العمارت کراچی

0333-3136872

# حج و عمرہ

کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق

(ل-ی)

جلد چہارم

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاح جامعہ العلوم الاسلامیہ  
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمارت کراچی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب: حج و عمرہ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع ثانی: ۲۰۱۷-۱۴۳۸ھ

ناشر: بیت العمارت کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ 74400

0333-3136872, 0302-2205466

0333-3845224

فون:

baitulammar2004@gmail.com

qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

ای میل:

ملنے کے دیگر پتے

پنجاب:

042-37224228

0333-4101085

0321-9233714

0333-8335011

مکتبہ رحمانیہ۔  
الفتح پبلشرز۔  
مکتبہ عائشہ۔  
دارالناشر۔

کراچی:

0314-2139797

021-34727159

0334-2659744

0324-2855000

021-34856701

021-32729089

0321-8936511

021-35032020

الحجاز پبلشرز، بنوری ٹاؤن۔  
اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔  
دارالانشاء، بنوری ٹاؤن۔  
ادارۃ النور، بنوری ٹاؤن۔  
مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن۔  
زم زم پبلشرز، اردو بازار۔  
مکتبہ ندوہ، اردو بازار۔  
مکتبہ المعارف، دارالعلوم کراچی۔

نمبر پختونخواہ (KPK):

0311-8845717

0336-9731158

0334-8825488

0337-7445290

0312-9430416

0313-8680501

0334-8414660

مکتبہ عمر فاروق، قصہ خوانی بازار، پشاور۔  
مکتبہ بنوری ٹاؤن، کلی مروت۔  
مکتبہ فاروقیہ، بنو۔  
مکتبہ حنائیہ، اکوڑہ خٹک۔  
مکتبہ محمودیہ، صوابی۔  
مکتبہ اختر ٹین، اکوڑہ خٹک۔  
مولوی ظہور، مردان۔

کوئٹہ:

081-26622631

0333-7434142

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ۔  
مکتبہ ماجیدیہ۔

## فہرست

| صفحہ نمبر | عنوان                                          |
|-----------|------------------------------------------------|
|           | ل                                              |
| ۲۴        | ☆ لباس ناپاک ہے                                |
| ۲۴        | ☆ لحاف                                         |
| ۲۴        | ☆ لڑکی کی شادی مقدم ہے یا جج                   |
| ۲۵        | ☆ لنگڑا                                        |
| ۲۵        | ☆ لنگوٹ                                        |
| ۲۶        | ☆ لنگی                                         |
| ۲۷        | ☆ لوگوں نے عمرہ کرنے کی درخواست کی             |
| ۲۷        | ☆ لیمن                                         |
|           | م                                              |
| ۲۸        | ☆ ماسک (Mask)                                  |
| ۲۹        | ☆ مال حرام سے جج کرنا                          |
| ۲۹        | ☆ مال ضائع ہو گیا                              |
| ۳۰        | ☆ مال مشتبہ میں قرض کا حیلہ کرنا               |
| ۳۰        | ☆ مانع پیش آنے کا ڈر ہو تو احرام میں شرط لگانا |
| ۳۰        | ☆ مانع حیض دواء کا استعمال کرنا                |
| ۳۱        | ☆ ماہواری روکنے کی دوائی استعمال کرنا          |

| صفحہ نمبر | عنوان                                   |
|-----------|-----------------------------------------|
| ۳۱        | ☆ مبارک باد دینا                        |
| ۳۲        | ☆ مباشرت فاحشہ                          |
| ۳۲        | ☆ متبہنی کے ساتھ جج کے لئے جانا         |
| ۳۲        | ☆ متعدد طواف کے ایک ساتھ نفل پڑھنا      |
| ۳۳        | ☆ متعدد عمروں میں صرف چند بال کاٹتے رہے |
| ۳۴        | ☆ متمتع نے قربانی نہیں کی               |
| ۳۴        | ☆ مجبوری کی وجہ سے جج بدل کرنا          |
| ۳۴        | ☆ مجنون                                 |
| ۳۷        | ☆ مجنون رمی نہ کرے تو                   |
| ۳۷        | ☆ مجنون کی طرف سے رمی کرنا              |
| ۳۷        | ☆ مجنون نے جج کا احرام باندھ لیا        |
| ۳۷        | ☆ مجھڑ                                  |
| ۳۸        | ☆ محراب النبی ﷺ                         |
| ۳۸        | ☆ محرم کا خرچ نہیں                      |
| ۳۹        | ☆ محرم کسے کہتے ہیں؟                    |
| ۴۰        | ☆ محرم کو سفر میں ساتھ جانا کب جائز ہے؟ |
| ۴۱        | ☆ محرم کی شرط کیوں؟                     |
| ۴۲        | ☆ محرم کے بغیر سفر کرنا                 |

| صفحہ نمبر | عنوان                                             |
|-----------|---------------------------------------------------|
| ۴۲        | ☆ محرم میسر نہیں.....                             |
| ۴۳        | ☆ محرم نہیں.....                                  |
| ۴۳        | ☆ محرم نے غیر محرم کا سرمونڈ دیا.....             |
| ۴۴        | ☆ محرم نے محرم کا حلق کر دیا.....                 |
| ۴۴        | ☆ محرم نے محرم کا سرمونڈ دیا.....                 |
| ۴۴        | ☆ محسر.....                                       |
| ۴۴        | ☆ محصر پر قضاء.....                               |
| ۴۵        | ☆ محصر کی رکاوٹ ختم ہو جائے.....                  |
| ۴۵        | ☆ محصر کے لئے سرمونڈ انا.....                     |
| ۴۶        | ☆ محصر ممنوعاتِ احرام کا مرتکب ہو جائے.....       |
| ۴۶        | ☆ مخلوط مال.....                                  |
| ۴۶        | ☆ مخلوط مال سے حج کرنا.....                       |
| ۴۷        | ☆ مدینہ سے واپسی کے وقت کونسا احرام باندھیں؟..... |
| ۴۷        | ☆ مدینہ منورہ کی حاضری.....                       |
| ۴۸        | ☆ مدینہ منورہ کا میقات سب سے دور کیوں ہے؟.....    |
| ۴۸        | ☆ مدینہ منورہ کے فضائل.....                       |
| ۵۱        | ☆ مدینہ منورہ کے قیام میں کیا کرے؟.....           |
| ۵۱        | ☆ مدینہ والے.....                                 |

| صفحہ نمبر | عنوان                                       |
|-----------|---------------------------------------------|
| ۵۷        | ☆ مدینہ سے واپسی پر حیض آجائے.....          |
| ۵۷        | ☆ مذی کے قطرے.....                          |
| ۵۷        | ☆ مرتد.....                                 |
| ۵۷        | ☆ مردوں کا احرام.....                       |
| ۵۸        | ☆ مردہ اور زندہ دونوں کے لئے عمرہ.....      |
| ۵۸        | ☆ مرغی.....                                 |
| ۵۸        | ☆ مردہ.....                                 |
| ۵۹        | ☆ مردہ سے سعی کرنا.....                     |
| ۶۰        | ☆ مردہ مسجد حرام میں داخل نہیں ہے.....      |
| ۶۰        | ☆ مریض.....                                 |
| ۶۲        | ☆ مریض آدمی میدان عرفات سے کب واپس آئے..... |
| ۶۲        | ☆ مزدلفہ.....                               |
| ۶۲        | ☆ مزدلفہ پہنچنے تک فجر کا اندیشہ ہو.....    |
| ۶۳        | ☆ مزدلفہ سے صبح صادق سے پہلے مٹی کا نا..... |
| ۶۴        | ☆ مزدلفہ سے کب نکلے.....                    |
| ۶۵        | ☆ مزدلفہ سے واپسی.....                      |
| ۶۷        | ☆ مزدلفہ کا اصل واجب وقت.....               |
| ۶۸        | ☆ مزدلفہ کا وقوف.....                       |

| صفحہ نمبر | عنوان                                                    |
|-----------|----------------------------------------------------------|
| ۶۹        | ☆ مزدلفہ کا وقوف نہ کر سکا.....                          |
| ۶۹        | ☆ مزدلفہ کو روانگی.....                                  |
| ۷۱        | ☆ مزدلفہ کی رات.....                                     |
| ۷۲        | ☆ مزدلفہ کے امام.....                                    |
| ۷۲        | ☆ مزدلفہ کے معنی.....                                    |
| ۷۲        | ☆ مزدلفہ میں آتے ہوئے مغرب کی نماز راستہ میں پڑھ لی..... |
| ۷۳        | ☆ مزدلفہ میں تکبیر تشریق.....                            |
| ۷۴        | ☆ مزدلفہ میں تلبیہ پڑھنا.....                            |
| ۷۵        | ☆ مزدلفہ میں جانے کے لئے پاک ہونا شرط نہیں.....          |
| ۷۶        | ☆ مزدلفہ میں رات کو نہیں پہنچ سکا.....                   |
| ۷۶        | ☆ مزدلفہ میں رات گزارنے کی وجہ.....                      |
| ۷۷        | ☆ مزدلفہ میں سنتوں کا حکم.....                           |
| ۷۷        | ☆ مزدلفہ میں صبح صادق تک نہیں ٹھہرا.....                 |
| ۷۸        | ☆ مزدلفہ میں عورت نہ ٹھہرے تو.....                       |
| ۷۸        | ☆ مزدلفہ میں قیام.....                                   |
| ۷۹        | ☆ مزدلفہ میں مرد نہ ٹھہرے تو.....                        |
| ۷۹        | ☆ مزدلفہ میں مغرب کی نماز کے بعد سنت پڑھ لی.....         |
| ۸۰        | ☆ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا.....              |

| صفحہ نمبر | عنوان                                                    |
|-----------|----------------------------------------------------------|
| ۸۴        | ☆ مزدلفہ میں نماز کی نیت.....                            |
| ۸۴        | ☆ مزدلفہ میں وتر اور سنتوں کا حکم.....                   |
| ۸۵        | ☆ مزدلفہ میں وقوف کب ہوتا ہے؟.....                       |
| ۸۷        | ☆ مسافر خانہ.....                                        |
| ۸۸        | ☆ مسائل کا تذکرہ سعی میں.....                            |
| ۸۸        | ☆ مستحبات کو چھوڑنے کا حکم.....                          |
| ۸۸        | ☆ مسجد احزاب.....                                        |
| ۸۹        | ☆ مسجد جمعہ.....                                         |
| ۹۰        | ☆ مسجد حرام بند ہونے کی وجہ سے طواف و داع نہ کر سکا..... |
| ۹۰        | ☆ مسجد حرام کی تحیہ.....                                 |
| ۹۱        | ☆ مسجد حرام کی توسیع کے بعد سعی کا حکم.....              |
| ۹۱        | ☆ مسجد حرام میں تلبیہ پڑھنا.....                         |
| ۹۱        | ☆ مسجد خیف.....                                          |
| ۹۱        | ☆ مسجد فتح.....                                          |
| ۹۲        | ☆ مسجد قباء.....                                         |
| ۹۲        | ☆ مسجد قبلتین.....                                       |
| ۹۲        | ☆ مسجد کی تعمیر.....                                     |
| ۹۴        | ☆ مسجد کے باہر سے طواف کرنا.....                         |

| صفحہ نمبر | عنوان                                        |
|-----------|----------------------------------------------|
| ۹۴        | ☆ مسجد مشعر حرام.....                        |
| ۹۵        | ☆ مسجد نبوی کی بنیاد.....                    |
| ۹۶        | ☆ مسجد نبوی کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا..... |
| ۹۶        | ☆ مسجد نبوی کی عظمت.....                     |
| ۹۷        | ☆ مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنا.....      |
| ۹۸        | ☆ مسجد نمروہ.....                            |
| ۹۸        | ☆ مسعی.....                                  |
| ۹۸        | ☆ مسعی کا حکم توسیع کے بعد.....              |
| ۹۹        | ☆ مشتبہ رقم.....                             |
| ۹۹        | ☆ مشتبہ مال میں قرض کا حیلہ کرنا.....        |
| ۹۹        | ☆ مشترکہ کاروبار.....                        |
| ۱۰۰       | ☆ مشعر حرام میں وقوف کی وجہ.....             |
| ۱۰۲       | ☆ مشین.....                                  |
| ۱۰۲       | ☆ مشین سے بال کاٹنا.....                     |
| ۱۰۲       | ☆ معتدہ.....                                 |
| ۱۰۳       | ☆ معذور.....                                 |
| ۱۰۶       | ☆ معذور آدمی طواف کیسے کرے؟.....             |
| ۱۰۶       | ☆ معذور آدمی طواف کے نفل کیسے پڑھے؟.....     |

| صفحہ نمبر | عنوان                                                     |
|-----------|-----------------------------------------------------------|
| ۱۰۷       | ☆ معذور باپ کی طرف سے جدہ میں مقیم بیٹے کا حج کرنا.....   |
| ۱۰۷       | ☆ معذور کا حج بدل.....                                    |
| ۱۰۸       | ☆ مغرب کی نماز مزدلفہ میں پڑھنے کی وجہ.....               |
| ۱۰۸       | ☆ مطاف.....                                               |
| ۱۰۸       | ☆ مفرد.....                                               |
| ۱۰۹       | ☆ مفرد طوافِ قدوم کے بعد کیا کرے؟.....                    |
| ۱۰۹       | ☆ مفرد کے لئے ترتیب.....                                  |
| ۱۰۹       | ☆ مفلوج.....                                              |
| ۱۰۹       | ☆ مقام ابراہیم.....                                       |
| ۱۱۱       | ☆ مقام ابراہیم پر نماز ادا کرنا.....                      |
| ۱۱۳       | ☆ مقام کعبہ کی زمین.....                                  |
| ۱۱۴       | ☆ مقروض کا حج کرنا.....                                   |
| ۱۱۵       | ☆ مقروض کا عمرہ.....                                      |
| ۱۱۵       | ☆ مکان.....                                               |
| ۱۱۶       | ☆ مکان بنائے یا حج کرے؟.....                              |
| ۱۱۷       | ☆ مکروہات کا حکم.....                                     |
| ۱۱۸       | ☆ مکروہ اوقات میں طواف کرنا.....                          |
| ۱۱۸       | ☆ مکہ کے علاوہ دوسری جگہ جانے والے پر عمرہ لازم نہیں..... |

| صفحہ نمبر | عنوان                                                    |
|-----------|----------------------------------------------------------|
| ۱۱۹       | ☆ مکہ معظمہ سے واپسی.....                                |
| ۱۲۰       | ☆ مکہ معظمہ کا قیام.....                                 |
| ۱۲۰       | ☆ مکہ معظمہ میں قتل عام.....                             |
| ۱۲۶       | ☆ مکہ مکرمہ.....                                         |
| ۱۲۶       | ☆ مکہ مکرمہ سے واپس آنے کے وقت.....                      |
| ۱۲۶       | ☆ مکہ مکرمہ کو مستقل وطن نہ بنانے والے کاجج.....         |
| ۱۲۷       | ☆ مکہ مکرمہ میں داخلہ.....                               |
| ۱۲۸       | ☆ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے.....                    |
| ۱۲۹       | ☆ مکہ مکرمہ میں مکتب کے سامنے.....                       |
| ۱۳۰       | ☆ مکہ مکرمہ کا ملازم واپسی میں تمتع کر سکتا ہے.....      |
| ۱۳۰       | ☆ مکہ مکرمہ میں نماز پڑھتے وقت.....                      |
| ۱۳۱       | ☆ مکہ میں آیا ہوا شخص جج کا احرام کہاں سے باندھے؟.....   |
| ۱۳۲       | ☆ مکہ میں آیا ہوا شخص عمرہ کا احرام کہاں سے باندھے؟..... |
| ۱۳۳       | ☆ مکہ میں قصد داخل ہوا.....                              |
| ۱۳۳       | ☆ مکہ والا آفاق سے واپسی پر کون سا جج کر سکتا ہے؟.....   |
| ۱۳۴       | ☆ مکہ والوں کے لئے اشہر جج میں عمرہ کرنا.....            |
| ۱۳۵       | ☆ مکہ والے احرام کہاں سے باندھیں؟.....                   |
| ۱۳۶       | ☆ مکہ والے تمتع نہ کریں.....                             |

| صفحہ نمبر | عنوان                                                           |
|-----------|-----------------------------------------------------------------|
| ۱۳۷       | ☆ مکہ والے جج کا احرام کہاں سے باندھیں.....                     |
| ۱۳۷       | ☆ مکہ والے جج کے ایام میں عمرہ نہ کریں.....                     |
| ۱۳۷       | ☆ مکہ والے صرف جج افراد کریں.....                               |
| ۱۳۸       | ☆ مکہ والے عمرہ کا احرام کہاں سے باندھیں؟.....                  |
| ۱۳۸       | ☆ مکہ والے قرآن نہ کریں.....                                    |
| ۱۳۹       | ☆ مکہ والے نے تمتع کر لیا.....                                  |
| ۱۳۹       | ☆ مکھی.....                                                     |
| ۱۳۹       | ☆ مکی میقات سے باہر نکل گیا.....                                |
| ۱۳۹       | ☆ ملازمت ختم ہونے کے خوف سے جج میں تاخیر کرنا.....              |
| ۱۴۱       | ☆ ملازمت کا سفر اور عمرہ.....                                   |
| ۱۴۱       | ☆ ملازمت کی تلاش میں جج کی نیت کرنا.....                        |
| ۱۴۲       | ☆ ملازمت کے دوران جج کر لیا.....                                |
| ۱۴۲       | ☆ ملازم کو محرم بنا کر جج کرنا.....                             |
| ۱۴۳       | ☆ ملازمین سے چندہ لے کر قرعہ اندازی کر کے جج کے لئے بھیجنا..... |
| ۱۴۴       | ☆ ملتزم.....                                                    |
| ۱۴۵       | ☆ ملتزم میں دعاء قبول ہوتی ہے.....                              |
| ۱۴۶       | ☆ مل والے جج پر بھیجتے ہیں.....                                 |
| ۱۴۷       | ☆ ممانی.....                                                    |

| صفحہ نمبر | عنوان                                                |
|-----------|------------------------------------------------------|
| ۱۴۷       | ☆ ممنوعاتِ احرام کا ارتکاب.....                      |
| ۱۵۱       | ☆ ممنوعاتِ احرام کب ختم ہوتے ہیں؟.....               |
| ۱۵۱       | ☆ ممنوعِ احرام عذر سے کر لیا.....                    |
| ۱۵۱       | ☆ ممنوع اوقات میں طواف کے نفل ادا کرنا.....          |
| ۱۵۲       | ☆ منجن.....                                          |
| ۱۵۳       | ☆ منگنی کے بعد حج کے لئے جاسکتی ہے.....              |
| ۱۵۴       | ☆ منگیتیر.....                                       |
| ۱۵۵       | ☆ منہ بولا بھائی.....                                |
| ۱۵۵       | ☆ منہ بولا بیٹا.....                                 |
| ۱۵۷       | ☆ منہ بولے بھائی کے ساتھ حج کرنا.....                |
| ۱۵۸       | ☆ منی.....                                           |
| ۱۵۹       | ☆ منی اور مکہ دو الگ الگ مقامات ہیں.....             |
| ۱۵۹       | ☆ منی جانے کے لئے پاک ہونا شرط نہیں.....             |
| ۱۶۰       | ☆ منی چلا گیا.....                                   |
| ۱۶۰       | ☆ منی روانہ ہونے سے پہلے طواف کرنا.....              |
| ۱۶۱       | ☆ منی سے اٹھا کر کنکریاں مارنا.....                  |
| ۱۶۱       | ☆ منی سے باہر رات گزارنا.....                        |
| ۱۶۱       | ☆ منی سے بارہویں کو سورج غروب ہونے کے بعد نکلنا..... |

| صفحہ نمبر | عنوان                                                    |
|-----------|----------------------------------------------------------|
| ۱۶۲       | ☆ منی سے مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہونا.....                |
| ۱۶۳       | ☆ منی سے مکہ مکرمہ واپس آنے کے بعد.....                  |
| ۱۶۳       | ☆ منی کی حدود سے باہر قیام کیا.....                      |
| ۱۶۵       | ☆ منی کی رات.....                                        |
| ۱۶۵       | ☆ منی کی روانگی جمعہ کے دن ہو.....                       |
| ۱۶۵       | ☆ منی کے امام.....                                       |
| ۱۶۵       | ☆ منی کے ایام.....                                       |
| ۱۶۶       | ☆ منی کے بارے میں دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ.....         |
| ۱۷۵       | ☆ منی کے بارے میں علمائے کرام کا متفقہ رپورٹ.....        |
| ۱۸۴       | ☆ منی کے بارے میں مظاہر علوم سہارنپور کا اردو فتویٰ..... |
| ۱۹۲       | ☆ منی کے بارے میں مظاہر علوم سہارنپور کا عربی فتویٰ..... |
| ۱۹۸       | ☆ منی کے لئے روانگی.....                                 |
| ۲۰۲       | ☆ منی کے لئے روانگی اور قارن.....                        |
| ۲۰۳       | ☆ منی کے لئے روانگی اور متمتع.....                       |
| ۲۰۵       | ☆ منی کے لئے روانگی اور مفرد.....                        |
| ۲۰۶       | ☆ منی مکہ کا حصہ نہیں ہے.....                            |
| ۲۰۸       | ☆ منی مکہ میں شامل ہے یا نہیں؟.....                      |
| ۲۰۸       | ☆ منی میں تلبیہ پڑھنا.....                               |

| صفحہ نمبر | عنوان                                                                         |
|-----------|-------------------------------------------------------------------------------|
| ۲۰۸       | ☆ منی میں جمعہ قائم کرنا.....                                                 |
| ۲۰۹       | ☆ منی میں حج کا احرام باندھنا.....                                            |
| ۲۱۰       | ☆ منی میں قتل عام.....                                                        |
| ۲۱۰       | ☆ منی میں قیام.....                                                           |
| ۲۱۰       | ☆ منی میں مزدلفہ سے واپس آ کر کیا کرے؟.....                                   |
| ۲۱۱       | ☆ مواد نکلنے کی حالت میں طواف زیارت کرنا.....                                 |
| ۲۱۱       | ☆ موت تک طواف زیارت نہ کر سکا.....                                            |
| ۲۱۱       | ☆ موذی جانور.....                                                             |
| ۲۱۱       | ☆ موزہ.....                                                                   |
| ۲۱۲       | ☆ موقف.....                                                                   |
| ۲۱۲       | ☆ مونچھ.....                                                                  |
| ۲۱۵       | ☆ مویشی.....                                                                  |
| ۲۱۶       | ☆ مہر.....                                                                    |
| ۲۱۸       | ☆ مہندی.....                                                                  |
| ۲۱۹       | ☆ میت کی طرف سے حج بدل کروانا.....                                            |
| (۳۸۹/۲)   | ☆ میت کے لئے عمرہ کرنا.....                                                   |
| ۲۲۱       | ☆ میت نے حج بدل کرانے کی وصیت کی لیکن ایک تہائی ترکہ اس کے لئے کافی نہیں..... |
| ۲۲۲       | ☆ میت نے حج بدل کرانے کی وصیت نہیں کی.....                                    |

| صفحہ نمبر | عنوان                                                           |
|-----------|-----------------------------------------------------------------|
| ۲۲۲       | ☆ میت نے حج بدل کے لئے وصیت کی.....                             |
| ۲۲۲       | ☆ میقات.....                                                    |
| ۲۲۳       | ☆ میقات پانچ ہیں.....                                           |
| ۲۲۴       | ☆ میقات پر راستہ نہیں.....                                      |
| ۲۲۴       | ☆ میقات دو ہیں.....                                             |
| ۲۲۵       | ☆ میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا.....                           |
| ۲۲۹       | ☆ میقات سے احرام کے ساتھ باہر چلا گیا.....                      |
| ۲۲۹       | ☆ میقات سے احرام نہیں باندھ سکا.....                            |
| ۲۳۰       | ☆ میقات سے باہر چلا گیا.....                                    |
| ۲۳۰       | ☆ میقات سے باہر رہنے والوں کے لئے مسجد عائشہ سے احرام باندھنا.. |
| ۲۳۲       | ☆ میقات سے جھوٹ بول کر احرام کے بغیر گزرنا.....                 |
| ۲۳۲       | ☆ میقات سے گزرنا.....                                           |
| ۲۳۳       | ☆ میقات کن لوگوں کے لئے ہیں.....                                |
| ۲۳۳       | ☆ میقات کیا ہے؟.....                                            |
| ۲۳۵       | ☆ میقات کی حکمت.....                                            |
| ۲۳۶       | ☆ میقات کے اندر رہنے والے.....                                  |
| ۲۳۶       | ☆ میقات کے باہر سے آنے والے.....                                |
| ۲۳۸       | ☆ میقات کے رہنے والے.....                                       |

| صفحہ نمبر | عنوان                                                   |
|-----------|---------------------------------------------------------|
| ۲۳۸       | ☆ میقاتِ مدینہ سب سے زیادہ فاصلہ پر کیوں؟               |
| ۲۳۹       | ☆ میقات واپس آنا کب واجب ہوتا ہے؟                       |
| ۲۳۹       | ☆ میقات واپس آنے سے دم ساقط ہوتا ہے یا نہیں؟            |
| ۲۴۱       | ☆ میقات سے واپس آنے کے لئے کسی بھی میقات میں آ سکتا ہے۔ |
| ۲۴۲       | ☆ میقات والوں کے لئے اشہر حج میں عمرہ کرنا۔             |
| ۲۴۳       | ☆ میقاتی۔                                               |
| ۲۴۳       | ☆ میل۔                                                  |
| ۲۴۳       | ☆ میلین اخضرین۔                                         |
| ۲۴۵       | ☆ میلین اخضرین کے درمیان۔                               |
|           | ن                                                       |
| ۲۴۶       | ☆ نابالغ۔                                               |
| ۲۴۶       | ☆ نابالغ بچوں کا احرام۔                                 |
| ۲۴۹       | ☆ نابالغ بچوں کے حج کا طریقہ۔                           |
| ۲۵۲       | ☆ نابالغ کا حج۔                                         |
| ۲۵۲       | ☆ نابینا۔                                               |
| ۲۵۴       | ☆ ناپاک ہو گیا۔                                         |
| ۲۵۴       | ☆ ناپاکی کی حالت میں طواف کیا۔                          |
| ۲۵۷       | ☆ ناپاکی میں عمرہ کا طواف کیا۔                          |

| صفحہ نمبر | عنوان                                        |
|-----------|----------------------------------------------|
| ۲۵۸       | ☆ ناجائز آمدنی سے حج کرنا۔                   |
| ۲۵۸       | ☆ ناجائز طور پر قبضہ کی گئی رقم سے حج کرنا۔  |
| ۲۶۰       | ☆ ناخن۔                                      |
| ۲۶۱       | ☆ ناریل (Coconut) کا تیل۔                    |
| ۲۶۲       | ☆ ناسمجھ بچہ۔                                |
| ۲۶۲       | ☆ نافرمان بیٹے کا حج کو جانا۔                |
| ۲۶۳       | ☆ ناک۔                                       |
| ۲۶۴       | ☆ نبی کریم ﷺ کی طرف سے حج کرنا۔              |
| ۲۶۵       | ☆ نجاست لگی تھی۔                             |
| ۲۶۵       | ☆ نجاست لگی ہو طواف کے دوران بدن یا کپڑے پر۔ |
| ۲۶۵       | ☆ نذر۔                                       |
| ۲۶۶       | ☆ نذر کا طواف ناپاکی کی حالت میں کیا۔        |
| ۲۶۷       | ☆ نظر۔                                       |
| ۲۶۷       | ☆ نعرہ لگانا۔                                |
| ۲۶۹       | ☆ نفاس۔                                      |
| ۲۷۰       | ☆ نفاس کی حالت میں سعی کی۔                   |
| ۲۷۰       | ☆ نفاس کی حالت میں طواف زیارت کیا۔           |
| ۲۷۰       | ☆ نفاس کی حالت میں طواف کیا۔                 |

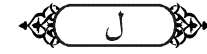
| صفحہ نمبر | عنوان                                              |
|-----------|----------------------------------------------------|
| ۲۷۱       | ☆ نفاس کی حالت میں عمرہ کیا.....                   |
| ۲۷۱       | ☆ نفل بھول کر دوسرا طواف شروع کر دیا.....          |
| ۲۷۱       | ☆ نفل جج کی نیت سے جج کرنا.....                    |
| ۲۷۱       | ☆ نفل طواف کا چکر چھوڑ دیا.....                    |
| ۲۷۲       | ☆ نفلی جج افضل ہے یا صدقہ؟.....                    |
| ۲۷۳       | ☆ نفلی جج اور لوگوں کے حقوق.....                   |
| ۲۷۳       | ☆ نفلی جج کرانے سے رقم مدرسہ میں دینا بہتر ہے..... |
| ۲۷۳       | ☆ نفلی جج کرانے کی شرائط.....                      |
| ۲۷۴       | ☆ نفلی سعی.....                                    |
| ۲۷۴       | ☆ نفلی طواف.....                                   |
| ۲۷۵       | ☆ نکاح.....                                        |
| ۲۷۵       | ☆ نماز طواف.....                                   |
| ۲۷۵       | ☆ نماز کے بعد بھی تبلیہ پڑھنا چاہیئے.....          |
| ۲۷۵       | ☆ نماز کے دوران اضطباع کرنا.....                   |
| ۲۷۶       | ☆ نماز واجب الطواف.....                            |
| ۲۷۶       | ☆ نمازی کے آگے سے گزرنا.....                       |
| ۲۷۹       | ☆ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو منع کرنا.....      |
| ۲۸۰       | ☆ نواسے کے ساتھ جج پر جانا.....                    |

| صفحہ نمبر | عنوان                                                  |
|-----------|--------------------------------------------------------|
| ۲۸۰       | ☆ نیت.....                                             |
| ۲۸۴       | ☆ نیت سے پہلے سر ڈھانکنا.....                          |
| ۲۸۴       | ☆ نیت طواف.....                                        |
| ۲۸۴       | ☆ نیفہ.....                                            |
| ۲۸۴       | ☆ نیکر.....                                            |
| ۲۸۵       | ☆ نیکی ہر قدم پر.....                                  |
|           | و                                                      |
| ۲۸۶       | ☆ واجبات چھوڑنا عذر کی وجہ سے.....                     |
| ۲۸۶       | ☆ واجبات جج.....                                       |
| ۲۸۶       | ☆ واجبات عمرہ.....                                     |
| ۲۸۶       | ☆ واجبات کا حکم.....                                   |
| ۲۸۶       | ☆ واجب الطواف کی نماز ایک ساتھ پڑھنا.....              |
| ۲۸۷       | ☆ واجب الطواف نماز بھول کر دوسرا طواف شروع کر دیا..... |
| ۲۸۷       | ☆ واجب ترک کر دیا.....                                 |
| ۲۸۸       | ☆ وادی محسر.....                                       |
| ۲۹۳       | ☆ والدہ ناراض ہے.....                                  |
| ۲۹۴       | ☆ والدین کو جج کرانے سے اپنا جج ادا نہیں ہوگا.....     |
| ۲۹۴       | ☆ والدین کی اجازت کے بغیر جج کے لئے جانا.....          |

| صفحہ نمبر | عنوان                                                |
|-----------|------------------------------------------------------|
| ۲۹۵       | ☆ والدین نے حج نہیں کیا.....                         |
| ۲۹۶       | ☆ وِزٹ ویزا.....                                     |
| ۲۹۷       | ☆ وصیت.....                                          |
| ۲۹۸       | ☆ وصیت کے بغیر حج بدل کرانا.....                     |
| ۲۹۸       | ☆ وضو زم زم سے کرنا.....                             |
| ۲۹۸       | ☆ وضو طواف کے دوران ٹوٹ جائے.....                    |
| ۲۹۸       | ☆ وضو طواف کے دوران ٹوٹ گیا.....                     |
| ۲۹۸       | ☆ وضو کے بغیر طواف کر لیا.....                       |
| ۳۰۰       | ☆ وقوف.....                                          |
| ۳۰۰       | ☆ وقوف عرفات کا مسنون طریقہ.....                     |
| ۳۰۳       | ☆ وقوف عرفہ.....                                     |
| ۳۰۵       | ☆ وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا.....                    |
| ۳۰۶       | ☆ وقوف عرفہ سے روکا گیا.....                         |
| ۳۰۶       | ☆ وقوف عرفہ کی نیت کب کرے؟.....                      |
| ۳۰۷       | ☆ وقوف عرفہ کے بعد حج بدل کرنے والا فوت ہو گیا.....  |
| ۳۰۷       | ☆ وقوف عرفہ کے دوران وضو ٹوٹ جائے.....               |
| ۳۰۸       | ☆ وقوف عرفہ کے لئے پاک ہونا شرط نہیں.....            |
| ۳۰۸       | ☆ وقوف عرفہ کے لئے عرفات میں پہنچ جانا ضروری ہے..... |

| صفحہ نمبر | عنوان                                                    |
|-----------|----------------------------------------------------------|
| ۳۰۹       | ☆ وقوف عرفہ کے لئے وضو شرط نہیں.....                     |
| ۳۰۹       | ☆ وقوف عرفہ ہوائی جہاز پر سوار ہو کر کرنا.....           |
| ۳۰۹       | ☆ وقوف کیسے کرے.....                                     |
| ۳۱۰       | ☆ وقوف کے مستحبات.....                                   |
| ۳۱۱       | ☆ وقوف مزدلفہ ترک کرنے سے دم واجب ہوگا.....              |
| ۳۱۲       | ☆ وقوف مزدلفہ رہ گیا.....                                |
| ۳۱۳       | ☆ وِکس.....                                              |
| ۳۱۴       | ☆ وہیل چیئر پر سعی کر رہا ہے.....                        |
| ۳۱۴       | ☆ وہیل چیئر پر طواف کر کے حلق کر لیا.....                |
| ۳۱۵       | ☆ وہیل چیئر پر طواف کرنا.....                            |
| ۳۱۶       | ☆ وِکس (Vicks).....                                      |
|           | ☆ ہار.....                                               |
|           | ☆ ہتھیار.....                                            |
|           | ☆ ہدایا.....                                             |
|           | ☆ ہدی.....                                               |
|           | ☆ ہدی لے کر جانے والے نے عمرہ کر کے حلق کر لیا.....      |
|           | ☆ ہدیہ دینے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے حج پر نہ جانا..... |

| صفحہ نمبر | عنوان                                                       |
|-----------|-------------------------------------------------------------|
| ۳۲۲       | ☆ ہدیہ کی رقم سے حج کرنا.....                               |
| ۳۲۲       | ☆ ہر عمرہ کا الگ احرام باندھنا ضروری ہے.....                |
| ۳۲۴       | ☆ ہر فرشتے کو کعبہ کی زیارت کا حکم.....                     |
| ۳۲۴       | ☆ ہر قدم پر نیکی.....                                       |
| ۳۲۴       | ☆ ہرنیہ.....                                                |
| ۳۲۵       | ☆ ہمبستری.....                                              |
| ۳۲۶       | ☆ ہم وطن محرم نہیں.....                                     |
| ۳۲۶       | ☆ ہندوستان سے آدم علیہ السلام مکہ مکرمہ ہزار مرتبہ آئے..... |
| ۳۲۶       | ☆ ہوائی جہاز.....                                           |
| ۳۲۷       | ☆ ہوائی جہاز میں بیٹھ کر طواف کرنا.....                     |
| ۳۲۹       | ☆ ہوائی جہاز میں بیٹھ کر وقف عرفہ کرنا.....                 |
| ۳۳۰       | ☆ ہوائی جہاز میں محرم ہونا ضروری ہے.....                    |
| ۳۳۰       | ☆ ہوائی چیل.....                                            |
| ۳۳۱       | ☆ ہوٹل سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا.....                     |
| ۳۳۲       | ☆ ہیجرہ پن کی کمائی سے حج کرنا.....                         |
|           | ی                                                           |
| ۳۳۴       | ☆ یلملم.....                                                |
| ۳۳۴       | ☆ یوم عرفہ.....                                             |



## لباس ناپاک ہے

”پاک ہونا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۲۳۷)

## لحاف

☆ احرام کی حالت میں سردی سے حفاظت کے لئے لحاف اوڑھنا جائز، مگر سرکھلا رکھنا ضروری ہے، باقی تمام بدن پر لحاف رہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

☆ عورتوں کے لئے احرام کی حالت میں سر ڈھانکنے کی اجازت ہے۔ (۱)

## لڑکی کی شادی مقدم ہے یا حج

اگر حج فرض ہے اور لڑکی کی حفاظت کا انتظام بھی ہے تو اس کی شادی کی وجہ سے حج کو موخر نہ کیا جائے بلکہ پہلی فرصت میں حج کر لیا جائے۔ (۲)

(۱) فجاز تغطية اللحية مادون الذقن وإذنيه وقفاه وهو وراء العنق . (غنية الناسك : (ص : ۸۸)

باب الإحرام ، فصل في محرمات الإحرام ، ط : إدارة القرآن

☆ (وتغطية اللحية ما دون الذقن ؛ لأنه ليس من الوجه الخ) . (إرشاد الساری : (ص : ۱۷۵)

باب الإحرام ، فصل في مباحاته ، ط : الإمدادية مكة المكرمة

☆ البحر الرائق : (۸/۳) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعید .

☆ (ویجوز) أي الإحرام (فی ثوب واحد) ..... (وأكثر من ثوبین) بأن يجعل واحد فوق

واحد أو يبدل أحدهما بالآخر . (إرشاد الساری : (ص : ۱۳۹) فصل فی وجوه الإحرام ، ط :

الإمکتبة الإمدادية مكة المكرمة)

☆ فیجوز فی ثوب واحد أو أكثر من ثوبین بأن يجعل واحدا فوق واحد أو یبدل أحدهما بالآخر

. (غنية الناسك : (ص : ۷۱) فصل فيما ينبغي لمريد الإحرام ، تتمه ، ط : إدارة القرآن

(۲) علی الفور فی أول سنی الوجوب ، وهو أول سنی الإمكان علی القول الأصح عندنا ، وهو =

## لنگڑا

اگر لنگڑا مالدار ہے اور حج کے اخراجات کا مالک ہے تو اس پر بھی حج فرض ہے۔

اگر ”لنگڑے“ آدمی پر حج فرض ہے، اور وہ خود سفر نہیں کر سکتا ہے، تو اس کو حج بدل کرانا واجب ہے، اگر زندگی میں حج بدل نہ کر اسکا تو حج بدل کے لئے وصیت کر کے جانا واجب ہے، وصیت کی صورت میں وارثوں پر ایک تہائی ترکہ سے میت کا حج بدل کرانا لازم ہوگا۔ (۱)

## لنگوٹ

☆ احرام کی حالت میں آنت اترنے کے عذر کی وجہ سے لنگوٹ باندھنا جائز

= قول أبي يوسف ، وأصح الروایتين عن أبي حنيفة رضي الله عنهما ، فيقدم على الحوائج الأصلية كمسكنه ، وخادمه والتزوج ..... وقال محمد والشافعي رضي الله عنهما أنه فرض على التراخي ..... إلا أن التعجيل أفضل . (غنية الناسك : (ص : ۱۱) مقدمة في تعريف الحج وما يتعلق به ، ط : إدارة القرآن

☆ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص : ۷۷) كتاب الحج ، ط : قديمي .

☆ الدر مع الرد : (۲/۴۵۶ ، ۴۵۷) كتاب الحج ، ط : سعيد .

(۱) الأول : الصحة وهي سلامة البدن عن الآفات المانعة عن القيام بما لا بد منه في سفر حج هذا عندهما ، أما ظاهر المذهب عند أبي حنيفة رضي الله عنه فهي شرط الوجوب ..... وعندهما يجب الحج عليهم إذا ملكوا الزاد والراحلة ومؤنة من يرفعهم ويضعهم ويقودهم إلى المناسك ، ولكن ليس عليهم الأداء بأنفسهم ، فعليهم الإحجاج أو الإيصاء به بعد الموت ، وصححه قاضي خان واختاره كثير من المشايخ منهم ابن الهمام رحمهم الله تعالى . (غنية الناسك : (ص :

۲۳) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، ط : إدارة القرآن

☆ إرشاد الساری : (ص : ۷۲) باب شرائط الحج ، النوع الثاني : شرائط الأداء ، الأول : منها سلامة البدن عن الأمراض والعلل ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

☆ شامی : (۲/۴۵۹) كتاب الحج ، ط : سعيد .

## لوگوں نے عمرہ کرنے کی درخواست کی

”عمرہ کرنے کی لوگوں نے درخواست کی“، عنوان کو دیکھیں۔ (۲۰۷/۳)

### لیسن

”بوتل“، عنوان کو دیکھیں۔ (۲۰۵/۱)

= غنیۃ الناسک : (ص: ۲۵۰) باب الجنایات ، الفصل الثانی : فی لبس المخیط ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۴۸۹) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فیما یحرم بالإحرام وما لا یحرم ، ط: سعید .

فإن زوره أو خلله أو عقده أساء ولا دم علیه . الدر المختار . ( قوله : فإن زوره الخ ) وكذا لو شدة بحبل ونحوه لشبهه حينئذ بالمخيط من جهة أنه لا يحتاج إلى حفظه ، بخلاف شدّ الهميان ؛ لأنه يشد تحت الإزار عادة ، أفاده في فتح القدير أي فلم يكن القصد منه حفظ الإزار وأن شدة فوقه . ( شامی : (۲/۴۸۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعید )

ہے اور عذر کے بغیر مکروہ ہے، مگر اس پر کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں اور یہ اس سلسلے ہوئے کپڑے میں داخل نہیں جس کو احرام کی حالت میں پہننا منع ہے اور جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا ہوا ہو اس کا پہننا احرام میں جائز نہیں ہے۔

☆ جن لوگوں کو پیشاب یا مزی کے قطرے آنے کا عذر ہے وہ احرام کے نیچے بغیر سلا ہوا لنگوٹ پہن سکتے ہیں، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔

☆ اگر لنگوٹ کو سلوائے بغیر صدر بونڈ یا گلو سے چپکا کر پہننا چاہے تو اس کی بھی گنجائش نہیں ہوگی کیونکہ یہ بھی سلا ہوا کپڑے کے حکم میں ہے۔ (۱)

### لنگی

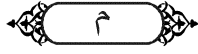
اگر کسی آدمی کو احرام کی کھلی چادر لنگی کے طور پر استعمال کرنے کی عادت نہیں اور ناف سے لیکر گھٹنے تک کا حصہ کھلنے کا اندیشہ ہو تو لنگی بھی پہننے گنجائش ہوگی البتہ بلا ضرورت لنگی پہننا مکروہ ہے اس لئے بلا ضرورت پہننے سے احتراز کرے۔ (۲)

(۲، ۱) وأما التي لاجزاء فيها سوى الكراهية فهي هذه ..... وعقد الإزار والرداء أي ربط طرف أحدهما بطرفه الآخر وأن يخلله أي كل واحد منهما بخلال كنجو إبرة أو شدّهما بحبل ونحوه من رباط و منطقة . (إرشاد الساری : (ص: ۱۶۹ ، ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل فی مکروہاته ، ط: الإمدادیة ، مگّة المکرّمة )

= غنیۃ الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل فی مکروہاته ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲/۴۸۹) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فیما یحرم بالإحرام وما لا یحرم ، ط: سعید .

وتفسيره أي تعريف المخيط المحظور على ما في الفتح أن يحصل بواسطة الخياطة اشتمال على البدن أي بوضعه وصنعه واستمساک أي بنفسه من غير إمساكه فأبها أي من الاشتمال والاستمساک انتفى ، انتفى لبس المخيط لانتفاء الكل بانتفاء البعض ، وفيه أنه يرد عليه اللباد المشتغل باللصق ، فإنه ليس فيه خياطة مع أنه عدّ من المخيط ، اللهم إلا أن يراد بالخياطة انضمام بعض الأجزاء ببعضها ..... (إرشاد الساری : (ص: ۴۲۳) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الأول : فی حکم اللبس ، ط: الإمدادیة ، مگّة المکرّمة ) =



## ماسک (MASK)

ماسک چہرے کے چوتھائی یا زیادہ حصے کو چھپا لیتا ہے لہذا اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں گرد و غبار سے بچنے کے لئے ماسک باندھے اور پورا ایک دن یا پوری رات گزر جائے تو دم واجب ہوگا اور اس سے کم میں صدقہ لازم ہوگا، اور اگر کسی بیماری کی وجہ سے لگایا ہے تو گناہ نہیں ہوگا۔ (۱)

(۱) وَأَمَّا تَعَصِيبُ الرَّأْسِ وَالْوَجْهِ فَمَكْرُوهٌ مُّطْلَقًا مُّوجِبٌ لِلْجِزَاءِ بِعَذْرِ أَوْ بِغَيْرِ عَذْرِ لِلتَّغْلِيزِ إِلَّا أَنْ يَصَاحِبَ الْعَذْرَ غَيْرَ آثِمٍ . ( غنية الناسك : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل : فى مكروهات الإحرام ، ط: إدارة القرآن )

❏ ولو غطى جميع رأسه أو وجهه أى جميع وجهه بمخيط أو غيره يومًا و ليلةً ، وكذا مقدار أحدهما فعليه دم أى كامل بلا خلاف وفى الأقل من يوم كذا من ليلة صدقة ، والرّبع منهما كالكل قياسًا على مسحهما ..... وعن أبى يوسف أنّ يعتبر أكثر الرأس على ما نقل عنه صاحب الهداية والكافى والمبسوط وغيرهم ، ونقله فى المحيط والذخيرة والبدائع والكرمانى عن محمد ، لكن قال الزيلعى : وقياس قول محمد أن يعتبر الوجوب فيه بحسابه من الدم انتهى . وكذا الحكم فى الوجه على مانص عليه فى المبسوط والوجيز وغيرهما ..... ولو عصب من رأسه أو وجهه أقل من الربع أى يومًا أو ليلةً فعليه صدقة أى اتفاقًا . ( اللباب مع شرحه : (ص: ۴۳۵) باب الجنائيات وأنواعها فصل فى تغطية الرأس والوجه ، ط: المكتبة الإمدائية ، مكّة المكرمة )

❏ ولو عصب رأسه أو وجهه يومًا أو ليلةً فعليه صدقة إلا أن يأخذ قدر الربع قدم . ( غنية الناسك : (ص: ۲۵۴) باب الجنائيات ، الفصل الثالث فى تغطية الرأس والوجه ، ط: إدارة القرآن )

❏ شامى : ( ۲/۲۸۸ ) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام وما لا يحرم ، ط: سعيد .

## مالِ حرام سے حج کرنا

حرام مال سے حج نہیں کرنا چاہیئے، تاہم اگر کسی نے کر لیا تو حج کا فرض ادا ہو جائے گا لیکن مقبول حج کا ثواب نہیں ملے گا، کیونکہ حرام مال اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہوتا۔ (۱)

## مال ضائع ہو گیا

☆..... اگر کسی آدمی کے پاس حج کے خرچہ کی مقدار مال یا رقم تھی لیکن اُس وقت تک حج کے لئے رقم جمع کرانے یا فارم جمع کرانے کا اعلان نہیں ہوا، فارم جمع کرانے کا وقت آنے سے پہلے ہی وہ مال ضائع ہو گیا تو اس پر حج کرنا لازم نہیں ہوگا۔

☆..... اور اگر فارم جمع کرانے کا جب اعلان ہوا اُس وقت یہ رقم تھی، اور اس نے حج پر جانے کے لئے فارم جمع کرانے کا ارادہ بھی کر لیا تھا، مگر اس کے اختیار کے بغیر یہ رقم ضائع ہو گئی تو اس صورت میں بھی اس پر حج کرنا فرض نہیں ہوگا۔

☆..... اور اگر اس نے خود اپنے اختیار سے یہ رقم ایسی جگہ خرچ کر دی جہاں شریعت کی طرف سے خرچ کرنے کا حکم نہیں تھا تو اس کے ذمہ حج لازم ہوگا، اور اس آدمی کے لئے حج کرنا ضروری ہوگا۔

(۱) ویجتہد فی تحصیل نفقة حلال، فإنہ لا یقبل بالنفقة الحرام كما ورد فی الحديث، مع أنه یسقط الفرض عنه معها ولا تنافی بین سقوطه وعدم قبوله، فلا یناب لعدم القبول، ولا یعاقب عقاب تارک الحج..... (شامی: ۲/۴۵۶) کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ط: سعید

✍️ إرشاد الساری: (ص: ۸) مقدمة: فی آداب مرید الحج، فصل: ط: الإمدادیة، مکة المکرمة.

✍️ غنیة الناسک: (ص: ۳۵) باب ما ینبغی لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن.

☆..... اگر کسی نے حج کی رقم تجارت میں لگا دی، اور اس میں نقصان ہونے کی وجہ سے رقم ختم ہو گئی تو حج کی ذمہ داری ختم نہیں ہوگی، بلکہ حج ذمہ میں باقی رہے گا۔ (۱)

## مال مشتبہ میں قرض کا حیلہ کرنا

اگر کسی کا مال مشتبہ ہے اور وہ حج کرنا چاہتا ہے تو وہ کسی سے حلال مال قرض لے کر حج ادا کرے اور اپنے مشتبہ مال سے قرض ادا کر دے تو حج بلا کراہت صحیح ہو جائے گا۔ (۲)

## مانع پیش آنے کا ڈر ہو تو احرام میں شرط لگانا

”احرام باندھنے والا احرام میں شرط لگائے“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۰۵/۸)

## مانع حیض دواء کا استعمال کرنا

اگر عورت کے لئے مانع حیض دواء کا استعمال کرنا مضرنہ ہو اور عورت اُسے برداشت کر سکتی ہو اور اس کا تجربہ بھی ہو تو حیض کو روکنے کی دواء کا استعمال کر سکتی

(۱) السابغ: من شرائط الوجوب الوقت، وهو أشهر الحج..... أى وقت خروج أهل بلده، إن كانوا یخرون قبلها، فلا یجب إلا علی قادرٍ فیها، أو فی وقت خروجهم، فإن ملکہ أى المال قبل الوقت أى قبل الأشهر أو قبل أن یتأهب أهل بلده، فله صرفه..... حیث شاء..... فلاحج علیه أى وجوباً؛ لأنہ لا یلزمه التأهب فی الحال، وإن ملکہ فیہ أى فی الوقت فلیس له صرفه إلی غیر الحج، فلو صرفه لم یسقط الوجوب عنه..... (إرشاد الساری: (ص: ۶۸) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة)

✍️ غنیة الناسک: (ص: ۲۲) باب شرائط الحج، فصل: أما شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

✍️ الدر مع الرد: (۲/۴۶۵) کتاب الحج، ط: سعید.

(۲) إذا أراد الرجل أن یحجَّ بمال حلال فیہ شبهة فإنه یستدین للحج ویقضى من ماله کذا فی فتاوی قاضیخان. (الهندیة: (۱/۲۲۰) کتاب المناسک، وأما آدابه، ط: رشیدیہ)

✍️ خانیة: (۱/۲۱۳) کتاب الحج، فصل فی المقطعات، ط: رشیدیہ.

ہے۔ (۱)

## ماہواری روکنے کی دوائی استعمال کرنا

حج سہولت سے کرنے کے لئے یا حرمین شریفین میں نماز پڑھنے کے لئے عورتوں کا ماہواری کو روکنے کے لئے دوائی استعمال کرنے میں شرعاً ممانعت نہیں ہے، البتہ اس سے طبی اعتبار سے نقصان ہوتا ہے، اس لئے اس قسم کی دوائی استعمال نہ کرنا جسم کے لئے بہتر ہے، باقی استعمال کرنے سے گناہ نہیں ہوگا۔ (۲)

## مبارک باد دینا

حجاج کرام کو مبارک باد دینا نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے، اس لئے حجاج کرام کو ان کے حج کی مبارک باد دے سکتے ہیں، اور انہیں ان کے حج کے مقبول ہونے کی دعاء بھی دے سکتے ہیں، اور اتنا کہنا بھی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا حج و عمرہ قبول فرمائے، اور اپنے لئے دعاء کی درخواست کریں کیونکہ حاجی کی دعاء قبول ہوتی ہے۔ (۳)

(۲، ۱) وقال في السراج : سئل بعض المشايخ عن المرضعة إذا لم ترحضاً ، فعالجته حتى رأت صفره في أيام الحيض قال هو حيض تنقضي به العدة . ( شامی : ( ۳۰۲ / ۱ ) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، مطلب في أحكام الآسية ، ط : سعيد )

جدید فقہی مسائل : ( ۱۶۴ / ۱ ، ۱۶۵ ) عبادات ، حج ، ممسك حيض ادويه ، ط : زمزم پبلشرز .

(۳) عن أبي هريرة عن النبي ﷺ أنه قال : الحاج والعمار وفد الله إن دعوه أجابهم ، وإن استغفروه غفر لهم . رواه ابن ماجه ، ..... وعن ابن عمر قال : قال رسول الله ﷺ : إذا لقيت الحاج فسلم عليه و صافحه و مره أن يستغفر لك قبل أن يدخل بيته فإنه مغفور له . رواه أحمد .

(مشكاة المصابيح : (ص: ۲۲۲ ، ۲۲۳) كتاب المناسك ، الفصل الثالث ، ط : قديمي )

مرقاة المفاتيح : ( ۴۴۴ / ۵ ، ۴۴۵ ) رقم الحديث : ۲۵۳۶ ، و ۲۵۳۸ ، كتاب المناسك ، الفصل الثالث ، ط : رشيديه . =

## مباشرت فاحشہ

”بوسہ لیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۰۸ / ۱)

## متنبی کے ساتھ حج کے لئے جانا

”متنبی“، محرم نہیں ہے، اس کے ساتھ حج یا عمرہ کے لئے جانا جائز نہیں ہے، (۱) مزید تفصیل کے لئے ”منہ بولا بیٹا“ عنوان دیکھیں۔

## متعدد طواف کے ایک ساتھ نفل پڑھنا

☆..... اگر کوئی شخص چند طواف مسلسل کرے اور ہر طواف کے بعد واجب الطواف کی دو رکعت نہ پڑھے، اور پھر ہر طواف کے لئے دو رکعت مسلسل پڑھے تو ایسا کرنا مکروہ ہے اس لئے ہر طواف کے بعد دو رکعت پڑھ لیا کرے، البتہ جن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اُن اوقات میں اس طرح مسلسل طواف کرنا، اور مکروہ وقت

= غنية الناسك : (ص: ۳۸) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط : إدارة القرآن .

عن عروة بن مضر الطائي أنه أتى رسول الله ﷺ بجمع قبل أن يفيض فلما نظر إلى رسول الله ﷺ قال يا رسول الله ! طويت الجبلين ولقيت شدة فقال رسول الله ﷺ : من أدرك إفاضتنا أدرك الحج ، وزاد عبد الله بن أحمد في حديثه عن زحمويه فقال رسول الله ﷺ : أفرح روعك ، من أدرك إفاضتنا هذه أدرك الحج . ( المعجم الكبير للطبراني : ( ۱۵۰ / ۱ ، ۱۵۱ ) رقم الحديث : ۳۸۱ ، عروة بن مضر بن الحارث بن لأم الطائي ، ط : مكتبة ابن تيمية )

(۱) الرابع : المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة ولو عجزاً ومعها غيرها من النساء الثقات والرجال الصالحين في مسيرة سفر ..... والمحرم من لا يجوز له منكحتها على التأبید ، بقراءة أو مصاهرة بنكاح فاسد أو سفاح على الأصح ..... ( غنية الناسك : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، ط : إدارة القرآن )

إرشاد الساری : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثاني : شرائط الأداء ، الرابع ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

الدر مع الرد : ( ۲۶۴ / ۲ ) كتاب الحج ، ط : سعيد .

نکلتے کے بعد ہر طواف کے لئے مسلسل دو دور رکعت پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ (۱)

## متعدد عمروں میں صرف چند بال کاٹتے رہے

اگر کوئی شخص متعدد عمروں میں صرف چند بال کاٹا رہا تو جب تک سر نہیں منڈوائے گا یا قصر نہیں کرے گا، احرام سے نہیں نکلے گا، اگر گھر میں واپس آنے کے بعد گنجا کر لیا یا قصر کر لیا تو احرام سے نکل جائے گا لیکن حرم کی حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا، متعدد دم واجب نہیں ہوں گے۔

اور اگر سر منڈوانے سے پہلے ہمبستری کر لی، یا سسلے ہوئے کپڑے پہن لئے، یا خوشبو لگالی تو ان تمام جنایات کی وجہ سے ایک دم اور واجب ہوگا۔ (۲)

(۱) ویکرہ تاخیرھا عن الطواف ؛ لأن الموالاة بینہ و بینہما سنة ، الأفی وقت مکروہ ، فلذا قال کما قیل ولو طاف بعد العصر یصلی المغرب ثم رکعتی الطواف ، ..... (إرشاد الساری : ص: ۲۲۲ ، ۲۲۳) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی رکعتی الطواف وأحكامها ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة ( غنیة الناسک : (ص: ۱۱۷) باب ماهیة الطواف ..... فصل : ومن الواجبات رکعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن .

✓ الدر مع الرد : (۲/۲۹۸ ، ۲۹۹) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید . (۲) والسنه حلق جميع الرأس أو تقصیر جميعه ، وإن اقتصر على الربع جاز مع الکراهة ..... وهو أى الربع أقل الواجب فی الحلق وكذا فی التقصیر ..... لا یخرج عن الإحرام إلا بحلق الكل أو تقصیره . (إرشاد الساری : (ص: ۳۲۲ ، ۳۲۳) باب مناسک منی ، فصل : فی الحلق والتقصیر ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة )

✓ وشرط الخروج منه أى من إحرام العمرة والحج فی الجملة ، الحلق أو التقصیر أى قدر ربع شعر الرأس فی وقته ..... (أیضاً : (ص: ۱۳۱) باب الإحرام ، فصل فی حکم الإحرام ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة )

✓ ولو حلق فی الحل ..... أو أخر عن آیام النحر فعليه دم ، ..... سواء كان مفرداً أو غیره . (أیضاً : (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الذبح والحلق ، ط: الإمدادیة مکة المکرمة ) =

## متمتع نے قربانی نہیں کی

اگر حج متمتع کرنے والے نے قربانی نہیں کی اور بیمار ہونے کی وجہ سے عرفات روانہ ہونے سے پہلے روزہ بھی نہیں رکھا تو اس پر دو دم لازم ہوں گے، ایک دم شکر ہوگا اور دوسرا تاخیر کرنے کی وجہ سے ترتیب کے خلاف کرنے پر ایک دم لازم ہوگا۔ (۱)

## مجبوری کی وجہ سے حج بدل کرنا

”حج بدل مجبوری کی وجہ سے کرنا“ عنوان دیکھیں۔ (۲/۱۰۹)

## مجنون

☆..... حج عاقل ، بالغ ، صاحب استطاعت ، مالدار پر واجب ہے ، مجنون

✓ ولو جامع فی مجلس آخر ونوی به رفض الفاسدة فعليه دم واحد ..... وكذا لو تعدد الجماع أى بعد الأول بقصد الرضا فيه دم واحد ، كما فی الفتح ولو فی مجالس أو مع نسوة علی ما فی البحر الزاخر . (أیضاً : (ص: ۴۸۱) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الرابع : فی حکم الجماع ، النوع الرابع : فی حکم الجماع ودواعیه ، فصل : ولو جامع مراراً ..... ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة ) ✓ غنیة الناسک : (ص: ۶۶) باب الإحرام ، فصل : فی حکم الإحرام ، و : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الجنایات ، ..... المطلب التاسع فی ترک الواجب فی الذبح والحلق ، ط: إدارة القرآن )

✓ البحر العمیق : (۲/۸۸۲) الباب الثامن : فی الجنایات وكفاراتها ، الفصل الخامس : الجماع ودواعیه ، و : (۳/۱۷۹۳) الباب الثانی عشر ، فی الأعمال المشروعة یوم النحر ، الحلق ، و : (۳/۱۷۹۸ ، ۱۷۹۹ ، أیضاً ، ط: مؤسسة الریان ، المكتبة المکیة )

(۱) فبان فانت الثلاثة تعین الدم ، ولو لم یقدر تحلل (أی علی الدم ، تحلل : أى بالحلق أو التقصیر) وعلیه دمان دم التمتع و دم التحلل قبل أوانه ..... (الدر مع الرد : (۲/۵۳۴) کتاب الحج ، باب القران ، قبیل : باب التمتع ، ط: سعید )

✓ غنیة الناسک : (ص: ۲۰۹) باب القران ، فصل : فی بدل الهدی ، ط: إدارة القرآن . ✓ إرشاد الساری : (ص: ۳۷۷) باب القران ، فصل : فی بدل الهدی ، حکم ما لو لم یصم الثلاثة حتی جاء یوم النحر ، ط: الإمدادیة مکة المکرمة .

پاگل پر حج واجب نہیں ہے، اور مجنون کا حج کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔ (۱)

☆..... اگر مجنون اچھا ہونے کے بعد مالدار صاحب استطاعت ہو گیا تو پھر

اس پر حج فرض ہوگا اور زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... مجنون کا حکم تمام احکام میں ”ناسمجھ بچے“ کی مانند ہے لیکن اگر کوئی

شخص احرام کی نیت کرنے کے بعد مجنون ہوا ہے اور ساتھیوں نے اس کو ساتھ لے

جا کر تمام افعال کر دیئے تو اس صورت میں احرام کے ممنوعات کے ارتکاب کرنے

سے اس پر دم اور جزاء لازم ہونے میں اختلاف ہے۔

(بعض فقہاء کے نزدیک اس پر دم لازم ہے اور بعض فقہاء کے نزدیک

لازم نہیں)

(۱) الثالث والرابع: البلوغ والعقل، فلا يجب على صبي ومجنون ولو حجاً ففي البدائع، لا يجوز

أداء الحج من مجنون وصبي لا يعقل، كما لا يجب عليهما. ونقل ابن أمير حاج وغيره عن مشائخنا

صحة حجتهما، والتوفيق، يحمل الأول على أداءهما بأنفسهما، والثاني على فعل الولي. (غنية

الناسك: (ص: ۱۳) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن،

إرشاد الساري: (ص: ۵۰، ۵۱، ۵۲) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب،

الثالث والرابع، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

الدر مع الرد: (۲/۴۵۸، ۴۵۹) كتاب الحج، ط: سعيد.

(۲) فلا يلزم المجنون والمعتوه..... فلو حج فهو نفل الظاهر أنه مقيد بما إذا عقل النية، وتلفظ

بالتلبية كما قدمنا..... وإن أفاق أي عقل وارتفع عنه الجنون قبل الوقوف فجدد الإحرام أي

كالصبي إذا بلغ سقط عنه الفرض وإلا فلا. وفي حاشيته تحت قوله: سقط عنه الفرض وإلا فلا

أي إن لم يفق أو أفاق بعد الوقوف واستمر بعد الافاقة على إحرامه الذي عقده على جنونه فلا يجزيه

ذلك عن الفرض، وعليه أن يحج إذا أفاق بعد الاستطاعة. (إرشاد الساري: (ص: ۵۱، ۵۲)

باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، الرابع: العقل، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۳) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

البحر العميق: (۱/۳۶۸) الباب الثالث: في مناسك الحج، شرائط الحج، ط: مؤسسة

الريان، المكتبة المكية.

احتیاطاً جزاء اور دم دیدے تو اچھا ہے، اس کا حج بلا اختلاف صحیح ہو جائے گا۔ (۱)

☆..... اور اگر احرام کی نیت کرنے سے پہلے مجنون تھا، اس کے ولی نے اس

کی طرف سے اس کے احرام کی نیت کی اور پھر وہ ہوش میں آ گیا، تو اگر اس نے ہوش

میں آنے کے بعد وقوف عرفہ سے پہلے خود دوبارہ احرام کی نیت کر کے حج کے افعال

ادا کر لئے تو فرض حج ادا ہو جائے گا۔ (۲)

☆..... اگر کم عقل مجنون بالکل رمی نہ کرے تو اس پر دم واجب نہیں۔ (۳)

☆..... مزید تفصیل کے لئے ”پاگل“ عنوان دیکھیں۔ (۱/۲۳۷)

(۳، ۱) المجنون كالصبي الغير المميز أي في جميع ما ذكرناه من الإنعقاد وغيره، ..... ثم

المجنون حال جنونه لاشي عليه إذا فعل المحظورات أو ترك الواجبات ..... إلا أنه إذا جن بعد

الإحرام يلزمه الجزاء ..... من أنه إذا جنّ البالغ بعده ثم ارتكب شيئاً من محظورات الإحرام، فإنّ

فيه الكفارة فرقاً بينه وبين الصبي، لكنه مخالف لما صرح به الكرمانى من أنّ المجنون لو

ارتكب بعض محظورات الإحرام لاشي عليه، وهو محمول على إطلاقه المتناول لجنونه بعد

الإحرام ..... ويصح منه من الأداء. (إرشاد الساري: (ص: ۱۲۱) باب الإحرام، فصل: في

إحرام الصبي (والمجنون)، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۸۴) باب الإحرام، فصل: في إحرام الصبي والمجنون، ط: إدارة القرآن.

البحر العميق: (۲/۲۸۷) الباب السابع: في الإحرام، الفصل الخامس: إحرام الصبي

والمجنون والسفيه، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

(۲) فلا يلزم المجنون والمعتوه..... فلو حج فهو نفل الظاهر أنه مقيد بما إذا عقل النية، وتلفظ

بالتلبية كما قدمنا..... وإن أفاق أي عقل وارتفع عنه الجنون قبل الوقوف فجدد الإحرام أي

كالصبي إذا بلغ سقط عنه الفرض وإلا فلا. وفي حاشيته تحت قوله: سقط عنه الفرض وإلا فلا

أي إن لم يفق أو أفاق بعد الوقوف واستمر بعد الافاقة على إحرامه الذي عقده على جنونه فلا يجزيه

ذلك عن الفرض، وعليه أن يحج إذا أفاق بعد الاستطاعة. (إرشاد الساري: (ص: ۵۱، ۵۲)

باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، الرابع: العقل، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۳) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

البحر العميق: (۱/۳۶۸) الباب الثالث: في مناسك الحج، شرائط الحج، ط: مؤسسة

الريان، المكتبة المكية.

## مجنون رمی نہ کرے تو

اگر مجنون بالکل رمی نہ کرے تو اس پر دم واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

## مجنون کی طرف سے رمی کرنا

”رمی دوسرے کی طرف سے کرنے کا طریقہ“ عنوان دیکھیں۔ (۲/۳۳۷)

## مجنون نے حج کا احرام باندھ لیا

اگر کسی مجنون نے حج کا احرام باندھ لیا اور وقف عرفہ سے پہلے ہوش میں آگیا اور جنون ختم ہو گیا تو اگر اس کے بعد دوبارہ حج کا احرام باندھ کر حج کر لیا تو فرض حج ادا ہو جائے گا، اور اگر جنون ختم ہونے کے بعد وقف عرفہ سے پہلے دوبارہ احرام نہیں باندھا تو فرض حج ادا نہیں ہوگا۔ (۲)

## چمھر

”موذی جانور“ عنوان دیکھیں۔ (۴/۲۱۱)

(۵) المجنون كالصبي الغير المميز أى فى جميع ما ذكرناه من الإنعقاد وغيره ، ..... ثم المجنون حال جنونه لاشيئ عليه إذا فعل المحظورات أو ترك الواجبات ..... إلا أنه إذا جنّ بعد الإحرام يلزمه الجزاء ..... من أنه إذا جنّ البالغ بعده ثم ارتكب شيئاً من محظورات الإحرام ، فإنّ فيه الكفارة فرقاً بينه وبين الصبي ، لكنه مخالف لما صرح به الكرمانى من أنّ المجنون لو ارتكب بعض محظورات الإحرام لاشيئ عليه ، وهو محمول على إطلاقه المتناول لجنونه بعد الإحرام ..... ويصح منه الأداء . (إرشاد السارى : (ص : ۱۶۱) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصبي (والمجنون) ، ط : الإمدادية ، مئة المكرمة )

غنية الناسك : (ص : ۸۴) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصبي والمجنون ، ط : إدارة القرآن .  
البحر العميق : (۲/۲۸۷) الباب السابع : فى الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبي والمجنون والسفيه ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكية .

(۲) انظر الحاشية السابقة ، رقم : ۱ ، ۳ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۴۱۱ .

## محراب النبی ﷺ

”ریاض الجنّة“ میں حضور ﷺ کا ”مصلیٰ“ بھی ہے، جہاں نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر امامت فرمایا کرتے تھے، اس جگہ اب ایک خوبصورت محراب بنا ہوا ہے، جو محراب نبوی کہلاتا ہے۔

حضور اقدس ﷺ کے انتقال کے بعد نبی کریم ﷺ کے مصلیٰ جیسی متبرک جگہ کی تعظیم کو برقرار رکھنے کی غرض سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کی نماز پڑھنے کی جگہ پر دیوار بنوا دی تھی، (۲) تاکہ آپ ﷺ کے سجدہ کی جگہ لوگوں کے قدموں سے محفوظ رہے، البتہ قدم مبارک کی جگہ چھوڑ دی تھی، چنانچہ اب اگر کوئی حاجی مصلیٰ رسول ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو سجدہ میں اس کی پیشانی حضور اقدس ﷺ کے قدموں کی جگہ ہوتی ہے۔

## محرم کا خرچ نہیں

اگر کسی عورت کے پاس خود حج کرنے کے پیسے ہیں لیکن ساتھ جانے والے محرم کا خرچہ برداشت کرنے کے پیسے نہیں ہیں تو اس عورت پر حج فرض ہے البتہ جب تک محرم میسر نہ ہو یا محرم کا خرچہ برداشت کرنے کا انتظام نہ ہو تب تک حج ادا کرنے کے لئے جانا فرض نہ ہوگا، ایسی صورت میں اگر زندگی میں محرم کے ساتھ حج کر لیا تو بہتر، ورنہ موت کے بعد حج بدل کرانے کے لئے وصیت کر کے جانا لازم ہوگا تاکہ ورثاء اس کے ترکہ کے ایک تہائی حصہ میں سے اس کے لئے حج بدل کرادیں۔ (۱)

(۱) الرابع: المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة ، ولو عجزاً ومعها غيرها من النساء الثقات والرجال الصالحين فى مسيرة سفر ..... والمحرم من لا يجوز له مناعتها على التأييد بقراءة أو رضاع أو مصاهرة بنكاح فاسد أو سفاح على الأصح ..... وتجب عليها النفقة والراحلة لمحرمها ؛ لأنه محبوس عليها ، فيشترط أن تكون قادرة على نفقتها ونفقة الشاملة للراحلة . ..... ثم اختلفوا أنّ =

## محرم کسے کہتے ہیں؟

”محرم“ وہ ہے جس کے ساتھ کبھی بھی نکاح جائز نہیں ہوتا، خواہ نسب کی وجہ سے ہو یا ازدواجی رشتہ کی وجہ سے یا رضاعت یعنی دودھ کے رشتہ کی وجہ سے ہو، محرم کا معتمد، عاقل اور بالغ ہونا بھی شرط ہے۔ (۱)

باپ، تایا، چچا، دادا، پردادا، نانا، پرانا، بھائی، بھانجا، بھتیجا، ماموں، داماد، بھانجی کا بیٹا اور بھتیجی کا بیٹا سب محرم ہیں۔

= المحرم أو الزوج شرط الوجوب أو شرط الأداء، كما اختلفوا في أمن الطريق. فقيل: الصحيح الأول، وقيل: الصحيح الثاني، وثمرته تظهر في وجوب الوصية بالحج إذا ماتت قبل وجود المحرم أو نفقته على القول باشتراطها، فمن قال بالأول، قال: لا يجب عليه شيء من ذلك، ومن قال بالثاني، قال: وجب عليها جميع ذلك، كذا في الفتح لكن مشى في اللباب على الثاني مع أنه قال: لا يجب عليها التزويج. (غنية الناسك: ۲۶، ۲۷، ۲۹) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط وجوب الأداء، الرابع، ط: إدارة القرآن

إرشاد الساري: (ص: ۷۶، ۷۸، ۷۹، ۸۰) باب شرائط الحج، النوع الثاني، شرائط الأداء، الرابع، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

الدر مع الرد: (۲/۲۶۴، ۲۶۵) كتاب الحج، ط: سعيد.

(۱) الرابع: المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة، ولو عجزاً ومعها غيرها من النساء الثقات والرجال الصالحين في مسيرة سفر..... والمحرم من لا يجوز له مناكتها على التأييد بقرابة أو رضاع أو مصاهرة بنكاح فاسد أو سفاح على الأصح..... وتجب عليها النفقة والراحلة لمحرمها؛ لأنه محبوس عليها، فيشترط أن تكون قادرة على نفقتها ونفقة الشاملة للراحلة..... ثم اختلفوا أن المحرم أو الزوج شرط الوجوب أو شرط الأداء، كما اختلفوا في أمن الطريق. فقيل: الصحيح الأول، وقيل: الصحيح الثاني، وثمرته تظهر في وجوب الوصية بالحج إذا ماتت قبل وجود المحرم أو نفقته على القول باشتراطها، فمن قال بالأول، قال: لا يجب عليه شيء من ذلك، ومن قال بالثاني، قال: وجب عليها جميع ذلك، كذا في الفتح لكن مشى في اللباب على الثاني مع أنه قال: لا يجب عليها التزويج. (غنية الناسك: ۲۶، ۲۷، ۲۹) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط وجوب الأداء، الرابع، ط: إدارة القرآن

إرشاد الساري: (ص: ۷۶، ۷۸، ۷۹، ۸۰) باب شرائط الحج، النوع الثاني، شرائط الأداء، الرابع، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

الدر مع الرد: (۲/۲۶۴، ۲۶۵) كتاب الحج، ط: سعيد.

فروع والدین یعنی وہ مرد یا عورت جن کی پیدائش کے باپ یا ماں بلا واسطہ یا بالواسطہ ذریعہ ہوں، جیسے: بھائی، بہن، بھانجا، بھانجی، بھتیجا، بھتیجی اور ان کی اولاد جہاں تک نیچے کے درجہ کی ہو سب کے سب محرم ہیں، ان کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے۔ (۱)

## محرم کو سفر میں ساتھ جانا کب جائز ہے؟

محرم کو کسی عورت کے ساتھ سفر میں اس وقت جانا جائز ہے جبکہ فتنہ اور شہوت کا اندیشہ نہ ہو، اگر ظن غالب یہ ہے کہ سفر کرنے کی صورت میں تنہائی میں یا ضرورت کے وقت چھوٹے سے شہوت ہو جائے گی تو اس کو سفر میں ساتھ جانا جائز نہیں ہے۔ (۲)

(۱) أسباب التحريم أنواع: قرابة، مصاهرة، رضاع، جمع، ملك..... وقال في الرد: تحت قوله: قرابة (كفروعه، وهم بناته، وبنات أولاده، وإن سفلى، وأصوله، وهم أمهاته، وأمها أمهاته، وأبائهم، وإن علون، وفروع أبويهم، وإن نزلن، فتحرم بنات الإخوة، والأخوات، وبنات أولاد الإخوة والأخوات، وإن نزلن، وفروع أجداده، وجداته بطن واحد، فلهذا تحرم العمات والخالات، وتحل بنات العمات، والأعمام والخالات والأخوال. (الدر مع الرد: ۲۸/۳) كتاب النكاح، فصل: في المحرمات، ط: سعيد

الهندي: (۲۷۳/۱) كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم الأول: المحرمات بالنسب، ط: رشيدية.

البحر الرائق: (۹۲/۳) كتاب النكاح، فصل: في المحرمات، ط: سعيد.

(۲) المحرم الأمين، وهو كل رجل مأمون عاقل بالغ مناكتها حرام عليه بالتأييد..... إلا أن يعتقد حل مناكتها كالمجوسى، أو يكون فاسقاً ماجناً مما لا يبالي أوصياً، أو مجنوناً لا يفيق، أو النساء الصالحات فلا يجوز لها المسافرة مع هؤلاء. (إرشاد الساري: (ص: ۷۶) باب شرائط الحج، النوع الثاني: شرائط الأداء، الرابع، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۶، ۲۷) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط وجوب الأداء، الرابع، ط: إدارة القرآن.

قالوا: إن المحرم إذا لم يكن مأموراً عليه لم يجز لها أن تسافر معه..... (بدائع الصنائع:

۱۲۴/۲) كتاب الحج، فصل: وأما شرائط فرضيته فنوعان، وأما الذي يخص النساء، ط:

سعيد

## محرم کی شرط کیوں؟

عورتوں کے لئے حج کے سفر میں محرم کا ساتھ ہونا اس لئے شرط ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عورت کو تین دن یا اس سے زیادہ سفر محرم کے بغیر کرنے کی ممانعت فرمائی ہے اور تین دن سے مراد (۲۸) میل یا اس سے زیادہ مسافت ہے، کیونکہ ایسے طویل سفر میں اس کا اپنی عزت و عصمت کو بچانا ایک مستقل مسئلہ ہے، بعض اطلاعات یہ بھی ہیں کہ عورتیں محرم کے بغیر حج کو گئیں اور گناہ اور گندگی میں مبتلا ہو کر واپس آئیں۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی اہم ہے کہ ایسے طویل سفر میں کبھی کبھار حوادث بھی پیش آتے ہیں اور عورت کو اٹھانے، بٹھانے کی ضرورت پیش آتی ہے، اگر کوئی محرم ساتھ نہ ہوگا تو دشواریاں پیش آئیں گی۔

اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو قانون سمجھ کر عمل کرنا چاہیے، چاہے اس کی حکمت اور فوائد ہمیں نظر آئیں یا نہ آئیں، اس کی خلاف ورزی کی قطعاً گنجائش نہیں ہے، اللہ کا قانون، قانون ہے، مذاق نہیں ہے۔ (۱)

(۱) عن ابن عمر : أنَّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : لا تسافر المرأة ثلاثاً إلا ومعها ذو رحم ..... وعن عبد الله بن عمر : أنَّ النبي صلى الله عليه وسلم قال : لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تسافر مسيرة ثلاث ليالٍ إلا ومعها ذو محرم . ( الصحيح لمسلم : ( ۲۳۳ / ۱ ) كتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم إلى الحج وغيره ، ط : قديمي )

الصحيح للبخاري : ( ۲۹۵ / ۱ ) ، رقم الحديث : ۱۰۸۷ ، كتاب الصلاة ، باب : في كم يقصر الصلاة ، ط : الطاف ايند سنز .

مشكوة المصابيح ، ( ص : ۲۲۱ ) كتاب المناسك ، الفصل الأول ، ط : قديمي .

ولنا ما روى عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال : ألا لتحجن امرأة إلا ومعها محرم ، وعن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال : لا تسافر امرأة ثلاثة إلا ومعها محرم أو زوج ، ولأنها إذا لم يكن معها زوج ولا محرم لا يؤمن عليها ، إذ النساء لحم على وضئ ، ولهذا لا يجوز لها الخروج وحدها ، والخوف عند اجتماعهن أكثر ..... لأن المرأة لا تقدر على الركوب والنزول بنفسها فتحتاج إلى من يركبها وينزلها ، ولا يجوز ذلك لغير الزوج والمحرم ..... (بدائع الصنائع : ( ۱۲۳ / ۲ ) كتاب الحج ، فصل : وأما شرائط فرضيته ، فنوعان ، ط : سعيد ) =

## محرم کے بغیر سفر کرنا

عورتوں کے لئے محرم کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، اس لئے بعض دفعہ عورت حج کو چلی جاتی ہے اور اس کے ساتھ محرم نہیں ہوتا اس لئے وطن والے وطن سے اس کو ہوائی جہاز پر سوار کر دیتے ہیں، اور جدہ ائرپورٹ سے اس کا کوئی محرم اس کو لے جاتا ہے، درمیان میں ہوائی جہاز میں وہ تنہا سفر کرتی ہے، یہ ناجائز ہے اور ایسی عورت سخت گناہ گار ہوگی، اگرچہ اس کا حج یا عمرہ ادا ہو جائے گا، اس لئے عورت کو اس طرح سفر نہیں کرنا چاہیے۔ (۱)

## محرم میسر نہیں

اگر عورت پر حج فرض ہونے کے بعد ساتھ جانے کے لئے محرم نہیں یا محرم ہے لیکن ساتھ جانے سے گناہ یا وہ نہیں لے جاسکتی یا عورت کے پاس محرم کو لے جانے کے لئے خرچہ موجود نہیں ہے تو ایسی عورت پر حج کے لئے جانا فرض نہیں ہے، اور محرم کے بغیر حج نہ کرے بلکہ حج بدل کی وصیت کرے۔ (۲)

= الدر مع الرد : ( ۲۶۲ / ۲ ، ۲۶۵ ) كتاب الحج ، ط : سعيد .

البحر الرائق : ( ۳۱۴ / ۲ ، ۳۱۵ ) كتاب الحج ، ط : سعيد .

(۱) ولو حجت بلامحرم أو زوج ، جاز حجها بالاتفاق ، كما لو تكلف رجل مسألة الناس ، وحج ، ولكن مع الكراهة التحريمية للنهي . ( غنية الناسك : ( ص : ۲۹ ) باب شرائط الحج ، فصل : أما شرائط وجوب الأداء ، الرابع ، ط : إدارة القرآن )

إرشاد الساری : ( ص : ۷۶ ) باب شرائط الحج ، النوع الثاني : شرائط الأداء ، الرابع ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

= الدر مع الرد : ( ۲۶۵ / ۲ ) كتاب الحج ، ط : سعيد .

(۲) وأما الذي يخص النساء فشرطان : أحدهما : أن يكون معها زوجها أو محرم لها ، فإن لم يوجد أحدهما لا يجب عليه الحج ..... ولنا ما روى عن ابن عباس رضي الله عنه ، عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال : ألا لتحجن امرأة إلا ومعها محرم ..... ( بدائع الصنائع : ( ۱۲۴ / ۲ ) كتاب الحج ، فصل : وأما شرائط فرضيته فنوعان ، ط : سعيد ) =

## محرم نہیں

اگر محرم نہیں ہے تو حج کے لئے جانا جائز نہیں، ایسی عورت کسی حج پر جانے والے کے ساتھ نکاح کر لے اور اس کے ساتھ حج کے لئے چلی جائے، اس تدبیر سے حج پر جانا درست ہو جائے گا مگر ایسا کرنا واجب نہیں ہے۔ (۱)

## محرم نے غیر محرم کا سر مونڈ دیا

”احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۹/۱)

ثم اختلفوا في أن المحرم أو الزوج شرط الوجوب أو الأداء، كما اختلفوا في أمن الطريق ..... وصنيع المصنف يشعر بأنه من شرائط الأداء على الأرجح ..... (إرشاد الساری : ص: ۷۹ ، ۸۰) باب شرائط الحج ، النوع الثاني : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين أو الزوج للمرأة ، ط: الإمدادية مكية المكرمة (

كل من قدر على شرائط الوجوب ولم يحج فعليه الإيصاء به ، سواء قدر على شرائط الأداء أم لا ..... (نفس المصدر : ص: ۸۹) باب شرائط ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : فيمن يجب عليه الوصية بالحج ، ط: الإمدادية مكية المكرمة (

التاتارخانية : ( ۲/ ۴۳۴ ، ۴۳۵ ) كتاب المناسك ، الفصل الأول في بيان شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

غنية الناسك : (ص: ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن .

(۱) وهل يلزمها التزوج؟ قولان ، وفي الرد تحت قوله : قولان ( هما مبنیان علی آن وجود الزوج أو المحرم شرط وجوب أم شرط أداء ..... قلت لكن جزم في الباب بأنه لا يجب عليها التزوج مع أنه مشى على جعل المحرم أو الزوج شرط أداء ورجح هذا في الجوهره وابن أمير حاج في المناسك كما قاله المصنف في منحه قال : و وجهه أنه لا يحصل غرضها بالتزوج ؛ لأن الزوج له أن يمتنع من الخروج معها ، بعد أن يملكها ، ولا تقدر على الخلاص منه ، وربما لا يوافقها فتتضرر منه بخلاف المحرم ..... (الرد مع الرد : ۲/ ۴۶۴ ، ۴۶۵ ) كتاب الحج ، ط: سعيد (

غنية الناسك : (ص: ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص: ۷۸) باب شرائط الحج ، النوع الثاني : شرائط الأداء ، الرابع ، ط: الإمدادية ، مكية المكرمة .

## محرم نے محرم کا حلق کر دیا

”احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۹/۱)

## محرم نے محرم کا سر مونڈ دیا

”احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۹/۱)

## محسّر

”محسّر“ سین پر زیر ہے، تھکانے کے معنی میں ہے، چونکہ اس وادی میں ابرہہ کے لشکر کے ہاتھی تھک کے آگے بڑھنے سے عاجز ہو گئے تھے اس لئے اس وادی کا نام محسّر رکھا گیا ہے۔ (۱)

## محصر پر قضاء

اگر محصر کا احرام صرف عمرہ کا تھا تو صرف عمرہ کی قضاء واجب ہے اور اگر صرف حج کا احرام تھا تو حج اور عمرہ دونوں کی قضاء واجب ہے، اور اگر احرام حج

(۱) و وادی ”مُحَسَّر“، ويقال له : بطن محسر بضم الميم وفتح الحاء ، وكسر السين المشددة وبالراء المهملات ..... مسيل ماء فاصل بين مزدلفة ومنى وهو ليس من منى ..... وسمي بذلك ؛ لأن فيل أصحاب الفيل حسر فيه : أى أعينى وكلّ عن المسيرة ؛ وقيل : لأنه يحسر سالكه ويتعبهم ، وحسرت الناقة اتعبتها . ( البحر العميق : ( ۳/ ۱۲۵۲ ) الباب الحادى عشر : فى الخروج من مكة إلى منى ، مطلب : وادى محسر ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكية (

( قوله : حتى أتى بطن محسر فحرك قليلاً ) أما محسر فبضم الميم وفتح الحاء وكسر السين المشددة المهملتين ، سمي بذلك ؛ لأن فيل أصحاب الفيل حسر فيه أى أغى وكلّ ومنه قوله تعالى : ﴿ ينقلب إليك البصر خاسئاً وهو حسير ﴾ ( شرح النووى على الصحيح المسلم : ( ۱/ ۳۹۹ ) كتاب الحج ، باب حجة النبى ﷺ ، ط: قديمى (

شرح سنن ابن ماجه للسيوطى : (ص: ۲۱۷) أبواب المناسك ، باب الوقوف بجمع ، ط: قديمى .

وعمرہ دونوں کا تھا تو ایک حج اور دو عمروں کی قضاء واجب ہے۔ (۱)

## محصر کی رکاوٹ ختم ہو جائے

اگر محصر کی جانب سے قربانی (دم) کا جانور یا اس کی قیمت بھیجنے کے بعد رکاوٹ ختم ہونے کی صورت میں قربانی کا جانور ذبح ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچ کر حج یا عمرہ کی سعادت حاصل کرنا ممکن ہے تو اس پر فوراً حج کے لئے روانہ ہونا واجب ہوگا، ہاں اگر قربانی سے پہلے پہنچنے اور حج ادا کر سکنے کا امکان نہیں ہے تو پھر روانہ ہونا واجب نہیں ہے۔ (۲)

## محصر کے لئے سرمند وانا

محصر کے لئے دم دینے کے بعد احرام کھولنے کے لئے سرمند وانا مستحب ہے، ضروری نہیں ہے۔ (۳)

(۱) ثم إذا تحلل المحصر بالهدى وكان مفرداً بالحج فعليه حجة و عمره من قابل ، وإن كان مفرداً بالعمرة فعليه عمرة مكانها ، وإن قارناً فإنما يتحلل بذبح هديين ، وعليه عمرتان وحجة ، كذا في المحيط . (الهندية : ۲۵۵/۱) كتاب المناسك ، الباب الثاني عشر في الإحصار ، ط : رشيدية

(۲) إرشاد السارى : (ص : ۶۰۱ ، ۶۰۲) باب الإحصار ، فصل : قضاء المحصر ما أحرم به ، ط : الإمدادية ، مگة المكرمة .

(۳) غنية الناسك : (ص : ۳۱۳ ، ۳۱۴) باب الإحصار ، فصل : في قضاء ما حل منه المحصر ، ط : إدارة القرآن .

(۲) محصر بعث بالهدى ، ثم زال الإحصار ، فإن علم أنه يدرك الهدى والحج ، لزمه الذهاب ، وإن علم أنه لم يدركهما لايأمره . (الدر مع الرد : ۵۹۲/۲ ، ۵۹۳) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط : سعيد

(۳) غنية الناسك : (ص : ۳۱۴) باب الإحصار ، فصل : فيما لو زال إحصاره ، ط : إدارة القرآن .

(۴) إرشاد السارى : (ص : ۵۹۸ ، ۵۹۹) باب الإحصار ، فصل : في زوال الإحصار ، ط : الإمدادية ، مگة المكرمة .

(۳) وأما الحلق فليس بشرط للتحلل في قول أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله ، وإن حلق فحسن (الهندية : ۲۵۵/۱) كتاب المناسك ، الباب الثاني عشر في الإحصار ، ط : رشيدية =

## محصر ممنوعاتِ احرام کا مرتکب ہو جائے

اگر محصر سے دم کا جانور ذبح ہونے سے پہلے احرام کے ممنوعات میں سے کوئی امر سرزد ہو جائے تو اس کی وجہ سے اس پر وہی کچھ واجب ہوگا جو غیر محصر احرام باندھنے والے پر واجب ہوتا ہے۔ (۱)

## مخلوط مال

”حرام حلال مخلوط ہے“ عنوان دیکھیں۔ (۲۲۳/۲)

## مخلوط مال سے حج کرنا

☆..... اگر کسی کے پاس جائز اور ناجائز دونوں قسم کے مال اور پیسے جمع ہیں تو اس صورت میں ناجائز مال اور پیسے کو منہا کرنے کے بعد اگر جائز مال اور پیسے حج کے اخراجات کے لئے کافی ہوں تو ایسے آدمی پر حج فرض ہوگا، ورنہ حج فرض نہ ہوگا، اور ناجائز مال اس کے اصل مالک کو واپس کر دے اگر وہ زندہ ہے، اور اگر وہ مر

= إرشاد السارى : (ص : ۵۹۶) باب الإحصار ، فصل : في التحلل ، ط : الإمدادية ، مگة المكرمة .

غنية الناسك : (ص : ۳۱۳) باب الإحصار ، فصل : في حكم الإحصار ، ط : إدارة القرآن .

(۱) ولو ظن أى المحصر أنه أى الهدى ذبح في أرض الحرم فظهر خلافه أى بأن لم يذبح أو ذبح في الحل أو بعد الميعاد ، والحال أنه ارتكب بعض المحظورات بناء على ظن أنه خرج من الإحصار بذلك الذبح ، فعليه لما ارتكبه من المحظورات الجزاء أى من أنواع الكفارات .

إرشاد السارى : (ص : ۵۹۷) باب الإحصار ، فصل : في التحلل ، ط : الإمدادية ، مگة المكرمة

غنية الناسك : (ص : ۳۱۳) باب الإحصار ، فصل : في حكم الإحصار ، ط : إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۹۲/۲) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط : سعيد .

ويجب أن يواعد يوماً معلوماً يذبح عنه فيحل بعد الذبح ولا يحل قبله ، حتى لو فعل شيئاً من محظورات الإحصار قبل ذبح الهدى يجب عليه ما يجب على المحصر إذا لم يكن محصراً .

(الهندية : ۲۵۵/۱) كتاب المناسك ، الباب الثاني عشر في الإحصار ، ط : رشيدية

چکا ہے تو اس کے وارثوں کو واپس کر دے، اور اگر مالک بھی زندہ نہیں اور اس کے وارث بھی موجود نہیں تو اس صورت میں ثواب کی نیت کے بغیر مالک کی طرف سے کسی مستحق زکوٰۃ غریب آدمی کو صدقہ کر دے۔ (۱)

## مدینہ سے واپسی کے وقت کونسا احرام باندھیں؟

”تمتع کرنے والا عمرہ کر کے مدینہ جاسکتا ہے“ عنوان دیکھیں۔ (۲۹۰/۱)

## مدینہ منورہ کی حاضری

مدینہ منورہ کی حاضری حج کا کوئی رکن نہیں ہے، لیکن مدینہ منورہ کی غیر معمولی عظمت و فضیلت، مسجد نبوی میں نماز کا بے انتہاء اجر و ثواب اور دربار نبوی میں حاضری کا شوق مومن کو آہستہ آہستہ محبت اور جذبہ کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچا دیتا ہے، اور اُمت محمدیہ ﷺ کا ہمیشہ سے یہی دستور بھی رہا ہے، آدمی دور دراز کا سفر کر کے بیت اللہ پہنچے اور نبی کریم ﷺ کے دربار اقدس میں درود و سلام کا تحفہ پیش کئے بغیر واپس آئے، یہ زبردست بد قسمتی اور محرومی ہے، یہ ایسی محرومی ہے کہ اس کے خیال و تصور

(۱) ومعنى القدرة على زاد وراحلة ملك مال يبلغه إلى مكة، بل إلى عرفة ذاهبًا و جائبًا راكبًا في جميع السفر بثمان المثل ..... فاضلاً عن حوائجه الأصلية المذكورة في الزكاة ..... ولا تثبت الاستطاعة بالعارية والإباحة ..... ولا بمال حرام . (غنية الناسك : (ص: ۱۹ ، ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط الوجوب ، السادس ، ط: إدارة القرآن )

❏ وإذا عزم على الحج ينبغي له البداية بالتوبة بشروطها من رد المظالم إلى أهلها عند الإمكان ..... وإن كان عنده مظلمة مالية مات أهلها ولا وارث لها أو جهل أربابها، فالتصدق بها بنية خصمائه ، ولا يرجو به الثواب لنفسه . (أيضاً : (ص: ۳۴) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن )

❏ مجمع الأنهر شرح ملتقى الأبحر : (۲۶۱/۱) كتاب الحج ، ط: دار إحياء التراث العربى . ❏ شامى : (۹۹/۵) كتاب البيوع ، باب البيع الفاسد ، مطلب : فيمن ورث مالا حراماً ، ط:

سے ایماندار کا دل دکھنے لگتا ہے۔ (۱)

## مدینہ منورہ کی میقات سب سے دور کیوں ہے؟

مدینہ منورہ کو مہبط وحی (وحی نازل ہونے کی جگہ) ، ایمان کا مرکز اور دارالہجرت ہونے کا شرف حاصل ہے، اس لئے اس کے باشندوں کو سب سے زیادہ بیت اللہ کا احترام اور تعظیم کرنی چاہیئے، دین میں جس کا مرتبہ جتنا بڑا ہوتا ہے اس کو مشقت بھی اتنی ہی زیادہ اٹھانی پڑتی ہے، اس لئے مدینہ منورہ کی میقات سب میقاتوں سے زیادہ فاصلہ پر مقرر کی گئی ہے۔ (۲)

## مدینہ منورہ کے فضائل

مدینہ منورہ کے تقدس، فضیلت اور عظمتِ شان کے لئے اتنی بات کافی ہے

(۱) أعلم أن زيارة سيد المرسلين ﷺ أي وعليهم أجمعين بإجماع المسلمين أي من غير عبرة بما ذكره بعض المخالفين ، من أعظم القربات وأفضل الطاعات وانجح المساعي أي أرجى الوسائل والدواعي ، لنيل الدرجات قريبة من درجة الواجبات ..... لمن له سعة أي وسعة ، واستطاعة ، وتوكلها غفلة عظيمة وجفوة كبيرة أي غلظة جسيمة ، وفيه إشارة إلى حديث استدلل به على وجوب الزيارة ، وهو قوله ﷺ : ” من حج البيت ولم يزرني فقد جفاني “ رواه ابن عدي بسند جيد حسن . (إرشاد الساري : (ص: ۷۰۷ ، ۷۰۸) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة )

❏ غنية الناسك : (ص: ۳۷۴) خاتمة في زيارة قبر سيد المرسلين ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

❏ الدر مع الرد : (۲۲۶/۲ ، ۲۲۷) كتاب الحج ، فروع ، مطلب : في تفضيل قبره المكرم ﷺ ، ط: سعيد .

(۲) واختار لأهل المدينة أبعد المواقيت ؛ لأنها مهبط الوحي ومأرز الإيمان ودار الهجرة ، وأول قرية آمنت بالله ورسوله ، فأهلها أحق بأن يبالغوا في إعلاء كلمة الله وأن يخصوا بزيادة طاعة الله ..... (حجة الله البالغة : (۹۱/۲) من أبواب الحج ، ط: دار الجيل ، بيروت ، و: (۵۹/۲) ط: رشيدية ، دهلي )

❏ رحمة الله الواسعة : (۱۹۶/۴ ، ۱۹۷) من أبواب الحج ، ط: زمزم پبلشرز .

❏ غنية الناسك : (ص: ۵۲) باب المواقيت ، فصل : أمّا مواقيت أهل الآفاق ، ط: إدارة القرآن .

کہ وہ افضل الانبیاء، سرور کائنات، شفیع المذنبین اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن تھا، اور اب ان کا دفن ہے، یہ ایک ایسی بڑی فضیلت ہے جو آسمان وزمین بلکہ عرش و کرسی کو بھی یہ مقام نصیب نہیں اور کوئی دوسری فضیلت کیسی ہی کیوں نہ ہو اس کی ہمسری اور برابری کسی طرح بھی نہیں کر سکتی۔ (۱)

مدینہ منورہ کے فضائل میں بہت ساری احادیث وارد ہوئی ہیں، اس مقام پر نمونہ کے لئے صرف چند حدیثیں لکھی جا رہی ہیں،

(۱) جب شروع شروع میں رسول اللہ ﷺ مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے، اس وقت وہاں کی آب و ہوا نہایت ناقص، خراب اور ناموافق تھی، اکثر وبائی بیماریاں رہتی تھیں، چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما آتے ہی سخت بیمار ہو گئے تو اس وقت اللہ کے رسول ﷺ نے یہ دعاء مانگی تھی کہ..... اے اللہ! مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے، جیسا کہ ہم لوگوں کو مکہ سے محبت ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ، اے اللہ! ہمارے صاع اور مد میں برکت دے اور مدینہ کی آب و ہوا کو درست کر دے اور اس کا بخار جحفہ کی طرف بھیج دے۔ (۲)

(۱) ومكة أفضل منها على الراجح الا ما ضم أعضاءه عليه الصلاة والسلام فإنه أفضل مطلقاً حتى من الكعبة والعرش والكرسى ..... (الدر المختار مع الرد: ۲۲۶/۲) كتاب الحج، مطلب في تفضيل قبره المكرم ﷺ، ط: سعيد

إرشاد الساری: (ص: ۷۴۷) باب زیارة سيد المرسلين ﷺ، فصل: في التفضيل بين مكة والمدينة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

(۲) حدثنا محمد بن يوسف ..... عن هشام بن عروة أن رسول الله ﷺ قال: اللهم حبب إلينا المدينة، كحبنا مكة وأشد، وصحبنا لنا، وبارك لنا في مدنها وصاعها، وانقل حماها واجعلها بالجحفة. (فضائل المدينة لأبي سعيد الجندی: (ص: ۲۰) باب ماجاء في فضائل المدينة، ط: دار الفكر بیروت)

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: قدمنا المدينة وهي بيئة فاشتكى أبو بكر واشتكى بلال، فلما رأى رسول الله ﷺ شكوى أصحابه قال: اللهم حبب إلينا المدينة كما حبيت مكة =

(۲) نبی کریم ﷺ کو مدینہ سے اس قدر محبت تھی کہ جب کہیں سفر میں تشریف لے جاتے تو واپس لوٹتے وقت جب مدینہ منورہ قریب آتا اور اس کی عمارتیں دکھائی دینے لگتیں تو نبی کریم ﷺ اپنی سواری کو کمال شوق میں تیز کر دیتے اور فرماتے کہ یہ ”طابہ“ آگیا۔ (۱)

(۳) اور اپنی چادر مبارک اپنے شانہ اقدس سے گرا دیتے اور فرماتے کہ یہ طیبہ کی ہوائیں ہیں، صحابہ کرام میں سے جو کوئی گرد و غبار کی وجہ سے اپنا منہ بند کرتا تو آپ ﷺ منع فرماتے، اور فرماتے کہ مدینہ کی خاک میں شفاء ہے۔ (۲)

= أو أشد وصحبها و بارك لنا في صاعها و مدھا و حوّل حماها إلى الجحفة. (صحيح مسلم: ۵۱۱/۱) كتاب الحج، باب فضائل المدينة ودعاء النبي ﷺ فيها بالبركة، ط: رحمانیہ  
وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى: (۵۰/۱) الباب الثاني: في فضائلها ..... الفصل الرابع في بعض دعاءه ﷺ لها، الدعاء بنقل وبائها، ط: دار الكتب العلمية.

(۱) حدثنا عبد الله أن مسلمة ..... عن أبي حميد قال خرجنا مع رسول الله ﷺ في غزوة تبوك و ساق الحديث وفيه: ثم اقبلنا حتى قدمنا وادى القرى، فقال رسول الله ﷺ: إني مسرع فمن شاء منكم فليسرع معي ومن شاء فليمكث، فخرجنا حتى أشرفنا على المدينة فقال: ”هذه طابة، وهذا أحد وهو جبل يحنو ونحوه“. (صحيح مسلم: ۵۱۴/۱) كتاب الحج، باب فضل أحد، ط: رحمانیہ

صحيح البخاری: (۱۱۹۵/۲) كتاب المغازی، باب نزول النبي ﷺ الحجر، باب، قبيل: كتاب النبي ﷺ إلى الكسرى وقيصر، رقم الحديث: ۴۴۲۲، ط: الطاف سنز.

مسند احمد ابن حنبل: (۴۲۴/۵) رقما لحديث: ۲۳۶۵۲، حديث أبي حميد الساعدي رضي الله عنه، ط: مؤسسة قرطبة القاهرة.

عن أنس رضي الله عنه أن النبي ﷺ كان إذا قدم من سفر نظر إلى جدران المدينة أوضع راحلته وإن كان على دابة حركها من حبها. (صحيح البخاری: ۵۰۳/۱) رقم الحديث: ۱۸۸۶، كتاب فضائل المدينة، باب المدينة تنفي الخبث، باب، ط: الطاف سنز)

(۲) كان رسول الله ﷺ إذا قدم من سفر فظفر إلى جدران المدينة أوضع راحلته، إن كان على دابة حركها من حبها ..... وفي رواية له كان إذا أقبل من مكة فكان بالأخاوية طرح رداءه عن منكبيه وقال هذه أرواح طيبة ..... (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى: (۴۸/۱) الباب الثاني: في فضائلها، ..... الفصل الرابع: في بعض دعائه ﷺ لها، حب النبي ﷺ للمدينة، ط: دار الكتب العلمية)

1 عن سعد رضي الله عنه قال: لما رجع رسول الله ﷺ من تبوك تلقاه رجال من المخلفين =

(۴) نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایمان مدینہ کی طرف لوٹ کر آئے گا جیسا کہ سانپ اپنے سوراخ کی طرف لوٹ کر آتا ہے۔ (۱)

(۵) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دجال کا گزر ہر شہر میں ہوگا مگر مکہ اور مدینہ نہیں آنے پائے گا، فرشتے ان شہروں کی حفاظت کریں گے۔ (۲)

(۶) نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مدینہ برے لوگوں کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے لوہے کی بھٹی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔

= من المؤمنین فأتوا غباراً فحتمر أو فغطى بعض من كان مع رسول الله ﷺ أنه فآزال رسول الله ﷺ الشام عن وجهه ، وقال والذي نفسي بيده إن في غباره شفاء من كل داء ..... (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى ( ۵۹/۱ ) الباب الثاني : في فضائلها ..... الفصل السادس في الاستشفاء بترابها وبتمرها ، ماجاء في أن ترابه شفاء ، ط: دار الكتب العلمية )

البحر العميق : ( ۲۷۰/۵ ) الباب العشرون في تاريخ المدينة ..... ماجاء في غبار المدينة الشريفة ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكيّة .

(۱) حدثنا أبو حمزة ..... عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال : إن الإيمان يأذر إلى المدينة كما تأذر الحية إلى حجرها ..... ( فضائل المدينة لأبي سعيد الجندی اليمنى : ( ص: ۲۴ ، ۲۵ ) باب ماجاء في فضائل المدينة ، ط: دار الفكر )

صحیح البخاری : ( ۵۰۲/۱ ) كتاب فضائل المدينة ، باب الإيمان يأذر إلى المدينة ، رقم الحديث : ۱۸۷۶ ، ط: الطاف سنز .

صحیح مسلم : ( ۱۱۱/۱ ) كتاب الإيمان ، باب أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود كما بدأ وأنه يأزر بين المسجدين ، ط: رحمانيه .

(۲) روينا في الصحيحين وغيرهما حديث ” على أنقاب المدينة ملائكة يحرسونها ، لا يدخلها الطاعون ولا الدجال “ ، وفيهما أيضاً حديث ليس من بلد إلا سيطوها الدجال إلا مكة والمدينة ، ليس نقب من أنقابها إلا عليه ملائكة صافين يحرسونها ، فينزل السبخة ، ثم ترجف المدينة بأهلها ثلاث رجفات ، فيخرج إليه كل كافر و منافق . ( وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى : ( ۵۵/۱ ) الباب الثاني : في فضائلها ..... الفصل الخامس : في عصمتها من الدجال والطاعون ، ط: دار الكتب العلمية )

البحر العميق : ( ۲۴۶/۱ ) الباب الأول في الفضائل ، فضل المدينة الشريفة ..... ، ط: مؤسسه الريان المكتبة المكيّة .

صحیح البخاری : ( ۵۰۲/۱ ) رقم الحديث : ۱۸۷۹ ، ۱۸۸۰ ، ۱۸۸۱ ، كتاب فضائل المدينة ، باب : لا يدخل الدجال المدينة ، ط: الطاف سنز .

(۳) اللهم إني أخرجتني من أحب البقاع إلى ، فأسكني في أحب البقاع إليك وفي بعض طرفه أنه ﷺ قاله حين خرج من مكة . ( وفاء الفاء بأخبار دار المصطفى : ( ۳۵/۱ ) الباب الثاني : في فضائلها ..... الفصل الأول : في تفضيلها على غيرها من البلاد ، يخلق الإنسان من تربة الأرض التي يدفن فيها ، ط: دار الكتب العلمية )

یہ خاصیت مدینہ منورہ میں ہر وقت موجود ہے اور خاص کر قیامت کے قریب اس خاصیت کا ظہور بہت اچھے طور پر ہوگا۔ (۱)

تین مرتبہ مدینہ منورہ میں زلزلہ آئے گا اس کی وجہ سے وہاں رہنے والے سارے برے لوگ مدینہ سے نکل جائیں گے۔ (۲)

(۷) نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے چلنے لگے تو دعا کی کہ .... اے پروردگار! اگر مجھے اس شہر سے نکلنا ہے جو تمام مقامات سے زیادہ مجھے محبوب ہے تو اس مقام میں مجھے لے جا جو تمام شہروں سے زیادہ تجھے محبوب ہے۔ (۳)

(۱) إن المدينة تنفي خبث الدجال ، وفي رواية ” خبث أهلها كما ينفي الكبر خبث الحديد ..... ففي الصحيح : ” لا تقوم الساعة حتى تنفي المدينة شرارها “ يعني عند ظهور الدجال ..... (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى : ( ۳۱/۱ ) الباب الثاني : في فضائلها ..... الفصل الثاني : في وعد من صبر على شدتها ، المدينة تنفي الخبث ، ط: دار الكتب العلمية )

صحیح البخاری : ( ۵۰۳/۱ ) رقم الحديث : ۱۸۸۳ ) كتاب فضائل المدينة ، باب المدينة تنفي الخبث ، ط: الطاف سنز .

(۲) روينا في الصحيحين وغيرهما حديث ” على أنقاب المدينة ملائكة يحرسونها ، لا يدخلها الطاعون ولا الدجال “ ، وفيهما أيضاً حديث ليس من بلد إلا سيطوها الدجال إلا مكة والمدينة ، ليس نقب من أنقابها إلا عليه ملائكة صافين يحرسونها ، فينزل السبخة ، ثم ترجف المدينة بأهلها ثلاث رجفات ، فيخرج إليه كل كافر و منافق . ( وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى : ( ۵۵/۱ ) الباب الثاني : في فضائلها ..... الفصل الخامس : في عصمتها من الدجال والطاعون ، ط: دار الكتب العلمية )

البحر العميق : ( ۲۴۶/۱ ) الباب الأول في الفضائل ، فضل المدينة الشريفة ..... ، ط: مؤسسه الريان المكتبة المكيّة .

صحیح البخاری : ( ۵۰۲/۱ ) رقم الحديث : ۱۸۷۹ ، ۱۸۸۰ ، ۱۸۸۱ ، كتاب فضائل المدينة ، باب : لا يدخل الدجال المدينة ، ط: الطاف سنز .

(۳) اللهم إني أخرجتني من أحب البقاع إلى ، فأسكني في أحب البقاع إليك وفي بعض طرفه أنه ﷺ قاله حين خرج من مكة . ( وفاء الفاء بأخبار دار المصطفى : ( ۳۵/۱ ) الباب الثاني : في فضائلها ..... الفصل الأول : في تفضيلها على غيرها من البلاد ، يخلق الإنسان من تربة الأرض التي يدفن فيها ، ط: دار الكتب العلمية )

(۸) نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس سے یہ بات ہو سکے کہ مدینہ میں مرے اس کو چاہیئے کہ مدینہ میں مرے، کیونکہ جو شخص مدینہ میں مر جائے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا، اور اس کے ایمان کی گواہی دوں گا، اور دوسری حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے جن لوگوں کو میری شفاعت نصیب ہوگی وہ اہل مدینہ ہوں گے، اس کے بعد اہل مکہ، اس کے بعد اہل طائف ہوں گے۔ (۱)

(۹) نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مدینہ میری ہجرت کا مقام ہے اور وہی میرا مدفن ہے اور وہیں سے میں قیامت کے دن اٹھوں گا، جو شخص میرے پڑوسیوں یعنی مدینہ والوں کے حقوق کی حفاظت کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے ایمان کی گواہی دوں گا۔

دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص مدینہ والوں کے ساتھ برائی کرے گا وہ ایسے گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (۲)

(۱) من استطاع أن يموت بالمدينة فليمت، فمن مات بالمدينة كنت له شفيعاً وشهيداً، ..... أول من اشفع له من أمتي أهل المدينة ثم أهل مكة، ثم أهل الطائف ..... (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى؛ ۲۶/۱) الباب الثاني: في فضائلها، الفصل الثالث: في الحث على حفظ أهلها، ..... الوصية بحفظ أهلها، ط: دار الكتب العلمية)

مشکوٰۃ المصابيح: (ص: ۲۴۰) كتاب المناسك، باب حرم المدينة حرسها الله تعالى، الفصل الثاني، ط: قديمي.

(۲) ”المدينة مهاجرة، فيها مضجعي، ومنها مبعثي، حقيق على أمتي حفظ جيرانی ما اجتنبوا الكبائر، من حفظهم كنت له شهيداً أو شفيعاً يوم القيامة ..... (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى: ۲۵/۱) الباب الثاني في فضائلها ..... الفصل الثالث: في الحث على حفظ أهلها، الوصية بحفظ أهلها، ط: دار الكتب العلمية)

من أراد أهل هذه البلدة بسوء يعنى المدينة أذابه الله تعالى كما يذوب الملح في الماء ..... ولا يريد لها أحد بسوء إلا أذابه الله كما يذوب الملح في الماء. (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى: ۴۳/۱) الباب الثاني: في فضائلها، ..... الفصل الثاني: وعد من صبر على شدة، وعيد من أراد أهلها بسوء، ط: دار الكتب العلمية =

(۱۰) مدینہ کی پاک مٹی میں اور وہاں کے میوہ جات میں اللہ تعالیٰ نے شفا کی تاثیر رکھی ہے جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے، ایک مقام ہے ”وادی بطحان“ وہاں کی مٹی سرور عالم ﷺ تپ ودق کے مرض میں تجویز فرماتے تھے، اور فوراً ہی شفا ہوتی تھی، اکثر علماء نے اس مٹی کے متعلق اپنا تجربہ بھی لکھا ہے۔ (۱)

چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ بھی ”جذب القلوب“ میں لکھتے ہیں کہ جس زمانہ میں، میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا میرے پیر میں ایک سخت مرض پیدا ہو گیا اور تمام اطباء نے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ اس مرض کا آخری نتیجہ موت ہے، صحت مشکل ہے، میں نے اس خاک پاک سے اپنا علاج کیا، تھوڑے ہی دنوں

= مشکوٰۃ المصابيح: (ص: ۲۴۰) كتاب المناسك، باب حرم المدينة حرسها الله تعالى، الفصل الأول، ط: قديمي.

(۱) عن أبي سلمة: بلغني أن رسول الله ﷺ قال: غبار المدينة يطفى الجذام قلت: وقد رأينا من استشفى بغبارها من الجذام، فكان قد أضر به كثير، فصار يخرج إلى الكومة البيضاء ببطحان بطريق قباء ويتمرغ بها ويتخذ منها في مرقدهم، فنفعه ذلك جداً ..... أن النبي ﷺ أتى بالحارث، فإذا هم روبي، فقال: مالك يا بنى الحارث روبي؟ قالوا: أصابتنا يا رسول الله هذه الحمى، قال: فإين أنتم عن صعب؟ قالوا: يا رسول الله مانضع به؟ قال تأخذون من ترابه فتجعلونه في ماء، ثم يتفل عليه أحدكم، ويقول: بسم الله، تراب أرضنا يريق بعضنا شفاء لمريضنا بإذن ربنا، ففعلوا فتركتهم الحمى ..... صعب: وادی بطحان دون الماشجونية، وفيه حفرة مما يأخذ الناس منه، وهو اليوم إذا وبأ إنسان أخذ منه ..... وقد رأيت أنا هذه الحفرة اليوم، والناس يأخذون منها، وذكروا أنهم قد جربوه فوجدوه صحيحاً، قال: وأخذت أنا منه أيضاً، قلت وهذه الحفرة موجودة اليوم، مشهورة سلفاً عن خلف، يأخذ الناس منها، وينقلونه للتداوى ..... وفي مسلم حديث ”من أكل سبع تمرات مما بين لابتيها حين يصبح لم يضره شيء حتى يمسي ..... (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى: ۶۰/۱، ۶۱) الباب الثاني: في فضائلها، ..... الفصل السادس: في الاستشفاء بترابها وبتمرها، الاستشفاء بتراب صعب، وما جاء في أن تمرها شفاء، ط: دار الكتب العلمية)

البحر العميق: (۲۴۴/۱) الباب الأول: في الفضائل، فضل المدينة الشريفة، حصول البركة في ثمار المدينة وكذا الشفاء، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيّة.

میں بہت آسانی سے صحت حاصل ہوگئی، (۱)

اس قسم کی خاصیتیں وہاں کی کھجور میں بھی مروی ہیں (۲) اور لوگوں نے تجربہ بھی کیا ہے۔

(۱) نیز بمشاهدہ و تجربہ این معالجه مشرف گشته در این ایام کہ بسعادت اقامت این رحمت انجام مشرف بود بعارضه از عوارض به آماس اقدام کہ باتفاق اطبا منذر و مخبر از هلاک و فنا است پالی بند شدہ ، استشفاهم بدین خاک پاک نمود در اقرب اوقات با سهل و جوه ازیں محنت خلاص یافت اما استشفای به اثمار این بلدہ الابرار در صحیحین آمدہ ہر کہ ہفت خرمای عجوه ناشتا نجورد ہیچ زہری و ہیچ سحری دروے کار گر نباید الخ . ( جذب القلوب إلى دیار المحبوب ، تصنیف حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ : (ص: ۲۰ ، ۲۱) باب دوم ، در بیان فضائل و محامد این بلدہ عظیمہ شریفہ کہ با حدیث و آثار بہ ثبوت رسیدہ راد اللہ تشریف و تعظیما ، ط: مطبع ناصری میر ناصر علی ، دہلی )

(۲) عن أبي سلمة : بلغني أن رسول الله ﷺ قال : غبار المدينة يطفى الجذام قلت : وقد رأينا من استشفى بغبارها من الجذام ، فكان قد أضرب به كثيرا ، فصار يخرج إلى الكومة البيضاء ببطحان بطريق قباء ويتمرغ بها ويتخذ منها في مرقده ، فنفعه ذلك جدا ..... أن النبي ﷺ أتني بالحارث ، فإذا هم روبي ، فقال : مالک يابني الحارث روبي ؟ قالوا : أصابتنا يا رسول الله هذه الحمى ، قال : فآين أنتم عن صعب ؟ قالوا : يا رسول الله مانض به ؟ قال تأخذون من ترابه فتجعلونه في ماء ، ثم يتفل عليه أحدكم ، ويقول : بسم الله ، تراب أرضنا بريق بعضنا شفاء لمريضنا بإذن ربنا ، ففعلوا فتركتهم الحمى “ ..... صعب : وادی بطحان دون الماشجونية ، وفيه حفرة مما يأخذ الناس منه ، وهو اليوم إذا وبأ إنسان أخذ منه ..... وقد رأيت أنا هذه الحفرة اليوم ، والناس يأخذون منها ، وذكروا أنهم قد جربوه فوجدوه صحيحا ، قال : وأخذت أنا منه أيضا ، قلت وهذه الحفرة موجودة اليوم ، مشهورة سلفا عن خلف ، يأخذ الناس منها ، وينقلونه للتداوى ..... وفي مسلم حديث ” من أكل سبع تمرات مما بين لانتيتها حين يصبح لم يضره شيء حتى يمسي ..... ( وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى : ( ۶۰ / ۶۱ ) الباب الثاني : في فضائلها ، ..... الفصل السادس : في الاستشفاء بترابها و بتمرها ، الاستشفاء بتراب صعب ، وما جاء في أن تمرها شفاء ، ط: دار الكتب العلمية )

البحر العميق : ( ۲۴۴ / ۱ ) الباب الأول : في الفضائل ، فضل المدينة الشريفة ، حصول البركة في ثمار المدينة وكذا الشفاء ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكية .

## مدینہ منورہ کے قیام میں کیا کرے؟

مدینہ منورہ کے قیام میں درود و سلام ، روزہ ، صدقہ اور مسجد کے خاص ستونوں کے پاس نماز اور دعاء کی کثرت کرے ، خاص طور پر نبی کریم ﷺ کے زمانہ کی جو مسجد ہے اس کا خیال رکھے اگرچہ ثواب ساری مسجد میں برابر ہے۔ (۱)

## مدینہ والے

جو لوگ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے کا قصد رکھتے ہوں ، ان کو ”بیر علی“ سے احرام باندھنا لازم ہے ، ان کا ”بیر علی“ سے احرام باندھے بغیر گزرنا جائز نہیں اور اگر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے کا قصد نہیں ، بلکہ جدہ یا کسی اور جگہ جانا چاہتے ہیں تو ”بیر علی“ سے احرام باندھنے کی ضرورت نہیں۔ (۲)

(۱) ویکثر من الصلاة والسلام على النبي ﷺ أى على الدوام ، والصيام ..... والصدقة ..... عند الأساطين الفاضلة ..... وغيرها ..... مع تحرى المسجد الأول ، أى الكائن فى زمنه ﷺ الوارد فى حقه قوله تعالى : ﴿ لمسجد أسس على التقوى من أول يوم أحق أن تقوم فيه ﴾ ..... (إرشاد السارى : (ص: ۷۲۶) باب زيارة سيد المرسين ﷺ ، فصل : فى آداب المجاورة فى المدينة المنورة ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة )

غنية الناسك : (ص: ۳۸۲) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن .  
شامى : (۲۷۷/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى المجاورة بالمدينة المشرفة ، ومكة المكرمة .  
(۲) فمقات أهل المدينة وكذا من مربها من غير أهلها ذو الحليفة ، بالتصغير ، وبهذا المكان آبار تسميها العوام آبار على ..... (إرشاد السارى : (ص: ۱۱۰) باب المواقيت ، فصل : فى مواقيت الصنف الأول ، وأيضاً فيه : ومن جاوز وقته أى الذى وصل إليه حال كونه يقصد مكاناً فى الحل ، كبستان بنى عامر أو جدة ..... ثم بدا له أن يدخل مكة ..... فله أن يدخلها أى مكة وكذا الحرم بغير إحرام . (ص: ۱۲۱) ، فصل فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة )

غنية الناسك : (ص: ۵۰ ، ۶۳) باب المواقيت ، فصل : وأما مواقيت أهل الأفاق ، ومطلب : فى دخول الأفاقي الحل لحاجة ، ط: إدارة القرآن .  
الدر مع الرد : (۴۷۴/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

## مدینے سے واپسی پر حیض آجائے

”حیض کی حالت میں مدینے سے مکہ مکرمہ آئی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۴۸)

## مذی کے قطرے

اگر کسی آدمی کو مذی کے قطرے آنے کا عذر ہے تو وہ احرام کے نیچے بغیر سلا ہوا لنگوٹ پہن سکتا ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا، (۱) مزید ”لنگوٹ“ عنوان دیکھیں۔

## مرتد

اگر مرتد نے توبہ استغفار کر کے تجدید ایمان کر لیا ہے تو حج دوبارہ کرنا لازم ہوگا، پہلے جو فرض حج ادا کیا تھا وہ کافی نہیں ہوگا۔ (۲)

## مردوں کا احرام

مردوں کے لئے احرام دو چادروں کی شکل میں ہوتا ہے، مردوں کو احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے پہننا منع ہے، اگر آدھا دن سے زیادہ سلے ہوئے

(۱) وتعصیب شیء من جسده قال ابن الہمام : ویکره تعصیب رأسه ولو عصب غیر الرأس من بدنہ یکره أیضاً ، إن کان بلا علة ..... إلا أن صاحب العذر غیر آثم . (إرشاد الساری : ص : ۱۷۱) باب الإحرام ، فصل : فی مکروہاتہ ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرمہ (

غنیة الناسک : (ص : ۹۱) باب الإحرام ، فصل : فی مکروہات الإحرام ، ط : إدارة القرآن . شامی : (۲/۴۸۹) کتاب الحج ، مطلب فیما یحرم بالإحرام ومالا یحرم ، ط : سعید .

(۲) ولو أحرم مسلم ثم ارتد والعیاذ باللہ بطل إحرامه لا وضوئه وتیممه ولو حج ثم ارتد والعیاذ باللہ ، ثم أسلم لزمه أخرى إذا استطاع ..... (غنیة الناسک : ص : ۳۱) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط صحة الأداء ، ط : إدارة القرآن (

إرشاد الساری : (ص : ۸۷) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرمہ .

کپڑے پہنیں گے تو دم دینا لازم ہوگا۔ (۱)

## مردہ اور زندہ دونوں کے لئے عمرہ

”زندہ اور مردہ دونوں کے لئے عمرہ“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۳۸۹)

## مرغی

احرام کی حالت میں مرغی ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے، اس سے دم واجب نہیں ہوتا۔ (۲)

## مروہ

☆..... بیت اللہ شریف کے مشرقی شمالی گوشہ کے قریب ایک چھوٹا سا پہاڑ

(۱) ومن سننہ..... لبس إزار و رداء..... ومن مستحباتہ: لبس ثوبین جدیدین أو غسیلین..... (غنیة الناسک : ص : ۶۷) باب الإحرام ، فصل فی واجبات الإحرام و سننہ ونحو ذلک ، ط : إدارة القرآن (

فإذا أحرم قولاً بالتلبیة ، أو فعلاً بالسوق کما ذکرنا ، فلیتق الرفث ..... ولبس المخیط قال الحلبي رحمه الله تعالى أن ضابطه لبس کل شیء معمول علی قدر البدن..... (غنیة الناسک : ص : ۸۵) باب الإحرام ، فصل فی محرّمات الإحرام ، ط : إدارة القرآن (

إذا لبس المحرم الذکر المخیط ..... لبساً معتاداً کما مر فی الإحرام ..... فإذا لبس مخیطاً یوماً كاملاً أو لیلة كاملة قدم ، المراد مقدار أحدهما ، ..... وفی أقل من یوم و لیلة صدقة ..... (

أیضاً : (ص : ۲۵۰ ، ۲۵۱) باب الجنایات ، الفصل الثانی فی لبس المخیط ، ط : إدارة القرآن (

إرشاد الساری : (ص : ۱۲۶ ، ۱۲۸) باب الإحرام ، و : (ص : ۱۲۶) فصل : فی محرّمات الإحرام ، و : (ص : ۲۲۳ ، ۲۲۵) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الأول : فی حکم اللبس ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرمہ .

الدر مع الرد : (۲/۴۸۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، و : (ص : ۴۸۹) مطلب فیما یحرم بالإحرام ومالا یحرم ، و : (ص : ۵۴۷) ، باب الجنایات ، ط : سعید .

(۲) وذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج إجماعاً ..... (إرشاد الساری : ص : ۱۷۶) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاتہ ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرمہ (

غنیة الناسک : (ص : ۹۳) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاتہ ، ط : إدارة القرآن . البحر العمیق : (۲/۹۱۷) الباب الثامن : فی الجنایات و کفاراتها ، الفصل السادس : بیان الصيد و حکمہ ، ط : مؤسسة الریان ، المكتبة المکیة .

ہے جس پر سعی ختم ہوتی ہے۔ (۱)

موجودہ وقت میں مروہ کے پہاڑ کی شکل عام پہاڑ کی طرح نہیں ہے بلکہ معمولی چڑھائی کی طرح ہے۔

☆..... چمکدار پتھر کو ”مروہ“ کہتے ہیں، مروہ کا پہاڑ چمکدار تھا اس لئے اس کو مروہ کہتے ہیں، یا صفا پر آدم صلی اللہ علیہ السلام بیٹھے تھے اور مروہ پر ان کی بیوی حضرت حواء علیہا السلام بیٹھی تھیں۔ (۲)

## مروہ سے سعی کرنا

☆..... صفا سے سعی شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا واجب ہے، اگر صفا کے بجائے مروہ سے سعی شروع کی تو واجب ترک ہونے کی وجہ سے اس ”چکر“ کا اعتبار

(۱) المروۃ واحدة المرو الذى قبله : جبل بمكة يعطف على الصفا، قال عدام، ومن جبال مكة المروۃ جبل مائل إلى الحمرة..... وهى فى جانب مكة الذى يلي قعيقان . (معجم البلدان للحموى : ۱۱۶/۵) حرف الميم، باب الميم والراء، ط: دار الفكر (۲) (والسعى) ..... (بين الصفا) سعى به لأنه جلس عليه آدم صفوة الله (والمروۃ) لأنه جلس عليها امرأة وهى حواء ولذا ائنت . (الدر مع الرد : ۴۶۸/۲) كتاب الحج، مطلب : فى فروض الحج و واجباته، ط: سعيد

عمدة القارى شرح صحيح البخارى : ( ۱۳۱/۱۸ )، تحت رقم : ۴۴۹۵، كتاب تفسير القرآن، باب قوله : إن الصفا والمروۃ من شعائر الله، ط: دار الكتب العلمية (البحر الرائق : ۳۳۳/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد .

1 والمروۃ كذلك وهى واحدة المرو، وهى الحجارة الصغار التى ليس فيها لين أو الصلاب أو الحجارة مطلقاً، وقال الأصمعى : المروء : حجارة براقۃ بيض تفدح منها النار، الواحدة مروۃ وبها سميت المروۃ، ..... وفى السراج الوهاج : سمع الصفا، لأن آدم عليه السلام لما أتاه قال له : أرحب يا صفى الله، ووقفت حوى على المروۃ، فسميت لذلك باسم المرأة وأئنت . الله اعلم . (البحر العميق : ۲۱۳/۱) الباب الأول : فى الفضائل، فصل السعى بين الصفا والمروۃ، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيّة)

نہیں ہوگا، اس کے بعد صفا سے سات چکر مکمل کرنے ہوں گے، اگر اس وقت ساتواں چکر نہیں کیا تو بعد میں جب بھی چاہے ایک چکر پورا کر لے۔ (۱)

## مروہ مسجد حرام میں داخل نہیں ہے

”صفا مروہ مسجد حرام میں داخل ہیں یا نہیں؟“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴۶/۳)

## مریض

☆..... اگر وہیل چیئر وغیرہ پر مریض کو ساتھ لیکر طواف اور سعی کر رہے ہیں یا کر رہے ہیں اور مریض خود نیت نہیں کر سکتا تو اس کی نیت بھی خود کرانے والا کر لے تو طواف اور سعی دونوں کی طرف سے ہو جائے گا۔ (۲)

(۱) يبدأ أى وجوباً بالصفاء أى أول مرة ويختم بالمروۃ أى فى آخر الكرة..... (إرشاد السارى : ص: ۲۴۵) باب السعى بين الصفا والمروۃ، ط: الإمدادية، مكة المكرمة (لو ترك منه أى من السعى ثلاثة أشواط أو أقل، فعليه لكل شوط صدقة..... وإذا أعاده سقط الدم..... (إرشاد السارى : ص: ۵۰۳، ۵۰۴) باب الجنابات وأنواعها، النوع الخامس : الجنابات فى أفعال الحج، فصل : فى الجنابة فى السعى، ط: الإمدادية، مكة المكرمة (الثنانى : الترتيب بأن يبدأ بالصفاء ويختم بالمروۃ، ..... بيان للواجب حتى لو بدأ بالمروۃ لا يعتد بالأول هو الصحيح لمخالفة الأمر..... (غنية الناسك : ص: ۱۳۳) باب السعى بين الصفا والمروۃ، فصل : فى واجبات السعى، ط: إدارة القرآن

(الدر مع الرد : ۵۰۱/۲) كتاب الحج، مطلب فى السعى بين الصفا والمروۃ، ط: سعيد . (۲) ولو طاف بالمغنى عليه محمولاً أجزأ ذلك عن الحامل والمحمول إن نوى عن نفسه وعن المحمول وإن كان بغير أمر المغنى عليه، وكذا إن اختلف طوافهما بأن كان لأحدهما طواف العمرة وللآخر طواف الحج، فيكون طواف المحمول عما أوجه إحرامه، وطواف الحامل كذلك، ولو طافوا بمرضى وهو نائم من غير إغماء إن كان بأمره وحملوه على فورهم يجوز وإلا فلا . (إرشاد السارى : ص: ۲۰۸، ۲۰۹) باب أنواع الأطوفة، فصل : فى طواف المغنى عليه والنائم، ط: الإمدادية، مكة المكرمة

(غنية الناسك : ص: ۱۱۱، ۱۱۲) باب ماهية الطواف وأنواعه وأركانها وشرائطه وسائر أحكامه، فروع فى طواف المغنى عليه والنائم والمريض، ط: إدارة القرآن . (الدر مع الرد : ۵۲۶/۲) كتاب الحج، مطلب : فى مضاعفة الصلاة بمكة، ط: سعيد .

مریض آدمی میدان عرفات سے کب واپس آئے  
”بیمار آدمی میدان عرفات سے کب واپس آئے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

### مزدلفہ

مزدلفہ حرم کی حدود میں داخل ہے۔ (۱)

یہاں کی گھاس کاٹنا اور جانوروں کا شکار کرنا جائز نہیں ہے۔ (۲)

البتہ مرغی، بکری، گائے، اونٹ، بھینس اور گھریلو جانوروں کو ذبح کرنا، پکانا

اور کھانا جائز ہے۔ (۳)

### مزدلفہ پہنچنے تک فجر کا اندیشہ ہو

اگر عرفات سے واپس ہوتے ہوئے راستہ میں کوئی ایسی وجہ پیش آجائے کہ

مزدلفہ پہنچنے تک فجر کی نماز ہو جانے کا اندیشہ ہو تو راستہ میں مغرب اور عشاء کی نماز

(۱) (فیذا وافی مزدلفۃ) ای قاربہا (یستحب أن یدخلہا ماشیا) أي تأدبوا وتواضعا؛ لأنہا من الحرم

المحترم۔ (إرشاد الساری: (ص: ۳۰۲) باب أحكام المزدلفۃ، ط: الإمدادیۃ، مکتۃ المکرمۃ)

غنیۃ الناسک: (ص: ۱۶۲) باب أحكام المزدلفۃ، ط: إدارة القرآن۔

الشامیۃ: (۵۰۸/۲) کتاب الحج، فصل: فی الإحرام، مطلب: فی إجابة الدعاء، ط: سعید۔

(۲) أما محظوراتہ فنوعان ..... والثانی ما یفعلہ فی غیرہ وهو التعریض للصيد فی الحل والحرم

وقطع شجر الحرم کذا فی الجامع الصغیر لقاضی خان والتحفۃ وغیرہما کذا فی النہایۃ۔

(الفتاویٰ الہندیۃ: (۲۳۰/۱) کتاب المناسک، أما المحظورات فنوعان، ط: رشیدیہ)

إرشاد الساری: (ص: ۱۶۷، ۱۶۸) باب الإحرام، فصل فی محرمات الإحرام، ط:

الإمدادیۃ، مکتۃ المکرمۃ۔

غنیۃ الناسک: (ص: ۸۹، ۹۰) باب الإحرام، فصل فی محرمات الإحرام ومحظوراتہ

التي فی غالبہا الجزاء، ط: إدارة القرآن۔

(۳) وذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج إجماعاً۔ (إرشاد الساری: (ص: ۱۷۶) باب الإحرام،

فصل فی مباحاتہ، ط: الإمدادیۃ، مکتۃ المکرمۃ)

غنیۃ الناسک: (ص: ۹۳) باب الإحرام، فصل فی مباحاتہ، ط: إدارة القرآن۔

وللمحرم ذبح شاة وبقرۃ وبعیر و دجاجة و بط أهلی کذا فی الكنز۔ (الفتاویٰ الہندیۃ: (۱/

۲۵۲) کتاب المناسک، الباب التاسع فی الصيد، ط: رشیدیہ)

☆..... کوئی شخص مریض ہے، بے ہوش نہیں ہے اور وہ احرام کے وقت سو گیا

اور اس نے کسی دوسرے آدمی کو احرام باندھنے کے لئے کہہ دیا تھا اور دوسرے آدمی

نے اس کی طرف سے اس کا احرام باندھ لیا تو احرام صحیح ہو جائے گا، جاگنے کے بعد حج

کے باقی افعال خود ادا کرے اور احرام کے ممنوعات سے بچے۔ (۱)

اور اگر اس کے حکم کے بغیر کسی نے اس کی طرف سے احرام باندھ لیا تو اس

کا احرام صحیح نہیں ہوگا، اسی طرح ایسے مریض کو دوسرا کوئی شخص سونے کی حالت میں

طواف کرائے تو اس کے لئے بھی اس کا حکم اور فوراً طواف کرنا شرط ہے، اگر اس کے

حکم کے بغیر یا حکم کے کچھ دیر کے بعد طواف کرایا تو مریض کا طواف صحیح نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) من أغمى عليه أو نام فنوى ولبى عنه رفيقه أو غيره بأمره أو لا صح ويصير محرماً ..... ولو

ارتكب محظوراً لزمه موجه لا الرفيق، ولو أفاق أو استيقظ لزمه مباشرة الأفعال۔ (إرشاد الساری:

ص: ۱۵۵، ۱۵۶) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المغمى عليه، ط: الإمدادیۃ، مکتۃ المکرمۃ)

غنیۃ الناسک: (ص: ۸۱، ۸۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المغمى عليه والمعنوه

والنائم والمريض والمجنون، ط: إدارة القرآن۔

الدر مع الرد: (۵۲۶/۲)، کتاب الحج، مطلب: فی مضاعفة الصلاة بمکة، ط:

سعید۔

(۲) أما النائم فيشترط منه صريح الإذن لما في المحيط أن المريض الذي لا يستطيع الطواف إذا طاف

به رفيقه وهو نائم إن كان بأمره جاز، وإلا فلا اهـ۔ قلت: وقيد الجواز في الباب في فصل طواف

المغمى عليه والنائم بالفور حيث قال: ولو طافوا بمريض وهو نائم من غير إغماء إن كان بأمره

وحملوه على فورہ يجوز، وإلا فلا۔ وفي الفتح بعد كلام: والحاصل الفرق بين النائم والمغمى عليه

في اشتراط صريح الإذن وعدمه۔ قال شارح اللباب: وقد اطلقوا الإجزاء بين حالتی النوم والإغماء

في الوقوف، ولعل الفرق أن النية شرط في الطواف عند الجمهور، بخلاف الوقوف اهـ ملخصاً۔

قلت: والكلام في الإحرام عن النائم، لكن إذا كان الطواف عنه لا يجوز إلا بأمره فلا إحرام بالأولى۔

(الشامیۃ: (۵۲۶/۲) کتاب الحج، مطلب: مضاعفة الصلاة بمکة، ط: سعید)

غنیۃ الناسک: (ص: ۸۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المغمى عليه والمعنوه والنائم

والمريض والمجنون، ط: إدارة القرآن۔

الفتاویٰ الہندیۃ: (۲۳۵/۱، ۲۳۶) کتاب الحج، فصل: فی المتفرقات، ط: رشیدیہ۔

پڑھنا جائز ہے۔ (۱)

## مزدلفہ سے صبح صادق سے پہلے منیٰ جانا

☆.....مریض، ضعیف اور خواتین عذر کی وجہ سے مزدلفہ میں وقوف نہ کریں تو جائز ہے، مگر ان کے ساتھ ہونے کی وجہ سے تندرست آدمی بھی وقوف نہ کرے اور صبح صادق سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ چلا جائے تو اس تندرست مرد پر دم واجب ہوگا، اس لئے کہ اس نے مزدلفہ کے وقوف کو بلا عذر ترک کیا ہے، بلا عذر ترک کرنے کی صورت میں دم واجب ہوتا ہے۔ (۲)

☆.....جو تندرست مرد کمزور لوگوں اور عورتوں کے ساتھ مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہو جائے وہ بھی معذوروں کے حکم میں ہے۔ (۳)

(۱) (ولایصلی) أى إحداهما (خارج المزدلفة) أى مطلقاً (إلا إذا خاف طلوع الفجر فيصلى) أى فيه كما فى نسخة (حيث هو) أى لضرورة إدراك وقت أصل الصلاة، و فوت وقت الوجوب للجميع ولو كان فى الطريق أو بعرفات أو منى ونحوها، وهذا بلا خلاف. (إرشاد السارى: (ص: ۳۰۶) باب أحكام المزدلفة، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۶۴) باب أحكام المزدلفة، فصل، ط: إدارة القرآن.

الفتاوى الهندية: (۲۳۰/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيدية.

(۲، ۳) الوقوف بها أى بعد طلوع الفجر واجب..... وقدر الواجب منه ساعة ولو لطيفة..... وقدر السنة امتداد الوقوف أى من مبدأ الصبح إلى الإسفار جداً..... ولو ترك الوقوف بها فدفعت..... ليلاً فعليه دم أى محتتم لتركه الواجب، إلا إذا كان لعلة أى مرض أو ضعف أى ضعف بنية من كبر أو صغر أو يكون أى الناسك امرأة تحاف الزحام فلاشئ عليه، ومَرَّ بها فى وقت أى وقت وقوفه من غير أن يبيت بها..... جاز أى وقوفه ولا شئ عليه..... (إرشاد السارى: (ص: ۳۱۰، ۳۱۱) باب أحكام المزدلفة، فصل: فى الوقوف بها، و: (ص: ۵۰۵) باب الجنایات، النوع الخامس: الجنایات فى أفعال الحج، فصل فى الجنایات فى الوقوف بالمزدلفة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة، فصل فى شرائط الوقوف بها.....، ط: إدارة القرآن.

## مزدلفہ سے کب نکلے

سورج نکلنے میں جب دو رکعت نماز پڑھنے کی مقدار وقت باقی رہ جائے (تقریباً پانچ منٹ) اس وقت تک ٹھہرنا سنت مؤکدہ ہے لیکن ضعیف اور عورت اگر صبح صادق ہوتے ہی فجر کی نماز پڑھ کر منیٰ کے لئے روانہ ہو جائیں تو ان کے لئے اجازت ہے، بلکہ جو زیادہ ضعیف اور کمزور ہوں اور مزدلفہ میں ٹھہرنے کو برداشت نہ کر سکیں وہ اگر اندھیرے ہی میں صبح صادق سے بھی پہلے روانہ ہو جائیں تو ان پر عذر کی وجہ سے دم دینا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

الدر مع الرد: (۵۱۱/۲، ۵۱۲) كتاب الحج، مطلب فى الوقوف بمزدلفة، ط: سعيد.

فإذا أسفر جداً دفع منها قبل طلوع الشمس والناس معه حتى يأتوا منى كذا فى الزاد روى عن محمد عن أبى حنيفة رحمهما الله أنه حد الاسفار، فقال: إذا أسفر بحيث لم يبق إلى طلوع الشمس الا مقدار ما يصلى ركعتين يذهب..... (الهندية: (۲۳۱/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشديه)

(۱) الوقوف بها أى بعد طلوع الفجر واجب..... وقدر الواجب منه ساعة ولو لطيفة..... وقدر السنة امتداد الوقوف أى من مبدأ الصبح إلى الإسفار جداً..... ولو ترك الوقوف بها فدفعت..... ليلاً فعليه دم أى محتتم لتركه الواجب، إلا إذا كان لعلة أى مرض أو ضعف أى ضعف بنية من كبر أو صغر أو يكون أى الناسك امرأة تحاف الزحام فلاشئ عليه، ومَرَّ بها فى وقت أى وقت وقوفه من غير أن يبيت بها..... جاز أى وقوفه ولا شئ عليه..... (إرشاد السارى: (ص: ۳۱۰، ۳۱۱) باب أحكام المزدلفة، فصل: فى الوقوف بها، و: (ص: ۵۰۵) باب الجنایات، النوع الخامس: الجنایات فى أفعال الحج، فصل فى الجنایات فى الوقوف بالمزدلفة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة، فصل فى شرائط الوقوف بها.....، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۵۱۱/۲، ۵۱۲) كتاب الحج، مطلب فى الوقوف بمزدلفة، ط: سعيد.

فإذا أسفر جداً دفع منها قبل طلوع الشمس والناس معه حتى يأتوا منى كذا فى الزاد روى عن محمد عن أبى حنيفة رحمهما الله أنه حد الاسفار، فقال: إذا أسفر بحيث لم يبق إلى طلوع الشمس الا مقدار ما يصلى ركعتين يذهب..... (الهندية: (۲۳۱/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشديه)

## مزدلفہ سے واپسی

☆..... ۱۰/زدی الحج کو مزدلفہ میں وقوف کرنے کے بعد منیٰ کے لئے روانگی ہوگی۔

☆..... اگر ہمت اور طاقت ہے اور اپنے مکتب کا صحیح پتہ بھی معلوم ہے، اور ضعیف، کمزور، بیمار اور خواتین ساتھ نہیں ہیں اور اپنے ساتھ اپنی جان پہچان کے کچھ آدمی ہیں تو مزدلفہ سے منیٰ پیدل آنے میں زیادہ سہولت ہے اور اس میں کافی وقت بچ جاتا ہے۔

☆..... مزدلفہ سے منیٰ واپس آکر سب سے پہلے آخری جمرہ (بڑے شیطان) کو سات کنکریاں مارے، اگر صرف حج کا احرام ہے تو کنکریاں مارنے کے بعد سر کے بال منڈا کر یا ایک پور کے برابر ہر طرف سے کتر واکر احرام کھول دے، اور شیطان کو کنکریاں مارنا شروع کرتے ہی تبلیہ پڑھنے کا سلسلہ بند کر دے۔

اور اگر قرآن یا تمتع کا احرام ہے تو بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنے کے بعد دم شکر کی قربانی کرے، پھر اس کے بعد سر کے بال منڈا کر یا کتر واکر احرام کھول دے۔ (۱)

(۱) ثم يأتي جمرَةَ الْعَقْبَةِ قبل الزوال ليرميها بسبع حصيات في بطن الوادي من أسفل إلى أعلى مثل حصاة الخذف ويكبر مع كل حصاة ولا يرمي يومئذ من الجمار غيرها ولا يقف عندها هكذا في شرح الطحاوي ، ..... ويقطع التلبية عند أول حصاه يرميها في الصحيح من الرواية كذا في فتاوى قاضي خان ولا فرق بين المفرد والمتمتع والقارن كذا في البحر الرائق ..... ثم يرجع إلى منى ، فإن كان معه نسك ذبحه وإن لم يكن فلا يضرك ؛ لأنه مفرد بالحج ولو كان قارناً أو متمتعاً فلا بد له من الذبح ثم يحلق أو يقصر ، والحلق أفضل كذا في شرح الطحاوي ..... ثم إذا حلق أو قصر حل له كل شيء حرم عليه بالإحرام إلا النساء كذا في فتاوى قاضي خان . (الهندية :

(۱/ ۲۳۱ ، ۲۳۲) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط : رشيدية )

إرشاد الساري : (ص : ۳۱۴ ، ۳۲۶) باب مناسك منى ، ط : الإمدادية ، مكية المكرمة .

غنية الناسك : (ص : ۱۶۹ ، ۱۷۰) باب مناسك منى يوم النحر ، ط : إدارة القرآن .

☆..... خواتین کے لئے سر کے بال منڈوانا جائز نہیں وہ صرف اتنا کریں کہ تمام بالوں کو ایک جگہ کر کے چوٹی کے سرے سے انگلی کے پوروں کے برابر اپنے بال کاٹ لیں۔ (۱)

اور اگر کسی عورت کے سر کے بال ایک پورے سے کم ہیں تو پھر سر منڈوا لیں۔ (۲)

☆..... حنفی مذہب کے مطابق قارن اور تمتع کے لئے رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب واجب ہے، اسلئے ترتیب قائم رکھنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ (۳)

(۱) ولا حلق علی المرأة لما روی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ أَنَّهُ قَالَ : لیس علی النساء حلق وإنما علیهن تقصیر ، وروی عائشة رضی اللہ عنہا : إن لم تفعله واحدة من نساء رسول اللہ ﷺ ولكنها تقصر ، فتأخذ من أطراف شعرها قدر أنملة ، لما روی عن عمر رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سئل فقیل له کم یقصر المرأة فقال : هذه وأشار إلى أنملة . ( بدائع الصنائع : ۲/ ۳۲۹ ) كتاب الحج ، فصل : وأما الحلق والتقصير ..... ، ط : رشيدية )

غنية الناسك : (ص : ۱۷۳) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل في الحلق ، ط : إدارة القرآن .

إرشاد الساري : (ص : ۳۲۳) باب مناسك منى ، فصل : في الحلق والتقصير ، ط : الإمدادية ، مكية المكرمة .

(۲) (ولو تعذر الحلق لعرض) أي لعل في رأسه يوجب حلقه الصداق ونحوه أو فقد آلة الحلق أو الحلق (تعين التقصير . أو التقصير) أي تعذر لكون الشعر قصيراً (تعين الحلق) . (إرشاد الساري : (ص : ۳۲۳) باب مناسك منى ، فصل : في الحلق والتقصير ، ط : الإمدادية ، مكية المكرمة )

غنية الناسك : (ص : ۱۷۵) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل في الحلق ، مطلب ، ط : إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۱۶/۲) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب : في رمي جمرَةِ الْعَقْبَةِ ، ط : سعيد .

(۳) ومن واجبات الحج واجبات فرائضه ، و واجبات واجباته ..... أما الثاني فكتقديم الرمي الأول على الحلق وعدم تأخير رمي كل يوم إلى ثمانية ، والترتيب بين الثلاثة : الرمي ثم الذبح ثم الحلق على ترتيب حروف قوله ، ر ذ ح للقارن والمتمتع . ( غنية الناسك : (ص : ۴۵ ، ۴۶) باب فرائض الحج و واجباته ، وسننه و مستحباته ، ومكروهاته ، فصل ، ط : إدارة القرآن )

إرشاد الساري : (ص : ۵۰۷) باب الجنائيات وأنواعها ، النوع الخامس ، الجنائيات في أفعال الحج ، فصل : ترك الترتيب بين أفعال الحج ، ط : الإمدادية ، مكية المكرمة .

الدر مع الرد : (۲/ ۴۷۰) كتاب الحج ، مطلب : في فروض الحج و واجباته ، ط : سعيد .

لیکن اگر کوئی شخص ضعف یا کسی عذر کی بناء پر ترتیب قائم نہ رکھ سکے تو امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک دم واجب نہ ہوگا، لیکن امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک دم واجب ہوگا، اس لئے استطاعت کی صورت میں دم دینا چاہیئے اگرچہ بعد میں کیوں نہ ہو۔ (۱)

## مزدلفہ کا اصل واجب وقت

مزدلفہ کا اصل واجب وقت ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح صادق سے سورج طلوع ہونے کے درمیان ہے، اس لئے فجر کے اول وقت میں فجر کی نماز پڑھ کر جتنی دیر ہو سکے مزدلفہ کا وقف کرے، اور رور و کر اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا رہے۔ (۲)

(۱) (ولو حلق المفرد أو غيره) أى من القارن والمتمتع (قبل الرمي أو القارن أو المتمتع) أى أو حلقاً (قبل الذبح أو ذبحاً قبل الرمي، فعليه دم) أى واحد في المسئلة الأولى، ودمان عند أبي حنيفة في المسائل الباقية دم للقران والمتمتع، ودم للتحلل قبل الذبح وترك الترتيب الواجب عنده، وعندهما عليه دم للقران أو التمتع. (إرشاد الساري: (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات في أفعال الحج، فصل: في ترك الترتيب بين أفعال الحج، ط: الإمدادية، مكة المكرمة) البحر الرائق: (۲۴/۳) باب الجنایات، فصل: ولا شيء ان نظر الخ، ط: سعيد.

غنية الناسك: (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنایات، الفصل السابع: في ترك الواجب في أفعال الحج كالطواف والسعي والوقوف، والذبح والحلق والرمي، المطلب العاشر في ترك الترتيب بين الرمي والذبح والحلق وكذا بينهما وبين الطواف، ط: إدارة القرآن

(۲) الوقوف بها واجب ..... وأول وقته طلوع الفجر الثاني من يوم النحر وآخره طلوع الشمس منه ..... فإذا انشق الفجر يستحب أن يصلي الفجر بغسل مع الإمام وإن صلى فرداً جاز ..... ويستحب أن يدعو ويكبر ويهلل ويحمد الله تعالى ويثنى عليه ويصلي على النبي ﷺ ويكثر التلبية ويرفع يديه للدعاء بسطاً يستقبل بهما وجهه، ويذكر الله كثيراً ويسأل الله حوائجه. (إرشاد الساري: (ص: ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲) باب أحكام المزدلفة، فصل: في الوقوف بها، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

الدر مع الرد: (۵۱۱/۲، ۵۱۲) كتاب الحج، فصل في الإحرام، مطلب في الوقوف بمزدلفة، ب: سعيد.

غنية الناسك: (ص: ۱۶۵، ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة، فصل في صفة الوقوف بمزدلفة، ط: إدارة القرآن.

## مزدلفہ کا وقف

☆ ..... مزدلفہ کے وقف کا رکن یہ ہے کہ یہ وقف صبح صادق کے بعد مزدلفہ میں ہو اور یہ حج کے واجبات میں سے ہے، اس کا وقت صبح صادق سے سورج طلوع ہونے تک ہے، اس لئے اول وقت میں فجر کی نماز پڑھ کر جتنی دیر ہو سکے مزدلفہ کا وقف کرے اور خوب رور و کر اللہ سے دعاء کرے، اور سبحان اللہ اور لا حول ولا قوة الا باللہ بھی پڑھتا رہے، عورت اگر ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہ ٹھہرے تو اس پر دم واجب نہیں ہوگا، اگر مرد ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہیں ٹھہرے گا تو اس پر دم واجب ہوگا۔ (۱)

☆ ..... بعض حجاج عرفات سے آتے ہوئے سیدھے ”منیٰ“ چلے جاتے ہیں اور بعض حاجی ایک دو گھنٹہ مزدلفہ میں رہ کر رات ہی کو منیٰ پہنچ جاتے ہیں، یہ لوگ مزدلفہ میں رات گزارنے سے محروم ہو جاتے ہیں اور صبح صادق کے بعد وقف ترک کرنے کی وجہ سے ان پر دم لازم ہوتا ہے۔ (۲)

(۱) الوقوف بها واجب ..... وأول وقته طلوع الفجر الثاني من يوم النحر وآخره طلوع الشمس منه ..... وقدر الواجب منه ساعة ولو لطيفة ..... أما ركنه فكيونته بمزدلفة ..... ولو ترك الوقوف بها فدفعة ليلاً فعليه دم إلا إذا كان لعله أو ضعف أو يكون امرأة تخاف الزحام فلا شيء عليه ..... فإذا انشق الفجر يستحب أن يصلي الفجر بغسل مع الإمام وإن صلى فرداً جاز ..... ويستحب أن يدعو ويكبر ويهلل ويحمد الله تعالى ويثنى عليه ويصلي على النبي ﷺ ويكثر التلبية ويرفع يديه للدعاء بسطاً يستقبل بهما وجهه ويذكر الله كثيراً ويسأل الله حوائجه. (إرشاد الساري: (ص: ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲) باب أحكام المزدلفة، فصل في الوقوف بها، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

الفتاوى الهندية: (۲۳۰/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية.

غنية الناسك: (ص: ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة، فصل: في شرائط الوقوف بها، وبيان وقته وقدره وركنه ومكانه، ط: إدارة القرآن.

(۲) فإن كان رجلاً يخاف الزحام لالنحو عجز أو مرض فتركه يلزمه دم. (غنية الناسك: =

## مزدلفہ کا وقوف نہ کر سکا

”وقوفِ مزدلفہ رہ گیا“ عنوان دیکھیں۔ (۳۱۲/۴)

## مزدلفہ کو روانگی

☆..... جو لوگ عرفات سے واپس آتے ہوئے سیدھے ”منیٰ“ چلے جاتے ہیں، یا ایک دو گھنٹہ مزدلفہ میں رہ کر صبح صادق سے پہلے رات ہی کو منیٰ پہنچ جاتے ہیں، یہ لوگ مزدلفہ میں رات گزارنے اور صبح صادق کے بعد وقوف کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں اور ان پر مزدلفہ کا وقوف ترک کرنے کی وجہ سے دم لازم ہوگا۔ (۱)

اور حدود حرم میں یہ دم دینا لازم ہوگا۔ (۲)

= (ص: ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة، فصل: فی شرائط الوقوف بها و بیان وقته، ط: إدارة القرآن الشامية: (۵۱۱/۲، ۵۱۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب: فی الوقوف بمزدلفة، ط: سعید.

☆ ولو جاوز حد المزدلفة قبل طلوع الفجر، فعليه دم لترك الوقوف بها إلا إذا كانت به علة أو مرض أو ضعف فخاف الزحام فدفع منها ليلاً لشيء عليه كذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية: (۲۳۱/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية (۱) فإن كان رجلاً يخاف الزحام للنحو عجز أو مرض فتركه يلزمه دم. (غنية الناسك: (ص: ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة، فصل: فی شرائط الوقوف بها و بیان وقته، ط: إدارة القرآن الشامية: (۵۱۱/۲، ۵۱۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب: فی الوقوف بمزدلفة، ط: سعید.

☆ ولو جاوز حد المزدلفة قبل طلوع الفجر، فعليه دم لترك الوقوف بها إلا إذا كانت به علة أو مرض أو ضعف فخاف الزحام فدفع منها ليلاً لشيء عليه كذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية: (۲۳۱/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية (۲) أما شرائط جواز الدماء..... (والثالث: ذبحه في الحرم) بالاتفاق، سواء وجب شكرًا أو جبرًا. (إرشاد الساري: (ص: ۵۵۳) باب جزاء الجنایات و كفاراتها، فصل: فی أحكام الدماء، و شرائط جوازها، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۲۶۲) باب الجنایات، فصل: فی شرائط كفاراتها الثلاث، مطلب فی شرائط جواز الدم، ط: إدارة القرآن =

☆..... مزدلفہ سے شیطان کو مارنے کے لئے کنکریاں اٹھانا مستحب ہے اس لئے مزدلفہ روانگی سے پہلے کھجور کی گٹھلی یا مٹر کے دانہ کے برابر تقریباً (۷۰) کنکریاں چن لیں، اگر مزدلفہ سے کنکریاں نہ اٹھائی جائیں گی تو بعد میں کسی دوسری جگہ سے کنکریاں حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا۔ (۱)

☆..... مزدلفہ میں صبح صادق ہونے کے بعد اول وقت میں فجر کی نماز پڑھیں، یا مشعر الحرام کی مسجد کے امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ پڑھیں، پھر کھڑے ہو کر دعا کریں اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ پڑھتے رہیں پھر اس کے بعد مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہو جائیں۔ (۲)

= الدر مع الرد: (۲/۶۱۶) کتاب الحج، باب الهدی، ط: سعید.

(۱) يستحب أن يرفع من المزدلفة سبع حصيات مثل النواة أو الباقلاء وهو المختار، يرمى بها جمرة العقبة، وإن رفع من المزدلفة سبعين حصاة أو من الطريق فهو جائز، وقيل: مستحب ويجوز أخذها من كل موضع إلا من عند الجمرة والمسجد ومكان نجس، فإن فعل جاز وكره..... ولو أخذها من غير مزدلفة جاز بلا كراهة. (إرشاد الساري: (ص: ۳۱۳، ۳۱۴) باب أحكام المزدلفة، فصل: فی رفع الحصی، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۱۶۸) باب أحكام المزدلفة، فصل: فی إفاضة من المشعر الحرام، ورفع الحصی من المزدلفة وقدر الحصی، ط: إدارة القرآن.

☆ الشامية: (۵۱۵/۲) کتاب الحج، فصل: فی الإحرام، مطلب: فی رمی جمرة العقبة، ط: سعید.

(۲) فإذا انشق الفجر ندب أن يغتسل للوقوف بمزدلفة، ويستحب أن يصلي الفجر بغسل مع الإمام لامتناد الوقوف، وإن صلى فردًا جاز، فإذا فرغ منها يستحب أن يأتي الإمام والناس معه المشعر الحرام، وهو جبل قزح على الأصح، لاجتماع المزدلفة وهو موقف رسول الله ﷺ، فيقف عليه إن أمكنه، وإلا فتحته، أو بقربه مستقبل القبلة والناس وراءه، ويكبر ويهلل ويلبي ويحمد الله تعالى، ويشي عليه ويصلي على النبي ﷺ، ويكثر التلبية ويدعو رافعًا يديه بسطًا يستقبل بهما وجهه، ويسأل الله تعالى حوائجه وإرضاء خصومه، ولا يتهاون في ذلك، فإن الإجابة موعودة فيها ولا يزال كذلك إلى أن يسفر جدًا بحيث لا يبقى إلى طلوع الشمس الا مقدار ما يصلي ركعتين أو نحوه فيدفع. (غنية الناسك: (ص: ۱۶۵، ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة، فصل: فی صفة الوقوف بمزدلفة، ط: إدارة القرآن =

## مزدلفہ کی رات

وقوف مزدلفہ خواہ ایک لمحہ کے لئے ہو، واجب ہے، اور طریقہ یہ ہے کہ (۹) ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے کے بعد عرفہ سے مزدلفہ کے لئے چلے، مغرب اور عشاء مزدلفہ میں عشاء کے وقت میں ادا کرے، پھر ساری رات اگر آسانی سے ممکن ہو تو عبادت میں مشغول رہے، نوافل، دعاء، اذکار اور قرآن مجید کی تلاوت اور تبلیہ میں سے جس میں دلجمعی زیادہ ہو، مشغول رہے، روشنی پھیلنے تک مزدلفہ میں ٹھہرنا سنت مؤکدہ ہے، فجر ابتدائے وقت میں ادا کرے، اس کے بعد پھر کھڑے ہو کر دعاء میں مشغول رہے، سورج طلوع ہونے سے ذرا پہلے منیٰ کو روانہ ہو جائے۔ (۱)

= (إرشاد الساری : (ص: ۳۱۱، ۳۱۲) باب أحكام المزدلفة، فصل: فی آداب الوقوف بمزدلفة، ط: الإمدادیة، مکتة المکرمة .  
 الدر مع الرد : (۵۱۲/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب: فی الوقوف بمزدلفة، ط: رشیدیہ .

(۳) وإذا غربت الشمس أفاض الإمام والناس معه على هبنتهم حتى يأتوا بمزدلفة كذا في الهداية ..... فإذا دخل وقت العشاء يؤذن المؤذن ويقيم فيصلي الإمام بهم صلاة المغرب في وقت صلاة العشاء ثم يصلي بهم صلاة العشاء بأذان وإقامة واحدة في قول أصحابنا الثلاثة كذا في البدائع ..... فإذا فرغ من العشاء بييت ثمه كذا في المحيط . وينبغي أن يحيى هذه الليلة بالصلاة والقراءة والذكر والدعاء والتضرع كذا في التبيين . فإن مر بها مار بعد طلوع الفجر من غير أن يبيت بها فلا شيء عليه ويكون مسيئاً بتركه السنة كذا في البدائع ، فإذا طلع الفجر صلى الإمام بالناس الفجر بغلس ثم وقف ووقف الناس معه كذا في القدوري ..... ويدع الله بحاجته رافعاً يديه إلى السماء كذا في المحيط ..... فإذا أسفر جداً دفع منها قبل طلوع الشمس والناس معه حتى يأتوا منى كذا في الزاد . (الفتاوى الهندية : (۲۳۰/۱، ۲۳۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشیدیہ )

= الدر مع الرد : (۵۰۸/۲) كتاب الحج، مطلب فی الدفع من عرفات، ط: سعيد .

= (إرشاد الساری : (ص: ۳۰۲ — ۳۱۲) باب أحكام المزدلفة، فصل فی الجمع بين الصلاتين بها، ط: الإمدادیة، مکتة المکرمة .

## مزدلفہ کے امام

”عرفات کے امام“ عنوان دیکھیں۔ (۱۶۴/۳)

## مزدلفہ کے معنی

مزدلفہ ”ازدلاف“ سے ہے اس کے معنی قرب کے ہیں، اور مزدلفہ کا نام مزدلفہ رکھنے کی کئی وجہ ہو سکتی ہیں:

۱۔ اس جگہ پر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا،

۲۔ یا عرفات سے نکلتے ہی یہ قریب ہے اور منیٰ دور ہے،

۳۔ یا حضرت آدم علیہ السلام، حضرت حواء علیہا السلام کے قریب آئے تھے،

۴۔ یا لوگ زلف اللیل ”رات کے ایک حصے میں“ یہاں پہنچتے ہیں۔ (۱)

## مزدلفہ میں آتے ہوئے مغرب کی نماز راستہ میں پڑھ لی

☆..... یوم عرفہ کی شام کو آفتاب غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ

(۱) وسمیت المزدلفة إما لاجتماع الناس بها أو لاقتراهم إلى منى أو لازدلاف الناس منها جميعاً أو للنزول بها في كل زلفة من الليل أو لأنها منزلة وقربة إلى الله تعالى، أو لازدلاف آدم إلى حواء بها . (فتح الباری : (۵۲۳/۳) كتاب المناسك، باب من جمع بينهما ولم يتطوع، ط: دار المعرفة، ط: بيروت )

= وسمیت مزدلفة لاجتماع الناس فيها، والازدلاف الاجتماع ..... وقيل: لاجتماع آدم وحواء بها؛ لأنهما لما أبطأ إلى الأرض كل واحد منهما في موضع اجتماعها، والازدلاف الاجتماع، وقيل: لأن الحجاج يتقربون بالوقوف فيها، والمزدلفة والزلفى، القرية، وقيل: لاقتراهم فيها من منى. والازدلاف: الاقتراف، ..... وقيل: سميت بذلك لمجيئ الناس إليها في زلف من الليل، وزلف الليل كساعته واحدها زلفة. (البحر العميق : (۱۲۰۰/۳، ۱۲۰۱) الباب الحادى عشر، فى الخروج من مكة إلى منى، مطلب: لماذا سميت مزدلفة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية) = (والمزدلفة كلها موقف الا وادى محسر) بكسر السين المشددة. (إرشاد الساری : (ص: ۳۱۱) باب أحكام المزدلفة، ط: المكتبة الإمدادية مکتة المکرمة)

جاتے ہیں اور مغرب وعشاء کی دونوں نمازوں کو مزدلفہ پہنچ کر ادا کرتے ہیں، اگر کسی نے مغرب کی نماز عرفات میں یا راستہ میں پڑھ لی تو جائز نہیں ہے، مزدلفہ پہنچ کر دوبارہ مغرب کی نماز پڑھے، اور اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھے۔

☆..... اگر کسی حاجی نے عرفہ کے دن مغرب کی نماز عرفات میں پڑھی اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں پڑھی تو اس حاجی کو مزدلفہ میں مغرب کی نماز کا اعادہ کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

## مزدلفہ میں تکبیر تشریق

مزدلفہ میں مغرب کی نماز کے بعد عشاء کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہوئے ایک دفعہ تکبیر تشریق کہے پھر عشاء کی نماز کے بعد بھی کہے۔ (۲)

(۱) وأما المكان فمزدلفة حتى لو صلى الصلاتين ، أو أحدهما قبل الوصول إلى المزدلفة أو بعد التجاوز عنها إلى منى لم يجزه عند أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله وعليه إعادته بهما إذا وصل ، أو رجع قبل أن يطلع الفجر ..... وفي العناية : من صلى المغرب بعرفات يتوقف ، فإن أفاض إلى المزدلفة في وقت العشاء تنقلب نفلاً ، ويلزمه إعادتها مع العشاء في المزدلفة الخ . ( غنية الناسك : ص : ۱۶۳ ، ۱۶۴ ) باب أحكام المزدلفة ، فصل في الجمع بين العشاءين بمزدلفة ، ط : إدارة القرآن

الهندية : ( ۲۳۰ / ۱ ) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط : رشيدية .

الدر مع الرد : ( ۵۰۹ / ۲ ، ۵۱۰ ) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب في الدفع من عرفات ، ط : سعيد .

(۲) (قوله : أو شيء آخر) : أقول : هو بعمومه يتناول تكبير التشریق فلا يفصل به بين الصلاتين بعرفة ومزدلفة بل يكبر بعد الصلاتين عملاً بقوله المفتي به ، ويؤيده ما ذكر العلامة الشيخ عبد الله العفيف في ”إجابة السائلين“ حيث قال ما نصّه : سئل العلامة السيد محمد صادق بن أحمد بادشاه عن تكبير التشریق هل يجب على الإمام الأعظم ومن اقتدى به فيما بين كل من صلاتي الجمع بعرفة ومزدلفة الاتيان به لما صرح به ائمتنا من أنّ العمل والفتوى على قولهما ، وهما رحمهما الله لم يشترطا شيئاً مما شرط الإمام من المصير وغيره ، أم لا يجب ؟ وهل إذا أتوا به يعد قاطعاً لفور الأذان أم لا ؟ فأجابه : مقتضى كلامهم أنّ هذه الكيفية أعنى العصر بعد الظهر فوراً والعشاء بعد المغرب كذلك لا خلاف في مراعاتها عند الجمع ، حتى لو فقدت بالاستغفال بعمل =

## مزدلفہ میں تکبیر پڑھنا

مزدلفہ میں بھی تکبیر پڑھیں ، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ (۱)

= عبادة كان أم لا كره وأعيد الأذان للعصر والإقامة للعشاء وماذا كان إلا للاتفاق على ورودها عنه ﷺ . والله أعلم ، كذا أفاده الحجاب ومثله في تقرير الشيخ عبد الحق .

لكن نظرية العلامة السيد محمد امين عابدين في ”رد المحتار“ و حواشي ”البحر الرائق“ ولفظ عبارته في ”رد المحتار“ قلت : وفيه نظر ، فإن الوارد في الحديث أنه ﷺ صلى الظهر ثم أقام فصلي العصر ولم يصل بينهما شيئاً ففيه التصريح بترك الصلاة بينهما ولا يلزم منه ترك التكبير ولا يقاس على الصلاة لوجوبه دونها ، ولأن مدته يسيرة حتى لم يعد فاصلاً بين الفريضة الآتية ، والحاصل أنّ التكبير بعد ثبوت وجوبه عندنا لا يسقط هنا إلا بدليل وما ذكر لا يصح للدلالة كما علمته ، هذا ما ظهر لي والله أعلم اهـ . ولم يعقبه العلامة الرافعي في تقريره عليه ، فيظهر أنه موافقه ، ثم رأيت العلامة طاهر سنبل قرر أيضاً نحو ما في ”رد المحتار“ اهـ . (إرشاد الساري : ص : ۲۷۵) باب الوقوف بعرفة وأحكامه ، فصل في الجمع بين الصلاتين بعرفة ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة

الدر مع الرد : ( ۵۰۸ / ۲ ) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب في الرواح إلى عرفات ، ط : سعيد .

غنية الناسك : ( ص : ۱۵۰ ) باب مناسك عرفات ، فصل في الجمع بين الصلاتين بعرفة ، و : ( ص : ۱۶۳ ) باب أحكام المزدلفة ، فصل في الجمع بين العشاءين بمزدلفة ، ط : إدارة القرآن .

فصل في الجمع بين العشاءين بمزدلفة ، ويستحب التعجيل في هذا الجمع فيلبيهما قبل حط رحله ، بل ينسج جماله ويعقلها حتى يصلي فإذا دخل وقت العشاء اذن المؤذن ، ويقم فيصلي بهم المغرب في أول وقت العشاء ، ثم يتبعها العشاء بجماعة ..... ففي حديث البخاري : ولم يسبح بينهما وعلا على أثر واحدة منهما ، وفي حديث مسلم : ولم يسبح بينهما شيئاً ، ثم اضطجع حتى طلع الفجر ، ولا يشغل بشي آخر من أكل و شرب وغيرهما ، إلا أنه يأتي تكبير التشریق مرة عند قيامه للعشاء بوجوبه ( ضياء الأبصار ) فإن تطوّع ، أو تشاغل بما يغد فصلا في العرف كره ، وأعاد الإقامة للعشاء دون الأذان . ( غنية الناسك : ( ص : ۱۶۲ ) فصل في الجمع بين العشاءين بمزدلفة ، ط : إدارة القرآن )

(۱) وبلّس في مسجد مكة ومنى وعرفات وبعده في مسجد مزدلفة ولكن لا يرفع صوته بها بحيث يشوش على مصل أو طائف أو نائم أو ذاك ، أو نحو ذلك . ( غنية الناسك : ( ص : ۷۵ ) باب الإحرام ، فصل : في كيفية الإحرام وصفة التلبية وشرطها وسائر أحكامها ، ط : إدارة القرآن

إرشاد الساري : ( ص : ۱۴۷ ) باب الإحرام ، فصل : ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة . =

## مزدلفہ میں جانے کے لئے پاک ہونا شرط نہیں

عورت کے لئے مزدلفہ جانے کے لئے حیض و نفاس سے پاک ہونا شرط نہیں ہے۔ (۱)

البتہ وہاں نماز نہیں پڑھے گی، کیونکہ حیض و نفاس میں نماز پڑھنا منع ہے،  
تلبیہ، دعاء اور ذکر و اذکار میں وقت گزارے گی۔ (۲)

= الدر مع الرد : (۵۰۷/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فی الدفع من عرفات ، ط: سعید .

(۱) عن عائشة عن النبي ﷺ قال : الحائض تقضى المناسك كلها الا الطواف بالبيت . (إعلاء السنن : (۳۱۷/۱) كتاب الحج ، باب إذا حاضت المرأة عند الإحرام اغتسلت وأحرمت وصنعت كما يصنع الحاج غير أن لا تطوف بالبيت حتى تطهر ، ط: إدارة القرآن )  
جامع الترمذی : (۱۸۸/۱) أبواب الحج ، باب ماجاء فی المرأة تحيض بعد الإفاضة ، ط: سعید .

ولا تشترط له الطهارة عن الجنابة والحیض ؛ لأنه عبادة لا تتعلق بالبدن فتصح من غير طهارة كالوقوف بعرفة ورمي الجمار . (بدائع الصنائع : (۳۲۱/۲) كتاب الحج ، فصل : وأما ركنه فكينونته بمزدلفة ، ط: رشیدیہ )

(۲) (منها) أن يسقط عن الحائض والنفساء الصلاة فلا تقضى هكذا في الكفاية ..... ويستحب للحائض إذا دخل وقت الصلاة أن تتوضأ وتجلس عند مسجد بيتها تسبح وتهلل قدر ما يمكنها أداء الصلاة لو كانت طاهرة كذا في السراجية . (الهندية : (۳۸/۱) كتاب الطهارة ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء وفيه أربعة فصول ، الفصل الرابع في أحكام الحيض والنفاس والاستحاضة ، ط: رشیدیہ )

يمنع صلاة وصوماً وتقضية دونها ودخول مسجد والطواف وقربان ماتحت إزار وقراءة قرآن ومسه إلا بغلافه وكذا حملہ ولا بأس بقراءة أدعية ومسها وحملها وذكر الله تعالى وتسبيح . (الدر المختار مع الرد : (۲۹۳/۱) كتاب الحج ، باب الحيض ، مطلب : لو أفتى مفت بشئ من هذه الأقوال في مواضع الضرورة طلباً للتيسير كان حسناً ، ط: سعید )

البدائع : (۱۲۳/۱) كتاب الطهارة ، فصل في تفسير الحيض والنفاس والاستحاضة ، ط: رشیدیہ .

## مزدلفہ میں رات کو نہیں پہنچ سکا

اگر رات کو مزدلفہ نہیں پہنچ سکا یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی اس وقت ہی پہنچا تو اس پر دم لازم ہے۔ (۱)

## مزدلفہ میں رات گزارنے کی وجہ

عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں رات گزارنا ایک قدیم دستور تھا، شریعت نے اس کو باقی رکھا ہے کیونکہ حج کا اجتماع ایک عظیم اجتماع ہے، لوگوں نے ایسا اجتماع شاید ہی کبھی دیکھا ہو، اور عرفات سے واپسی غروب کے بعد ہوتی ہے یعنی رات شروع ہو جاتی ہے، اس لئے اندیشہ تھا کہ لوگ واپسی میں دھکا دھکی کریں گے اور ایک دوسرے کو کچل کر چکنا چور کر دیں گے، پھر لوگ دن بھر کے تھکے ماندے ہوتے ہیں، دو دراز سے چل کر عرفات میں آئے ہوتے ہیں اور اکثریت پیدل چلنے والوں کی ہوتی ہے، اس لئے اگر ان کو حکم دیا جاتا کہ منی میں پہنچو تو وہ اور بھی ٹوٹ

(۱) (ولو ترك المبيت بها) أى بالمزدلفة فى ليلتها بأن بات أكثر الليل فى غيرها (لم يلزمه شيء) أى عندنا ، لما صرح به أصحابنا فى كتب المذهب أنه سنة فيكره ، تركها بغير ضرورة ، وذكر فى "اختلاف المسائل" هل يجب البيوتة بمزدلفة جزءاً من الليل فى الجملة ؟ فقال أبو حنيفة : تجب ولا شيء عليه فى تركها مع كونها واجبة عنده ، انتهى . ولعل وجهه أن وجوبها انما هو تبع لوجوب أداء العشائين فيها ، والصلاة لا تعلق لها بالنسك ، وكذا ما يتعلق بها . (إرشاد السارى : (ص: ۵۰۵) باب الجنائيات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنائيات فى أفعال الحج ، فصل : فى الجنابة فى الوقوف بمزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة )

غنية الناسك : (ص: ۲۷۹) باب الجنائيات ، الفصل السابع فى ترك الواجب فى أفعال الحج كالطواف والسعى والوقوف والذبح والحلق والرمى ، المطلب السابع فى ترك الواجب فى الوقوف بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن )

بدائع الصنائع : (۳۲۲/۲) كتاب الحج ، فصل : وأما زمانه ، فما بين طلوع الفجر من يوم النحر وطلوع الشمس ، ط: رشیدیہ .

جاتے اور آئندہ کل کے لئے کسی کام کے قابل نہ رہتے، اس لئے راستہ میں قیام تجویز کیا گیا تاکہ وہاں کچھ آرام کر کے صبح کو اگلی منزل کا رخ کریں۔ (۱)

## مزدلفہ میں سنتوں کا حکم

”مزدلفہ میں وتر کا حکم“ کا عنوان دیکھیں۔ (۸۴/۴)

## مزدلفہ میں صبح صادق تک نہیں ٹھہرا

☆ مزدلفہ میں رات گزارنا سنت ہے۔

☆ صبح صادق ہونے کے بعد فجر کی نماز پڑھ کر کچھ دیر کے لئے وقوف کرنا واجب ہے، بلا عذر مزدلفہ کے وقوف کو ترک کرنے سے دم واجب ہوگا، البتہ اگر عذر کی وجہ سے نہیں ٹھہرا مثلاً مریض یا کمزور ہونے کی وجہ سے صبح صادق سے پہلے نکل گیا یا ٹھہرا ہی نہیں تو دم واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) والسر فی المبيت بمزدلفة أنه كان سنة قديمة فيهم ، ولعلمهم اصطالحوا عليها لمارأوا من أن للناس اجتماعاً لم يعهد مثله في غير هذا الموطن ، ومثل هذا مظنة أن يزاحم بعضهم بعضاً ، ويحطم بعضهم بعضاً ، وإنما براهم بعد المغرب ، وكانوا طول النهار في تعب يأتون من كل فج عميق ، فلما تجشمو أن يأتوا منى ، والحال هذه لتعبوا وكان أهل الجاهلية يدفعون من عرفات قبل الغروب ولما كان ذلك قدراً غير ظاهر ، ولا يتعين بالقطع ، ولا بد في مثل هذا الاجتماع من تعيين لايحتمل الابهام وجب ان يعين بمزدلفة . (حجة الله البالغة : ۱۰۷/۲) من أبواب الحج ، صفة المناسك ، السر في المبيت بمزدلفة ، ط: دار الكتب العلمية

☆ مرعاة المفاتيح : ( ۳۱/۹ ) كتاب المناسك ، باب قصة حجة الوداع ، ط: إدارة البحوث الإسلامية .

(۲) (قوله : ثم وقف) هذا الوقف واجب عندنا لا سنة ، والبيتوتة بمزدلفة سنة مؤكدة إلى الفجر لا واجبة ..... (قوله : ووقته) أي وقت جوازه ، قال في اللباب : وأول وقته طلوع الفجر الثاني من يوم النحر وآخره طلوع الشمس منه ، فمن وقف بها قبل طلوع الفجر أو بعد طلوع الشمس لا يعتد به ، وقدر الواجب منه ساعة ولو لطيفة ، وقدر السنة امتداد الوقوف إلى الأسفار جدًا . (شامی : ۵۱۱/۲) كتاب الحج ، مطلب في الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد =

## مزدلفہ میں عورت نہ ٹھہرے تو

اگر عورت ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہ ٹھہرے تو دم واجب نہ ہوگا، لیکن اگر مرد ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہ ٹھہرے گا تو دم واجب ہوگا۔ (۱)

## مزدلفہ میں قیام

قربانی کی رات عرفات سے نکلنے کے بعد رات کو مزدلفہ میں رہنا اور مزدلفہ

سے سورج نکلنے سے پہلے منیٰ کو روانہ ہو جانا سنت ہے۔ (۲)

= وَأَمَّا حَكْمُ فَوَاتِهِ عَنْ وَقْتِهِ أَنَّهُ إِنْ كَانَ لِعَذْرِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ لَمَّا رَوَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَسَمَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْكَفَّارَةِ ، وَإِنْ كَانَ فَوَاتُهُ لَغَيْرِ عَذْرِ فَعَلَيْهِ دَمٌ ؛ لِأَنَّهُ تَرَكَ الْوَاجِبَ مِنْ غَيْرِ عَذْرٍ . (بدائع الصنائع : ( ۱۳۶/۲ ) كتاب الحج ، فصل : وَأَمَّا حَكْمُ فَوَاتِهِ ، ط: سعيد )  
— إرشاد السارى : ( ص : ۳۰۹ ، ۳۱۰ ) باب أحكام المزدلفة ، فصل في البيتوتة بمزدلفة ، و فصل : في الوقوف بها ، ط: الإمدادية مكّة المكرمة )

(۲) ولو ترك الوقوف بها ، فدفع ليلاً فعليه دم ، إلا إذا كان لعذر بأن يكون به ضعف أو علة ، أو كانت امرأة تخاف الزحام فلا شىء عليه ، كذا في ” الهداية “ و ” اللباب “ ، فإن كان رجلاً يخاف الزحام لا لنحو عجز أو مرض فتركه يلزمه دم . ( غنية الناسك : ( ص : ۱۶۶ ) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في شرائط الوقوف بها وبيان وقته وركنه ومكانه ، ط: إدارة القرآن )  
☆ الدر مع الرد : ( ۵۱۱/۲ ، ۵۱۲ ) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب : في الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .

☆ مجمع الانهر : ( ۴۳۴/۱ ) كتاب الحج ، فصل : طاف للقدوم أو للصدر جنباً ، ط: دار الكتب العلمية .

(۲) والبيتوتة بمزدلفة والدفع منها إلى منى قبل طلوع الشمس . (إرشاد السارى : ( ص : ۱۰۴ )  
باب فرائض الحج و واجباته و سننه ومستحباته ومكروهاته ، ط: فصل : في سنن الحج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرمة )

☆ غنية الناسك : ( ص : ۴۷ ) باب فرائض الحج و واجباته و سننه ومستحباته ومكروهاته ، فصل : في سننه ، ط: إدارة القرآن .

☆ الفتاوى الهندية : ( ۲۱۹/۱ ) كتاب المناسك ، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته و وقته و شرائطه وأركانها ..... الخ ، ط: رشيدية .

## مزدلفہ میں مرد نہ ٹھہرے تو

☆..... اگر مرد ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہیں ٹھہرے گا تو دم دینا واجب ہو گا، اور اگر صبح صادق کے بعد اندھیرے ہی میں مزدلفہ سے چل دیا تو دم واجب نہ ہو گا، کیونکہ چلتے ہوئے وقوف کی واجب مقدار ادا ہو گئی۔

☆..... اگر کوئی شخص عذر کی وجہ سے مزدلفہ میں نہ ٹھہر سکا اور صبح صادق سے پہلے وہاں سے چلا گیا تو دم واجب نہ ہوگا، مثلاً مریض ہے یا کمزور ہے تو دم واجب نہ ہوگا۔ (۱)

## مزدلفہ میں مغرب کی نماز کے بعد سنت پڑھ لی

اگر مزدلفہ میں مغرب کے فرض کے فوراً بعد عشاء کی نماز نہیں پڑھی بلکہ مغرب کی سنت پڑھ لی تو اس صورت میں عشاء کی نماز کے لئے دوبارہ اقامت کہی جائے۔ (۲)

(۱) ولو ترک الوقوف بها ، فدفع ليلاً فاعليه دم ، إلا إذا كان لعذر بأن يكون به ضعف أو علة ، أو كانت امرأة تخاف الزحام فلا شيء عليه ، كذا في ”الهداية“ و ”اللباب“ فإن كان رجلاً يخاف الزحام لا لنحو عجز أو مرض فتركه يلزمه دم . ( غنية الناسك : (ص : ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في شرائط الوقوف بها وبيان وقته وركنه ومكانه ، ط : إدارة القرآن )

(۲) وقته من طلوع الفجر إلى طلوع الشمس ولو ماراً ..... ( الدر مع الرد : (۲ / ۵۱۱ ، ۵۱۲) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب : في الوقوف بمزدلفة ، ط : سعيد )

(۲) ولا يتطوع بينهما ولو تطوع بينهما أو اشتغل بشيء أعاد الإقامة . ( الهندية : (۱ / ۲۳۰) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط : رشيدية )

ولا يتطوع بينهما ولا يشتغل بشيء آخر فإن تطوع أو تشاغل أعاد الإقامة للعشاء دون الاذان . ( إرشاد الساري : (ص : ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة ، فصل في الجمع بين الصلاتين بها ، ط : الإمدادية ، مكية المكرمة )

غنية الناسك : (ص : ۱۶۳) باب أحكام المزدلفة ، فصل في الجمع بين العشاءين بمزدلفة ، ط : إدارة القرآن .

## مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا

☆..... مزدلفہ میں مغرب و عشاء کا جمع کرنا حاجیوں کے لئے ضروری ہے، مغرب کی نماز کو مغرب کے وقت پڑھنا ان کے لئے جائز نہیں ہے، اس میں مرد اور عورت دونوں کا حکم ایک ہی ہے۔ (۱)

☆..... یوم عرفہ کی شام کو سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ جاتے ہیں، اور مغرب و عشاء کی دونوں نمازوں کو مزدلفہ پہنچ کر ادا کرتے ہیں، اگر کسی نے مغرب کی نماز عرفات میں یا راستہ میں پڑھ لی تو جائز نہیں ہے، مزدلفہ پہنچ کر دوبارہ مغرب کی نماز پڑھے اور اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھے۔

☆..... اگر کوئی حاجی تنہا یا جماعت کے ساتھ عرفہ کے دن مغرب کی نماز عرفات میں پڑھے اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں پڑھے تو اس شخص کو مزدلفہ میں پہنچ کر مغرب کی نماز کا اعادہ کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... مزدلفہ میں عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو اکٹھا پڑھنے کے لئے ”امام الحج“ کی شرط نہیں ہے، پس اگر تنہا پڑھیں یا چند آدمی جمع ہو کر جماعت سے پڑھیں، ہر طرح صحیح ہے۔ (۳)

(۱) وتأخير المغرب إلى وقت العشاء وتأخيرها إلى مزدلفة وتقديم المغرب على العشاء ، وهذه الثلاثة من شرائط جمع العشاءين بمزدلفة لا يتوصل إليه إلا بها . ( غنية الناسك : (ص : ۴۶) باب فرائض الحج و واجباته و سننه و مستحباته و مكروهاته ، فصل : واجباته فسته ، ط : إدارة القرآن )

إرشاد الساري : (ص : ۳۰۳ — ۳۰۸) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في الجمع بين الصلاتين ، ط : الإمدادية ، مكية المكرمة .

الهندية : ( ۱ / ۲۳۰ ) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط : رشيدية .

(۲) انظر الحاشية السابقة ، رقم : ۱ ، تحت عنوان : ”مزدلفه میں آتے ہوئے مغرب کی نماز راستہ میں پڑھ لی“

(۳) والجماعة سنة مؤكدة في هذا الجمع أي كما هي سنة في سائر الصلوات المكتوبة ..... =

☆..... مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء، عشاء کے وقت میں جماعت کے ساتھ پڑھی جائیں، اگر جماعت نہ ملے تو اکیلے پڑھ لے، نیز دونوں نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھی جائیں، دونوں فرضوں کے درمیان سنتیں نہ پڑھی جائیں بلکہ سنتیں بعد میں پڑھی جائیں، اور اگر مغرب کی نماز پڑھ کر اس کی سنتیں پڑھ لیں تو عشاء کی نماز کے لئے دوبارہ اقامت کہی جائے۔ (۱)

☆..... مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں عشاء کے وقت میں جمع کرنا یعنی دونوں کو ایک ساتھ پڑھنا واجب ہے، اور اس کے لئے جماعت بھی شرط نہیں ہے۔ (۲)

= وليس ..... بشرط أى فى هذا الجمع اتفاقا فلو صلاهما وحده أى منفردًا جاز أى ولو جمعًا ، لكن الأفضل أن تصلى بجماعة ..... (إرشاد السارى : (ص: ۳۰۳ ، ۳۰۴) باب أحكام المزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة)

الهندية : ( ۲۳۰ / ۱ ) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيدية . الدر مع الرد : ( ۵۰۹ / ۲ ) كتاب الحج ، مطلب فى إجابة الدعاء ، ط: سعيد .

(۱) ( فإذا دخل وقت العشاء ) أى تحقق دخوله ( أذن المؤذن ويقيم ) أى سواء يصلى وحده أو جماعة ( فيصلى الإمام المغرب ) أى صلاته ( بجماعة فى وقت العشاء ) أى أولاً ( ثم يتبعها ) أى يعقب صلاة المغرب ( العشاء بجماعة ) أى ثانياً جمع تأخير ، فلو عكس بينهما أعاد العشاء ولا يعيد الأذان والإقامة إلا إقامة للعشاء بل يكتفى بأذان واحد وإقامة واحدة ) ..... ( ولا يتطوع بينهما ) أى بل يصلى سنة المغرب والعشاء والوتر بعدهما كما صرح به مولانا عبد الرحمن الجامى قدس الله سبحانه وتعالى سره السامى فى ” منسكه “ ( ولا يشتغل بشئ آخر ) أى من أكل وشرب وغيرهما بلا ضرورة ( فإن تطوع ) أى مطلقاً ( أو تشاغل ) أى بما يعد فصلاً فى العرف أعاد الإقامة للعشاء دون الأذان الخ . (إرشاد السارى إلى مناسك الملا على القارى : (ص: ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة ، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

الهندية : ( ۲۳۰ / ۱ ) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيدية . شامى : ( ۵۰۸ / ۲ ) كتاب الحج ، مطلب فى إجابة الدعاء ، ط: سعيد .

غنية الناسك : (ص: ۱۲۳) باب أحكام المزدلفة ، فصل فى الجمع بين العشاءين بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ويفارق هذا الجمع جمع عرفة من وجوه ، الأول : أن هذا الجمع واجب بخلاف جمع عرفة فإنه سنة أو مستحب ..... لا يشترط فيه الجماعة ..... (إرشاد السارى : (ص: ۳۰۸) باب أحكام المزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة ) =

☆..... اگر عشاء کے وقت سے پہلے مزدلفہ پہنچ گیا تو ابھی مغرب کی نماز نہ پڑھے بلکہ عشاء کے وقت کا انتظار کرے اور عشاء کے وقت دونوں نمازوں کو جمع کرے۔ (۱)

☆..... مزدلفہ کی رات میں جاگنا اور عبادت کرنا مستحب ہے۔ (۲)

☆..... دسویں ذی الحجہ کی رات مزدلفہ میں قیام کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ (۳)

☆..... مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو اکٹھا پڑھنے کے لئے جماعت شرط نہیں

ہے، جماعت سے پڑھے یا تنہا، دونوں کو اکٹھا پڑھے، البتہ جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔ (۴)

☆..... مزدلفہ میں دونوں نمازوں کو اکٹھا پڑھنا واجب ہے، اور عرفات میں

ظہر اور عصر کو جمع کرنا سنت ہے، اور مزدلفہ میں جمع کرنے کے لئے بادشاہ یا اس کے نائب کا ہونا شرط نہیں، اور جماعت بھی شرط نہیں اور خطبہ بھی یہاں نماز سے پہلے

= غنية الناسك : (ص: ۱۲۵) باب أحكام المزدلفة ، فصل : وشرايط هذا الجمع ، ط: إدارة القرآن . الدر مع الرد : ( ۵۱۱ / ۲ ) كتاب الحج ، مطلب فى الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .

(۱) ( فلو وصل إلى مزدلفة قبل العشاء ، لا يصلى المغرب حتى يدخل وقت العشاء ..... (إرشاد السارى : (ص: ۳۰۸) باب أحكام المزدلفة ، ط: الإمدادية مكة المكرمة )

غنية الناسك : (ص: ۱۲۳) باب أحكام المزدلفة ، ط: إدارة القرآن . الدر المختار مع الرد : ( ۵۰۹ / ۲ ) كتاب الحج ، مطلب فى إجابة الدعاء ، ط: سعيد .

(۲، ۳) ( والبيتوتة بها سنة مؤكدة إلى الفجر أى عندنا لا واجبة ..... فيبيت تلك الليلة بها ..... ويشغل بالدعاء ..... بمثل ما اشتغل به بعرفة إن تيسر له ، وينبغي إحياء هذه الليلة أى بالصلاة والتلاوة والذكر أى بأنواعه والتضرع والدعاء ..... (إرشاد السارى : (ص: ۳۰۹) باب أحكام المزدلفة ، فصل فى البيتوتة بمزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة )

غنية الناسك : (ص: ۱۲۵) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن . الهندية : ( ۲۳۰ / ۱ ) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيدية .

(۴) انظر الحاشية السابقة ، رقم : ۲ ، على النفس الصفحة .

مسنون نہیں، اور اقامت بھی دونوں نمازوں کے لئے ایک ہی دفعہ ہوتی ہے، اور ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت سے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ (۱)

☆..... مزدلفہ میں مغرب اور عشاء میں ترتیب واجب ہے، پہلے مغرب پڑھیں پھر عشاء کی نماز، اور اگر پہلے عشاء کی نماز پڑھ لی تو ترتیب کے ساتھ دوبارہ اعادہ کرنا واجب ہے۔ (۲)

☆..... مزدلفہ میں مغرب کی نماز میں ادا کی نیت کرے، قضا کی نیت نہ کرے، اگرچہ قضا کی نیت سے بھی نماز ہو جائے گی۔ (۳)

(۱) ویفارق هذا الجمع جمع عرفة من وجوه، الأول: أن هذا الجمع واجب بخلاف جمع عرفة فإنه سنة أو مستحب..... الثاني: لا يشترط فيه السلطان ولا نائه أى من القاضي والخطيب، الثالث: لا يشترط فيه الجماعة أى بخلاف الجمع بعرفة فإنه لا يصح بدون الجماعة، الرابع: أنه لا تسن له الخطبة..... الخامس: أنه بإقامة واحدة..... بخلاف الجمع بعرفة فإنه بإقامتين أى اتفاقاً..... (إرشاد الساری: (ص: ۳۰۸) باب أحكام المزدلفة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة) غنية الناسك: (ص: ۱۶۵) باب أحكام المزدلفة، فصل: وشرائط هذا الجمع، ط: إدارة القرآن.

☆ (۱) الهندية: (۲۳۰/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشديه. (۲) فإذا دخل وقت العشاء..... أذن المؤذن ويقيم..... فيصلي الإمام المغرب..... بجماعة في وقت العشاء أى أولاً ثم يتبعها أى يعقب صلاة المغرب العشاء بجماعة أى ثانياً جمع تأخير فلو عكس بينهما أعاد العشاء..... (إرشاد الساری: (ص: ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۱۶۴) باب أحكام المزدلفة، فصل: وشرائط هذا الجمع ستة، ط: إدارة القرآن.

☆ الدر مع الرد: (۵۱۰/۲) كتاب الحج، مطب: في إجابة الدعاء، قبيل: مطلب في الوقوف بمزدلفة، ط: سعيد.

(۳) وينوي المغرب أداء لا قضاء. (غنية الناسك: (ص: ۱۶۳) باب أحكام المزدلفة، فصل: في الجمع بين العشاءين بمزدلفة، ط: إدارة القرآن.

☆ الدر مع الرد: (۵۱۰/۲) كتاب الحج، قبيل: مطلب في الوقوف بمزدلفة، ط: سعيد. (إرشاد الساری: (ص: ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة).

☆..... اگر عرفات سے واپس ہوتے ہوئے راستہ میں کوئی ایسی وجہ پیش آجائے کہ مزدلفہ پہنچنے تک فجر کی نماز کا وقت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو راستہ میں مغرب اور عشاء کی نماز پڑھنا جائز ہے۔ (۱)

## مزدلفہ میں نماز کی نیت

مزدلفہ میں عشاء کا وقت ہونے کے بعد مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں گے، پہلے مغرب پھر عشاء اور مغرب کی نماز ادا کی نیت سے پڑھیں گے قضا کی نیت سے نہیں۔ (۲)

## مزدلفہ میں وتر اور سنتوں کا حکم

☆..... مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد وتر کی نماز ادا کرنا مقیم اور مسافر ہر ایک پر لازم ہے، باقی رہیں سنتیں! تو ان کا حکم یہ ہے کہ سنن مؤکدہ کا ادا

(۱) ولو خشى طلوع الفجر قبل أن يصلي إلى المزدلفة أو ذهب إلى منى من غير طريق المزدلفة أو بات في عرفات صلاهما حيث هو في أوقاتها. (غنية الناسك: (ص: ۱۶۴) باب أحكام المزدلفة، فصل: وشرائط هذا الجمع، ط: إدارة القرآن)

☆ (۲) إرشاد الساری: (ص: ۳۰۶) باب أحكام المزدلفة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

☆ الدر مع الرد: (۵۱۰/۲) كتاب الحج، قبيل: مطلب في الوقوف بمزدلفة، ط: سعيد.

(۲) فإذا دخل وقت العشاء (أى تحقق دخوله (أذن المؤذن ويقيم)..... (فصل في الإمام المغرب

(أى صلاهما (بجماعة في وقت العشاء) أى أولاً، (ثم يتبعها) أى يعقب صلاة المغرب (العشاء

بجماعة) أى ثانياً جمع تأخير..... (وينوي المغرب أداء لا قضاء)..... (إرشاد الساری: (ص: ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة، فصل: في الجمع بين الصلاتين، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۱۶۳) باب أحكام المزدلفة، فصل: في الجمع بين العشاءين

بمزدلفة، ط: إدارة القرآن.

☆ الدر مع الرد: (۵۱۰/۲، ۵۰۹) كتاب الحج، مطلب: في إجابة الدعاء، ط: سعيد.

کرنا تو مقیم کے لئے ضروری ہے، باقی مسافر کو اختیار ہے کہ پڑھے یا نہ پڑھے۔ (۱)

☆..... مزدلفہ میں عشاء کا وقت داخل ہونے کے بعد مغرب اور عشاء دونوں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھیں اور درمیان میں سنت و نفل کچھ نہ پڑھیں، بلکہ مغرب کی سنت اور عشاء کی سنت اور وتر عشاء کی فرض نماز کے بعد پڑھیں، اگر اتفاق سے جماعت کے ساتھ نہ پڑھ سکے اور تنہا نماز ادا کی تب بھی عشاء کے فرض کے بعد سنتوں کو پڑھیں، پہلے مغرب کی سنتوں کو پھر عشاء کی سنت اور پھر وتر کو پڑھیں، اسی طرح تکبیر تشریق بھی عشاء کی نماز کے بعد کہیں، مغرب کے بعد نہ کہیں۔ (۲) اگر کہہ دیا تو کوئی مضائقہ بھی نہیں۔

### مزدلفہ میں وقوف کب ہوتا ہے؟

☆..... مزدلفہ میں وقوف کا وقت دس ذی الحجہ صبح صادق سے لے کر سورج

- (۱) فإذا دخل وقت العشاء ..... أذن المؤذن وقيم فيصلي الإمام المغرب بجماعة في وقت العشاء أي أولاً ثم يتبعها أي يعقب صلاة المغرب العشاء بجماعة ..... ولا يعيد الأذان ولا الإقامة للعشاء بل يكتفي بأذان واحد وإقامة واحدة ..... ولا يتطوع بينهما أي بل يصلي سنة المغرب والعشاء والوتر بعدهما ..... فإن تطوع أي مطلقاً أو تشاغل أي بما يعد فصلا في العرف أعاد الإقامة للعشاء دون الأذان . (إرشاد الساری : (ص: ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة)
- وأيضاً : وبعضهم جوزوا للمسافرين ترك السنة والمختار أنه لا يأتي بها في حال الخوف ويأتى بها في حال القرار والأمن ، هكذا في الوجيز للكردي . (الهندية : (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافرين ، ط: رشيدية)
- الدر مع الرد : (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافرين ، ط: سعيد .
- البحر الرائق : (۲/ ۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافرين ، ط: سعيد .
- (۲) يكتفي بأذان واحد وإجماعاً وإقامة واحدة عندنا ..... ولا يتطوع بينهما ويصلي سنة المغرب والعشاء والوتر بعدهما ..... ولا يشتغل بشيء آخر من أكل وشرب وغيرهما إلا أنه يأتي بتكبير التشریق مرة عند قيامه للعشاء بوجوبه ..... (غنية الناسك : (ص: ۱۲۳) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في الجمع بين العشاءين بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن)
- إرشاد الساری : (ص: ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .
- ۱ الهندية : (۱/ ۲۳۰) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيدية.

نکلنے سے پہلے تک ہے۔ (۱)

☆..... سنت یہ ہے کہ صبح صادق ہوتے ہی اول وقت میں فجر کی نماز ادا کی جائے، نماز سے فارغ ہو کر وقوف کیا جائے، اور سورج نکلنے سے پہلے تک دعاء واستغفار اور تضرع وابتہال میں مشغول رہا جائے، جب سورج نکلنے کے قریب ہو (تقریباً پانچ منٹ باقی رہیں) تو منیٰ کی طرف چل پڑے۔ (۲)

☆..... منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان ”وادیٰ محسر“ ہے اور آج کل اس پر خیمے بنے ہوئے ہیں، وادیٰ محسر میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور وادیٰ محسر میں وقوف جائز نہیں ہے۔ (۳)

☆..... فجر سے پہلے مزدلفہ میں آنا ضروری ہے، خواہ گھڑی بھر کے لئے ہو، اگر طلوع فجر سے پہلے مزدلفہ کی موجودگی رہ گئی تو دم دینا لازم ہوگا، البتہ اگر اس کی تاخیر کا سبب کوئی خاص عذر ہو یا مرض ہو تو کچھ لازم نہیں آئے گا۔ (۴)

☆..... مزدلفہ میں وقوف کا وقت صبح صادق سے سورج نکلنے تک ہے اگر کوئی شخص سورج نکلنے کے بعد یا صبح صادق سے پہلے مزدلفہ کا وقوف کرے گا تو وقوف صحیح نہیں ہوگا۔

- (۱، ۲، ۳، ۴) وصلى الفجر بغلس لأجل الوقوف ثم وقف بمزدلفة و وقته من طلوع الفجر إلى طلوع الشمس ولو ماراً كما في عرفة ، لكن لو تركه بعذر كزحمة بمزدلفة لاشئ عليه ( وفي الرد تحت قوله : كزحمة ) عبارة اللباب إلا إذا كان لعللة أو ضعف أو يكون امرأة تخاف الزحام فلاشئ عليه ..... وكبر وهلل ، ولبي وصلى على المصطفى ودعا وإذا اسفر جداً أتى منى مهلاً مصلياً ، فإذا بلغ بطن محسر أسرع قدر رمية حجر ؛ لأنه موقف النصارى . (الدر مع الرد : (۲/ ۵۱۱ ، ۵۱۲) كتاب الحج ، مطلب في الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد)
- غنية الناسك : (ص: ۱۲۶ ، ۱۲۸) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في شرائط الوقوف بها ..... ، وفصل : في إفاضة من المشعر الحرام ..... ، ط: إدارة القرآن)
- إرشاد الساری : (ص: ۳۰۹ ، ۳۱۰ ، ۳۱۱ ، ۳۱۲ ، ۳۱۳) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في البيتوتة بمزدلفة إلى ، فصل : في آداب التوجه إلى منى ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة)

اس وقت وقوف کرنا واجب ہے گو ذرا سی دیر ہو، اگر راستہ میں چلتے چلتے بھی اس وقت مزدلفہ سے گزر جائے تو وقوف ہو جائے گا، خواہ سوتے، جاگتے، بیہوشی یا کسی حال میں ہو، مزدلفہ کا علم ہو یا نہ ہو، وقوف صحیح ہو جائے گا۔ (۱)

☆..... صبح صادق سے پہلے مزدلفہ میں ٹھہرنے سے واجب ادا نہیں ہوگا اور واجب ترک کرنے کی وجہ سے دم دینا لازم ہوگا، اس لئے صبح صادق سے پہلے مزدلفہ سے نہ نکلے۔ (۲)

## مسافر خانہ

حجاج کرام کے لئے مسافر خانہ تعمیر ہو رہا ہو تو اس میں تعاون کرنا بڑے ثواب کا کام ہے، کسی میت کو ثواب پہنچانے کے لئے بھی اس میں رقم دے سکتے ہیں، میت کو ثواب پہنچ جائے گا، لیکن زکوٰۃ اور صدقات واجبہ کی رقم اس میں دینا درست نہیں ہے، البتہ صدقات نافلہ دے سکتے ہیں۔ (۳)

(۲، ۱) الوقوف بہا أى بعد طلوع الفجر واجب ..... وأوّل وقته طلوع الفجر الثانى أى ظهور الصبح الصادق من يوم النحر أى الأوّل ، وآخره طلوع الشمس منه ، فمن وقف بها قبل طلوع الفجر أو بعد طلوع الشمس لا يعتد به ، وقدر الواجب منه ساعة ولو لطيفة أى قليلة ولو لحظه أو لمحة ..... وأما ركنه أى ركن هذا الواجب فكيونته بمزدلفة أى دون غيرها كوادى محسر سواء كان أى وقوفه بفعل نفسه أو بفعل غيره بأن كون محمولاً بأمره أو بغير أمره وهو نائم ، أو مغمى عليه ، أو معجون أو سكران ، نواه أى الوقوف أو لم ينو علم بها أى بالمزدلفة أنّها محل وقوف أو لم يعلم ، ولو ترك الوقوف بها فدفع ..... ليلاً فعليه دم أى محتم لتركه الواجب ..... (إرشاد السارى : ص: ۳۱۰) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى الوقوف بها ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة ( غنية الناسك : ص: ۱۶۶ ) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى شرائط الوقوف بها وبيان وقته وقدره وركنه ومكانه ، ط: إدارة القرآن

الدر مع الرد : ( ۵۱۱ / ۲ ) كتاب الحج ، مطلب فى الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .  
(۳) الأصل أنّ كل من أتى عبادة ما ، له جعل ثوابها لغيره ..... (وفى الرد تحت قوله : لعبادة ما) أى سواء كانت صلاة أو صوماً أو صدقة أو قراءة ..... وتكفين الموتى وجميع أنواع البر ، كما =

## مسائل کا تذکرہ سعی میں

”سعی میں مسائل کا تذکرہ“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۴۶۲)

## مستحبات کو چھوڑنے کا حکم

مستحبات کو ترک کرنے پر دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہے، البتہ کرنے سے ثواب ملے گا، نہ کرنے سے ثواب سے محروم ہوگا۔ (۱)

## مسجد احزاب

یہ مسجد سلع پہاڑی کے مغربی کنارے پر واقع ہے، غزوہ خندق کے موقع پر تین دن مسلسل یہاں پر حضور ﷺ نے کفار پر فتح پانے کی دعا فرمائی، چوتھے روز دعاء قبول = فى الهندية ..... ( الدر مع الرد : ۵۹۵ / ۲ ) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فى إهداء ثواب الأعمال للغير ، ط: سعيد

إرشاد السارى : (ص: ۲۰۹) باب الحج عن الغير ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة .  
الهندية : ( ۲۵۷ / ۶ ) كتاب المناسك ، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير ، ط: رشيدية .

ويشترط أن يكون الصرف تملكاً لا إباحة . ( الدر المختار : ۳۴۴ / ۲ ) كتاب الزكاة ، باب المصروف ، ط: سعيد

البحر الرائق : ( ۲۴۳ / ۲ ) كتاب الزكاة ، باب المصروف ، ط: سعيد .  
بدائع الصنائع : ( ۳۹ / ۲ ) كتاب الزكاة ، فصل : وأما ركن الزكاة ، ط: سعيد .

(۱) وحكمها أى حكم المستحبات حصول الأجر أى الزائد بالاتيان لكن دون حصول أجر السنة و فوق أجر النافلة و فواته أى فوات الأجر الكامل بالترك . (إرشاد السارى : ص: ۱۰۶) باب فرائض الحج ، فصل : فى مستحباته ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة

وحكم المستحب حصول الأجر بالاتيان وعدم لزوم الاساءة بالترك . ( غنية الناسك : ص: ۴۸ ) باب فرائض الحج ..... فصل : وأما مستحباته ، ط: إدارة القرآن

رد المحتار : ( ۱۷۷ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، مطلب : لا يلزم من ترك المستحب ثبوت الكراهة ، ط: سعيد .

ہوئی اور فتح نصیب ہوئی، اسی وجہ سے اس کو ”مسجد فتح“ بھی کہتے ہیں، اسی کے قریب پانچ مسجدیں اور بھی تھیں، مسجد ابو بکر، مسجد عمر، مسجد عثمان، مسجد علی اور مسجد سلمان فارسی رضی اللہ عنہم اجمعین، یہ چھ مسجدیں ”مسجد ستہ“ کہلاتی ہیں، یہ مسجدیں غالباً ان مقامات پر تھیں جہاں صحابہ کرام جنگ احزاب میں مورچہ پر متعین تھے، اب سعودی حکومت نے ان میں سے پانچ مساجد ختم کر دیں اور ان کی جگہ ایک بڑی مسجد تعمیر کر دی، اب وہاں صرف دو مسجدیں ہیں، ایک مسجد احزاب (مسجد فتح) اور ایک بڑی مسجد۔ (۱)

### مسجد جمعہ

اس مسجد کے دو نام اور بھی ہیں، ”مسجد الوادی“ اور ”مسجد عاتکہ“، یہ مسجد مدینہ طیبہ سے قباء جاتے ہوئے راستہ میں ملتی ہے، حضور ﷺ جب قباء سے مدینہ طیبہ تشریف لارہے تھے تو آپ ﷺ نے اس جگہ پر پہلی نماز جمعہ پڑھی تھی، اس

(۱) ومنها المسجد الفتح، والمساجد التي حوله في قبلته، وتعرف اليوم كلها بمساجد الفتح، والأول المرتفع على قطعة من جبل سلع في المغرب غربيه وادى بطحان، وهو المراد بمسجد الفتح حيث اطلقوه، ويقال له أيضاً ”مسجد الأحزاب“ و”المسجد الأعلى“. وروينا في مسند أحمد برجال ثقات عن جابر بن عبد الله أن النبي ﷺ دعا في مسجد الفتح ثلاثاً يوم الإثنين ويوم الثلاثاء، ويوم الأربعاء، فاستجيب له يوم الأربعاء بين الصلاتين، فعرف البشر في وجهه“..... والمساجد التي حول مسجد الفتح، قلت: ظاهره أن المساجد حوله ثلاثة؛ لأنه أقل الجمع..... يعرف الأول منهما يعني الذي يلي المسجد الفتح سلمان الفارسي، والثاني الذي يلي القبلة يعني في قبلة مسجد سلمان يعرف بمسجد أمير المؤمنين علي ابن طالب، ثم ذكر ما تقدم عن ابن النجار من أنه كان معهما مسجد ثالث، ثم قال: ولهذا لم يبق له أثر. (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى: (۳/۳۳) الباب الخامس: في مصلى النبي ﷺ في الأعياد وغير ذلك من المساجد، الفصل الثالث: في بقية المساجد، ..... مسجد الفتح والمساجد التي حول مسجد الفتح، ط: دار الكتب العلمية)

البحر العميق: (۵/۲۸۱۳) الباب العشرون: في تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوي، الفصل السابع: المساجد التي صلى فيها النبي ﷺ، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

جگہ مسجد بنادی گئی ہے جو ”مسجد الجمعة“ کہلاتی ہے۔ (۱)

### مسجد حرام بند ہونے کی وجہ سے طواف وداع نہ کر سکا

اگر خدا نخواستہ باغیوں کی وجہ سے چند روز تک مسجد الحرام بند رہی اور حاجی صاحبان کو وطن واپس آتے وقت طواف کا موقع نہ ملا اور طواف وداع کے بغیر وطن واپس آ گئے تو بعد میں ایک دم دینا واجب ہوگا، کیونکہ یہ عذر بندوں کی جانب سے ہے، اور بندوں کی جانب سے جو عذر ہوتا ہے وہ اللہ کے حق کو ساقط نہیں کرتا۔ (۲)

### مسجد حرام کی تحیہ

مسجد حرام کی تحیہ المسجد ”نماز“ نہیں بلکہ طواف ہے۔ (۳)

(۱) ومنها مسجد الجمعة: وهو الذي أدرك فيه رسول الله ﷺ صلاة الجمعة بعد أن أسس قباء وهو قادم إلى المدينة. قال الشيخ جمال الدين: وهذا المسجد على يمين السالك إلى مسجد قباء..... (البحر العميق: (۵/۲۸۱۹) الباب العشرون، الفصل السابع: المساجد التي صلى فيها النبي ﷺ، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية)

تاريخ مدينة منوره: (ص: ۵۴۷) باب هفتم: مساجد مدینہ، مسجد جمعہ، ط: رحمایہ لاہور. (۲) يجب عليه العود بلا إحرام مالم يجاوز الميقات، فإن جاوزه لم يجب الرجوع عينا بل إما أن يمسنى وعليه دم، وإما أن يرجع بإحرام عمرة أو حج..... ولا شيء عليه للتأخير ويكون مسنياً، والأولى أن لا يرجع بعد المجاوزة ويبيع دماً؛ لأنه أنفع للفقراء وأيسر عليه. (غنية الناسك: (ص: ۱۹۱، ۱۹۲) باب طواف الصدر، فصل: فمن خرج من مكة ولم يطف، ط: إدارة القرآن) وأما ترك الواجبات بعذر فلا شيء فيه، ثم مرادهم بالعذر ما يكون من الله تعالى، فلو كان من العباد فليس بعذر، حتى لو أكره على محظورات الإحرام..... فإنه لا يتخير في الجزاء بين الأشياء الثلاثة، بل عليه عين ما وجب عليه، وكذا لو منعه العدو من الوقوف بمزدلفة مثلاً، فعليه دم..... (غنية الناسك: (ص: ۲۳۹) باب الجنایات، مقدمة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۳۵۶، ۳۵۷) باب طواف الصدر، فصل: في أحكام الخروج من مكة، قبل طواف الوداع، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

شامی: (۲/۵۴۴) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

(۳) ثم يتوجه نحو الركن الأسود ولا يشتغل بتحية المسجد؛ لأن تحية هذا المسجد الشريف =

## مسجد حرام کی توسیع کے بعد مسعى کا حکم

”مسعى کا حکم توسیع کے بعد“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۹۸/۴)

## مسجد حرام میں تلبیہ پڑھنا

مسجد حرام میں بھی تلبیہ پڑھیں، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ (۱)

## مسجد خیف

”خیف“ پہاڑ کے پست حصے کو کہتے ہیں جو پانی کے بہاؤ کی جگہ سے اونچا ہو۔ (۲)

## مسجد فتح

”مسجد احزاب“ عنوان دیکھیں۔ (۸۸/۴)

= هو الطواف لمن عليه الطواف أو أراده ..... (إرشاد الساری : (ص: ۱۸۲) باب دخول مكة ، فصل فی آداب دخول المسجد الحرام ، ط: الإمدادیه ، مكة المكرمة )  
غنية الناسك : (ص: ۹۹) باب دخول مكة وحرمةها ، فصل : ويستحب عند الأربعة أن يدخل المسجد ..... ط: إدارة القرآن .

— الدر مع الرد : (۲/۲۹۲) كتاب الحج ، مطلب فی دخول مكة ، ط: سعيد .

(۱) ویلبی أى حال إحرامه فی مسجد مكة الظاهر أنه من غیر رفع صوت مبالغ يشوش على المصلين والطائفين . (إرشاد الساری : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : شرط النية أن تكون باللسان ، ط: الإمدادیه ، مكة المكرمة )

شامی : (۲/۲۹۱) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، قبیل : مطلب فی حدیث : ”أفضل الحج العج والثج“ ، ط: سعيد .

غنية الناسك : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، فصل : فی كيفية الإحرام وصفة التلبیة ..... ط: إدارة القرآن .  
(۴) ”الخیف“ بفتح الخاء وسكون الیاء ، ما انحدر من غلط الجبل وارتفع عن مسيل الماء ، ومنه سُمی مسجد الخیف . (البحر العمیق : (۵/۲۶۳۰) الباب التاسع عشر ، فی تاریخ مكة ، فصل : فی ذكر الأماكن المباركة بمكة وحرمةها ، ط: مؤسسة الریان ، المكتبة المكية )

1 الجوهرة النيرة : (۱/۱۹۳) كتاب الحج ، ط: قديمی .

## مسجد قباء

”قباء“ عنوان دیکھیں۔ (۲۶۴/۳)

## مسجد قبلتین

مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں وادی عقیق کے قریب واقع ہے، اس میں دو محراب بنے ہوئے ہیں،، ایک محراب بیت المقدس کی طرف، اور دوسرا محراب خانہ کعبہ کی طرف بنا ہوا ہے، آنحضرت ﷺ ایک مرتبہ وہاں تشریف لے گئے اور ظہر کا وقت ہو گیا، آپ نماز پڑھا رہے تھے کہ آیت نازل ہوئی ”فول وجھک شطر المسجد الحرام“ (اب آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف کیا کیجئے)۔ (۱)

## مسجد کی تعمیر

☆..... نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کی اجتماعی عبادت کے لئے ایک مرکز کی ضرورت محسوس کی چنانچہ آپ ﷺ نے نماز ادا کرنے کے لئے ایک مسجد کی تعمیر کے لئے حکم فرمایا۔

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے ایک ناہموار زمین کا ٹکڑا تھا جو حقیقت میں کھجور کا باغ تھا۔

یہ زمین دو یتیم بچوں سہیل اور سہیل کی ملکیت تھی، دونوں بچے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھے، حضور ﷺ نے ان یتیم بچوں سے ارشاد فرمایا

(۱) ومسجد القبليتين أى فيه محرابان أحدهما إلى الكعبة والآخر إلى بيت المقدس ، وكان بعض الصحابة يصلون إلى بيت المقدس فأخبروا فى أثناء صلاتهم بتحويل القبلة إلى الكعبة ، فأداروا منه إليها ، وأقبلوا بصدورهم عليها ، فصلى تلك الصلاة إلى القبليتين فى ذلك ، فسُمى بمسجد القبليتين ، الأرجح أى الأصح من الأقوال أن تحويل القبلة كان به ..... (إرشاد الساری : (ص: ۷۳۶) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل فى المساجد المنسوبة إليه ﷺ ، ط: الإمدادیه ، مكة المكرمة )

کہ یہ زمین ہمارے ہاتھ فروخت کر دو، ہم چاہتے ہیں کہ یہاں مسجد تعمیر کی جائے، ان یتیم بچوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم یہ زمین بلا معاوضہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، مگر اللہ کے رسول ﷺ راضی نہ ہوئے اور یہ زمین دس دینار میں خریدی، اور یہ دس دینار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ادا کئے، چنانچہ آپ ﷺ نے کھجور کے درخت کاٹ دینے اور ٹیلوں کو برابر کر دینے کا حکم دیا، آپ ﷺ نے چند روز تک اسی حالت میں نماز ادا فرمائی، پھر اس کے بعد اس کی تعمیر کا انتظام فرمایا۔ (۱)

☆..... مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر میں کھجور کے پتے اور تنے استعمال ہوئے تھے، بارش ہوتی تھی چھت ٹپکتی تھی، اور حضور اکرم ﷺ اور جلیل القدر رفقاء (صحابہ) اس گیلی زمین پر بھی بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہو جاتے۔ (۲)

تقریباً دس سال تک نبی کریم ﷺ نے اس مسجد میں نمازیں ادا فرمائیں۔ (۳)

(۳، ۲، ۱) ثم ركب راحلته وأرخت لهما زماها، وما يحر كها وهي تنظر يمينا وشمالا حتى انتهت إلى ذقاق الحسني من بني النجار، فبركت على باب دار أبي أيوب الأنصاري .....، ثم لم يزل في بيت أبي أيوب، ينزل عليه الوحى حتى ابنتى مسجده ومسكنه ..... واعلم أن المسجد الشريف في دار بني غنم بن مالك بن النجار، وكان مربداً للتمر لسهل وسهيل ابني بني رافع بن مالك بن النجار، وكانا غلامين يتيمين في حجر سعد بن زرارة، فدعا رسول الله ﷺ بالغلامين، فساومهما بالمربد ليتخذه مسجداً، فقالا: بل نهيه لك يا رسول الله، فأبى رسول الله ﷺ أن يقبله منهما هبة حتى ابتاعه منهما وبناه، وقيل لم يأخذاه لثمننا، وقيل اشتراه من بني عفراء بعشرة دنانير ذهباً دفعها عنه أبو بكر رضى الله عنه ..... وعن أنس: أن النبي ﷺ لما أخذ المربد من بني النجار وكان فيه نخل وقبور المشركين وخرب، فأمر النبي ﷺ بالنخل فقطع، وقبور المشركين فنبشت، وبالحرب فسويت، قال: فصفا النخل قبله له وجعلوا عضادتيه حجارة، وطفق رسول الله ﷺ ينقل معهم اللبن في بنيانه، وبني مسجده مربعا، وجعل قبلته إلى بيت المقدس ..... ثم قالوا: يا رسول الله! لو أمرت بالمسجد فظلل؟ قال: نعم، فأقيم له سواري من جذوع النخل شقة شقة، ثم طرحت عليها العوارض والنخصب والإذخر، وجعل وسطه رحبة، فأصابتهم الأمطار، فجعل المسجد يكف بهم، فقالوا: يا رسول الله! لو أمرت بالمسجد فطين، فقال لهم: عريش كعريش موسى، ثمام وخشبيات نعم فنعمل، والأمر أعجل من ذلك، فلم يزل كذلك حتى =

## مسجد کے باہر سے طواف کرنا

مسجد کے باہر سے طواف کرنا درست نہیں ہے، بلکہ مسجد کے اندر سے طواف کرنا ضروری ہے، اس لئے اگر کسی نے مسجد کے باہر سے طواف کیا تو طواف درست نہیں ہوگا، اندر آ کر دوبارہ طواف کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

## مسجد مشعر حرام

یہ مسجد سڑک نمبر پانچ پر واقع ہے، رسول اللہ ﷺ اس کے قبلہ کی سمت میں آرام فرماتے تھے، اس جگہ یہ مسجد بعد میں بنی، بالآخر سعودی حکومت نے اس مسجد کی تعمیر جدید اور توسیع کی ہے جس پر لاگت تقریباً پچاس لاکھ ریال آئی ہے، اس کا طول مشرق سے مغرب کی جانب (۹۰) میٹر اور عرض (۵۶) میٹر ہے اور کل رقبہ (۵۰۴۰)

= قبض رسول الله ﷺ، ويقال إن عريش موسى عليه السلام كان إذا قام به أصاب رأسه السقف. (البحر العميق: (۲۷۵/۵، ۲۷۵، ۲۷۵) الباب العشرون: في تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوي، ذكر ابتداء بناء مسجد رسول الله ﷺ، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية)

وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى: (۲۴۹/۱، ۲۵۰) الباب الرابع: فيما يتعلق بأمر مسجد الأعمام النبوي، الفصل الأول: في أخذه ﷺ لموضع مسجده الشريف، وكيفية بنائه، وأيضا فيه: ..... وكان سقفه جريداً وخوصاً ليس على السقف كثير طين، إذا كان المطر امتلاً المسجد طينا إنما هو كهنية العريش ..... فرأيت رسول الله ﷺ يسجد في الماء والطين، حتى رأيت أثر الطين في جبهته. (۲۶۱/۱) ط: دار الكتب العلمية.

(۱) فلو طاف خارج المسجد فمع وجود الحيطان لا يصح إجماعاً، ولو كان الحيطان منهمة، فكذا لا يصح عند عامة العلماء؛ لأنه طاف بالمسجد لا بالبيت. (غنية الناسك: (ص: ۱۰۹) باب في ماهية الطواف وأنواعه ..... فصل: في أركان الطواف وشرائطه، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري: (ص: ۲۱۳) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل: في مكان الطواف، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

الدر المختار مع الرد: (۴۹۷/۲) كتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ط: سعيد.

## مسجد نبوی کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا

مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا بالکل جائز ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ (۱)

## مسجد نبوی کی عظمت

مسجد نبوی ﷺ کی عظمت اور فضیلت کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ اس کی تعمیر خود نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے فرمائی اور موت تک اسی میں نماز ادا کی، اس کی نسبت اپنی طرف فرمائی اور اس کو اپنی مسجد کہا ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے ”میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔ (۲)

المقدس سبعة عشر شهراً، وقيل: ستة عشر شهراً، ثم أمر بالنحول إلى الكعبة في السنة الثانية من الهجرة في صلاة الظهر يوم الثلاثاء، النصف من شعبان، وقيل: في رجب. (البحر العميق: ۲۷۵/۲، ۲۷۹) الباب العشرون: في تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوي، ماجاء في قبلة مسجد رسول الله ﷺ، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية

وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى: (۲۷۸/۱) الباب الرابع: فيما يتعلق بأموع مسجدها الأعظم النبوي، الفصل الثالث: في مقامه الذي كان يقوم به ﷺ، أول صلاة إلى الكعبة، ط: دار الكتب العلمية.

(۱) لانتشدوا الرجال الأثلاث مساجد: المسجد الحرام، ومسجدى هذا، والمسجد الأقصى، والمعنى كما أفاده في الإحياء: أنه لانتشد الرجال لمسجد من المساجد إلا لهذه الثلاثة لما فيها من المضاعفة. (شامى: ۲۷۷/۲) كتاب الحج، مطلب في تفضيل قبره المكرم ﷺ، ط: سعيد

غنية الناسك: (ص: ۳۷۴، ۳۷۵) خاتمة في زيارة قبر سيد المرسلين ﷺ، ط: إدارة القرآن.

(۲) فعن عبد الله ابن الزبير رضى الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: ” صلاة في مسجدي هذا أفضل من ألف صلاة فيما سواه من المساجد إلا المسجد الحرام، وصلاة في المسجد الحرام أفضل من مائة صلاة في هذا “..... وكذا هي في حق الرجال دون النساء..... =

مرلج میٹر ہے، اس میں بارہ ہزار سے زیادہ افراد ایک ساتھ نماز ادا کر سکتے ہیں، اس مسجد کے دو مینار ہیں، جن کی اونچائی (۳۲) میٹر ہے، سمت قبلہ کے علاوہ بقیہ تینوں طرف دروازے ہیں، مسجد سے متصل وضو خانے اور بیت الخلاء ہیں، جو مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ ہیں، مسجد مشعر حرام سے مسجد خیف کا فاصلہ پانچ کلومیٹر ہے جبکہ مسجد نمرہ کا فاصلہ سات کلومیٹر ہے۔ (۱)

## مسجد نبوی کی بنیاد

آپ ﷺ نے مسجد نبوی کی بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھی، صحابہ کرام مسجد کی تعمیر کے لئے پتھر اٹھا کر لاتے تھے، آپ ﷺ بھی خود صحابہ کرام کے ساتھ مسجد کی تعمیر میں مصروف رہتے، (۲)

اسلام کی ابتداء میں قبلہ شمال کی جانب بیت المقدس کی سمت تھا، سن دو ہجری میں تحویل قبلہ کا حکم آیا تو ”کعبۃ اللہ“ کو قبلہ مقرر کر دیا گیا۔ (۳)

(۱) مسجد المزدلفة، هو المشعر الحرام ذكره الله في القرآن، ولانال معموراً يصلى فيه ليلة جمع و فجرها. (معالم مكة التاريخية والأثرية: (ص: ۲۷۵) حرف الميم، مسجد المزدلفة، ط: دار مكة

وينزل بقرب جبل قزح أى إن تيسر..... جبل بالمزدلفة عنده مسجد يسمى بالمشعر الحرام، وهو أفضل مواقف مزدلفة. (إرشاد السارى: (ص: ۳۰۲) باب أحكام المزدلفة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

تاريخ مكة المكرمة، ذكر محمد الياس عبد الغنى، ص: ۱۲۵، مسجد مشعر حرام، ط: مطابع الرشيد المدينة المنورة۔

(۲) وعمل فيه بنفسه ﷺ ترغيباً لهم..... وطلق رسول الله ﷺ ينقل معهم اللبن في ثيابه..... وفي الرواية المتقدمة في الصحيح عقب قوله: وجعلوا عضاريه حجارة، فجعلوا ينقلون ذلك الصخر، وهم يرتجزون ورسول الله ﷺ معهم..... (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى: (۲۷۳/۱) الباب الرابع: فيما يتعلق بأموع مسجدها الأعظم النبوي، الفصل الأول، ط: دار الكتب العلمية)

البحر العميق: (۲۷۵/۲، ۲۷۹، ۲۷۷) الباب العشرون في تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوي، ذكر ابتداء بناء مسجد رسول الله ﷺ، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

(۳) وجعل قبلته إلى بيت المقدس..... اعلم أن النبي ﷺ صلى في مسجده متوجّهاً إلى بيت =

## مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنا

☆..... مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنا مردوں کے لئے مستحب ہے۔ (۱)

☆..... مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنا عورتوں کے لئے مستحب

نہیں ہے۔

عورتوں کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں بھی مسجد کے بجائے اپنی قیام گاہ یا ہوٹل میں نماز ادا کرنا افضل ہے۔ (۲)

= غنیۃ الناسک : (ص : ۱۴۱ ، ۱۴۲) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فما ینبغی له الاعتناء به بعد الفراغ من السعی آیام مقامه بمکة ، مطلب فی مضاعفة الصلاة فی المسجد الحرام ، ط : إدارة القرآن

و بنی ﷺ مسجده مرعباً ..... فلم یزل كذلك حتی قبض رسول الله ﷺ . ( البحر العمیق : ۲۷۵/۵ ، ۲۷۵/۶ ) الباب العشرون فی تاریخ المدينة ..... ذکر ابتداء بناء رسول الله ﷺ ، ط : مؤسسة الرسالة ، المكتبة المکیة

وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفی : ( ۲۴۹/۱ ، ۲۵۰ ) الباب الرابع : فیما يتعلق بأمر مسجدها الأعظم النبوی ، الفصل الأول ، ط : دار الكتب العلمية .

(۱) من صلی فی مسجدی أربعین صلاة کتبت له براءة من النار وبرائة من العذاب و براءة من النفاق . رواه أحمد . ( البحر العمیق : ۲۵۱/۱ ) الباب الأول : فی الفضائل ، فصل : مسجد سیدنا رسول الله ﷺ ، والصلاة فیہ ، ط : مؤسسة الریان ، المكتبة المکیة

المعجم الوسیط للطبرانی : ( ۳۲۵/۵ ) رقم الحدیث ، ۵۴۴۴ ، باب المیم من اسمه محمد ، ط : دار الحرمین .

مسند أحمد : ( ۴۰/۲۰ ) رقم الحدیث : ۱۲۵۸۳ ، مسند المکثر من الصحابة ، مسند أنس بن مالک ، ط : مؤسسة الرسالة .

(۲) عن عبد الله عن النبی ﷺ قال : صلاة المرأة فی بیتها أفضل من صلاتها فی حجرتها ، وصلاتها فی حجرتها فی مخدعها أفضل من صلاتها فی بیتها . ( سنن أبی داود : ۹۱/۱ ) کتاب الصلاة ، باب ماجاء فی خروج النساء إلى المسجد ، ط : حقایقہ ملتان )

کنز العمال : ( ۶۷۶/۷ ) رقم الحدیث : ۲۰۸۶۶ ، کتاب الصلاة ، الباب الخامس : فی صلاة الجماعة ..... الفصل الثالث : فی فضائل المسجد وآدابه ومحظوراتہ ، ط : مؤسسة الرسالة . =

## مسجد نمرہ

”نمرہ“ اس چادر کو کہتے ہیں جس میں سیاہ و سفید خطوط ہوں ، شاید وہاں کے

پہاڑ کا کچھ حصہ سیاہ اور کچھ حصہ سفید ہوگا۔ (۱)

## مسعی

”مسعی“ (سعی کرنے کی جگہ) کی لمبائی (۳۹۴:۵) میٹر ہے ، یہ پیمائش

صفا کی بلندی پر دیوار سے شروع ہو کر مروہ کی بلندی پر دیوار تک ہے ، مسعی پٹی کا عرض

(چوڑائی) بیس میٹر ہے ، لیکن موجودہ دور میں سابقہ چوڑائی کی مقدار میں اضافہ کر

کے ڈبل کر دیا گیا ہے۔

## مسعی کا حکم توسیع کے بعد

مسجد حرام کی توسیع کے بعد صفا مروہ مسجد حرام کے اندر آ گیا ہے ، لیکن مسجد

حرام کے حکم میں نہیں ہے بلکہ اپنے سابقہ حکم پر باقی رہے گا ، اور حائضہ اور جنبی وغیرہ

کا داخلہ ممنوع نہیں ہوگا۔ (۲)

= فمجموع الأحادیث يشعر بكون النساء مأمورات بأن يشهدن الجماعات ، وصلاة العيد أولاً ، ثم حضن النبی ﷺ علی الصلاة فی البيوت ، وقال : إن صلاتها فی بیتها خیر من صلاتها فی مسجدی ..... (إعلاء السنن : ۱۰۸/۸) أبواب العیدین ، باب وجوب صلاة العیدین ، ط : إدارة القرآن

(۱) ”النمره“ أنشئ النمر ، والقطعة من السحاب المكون من قطع صغار متدان بعضها من بعض (ج) نمر ، وكساء فیہ خطوط بیض و سود (ج) نمار والنامرة . (المعجم الوسیط : ۹۵۴/۲) باب النون ، نمر ، ط : دار الدعوة

(۲) القرار الثالث : بشأن حکم المسعی بعد التوسعة السعودية ، هل تبقى له الأحكام السابقة أم یدخل حکمه ضمن حکم المسجد ؟

الحمد لله ، والصلاة والسلام علی من لا نبی بعده ، سیدنا ونبینا محمد وعلی آلہ

وصحبہ وسلم ..... أما بعد :

## مشتبہ رقم

مشتبہ رقم سے حج کرنا بہتر نہیں، اس لئے ایسے آدمی کو چاہئے کہ قرض لے کر حج کو جائے، مگر مسلمان سے قرض لے کر اس کے قرض کو مشتبہ مال سے ادا کرنا زیادہ سخت گناہ ہے، اور غیر مسلم کے قرض کو مشتبہ مال سے ادا کرنا زیادہ سخت گناہ نہیں۔ (۱)

## مشتبہ مال میں قرض کا حیلہ کرنا

”مال مشتبہ میں قرض کا حیلہ کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۰/۴)

## مشتزکہ کاروبار

اگر مشتزکہ کاروبار میں ہر ایک شریک کے حصہ میں اتنی رقم آتی ہے کہ اس

= فإن مجلس المجمع الفقہی الاسلامی برابطة العالم الاسلامی فی دورته الرابعة عشرة المنعقدة بمكة المكرمة التي بدأت يوم السبت ۲۰ من شعبان ۱۴۱۵ھ، ۱/۲۱/۱۹۹۵م، قد نظر فی هذا الموضوع، فقرّر بأغلبية أنّ المسعى بعد دخوله ضمن مبنى المسجد الحرام لا يأخذ حكم المسجد ولا تشمل أحكامه؛ لأنّه مشعر مستقل يقول الله عزّ وجلّ: ﴿إِنَّ الصّفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت أو اعتمر فلا جناح عليه أن يطوف بهما﴾ (البقرة: ۱۵۸) وقد قال بذلك جمهور الفقهاء، ومنهم الأئمة الأربعة، وتجاوز الصلاة فيه متابعة للإمام في المسجد الحرام، كغيره من البقاع الطاهرة، ويجوز المكث فيه والسعى للحائض والجنب، وإن كان المستحب في السعى الطهارة، والله أعلم.

وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه، وسلم تسليماً كثيراً، والحمد لله رب العالمين.

رئيس مجلس المجمع الفقہی الاسلامی: عبد العزيز بن عبد الله بن باز، نائب الرئيس أحمد محمد علي.

التوقيعات:

محمد بن جبير، عبد الله عبد الرحمن البسان، عبد الرحمن حمزة المرزوقي.

(مجلة المجمع الفقہی الاسلامی: (ص: ۲۹۵)

(۱) وإذا أراد الرجل أن يحجّ بمال فيه شبهة، فإنّه يستدين للحجّ ويقضى دينه من ماله، كذا في فتاوى قاضي خان. (الهندية: (۱/۲۲۰) كتاب المناسك، الباب الأول، ط: رشيدية)

إرشاد السارى: (ص: ۹) مقدمة في آداب مريد الحج، الفصل الأول، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

غنية الناسك: (ص: ۳۵) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن.

سے حج کے جملہ اخراجات اور اہل وعیال کا خرچہ پورا ہوتا ہو تو ہر حصہ دار پر حج فرض ہوگا۔ (۱)

## مشعر حرام میں وقوف کی وجہ

مشعر حرام ایک پہاڑ کا نام ہے، جو مزدلفہ میں واقع ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کے پاس وقوف فرمایا ہے اس لئے وہاں وقوف کرنا افضل ہے، اور پورے مزدلفہ میں جہاں بھی قیام اور وقوف کرے جائز ہے۔ (۲)

مزدلفہ میں لوگ پہنچ کر مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا کر کے سو جاتے ہیں، صبح فجر کے بعد مزدلفہ کا وقوف شروع ہوتا ہے اور یہ وقوف اس لئے مشروع کیا گیا ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں لوگ یہاں پر تفرار اور نام و نمود کی محفلیں جماتے تھے، اسلام

(۱) ومنها القدرة على الزاد والراحلة بطريق الملك والإجارة، دون الإعارة والإباحة..... وتفسير ملك الزاد والراحلة أن يكون له مال فاضل عن حاجته، وهو ماسوى مسكنه ولبسه وخدمه وأثاث بيته قدر ما يبلغه إلى مكة ذاهباً وجائياً. (الهندية: (۱/۲۱) كتاب المناسك، الباب الأول، ط: رشيدية)

غنية الناسك: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

إرشاد السارى: (ص: ۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأول، شرائط الوجوب، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

(۲) وينزل بقرب جبل قزح أى إن تيسر وهو بضم القاف وفتح الزاى: جبل بالمزدلفة عند مسجد يسمى بالمشعر الحرام وهو أفضل مواضع مزدلفة..... وأمّا مكان الوقوف فجاء من أجزاء مزدلفة، أى جزء كان، لكن الموضع المسمى بالمشعر الحرام أفضل أجزائه لوقوفه ﷺ به، والمزدلفة كلها موقف إلا وادى محسر..... (إرشاد السارى: (ص: ۳۰۲ و ۳۱۱) باب أحكام المزدلفة، وفصل في الوقوف بها، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۶۷) باب أحكام المزدلفة، فصل: في شرائط الوقوف بها، وبيان وقته وقدره وركنه ومكانه، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۵۰۸/۲) كتاب الحج، مطلب في إجابة الدعاء، ط: سعيد.

نے اس کو کثرت ذکر سے بدل دیا۔ (۱)

سورة البقرة کی آیت ۱۹۸ میں ہے:

﴿فَإِذَا أَقَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ

وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الصَّالِّينَ﴾

”یعنی جب تم لوگ عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ کو یاد کرو، اور اس طرح یاد کرو جس طرح تم کو بتلا رکھا ہے، اگرچہ تم اس سے پہلے گمراہوں میں سے تھے یعنی جاہلیت کے زمانہ میں یہاں پر جو کچھ کیا جاتا تھا وہ گمراہی تھی۔“

یہاں پر کثرت سے اللہ کو یاد کرنے کا حکم اس لئے دیا کہ جاہلیت کی عادت کا انسداد ہو جائے یعنی یہ ذکر ان کو تفرار اور نام و نمود کا موقع ہی نہ دے نیز اس جگہ ذکر الہی کے ذریعہ توحید کی شان بلند کرنا ایک طرح منافست، سبقت اور ریس کی ترغیب ہے کہ دیکھیں تم خدا کی یاد زیادہ کرتے ہو یا مشرکین کے تفرار کا پلہ بھاری ہے۔ (۲)

(۲۰۱) والسر فی المبيت بمزدلفة أنه كان سنة قديمة فيهم ، ولعلمهم اصطلاحاً عليها ، لما رأوا من أن للناس اجتماعاً لم يعهد مثله في غير هذا الموطن ، ومثل هذا مظنة أن يزاحم بعضهم بعضاً ويحطم بعضهم بعضاً وإنما يزاحم بعد الغروب ، وكانوا طول النهار في تعب يأتون من كل فج عميق فلو تجشموا أن يأتوا منى والحال هذه لتعبوا ، وكان أهل الجاهلية يدفعون من عرفات قبل الغروب ، ولما كان ذلك قدرًا غير ظاهر ولا يتعين بالقطع ، ولا بد في مثل هذا الاجتماع من تعيين لايحتمل الابهام وجب ان يعين بالغروب ، وإنما شرع الوقوف بالمشعر الحرام ؛ لأنه كان أهل الجاهلية يتفاخرون ويتراءون فأبدل من ذلك إكثار ذكر الله ليكون كادحاً عن عادتهم ويكون التنويه بالتوحيد في ذلك الموطن كالمنافسة كأنه قيل : هل يكون ذكر كم الله أكثر أو ذكر أهل الجاهلية مفاخرهم أكثر . (حجة الله البالغة : ۲۰/۲) مبحث في أبواب من الحج ، صفة المناسك ، ط: مير محمد كتب خانہ

﴿حكمة التشريع وفلسفته : ۱۹۴/۱﴾ حكمة الحج ، حكمة الوقوف بالمشعر الحرام ، ط: حقانيہ پشاور .

﴿رحمة الله الواسعة : ۲۰۳/۲﴾ صفة المناسك ، والسر فی المبيت بمزدلفة ، ط: زمزم کراچی .

## مشین

اگر مشین ایسی ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے بال بھی کاٹ دیتی ہے تو یہ بھی اُسترہ کے قائم مقام ہوگا، ایسی مشین لگانے سے احرام سے نکل جائے گا، اور اگر بال بہت ہی چھوٹے ہوں جو مشین میں نہیں آتے تو اُسترہ پھیرنا لازم ہوگا، مشین پھیرنا کافی نہ ہوگا۔ (۱)

## مشین سے بال کاٹنا

”بال کتنے کاٹنا ضروری ہیں؟“ عنوان دیکھیں۔ (۱۷۶/۱)

## معتدہ

معتدہ کے لئے عدت کے دوران سفر کرنا منع ہے، اس لئے عدت کے دوران کوئی بھی عورت حج کے لئے نہیں جاسکتی، تاہم اگر کوئی عورت عدت کے دوران حج کے لئے چلی جائے گی تو حج ادا ہو جائے گا لیکن وہ سخت گناہ گار ہوگی، اس پر توبہ واستغفار کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) ولو أزال الشعر بالنورة أو الحلق أو التنف بیده أو أسنانه ..... بفعله أو بفعل غيره أجزأ عن الحلق ..... ولو تعذر الحلق لعارض ..... تعين التقصير أو التقصير أى تعذر لكون الشعر قصيراً تعين الحلق ..... (إرشاد السارى : (ص: ۳۲۴) باب مناسك منى ، فصل : فى الحلق و التقصير ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة )

﴿غنية الناسك : (ص: ۱۷۴، ۱۷۵)﴾ باب مناسك منى يوم النحر ، فصل : فى الحلق ، ط: إدارة القرآن .

﴿شامى : (۵۱۶/۲)﴾ كتاب الحج ، قبيل : مطلب فى طواف الزيارة ، ط: سعيد .

(۲) الخامس : عدم العدة عليها مطلقاً ..... فلو كانت معتدة عند خروج أهل بلدها لايجب عليها ..... فإن حجت وهى فى العدة ، جازت بالاتفاق وكانت عاصية ، والعدة أقوى فى منع الخروج من عدم المحرم حتى منعت مادون السفر ..... (غنية الناسك : (ص: ۲۹)﴾ باب شرائط الحج ، =

## معذور

☆..... اگر معذور آدمی پر حج فرض ہے اور وہ عذر کی وجہ سے حج پر نہیں جا سکتا اور خود گاڑی پر سوار بھی نہیں ہو سکتا، اور اُتر بھی نہیں سکتا تو ایسا آدمی دوسرے آدمی کو حج بدل کے لئے بھیج سکتا ہے، اگر زندگی میں عذر ختم ہو گیا تو دوبارہ خود حج کرنا لازم ہوگا اور اگر موت تک عذر ختم نہ ہوا تو حج بدل کافی ہو جائے گا۔ (۱)

= فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، ط : إدارة القرآن

❏ إرشاد الساری : (ص : ۸۰) باب شرائط الحج ، النوع الثاني : شرائط الأداء ، الخامس : عدم العدة ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

❏ شامی : (۲/۲۶۵) کتاب الحج ، مطلب فی قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط : سعيد .

(۱) العجز المستدام من وقت الإحجاج إلى وقت الموت ..... فلو أحجَّ المعذور أى كالمريض سواء يرجى برؤه أم لا ، وكالمحبوس كان أمره ..... موقوفاً إن استمرَّ عذره ..... إلى الموت جاز وإن زال عذره ..... وجب عليه الأداء بنفسه أى المباشرة بفعله وظهرت نفلية الأول ..... (إرشاد الساری : (ص : ۶۱۲ ، ۶۱۳) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط جواز الإحجاج ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة) ❏ غنية الناسك : (ص : ۳۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط : إدارة القرآن .

❏ الدر مع الرد : (۲/۵۹۸) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط : سعيد .

❏ فلا يجب الحج على المقعد والزمن والمفلوج ..... وعندهما يجب الحج عليهم إذا ملكوا الزاد والراحلة ومؤنة من يرفعهم ويضعهم ، ويقودهم إلى المناسك ولكن ليس عليهم الأداء بأنفسهم فعليهم الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت ، وصححه قاضى خان واختاره كثير من المشائخ منهم ابن الهمام رحمهم الله تعالى ..... والخلاف فيمن ملك مابه الاستطاعة وهو معذور حتى مات فإن ملكه وهو صحيح ، فلم يحجَّ من عامه حتى زالت الصحة ، فإنه يتقرر ديناً فى ذمته بالاتفاق ، فيجب عليه الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت . (غنية الناسك : (ص : ۲۳ ، ۲۴) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، ط : إدارة القرآن)

❏ الدر المختار مع رد المحتار : (۲/۴۵۹) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، ط : سعيد . ❏ إرشاد الساری : (ص : ۷۱ ، ۷۲) باب شرائط الحج ، النوع الثاني : شرائط الأداء ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

☆..... اگر معذور آدمی نے زندگی میں حج بدل نہیں کرایا تو حج بدل کے لئے وصیت کر کے جانا لازم ہوگا اور وارثوں پر اس کے ایک تہائی ترکہ میں سے اس کا حج بدل کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆..... اگر کسی آدمی میں معذور ہونے کی تمام شرائط موجود ہوں تو جس عذر کی وجہ سے وہ معذور ہوا ہے اُس عذر کے پیش آنے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، ایسا آدمی نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد وضو کر لے، پھر اسی وضو سے اسی عذر کی حالت میں دوسری نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے پہلے جتنی بھی نمازیں پڑھنا

(۱) العجز المستدام من وقت الإحجاج إلى وقت الموت ..... فلو أحجَّ المعذور أى كالمريض سواء يرجى برؤه أم لا ، وكالمحبوس كان أمره ..... موقوفاً إن استمرَّ عذره ..... إلى الموت جاز وإن زال عذره ..... وجب عليه الأداء بنفسه أى المباشرة بفعله وظهرت نفلية الأول ..... (إرشاد الساری : (ص : ۶۱۲ ، ۶۱۳) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط جواز الإحجاج ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة) ❏ غنية الناسك : (ص : ۳۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط : إدارة القرآن .

❏ الدر مع الرد : (۲/۵۹۸) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط : سعيد .

❏ فلا يجب الحج على المقعد والزمن والمفلوج ..... وعندهما يجب الحج عليهم إذا ملكوا الزاد والراحلة ومؤنة من يرفعهم ويضعهم ، ويقودهم إلى المناسك ولكن ليس عليهم الأداء بأنفسهم فعليهم الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت ، وصححه قاضى خان واختاره كثير من المشائخ منهم ابن الهمام رحمهم الله تعالى ..... والخلاف فيمن ملك مابه الاستطاعة وهو معذور حتى مات فإن ملكه وهو صحيح ، فلم يحجَّ من عامه حتى زالت الصحة ، فإنه يتقرر ديناً فى ذمته بالاتفاق ، فيجب عليه الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت . (غنية الناسك : (ص : ۲۳ ، ۲۴) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، ط : إدارة القرآن)

❏ الدر المختار مع رد المحتار : (۲/۴۵۹) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، ط : سعيد . ❏ إرشاد الساری : (ص : ۷۱ ، ۷۲) باب شرائط الحج ، النوع الثاني : شرائط الأداء ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

چاہے، پڑھ لے، اسی طرح اس دوران جتنے طواف کرنا چاہے وہ کر سکتا ہے، یہ معذور آدمی نماز اور طواف کے درمیان اس عذر کے پیش آنے سے گنہگار نہ ہوگا۔

البتہ نماز کا وقت نکل جانے کے بعد وضو ٹوٹ جائے گا اس لئے اس وقت دوبارہ وضو کر لے۔ (۱)

☆..... اگر طواف کے دوران نماز کا وقت نکل گیا تو اس وقت دوبارہ وضو کرے، اگر طواف کے چار چکروں کے بعد وقت نکل گیا تو دوبارہ وضو کرنے کے بعد طواف کے بقیہ چکر پورے کر سکتا ہے، لیکن چار چکر سے کم ہونے کی صورت میں وضو کرنے کے بعد دوبارہ طواف شروع کرنا افضل ہے۔ (۲)

(۱) وصاحب عذر من به سلس بول لا يمكنه إمساكه أو استطلاق بطن ..... ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بأن لا يجد في جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلي فيه خالياً عن الحدث ولو حكماً ..... وحكمه الوضوء لا غسل ثوبه ونحوه ، لكل فرض اللام للوقت كما في لدلوک الشمس ..... ثم يصلي به فرضاً و نفلاً فدخل الواجب بالأولى فإذا خرج الوقت بطل أى ظهر حدث السابق حتى لو توضأ على الانقطاع و دام إلى خروجه لم يطل بالخروج مالم يطرأ حدث آخر أو يسيل كمسألة مسح خفه . ( الدر المختار مع الرد : ( ۳۰۵ / ۲ ، ۳۰۶ ) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، مطلب في أحكام المعذور ، ط : سعيد )  
الهندية : ( ۴۰ / ۱ ) كتاب الطهارة ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع في أحكام الحيض والنفاس والاستحاضة ، ومما يتصل بذلك أحكام المعذور ، ط : رشيدية .

البحر الرائق : ( ۲۱۵ / ۱ ) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط : سعيد .

(۱) وصاحب العذر الدائم أى حقيقة أو حكماً إذا طاف أربعة أشواط ثم خرج الوقت : توضأ أى قياساً للطواف على الصلاة ، وبني أى عليه وأتى بالباقي من الواجب ولا شيء عليه أى بفعله ذلك لتركه الموالاة بعذر ، والظاهر أن الحكم كذلك فى أقل من الأربعة إلا أن الإعادة أفضل . ( إرشاد السارى : ( ص : ۲۳۶ ، ۲۳۷ ) باب أنواع الأطفوة وأحكامها ، فصل : فى مسائل شتى ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة )  
غنية الناسك : ( ص : ۱۲۷ ) باب فى ماهية الطواف وأنواعه ..... فصل : وأما مكروهاته ، تنبيه ، ط : إدارة القرآن .

الدر مع الرد : ( ۴۹۷ / ۲ ) كتاب الحج ، مطلب فى القدوم ، ط : سعيد .

☆..... معذور آدمی میدان عرفات میں مسجد نمبرہ کے امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھ سکتا ہے، ظہر کی نماز کے بعد عصر کی نماز ادا کرنے کے لئے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ معذور شرعی کا وضو نماز کا وقت خارج ہونے سے ٹوٹتا ہے اور عرفات میں مسجد نمبرہ کے امام کے پیچھے عصر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھی جاتی ہے، ظہر کا وقت خارج نہیں ہوتا اس لئے معذور شرعی کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

### معذور آدمی طواف کیسے کرے؟

اگر معذور آدمی طواف خود کر سکتا ہے تو خود کرے ورنہ کسی کے سہارے سے کرے یا وہیل چیئر وغیرہ پر جیسے عام معذور لوگ وہاں کرتے ہیں، اسی طرح کرے۔ (۲)

### معذور آدمی طواف کے نفل کیسے پڑھے؟

معذور آدمی جیسے فرض نماز پڑھتا ہے ویسے ہی واجب الطواف کی نماز بھی پڑھے، اگر کھڑے ہو کر پڑھ سکتا ہے تو کھڑے ہو کر پڑھے، اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو پھر بیٹھ کر نماز ادا کرے، اور طواف خود یا کسی کے سہارے سے

(۱) انظر الحاشية السابقة ، رقم : ۳ ، على الصفحة السابقة : ۳۳۲ .

(۲) الرابع أى من الواجبات المشى فيه للقادر ..... فلو طاف أى طواف يجب المشى فيه ركباً أو محمولاً أو زحفاً ..... بلا عذر ، فعليه الإعادة ، أى مادام بمكة ، أو الدم أى لتركه الواجب ، وإن كان أى تركه بعذر لا شيء عليه كما فى سائر الواجبات . ( إرشاد السارى : ( ص : ۲۱۵ ) باب أنواع الأطفوة وأحكامها ، فصل : فى واجبات الطواف ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة )  
غنية الناسك : ( ص : ۱۱۴ ) باب فى ماهية الطواف ..... فصل : فى واجبات الطواف ، ط : إدارة القرآن .

الدر مع الرد : ( ۴۶۸ / ۲ ) كتاب الحج ، مطلب فى فروض الحج و واجباته ، ط : سعيد .

یا وہیل چیئر وغیرہ پر جیسے عام معذور لوگ وہاں پر کرتے ہیں اسی طرح کرے۔ (۱)

## معذور باپ کی طرف سے جدہ میں مقیم بیٹے کا حج کرنا

### معذور کا حج بدل

اگر معذور پر حج فرض ہے، اور اس کا عذر ایسا ہے کہ عمر بھر ختم ہونے کی امید نہیں تو اس کی طرف سے حج بدل کرنا جائز ہے، اگر یہ عذر عمر بھر رہے گا تو یہ حج بدل معتبر ہوگا اور اگر یہ عذر کسی وقت دور ہو گیا اور خود جا کر حج کرنے کے قابل ہو گیا تو اس آدمی کو خود جا کر فرض حج دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا اور حج بدل کے طور پر پہلے حج کر لیا تھا وہ نفلی حج ہو جائے گا۔ (۲)

(۱) من تعذر علیہ القيام ای کله لمرض حقیقی وحدہ أن یلحقہ بالقیام ضرر، به یفتی..... صلی قاعداً ولو مستنداً إلی وسادة أو إنسان فإنه یلزمه ذلک علی المذهب؛ لأنّ المرض اسقط عنه الأركان فالهیئتان أولی..... (الدر مع الرد: ۹۵/۲، ۹۶، ۹۷) کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعید

البحر الرائق: (۱۱۳/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعید.

الهندية: (۱۳۶/۱) کتاب الصلاة، الباب الرابع عشر فی صلاة المريض، ط: رشیدیہ.

وانظر الحاشية السابقة، رقم: ۳، أيضاً علی نفس الصفحة.

(۲) العجز المستدام من وقت الإحجاج إلی وقت الموت..... فلو أحجّ المعذور ای کالمريض سواء یرجى برؤه أم لا، وکالمحبوس کان أمره..... موقوفاً إن استمرّ عذره..... إلی الموت جاز وإن زال عذره..... وجب علیه الأداء بنفسه ای المباشرة بفعله وظهت نفلیة الأول..... (إرشاد الساری: (ص: ۶۱۲، ۶۱۳) باب الحج عن الغير، فصل: فی شرائط جواز الإحجاج، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة)

غنية الناسک: (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير، فصل: فی شرائط النيابة فی الحج الفرض، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۵۹۸/۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعید.

## مغرب کی نماز مزدلفہ میں پڑھنے کی وجہ

مغرب کی نماز مزدلفہ میں پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ وقوف عرفہ آفتاب غروب ہو نے کے بعد ختم کیا جاتا ہے، اب اگر لوگ مغرب کی نماز پڑھ کر مزدلفہ کے لئے روانہ ہوں گے تو بہت تاخیر ہو جائے گی، اور رات کا بڑا حصہ سفر کی نذر ہو جائے گا اور مزدلفہ کے وقوف میں خلل پڑے گا، اس لئے وقوف عرفہ ختم کرتے ہی مزدلفہ کے لئے روانگی ہو جاتی ہے، لوگ جلد از جلد مزدلفہ پہنچ کر دونوں نمازیں مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا کر کے آرام کرتے ہیں اور صبح تازہ دم ہو کر مزدلفہ میں وقوف کرتے ہیں۔ (۱)

### مطاف

بیت اللہ کے چاروں طرف طواف کرنے کی جو جگہ ہے اور اس میں بہترین قسم کے ٹھنڈے پتھر لگے ہوئے ہیں، اس کو ”مطاف“ کہتے ہیں۔ (۲)

### مفرد

حج کرنے والا، جس نے میقات سے یا اس سے پہلے صرف حج کا احرام باندھا ہو، اس کے ساتھ عمرہ کو شامل نہ کیا ہو۔ (۳)

(۱) رحمة الله والواسعة: (۲۳۳/۴) مبحث فی أبواب من الحج، عرفہ اور مزدلفہ میں نمازیں جمع کرنے میں حکمت، ط: زمزم کراچی.

(۲) (المطاف)..... وموضع الطواف حول الکعبة..... (المعجم الوسيط: (۵۷۱/۲) باب الطاء، طاف، ط: دار الدعوة)

والمطاف موضع المطاف حول الکعبة وفي الحديث ذکر الطواف بالبيت، وهو الدوران حوله. (لسان العرب: (۲۲۵/۹) باب الطاء، طوف، ط: دار صادر، بیروت)

(۳) الأفراد..... فی الفقه: ألاّ یجمع بین الحج والعمرة فی الإحرام. (المعجم الوسيط: (۶۷۹/۲) باب الفاء، فرد، ط: دار الدعوة)

الإفراد: أي إفراد کل واحد من الحج والعمرة بإحرام علی حدة. (العناية شرح الهدایة علی =

## مفرد طوافِ قدوم کے بعد کیا کرے؟

”سعی سے فارغ ہو کر کیا کرنا چاہیے؟“ عنوان دیکھیں۔ (۴۳۵/۲)

## مفرد کے لئے ترتیب

”ترتیب“ عنوان دیکھیں۔ (۲۵۹/۱)

## مفلوج

اگر مفلوج آدمی پر حج فرض ہے تو اس پر حج بدل کرانا فرض ہے، اگر زندگی میں مفلوج ہونے کا عذر ختم ہو گیا تو دوبارہ خود حج کرنا لازم ہوگا، ورنہ پہلے کا کرایا ہوا حج بدل کافی ہو جائے گا۔ (۱)

## مقامِ ابراہیم

☆..... یہ جنتی پتھر ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ شریف کی تعمیر کی، یہ پتھر مطاف کے مشرقی کنارے پر ممبر اور زمزم کے درمیان ایک جالی دار شیشہ کے قبہ میں رکھا ہوا ہے۔ (۳)

= هامش فتح القدیر : (۵۳۳/۲) کتاب الحج ، باب القران ، ط: رشیدیہ

الجوهرة النيرة : (۲۰۰/۱) کتاب الحج ، باب القران ، ط: حقانیہ ملتان .

(۱) العجز المستدام من وقت الإحجاج إلى وقت الموت ..... فلو أحجَّ المعذور أى كالمريض سواء يرحل برؤه أم لا ، وكالمجوس كان أمره ..... موقوفاً إن استمرَّ عذره ..... إلى الموت جاز وإن زال عذره ..... وجب عليه الأداء بنفسه أى المباشرة بفعله وظهرت نفلية الأول ..... (إرشاد السارى : ص: ۶۱۲ ، ۶۱۳) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط جواز الإحجاج ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة

غنية الناسك : (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط : إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۹۸/۲) کتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

(۳) ومقام إبراهيم هو الحجر الذى وقف عليه إبراهيم ، واختلفوا فى المراد من المقام فى قوله =

☆..... مقامِ ابراہیم کو بوسہ دینا یا اس کو چھونا یا استلام کرنا منع ہے، بعض لوگ

مقامِ ابراہیم کا استلام کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے اس سے بچنا چاہیئے۔ (۱)

☆..... طواف کے سات چکر مکمل کرنے کے بعد آٹھویں مرتبہ حجرِ اسود کا

استلام کر کے دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، اور یہ دو رکعت مقامِ ابراہیم اور بیت اللہ

کو سامنے لے کر پڑھنا مستحب ہے، اگر وہاں جگہ نہ ملے تو دوسری جگہ پڑھ لے۔ (۲)

= تعالى : ﴿فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ﴾ فقال الجمهور : هو الحجر المعروف ..... وفى سبب

وقوفه عليه أقوال : أحدها : أنه وقف عليه لبناء البيت قاله سعيد بن جبیر ..... . (البحر العميق :

۲۵۴۳/۵ ، ۲۵۴۴) الباب التاسع عشر ، تاريخ مكة وما يتعلق بالكعبة والمسجد الحرام ،

ما جاء فى مقام إبراهيم عليه السلام ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكية

أحكام القرآن للقرطبي : (۱۱۳/۲) سورة البقرة : ۱۲۵ ، ط: رشيدية .

تفسير ابن كثير : (۲۹۱/۱) سورة البقرة ، الآية : ۱۲۵ ، ط: دار الكتب العلمية .

(۱) فأما تقبيل الأحجار والقبور والجدار والستور ، وأيدى الظلمة الفسقة ، واستلام ذلك

جميعه ، فلا يجوز ، ولو كانت أحجار الكعبة أو القبر الشريف وأجدار حجرته ، أو ستورها ، أو

صخرة بيت المقدس ، فإن التقبيل والإستلام ونحوهما تعظيم ، والتعظيم خاص بالله تعالى

فلا يجوز إلا فيما أذن فيه . (غنية الناسك : (ص: ۱۲۷) باب فى ماهية الطواف وأنواعه ، فصل

: مباحات الطواف ، تنبيه : لا يشرع التقبيل إلا للحجر الأسود ، ط: إدارة القرآن )

حاشية الشلبى على التبيين : (۱۵/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: إمدادية ملتان .

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۶۲۰ ، ۶۲۱) ، كتاب الصلاة ، باب أحكام

الجنائز ، فصل : فى زيارة القبور ، ط: قديمى .

(۲) (وختم الطواف باستلام الحجر استئنا ثم صلى شفعا) فى وقت مباح (يجب) ..... (بعد كل

اسبوع عند المقام) حجارة ظهر فيها أثر قدمي الخليل (أو غيره من المسجد ، وهل يتعين المسجد

قولان ..... (قوله : عند المقام) عبارة اللباب خلف المقام ، قال : والمراد به ما يصدق على ذلك

عادة ، وعرفا مع القرب ، وعن ابن عمر رضى الله عنهما أنه إذا أراد أن يركع خلف المقام جعل بينه

وبين المقام صفًا أو صفين أو رجلا أو رجلين ، رواه عبد الرزاق ، (قوله : قولان) ..... والمشهور

فى عامة الكتب أن صلاتها فى المسجد أفضل من غيره ، وفى اللباب : ولا تختص بزمان ولا مكان

ولا تفوت فلو تركها لم تجز يدوم ، ولو صلاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلى وطنه جاز ويكره ،

ويستحب أدائها خلف المقام ، ثم فى الكعبة ، ثم فى الحجر تحت الميزاب ، ثم كل ما قرب من =

☆..... مزید ”حجر اسود“ عنوان بھی دیکھ لیں۔ (۱۳۰/۲)

## مقام ابراہیم پر نماز ادا کرنا

☆..... اگر جگہ ہے اور کسی کو تکلیف بھی نہ پہنچے تو طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پاس طواف کی دو رکعت نماز پڑھنا افضل ہے، یا حطیم میں گنجائش ہو تو وہاں پڑھ لے، ورنہ ہجوم کی صورت میں کسی جگہ بھی پڑھ سکتا ہے، بلکہ سارے حرم شریف میں کہیں بھی پڑھ لے یا مسجد حرام سے باہر اپنی قیام گاہ میں پڑھ لے تب بھی جائز ہے۔ (۱)

☆..... اگر ہجوم کی وجہ سے مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھنے سے اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو ایذا پہنچنے کا اندیشہ ہو تو مقام ابراہیم کے پاس نماز نہ پڑھے، بلکہ کسی اور جگہ پر پڑھے، کیونکہ کسی مسلمان کو تکلیف پہنچانا حرام ہے۔ (۲)

= الحجر، ثم باقى الحجر ثم ما قرب من البيت، ثم المسجد، ثم الحرم، ثم لافضيلة بعد الحرم بل الإساءة. (الدر مع الرد: ۴۹۸/۲، ۴۹۹) كتاب الحج، مطلب: فى طواف القدوم، ط: سعيد) (قوله: وترك الإيذاء واجب) أى فلا يترك الواجب لفعل السنة. (الشامى: ۴۹۳/۲) كتاب الحج، مطلب فى دخول مكة، ط: سعيد) (إرشاد السارى: (ص: ۲۱۸ — ۲۲۲) باب أنواع الأظوفة..... فصل: فى ركعتى الطواف وأحكامها، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

= غنية الناسك: (۱۱۶، ۱۱۷) باب فى ماهية الطواف وأنواعه..... فصل: من الواجبات ركعتا الطواف، ط: إدارة القرآن.

(۲، ۱) (وختم الطواف باستلام الحجر استئذاناً ثم صلى شفعاً) فى وقت مباح (يجب) ..... (بعد كل اسبوع عند المقام) حجارة ظهر فيها أثر قدمي الخليل (أو غيره من المسجد، وهل يتعين المسجد قولان ..... (قوله: عند المقام) عبارة اللباب خلف المقام، قال: والمراد به ما يصدق على ذلك عادة، وعرفا مع القرب، وعن ابن عمر رضى الله عنهما أنه إذا أراد أن يركع خلف المقام جعل بينه وبين المقام صفّاً أو صفين أو رجلاً أو رجلين، رواه عبد الرزاق، (قوله: قولان) ..... والمشهور فى عامة الكتب أن صلاتها فى المسجد أفضل من غيره، وفى اللباب: ولا تختص بزمان ولا مكان ولا تفوت فلو تركها لم تجبر يدم، ولو صلاها خارج الحرم =

☆..... طواف کے بعد دو رکعت مقام ابراہیم کے پاس پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ مقام ابراہیم اور بیت اللہ شریف دونوں نمازی کے سامنے ہوں، اور مقام ابراہیم سے جتنا قریب ہو سکے، بہتر ہے، اور اگر کچھ فاصلہ بھی ہو تو بھی درست ہے، لوگوں کو تکلیف دے کر آگے پہنچنا جہالت اور گناہ ہے۔ (۱)

= ولو بعد الرجوع إلى وطنه جاز ويكره، ويستحب أدائها خلف المقام، ثم فى الكعبة، ثم فى الحجر تحت الميزاب، ثم كل ما قرب من الحجر، ثم باقى الحجر ثم ما قرب من البيت، ثم المسجد، ثم الحرم، ثم لافضيلة بعد الحرم بل الإساءة. (الدر مع الرد: ۴۹۸/۲، ۴۹۹) كتاب الحج، مطلب: فى طواف القدوم، ط: سعيد) (قوله: وترك الإيذاء واجب) أى فلا يترك الواجب لفعل السنة. (الشامى: ۴۹۳/۲) كتاب الحج، مطلب فى دخول مكة، ط: سعيد) (إرشاد السارى: (ص: ۲۱۸ — ۲۲۲) باب أنواع الأظوفة..... فصل: فى ركعتى الطواف وأحكامها، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

= غنية الناسك: (۱۱۶، ۱۱۷) باب فى ماهية الطواف وأنواعه..... فصل: من الواجبات ركعتا الطواف، ط: إدارة القرآن.

(۱) (وختم الطواف باستلام الحجر استئذاناً ثم صلى شفعاً) فى وقت مباح (يجب) ..... (بعد كل اسبوع عند المقام) حجارة ظهر فيها أثر قدمي الخليل (أو غيره من المسجد، وهل يتعين المسجد قولان ..... (قوله: عند المقام) عبارة اللباب خلف المقام، قال: والمراد به ما يصدق على ذلك عادة، وعرفا مع القرب، وعن ابن عمر رضى الله عنهما أنه إذا أراد أن يركع خلف المقام جعل بينه وبين المقام صفّاً أو صفين أو رجلاً أو رجلين، رواه عبد الرزاق، (قوله: قولان) ..... والمشهور فى عامة الكتب أن صلاتها فى المسجد أفضل من غيره، وفى اللباب: ولا تختص بزمان ولا مكان ولا تفوت فلو تركها لم تجبر يدم، ولو صلاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلى وطنه جاز ويكره، ويستحب أدائها خلف المقام، ثم فى الكعبة، ثم فى الحجر تحت الميزاب، ثم كل ما قرب من الحجر، ثم باقى الحجر ثم ما قرب من البيت، ثم المسجد، ثم الحرم، ثم لافضيلة بعد الحرم بل الإساءة. (الدر مع الرد: ۴۹۸/۲، ۴۹۹) كتاب الحج، مطلب: فى طواف القدوم، ط: سعيد) (قوله: وترك الإيذاء واجب) أى فلا يترك الواجب لفعل السنة. (الشامى: ۴۹۳/۲) كتاب الحج، مطلب فى دخول مكة، ط: سعيد)

= (إرشاد السارى: (ص: ۲۱۸ — ۲۲۲) باب أنواع الأظوفة..... فصل: فى ركعتى الطواف وأحكامها، ط: الإمدادية، مكة المكرمة. =

☆..... اگر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کے لئے مقام ابراہیم کے قریب جگہ مل جائے تو مختصر قرأت کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھ کر مختصر دعا کر کے جگہ چھوڑ دینی چاہیئے، تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو، یہاں لمبی دعاء یا زیادہ نوافل نہ پڑھیں۔ (۱)

## مقام کعبہ کی زمین

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کعبہ کی جگہ، زمین سے دو ہزار سال پہلے پیدا کی گئی اور اس وقت یہ جگہ پانی کے اوپر ایک چھوٹے سے ٹاپو کی طرح تھی، جس پر دو فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہتے تھے پھر اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اسی ٹاپو سے زمین کو اس طرح = غنیۃ الناسک: (۱۱۶، ۱۱۷) باب فی ماہیۃ الطواف وأنواعہ ..... فضل: من الواجبات رکعتا الطواف، ط: إدارة القرآن.

(۱) وہی واجبة بعد کل طواف فرضاً کان أو واجباً أو سنةً أو نفلًا ولا تختص بزمان ولا مکان ولا تفوت فلو ترکھا لم تجبر بدم، ولو صلاھا خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلى وطنہ جاز ویکرہ، والسنة المولات بینہا وبين الطواف وتستحب مؤکداً اذاؤها خلف المقام، وأفضل الأماكن لأدائها خلف المقام ثم فی الکعبۃ ثم فی الحجر تحت المیزاب ثم کل ما قرب من الحجر إلى البيت ثم باقی الحجر ثم ما قرب من البيت ثم المسجد ثم الحرم ثم لافضيلة بعد الحرم بل الإساءة، والمراد بما خلف المقام قيل: ما یصدق علی ذلك عادةً وعرفاً مع القرب وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما: أنه کان إذا أراد أن یرکع خلف المقام جعل بینہ وبين المقام صفًا أو صفین أو رجلاً أو رجلین، رواه عبد الرزاق. ويستحب أن یرقرأ فی الأولى بسورة الکافرون وفي الثانية: الاخلاص، ويستحب أن یدعو بعدها لنفسه ولمن أحب المسلمین ویدعو بدعاء آدم علیه السلام. (إرشاد الساری: (ص: ۲۱۸ — ۲۲۲) باب أنواع الأطفوة، فصل: فی رکعتی الطواف أو حکامها، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة)

غنیۃ الناسک: (ص: ۱۱۶، ۱۱۷) باب فی ماہیۃ الطواف وأنواعہ وأرکانہ وشرائطہ وسائر أحكامہ، فصل: من الواجبات رکعتا الطواف، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۴۹۸، ۴۹۹) کتاب الحج، فصل: فی الإحرام، مطلب فی طواف القدوم، ط: سعید.

پھیلایا کہ یہ ٹاپو زمین کے بیچ میں آگیا (یعنی اس کے چاروں طرف زمین پھیل گئی جبکہ اس سے پہلے صرف زمین کا ٹکڑا تھا۔ (۱)

## مقروض کا حج کرنا

اگر کوئی شخص مقروض ہے اور اس پر حج فرض نہیں ہے تو رقم ملتے ہی قرض ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے، قرض ادا کئے بغیر حج کے لئے جانا مناسب نہیں۔ (۲)

میت کا قرض جب تک ادا نہ کیا جائے وہ محبوس رہتا ہے، اس لئے قرض ادا کرنے کا اہتمام کرنا سب سے زیادہ اہم ہے۔ (۳)

(۱) قال: وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه: "خلقت الكعبة أى موضعها قبل الأرض بألفى سنة، كانت حشفة على الماء، عليها ملكان يسبحان، فلما أراد الله تعالى أن يخلق الأرض دحاها منها، فجعلها في وسط الأرض" انتهى. (السيرة الحلبية: ۲۶۵/۱) قبيل باب ماجاء من أمر رسول الله ﷺ عن أخبار اليهود وعن الرهبان من النصارى، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) وكذا مديون لآمال له يقضى، فإنه يكره له الخروج إلى الحج والغزو إلا ياذن الغريم فإن كان بالدين كفيل، لا يخرج إلا ياذنهما وإن غير إذنه فيأذن الطالب وحده (فتح) وفي الكبير: هذا في الدين الحال أما في المؤجل فله أن يسافر قبل حلول الأجل وإن بقي عنه شيء قليل، وليس للغريم منعه، ولا أخذ الكفيل في قولهم جميعاً، كذا في نفقات قاضيخان، ولكن يستحب أن لا يخرج حتى يؤكل من يقضى عنه عند حلوله وإن سافر معه الغريم في ركبته وحل الأجل في الطريق فللغريم منعه من السفر حتى يوفيه حقه، ولو كان له مال فيه وفاء بالدين يقضى الدين أولاً وجوباً إذا كان معجلاً وإن كان مؤجلاً فالأفضل أن يقضى الدين. (غنية الناسك: (ص: ۳۵) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن)

البحر الرائق: (۲/۳۰۹) كتاب الحج، ط: سعيد.

إرشاد الساری: (ص: ۹۱، ۹۲) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض وهي تسعة، فصل: فی وجوب الحج علی الفور، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة.

(۳) عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه، (المستدرک للحاكم: (۲/۳۲) رقم الحديث: ۲۲۱۹، كتاب البيوع، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

جامع الترمذی: (۱/۲۰۶) أبواب الجنائز، باب ماجاء عن النبي ﷺ أنه قال: نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه، ط: سعيد.

## مقروض کا عمرہ

مقروض آدمی کو چاہئے کہ سب سے پہلے اپنے قرض خواہوں کا قرض ادا کرے پھر اس کے بعد عمرہ کے لئے جائے، کیونکہ عمرہ کرنا سنت اور قرض ادا کرنا فرض ہے اور فرض سنت پر مقدم ہے۔ (۱)

## مکان

☆..... اگر کسی کے پاس دو منزلہ مکان ہے اور وہ خود اپنے مکان میں اوپر رہتا ہے اور نیچے کا مکان ضرورت سے زائد ہے تو اس پر حج فرض نہیں ہوگا۔

☆..... کسی کے پاس اتنا بڑا مکان ہے کہ اس کا تھوڑا سا حصہ رہنے کے لئے کافی ہے اور باقی حصہ کو فروخت کر کے حج کرنا افضل ہے۔

☆..... اگر کسی کے پاس اتنا بڑا مکان ہے کہ اس کو بیچ کر حج بھی کر سکتا ہے اور چھوٹا سا مکان بھی خرید سکتا ہے تو اس کا بیچنا ضروری نہیں ہے، تاہم ایسے آدمی کے

(۱) ویکرہ الخروج إلى الغزو والحج لمن عليه الدين وإن لم يكن عنده مال، مالم يقض دينه إلا ياذن الغرماء. (الهندية: ۲۲۱/۱) کتاب المناسک، الباب الأول: فی تفسیر الحج..... ط: رشیدیہ

التاتارخانیہ: (۲۳۸/۲) کتاب المناسک، الفصل الثالث: فی تعلیم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن.

غنیۃ الناسک: (ص: ۳۴، ۳۵) باب ما ینبغی لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن.

والعمرة سنة مؤكدة..... (التاتارخانیہ: ۵۲۵/۲) کتاب المناسک، الفصل الثامن، فی بیان وقت الحج والعمرة، ط: إدارة القرآن.

إرشاد الساری: (ص: ۲۵۲) باب العمرة، ط: الإمدادیة مکة المکرمة.

الهندية: (۲۳۷/۱) کتاب المناسک، الباب السادس فی العمرة، ط: رشیدیہ.

الفرض أفضل من النفل. (الأشباه والنظائر مع شرحه للحموی: ۳۹۰/۱) الفن الأول، النوع الثاني، القاعدة الثالثة عشر، ط: إدارة القرآن.

لئے حج کرنا افضل و بہتر ہے۔

☆..... کسی کے پاس ضرورت سے زائد مکان ہے اور اس کی مالیت اتنی ہے کہ اس کو بیچ کر حج کر سکتا ہے تو اس کو حج کے لئے بیچنا واجب ہے۔ (۱)

## مکان بنائے یا حج کرے؟

☆..... حج فرض ہونے کے بعد حج کرنا فرض ہے، مکان بنانا ضروری نہیں۔

☆..... حج فرض ہونے کے بعد فوری طور پر حج کرنا واجب ہے، اگر گزشتہ سال یا اس سے پہلے کسی سال میں حج کے وقت اتنی رقم تھی جتنی رقم کا حکومت نے حج کے لئے اعلان کیا تھا تو اب اس رقم سے مکان بنانا یا خریدنا جائز نہیں بلکہ اس رقم سے حج کرنا ہی لازم ہے۔ (۲)

(۱) ولو كان منزل له كبيراً يمكنه الاستغناء ببعضه والحج بالفاضل، لا يلزمه بيع الفاضل نعم هو الأفضل، وكذا لا يلزمه بيع الكل إذا يمكنه الاكتفاء بمنزل آخر دونه، أو بسكنى الإجارة والعارية بالأولى..... وإن كان له مسكن فاضل لا يسكنه أو عبد لا يستخدمه أو متاع لا يمتننه، أو كتب لا يحتاج إلى استعمالها وهي من العلوم الشرعية وما يتبعها من الآلات العربية، أو ثياب لا يحتاج إلى لبسها، أو أرض لا يحتاج إلى غلتها، أو كرم زائد على قدر التفكه بها أو حوانيت أو نحو ذلك مما لا يحتاج إليها يجب بيعها إن كان به وفاء بالحج. (غنية الناسک: (ص: ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: شرائط الوجوب، تنبيه: ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۶۰، ۶۱) باب شرائط الحج، النوع الأول، شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادیة، مكة المکرمة.

البحر الرائق: (۳۱۳/۲) کتاب الحج، ط: سعید.

(۲) (ومن له مال يبلغه) أى إلى مكة ذهاباً وإياباً (ولا مسكن له ولا خادم) أى والحال أنه ليس له مسكن يأوى إليه ولا عبد يخدمه ويكون حوالیه وهو محتاج إلى كل منهما أو أحدهما (فليس له صرفه إليه) أى صرف المال إلى ما ذكر من المسكن والخادم (إن حضر الوقت) أى وقت خروج أهل بلده للحج، فإنه تعين أداء النسك عليه، فليس له أن يدفعه عنه إليه (بخلاف من له مسكن يسكنه لا يلزمه بيعه)

والفرق بينهما ما فى البدائع وغيره عن أبى يوسف أنه قال: إذا لم يكن له مسكن ولا =

☆..... اور اگر حج کے وقت کسی سال حج کے لئے رقم جمع نہیں تھی بلکہ ہر سال حج کا وقت گزرنے کے بعد رقم جمع ہوئی یا ہمیشہ حج کے وقت سے پہلے ہی رقم جمع ہوئی اور حج سے پہلے ہی خرچ ہو گئی تو ان صورتوں میں اس رقم کو مکان میں لگا دینا جائز ہے۔ (۱)

## مکروہات کا حکم

مکروہات کا حکم یہ ہے کہ جس عمل میں کسی مستحب کو ترک کرے گا اس کے ثواب میں کمی آئے گی، اور سنت مؤکدہ کو ترک کرنے پر سختی اور ڈانٹ بھی ہوگی اور واجب کو ترک کرنے پر عذاب ہوگا (اگر شرائط کے مطابق توبہ نہ کی) اور جزاء میں دم

= خادم ولہ مال یکفیه لقوت عیالہ من وقت ذہابہ إلى حین یبابہ ، وعندہ دراہم تبلغہ إلى الحج ، لا ینبغی أن یجعل ذلک فی غیر الحج ، فإن فعل أثم ؛ لأنہ مستطیع بملک الدراہم ، فلا یعذر فی التبرک ، ولا یتضرر بترک شراء المسکن والخادم ، بخلاف بیع المسکن والخادم فإنه یتضرر ببيعہا . (إرشاد الساری : (ص: ۲۰) باب شرائط الحج ، النوع الأول : شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۰) باب شرائط الحج ، فصل : شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۴۵۷) کتاب الحج ، مطلب : فیمن حج بمال حرام ، ط: سعید .

(۳) (فإن ملکہ) أى المال (قبل الوقت) أى قبل الأشهر أو قبل أن یتأهب أهل بلده (فله صرفه) أى فهو فی سعة من صرف المال (حيث شاء) من شراء مسکن و خادم و تزوج و نحو ذلک (ولا حج علیه) أى وجوباً ؛ لأنہ لا یلزمه التأهب فی الحال (وإن ملکہ فیہ) أى فی الوقت (فليس له صرفه إلى غیر الحج فلو صرفه لم یسقط الوجوب عنه) . (إرشاد الساری : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج ، النوع الأول : شرائط الوجوب ، الشرط السابع ، الوقت ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۲) باب شرائط الحج ، فصل : شرائط الوجوب ، السابع : الوقت ، ط: إدارة القرآن .

رد المحتار علی الدر المختار : (۲/۴۵۷) کتاب الحج ، مطلب : فیمن حج بمال حرام ، ط: سعید .

یا صدقہ دینا بھی لازم ہوگا، اور واجبات کے علاوہ مستحبات اور سنن ترک کرنے پر دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

## مکروہ اوقات میں طواف کرنا

مکروہ اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، طواف کرنا مکروہ نہیں ہے، البتہ اقامت اور خطبہ کے دوران طواف کرنا مکروہ ہے۔ (۲)

## مکہ کے علاوہ دوسری جگہ جانے والے پر عمرہ لازم نہیں

”ملازمت کا سفر اور عمرہ“ عنوان دیکھیں۔ (۱/۴۱۳)

(۱) (وحکمها) حکم المکروہات (دخول النقص) أى نقص الثواب (فی العمل) أى الذى ترک فیہ المستحب (و خوف العقاب) أى وتحقق العقاب فیما ترک فیہ السنة المؤکدة ، وتحقق العذاب فی ترک الإيجاب (و عدم الجزاء فیما عدا الواجب) أى وعدم لزوم الجزاء من الدم أو الصدقة فی ارتکاب شیء من المکروہات ، بخلاف ترک شیء من الواجبات . (إرشاد الساری : (ص: ۱۰۸) باب فرائض الحج و واجباته و سننه و مستحباته و مکروہاته ، فصل : فی مکروہات الحج ، حکم المکروہات ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۸) باب فرائض الحج و واجباته و سننه و مستحباته و مکروہاته ، فصل : مکروہاته ، ط: إدارة القرآن .

ثم الرکن لا یجزئ عنه البدل ولا یتخلص عنه الدم إلا بأتیان عینہ ، والواجب یجزئ عنه البدل إذا ترکہ ، ولو ترک السنن والآداب فلا شیء علیہ وقد أساء کذا فی شرح الطحاوی . ( الفتاویٰ الهندیة ، (۲۲۰/۱) کتاب المناسک ، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرضیتہ و وقته ، و شرائطه و أركانه و واجباته و سننه و آدابه و محظوراته ، ط: رشیدیہ )

(۲) والطواف عند الخطیة مطلقاً ولو ساکتاً ، وإقامة المکتوبة ، فإن ابتداء الطواف حینئذ مکروه بلاشبہ ، وأما إذا کان یمکنه إتمام الواجب علیہ ، وإحاقه بالصلاة وإدراک الجماعة ، فالظاهر أنه هو الأولی من قطعه (شرح) ولا یکره فی الأوقات التى یکره فیہ الصلاة . (غنیة الناسک : (ص: ۱۲۷) باب الطواف و أنواعه و أركانه و شرائطه و أحكامه ، فصل : مکروہاته ، تنبیہ ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۲۳۴) باب أنواع الأطوفة و أحكامها ، فصل : فی مکروہات الطواف ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة .

الدر مع الرد : (۲/۴۹۷) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعید .

## مکہ معظمہ سے واپسی

☆..... منی سے مکہ معظمہ واپس ہو کر جو حضرات فوراً وطن واپس جانا چاہتے ہیں یا مدینہ منورہ جانا چاہتے ہیں ان پر جانے سے پہلے طواف وداع کرنا واجب ہے، اگر بلا عذر چھوڑ دیا تو دم لازم ہو جائے گا۔

☆..... طواف زیارت کے بعد کیا گیا نقلی طواف بھی طواف وداع کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔

☆..... اگر کوئی شخص طواف وداع کے بغیر میقات سے باہر چلا جائے تو اس پر دم واجب ہو جائے گا، اس دم سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ دوبارہ عمرہ کا احرام باندھ کر حرم میں آئے اور پہلے عمرہ کرے پھر اس کے بعد طواف وداع کرے، صرف طواف وداع کے لئے میقات کے باہر سے عمرہ کے احرام کے بغیر آنا منع ہے۔

☆..... جو عورت مکہ مکرمہ سے واپسی کے وقت حائضہ ہو اس کے لئے طواف وداع کے لئے رُکنا لازم نہیں، وہ طواف وداع کئے بغیر وطن لوٹ سکتی ہے۔ (۱)

(۱) وهو واجب على الحاج الآفاقي ..... ولا يجب على المعتمر ..... والحائض والنفساء ..... وأما وقته فأوله بعد طواف الزيارة فلو طاف بعد الزيارة طوافاً يكون الصدر ولو في يوم النحر ولا آخر له ..... ويستحب بلا إحرام مالم يجاوز الميقات وإن جاوزه لم يجب الرجوع ويجب الدم وإن عاد فعليه الإحرام لعمره أو حج فإن رجع بدأ بطواف العمرة ثم بالصدر ولا شيء عليه، ويكون مسيئاً، والأولى أن لا يرجع بعد المجاوزة وبعث دماً؛ لأنه أنفع للفقراء وأيسر عليه، وإذا طهرت الحائض قبل أن تفارق بستان مكة يلزمها طواف الصدر وإن جاوزت أي جدران مكة ثم طهرت لم يلزمها ..... (إرشاد الساري: (ص: ۳۵۵-۳۵۷) باب طواف الصدر، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

الدر مع الرد: (۲/۵۲۳) كتاب الحج، مطلب في طواف الصدر، ط: سعيد.

البحر الرائق، (۲/۳۵۰، ۳۵۱) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

الفتاوى الهندية، (۲۳۲/۲۳۵) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية الحج، ط: رشيدية.

☆..... مکہ معظمہ سے واپسی کے وقت نہایت حزن و ملال کا اظہار کریں، اور اللہ کے گھر کی جدائی پر گریہ و زاری کے ساتھ واپس ہوں۔ (۱)

## مکہ معظمہ کا قیام

مکہ معظمہ میں جتنا بھی قیام نصیب ہو، اُسے غنیمت سمجھنا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ طواف اور عمروں کا اہتمام کرنا چاہیئے، زندگی میں ایسا سنہری موقع بار بار نصیب نہیں ہوتا۔ (۲)

## مکہ معظمہ میں قتل عام

ابو طاہر نے ”ہجر“ نامی شہر کو دار الحکومت بنانے کے بعد وہاں ایک نہایت (۱) ويرجع و وجهه إلى البيت متباكياً متحسراً على فراقه حتى يخرج من أسفل المسجد، قيل: من باب العمرة، وقيل: ينصرف ويمشي ويلتفت إلى البيت كالتحزن على فراقه. (إرشاد الساري: (ص: ۳۵۹) باب طواف الصدر، فصل: في صفة الطواف الوداع، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۹۳) باب طواف الصدر، فصل: في صفة طواف الوداع وما يتبعه مما يودع به البيت، ط: إدارة القرآن.

الفتاوى الهندية، (۲۳۵/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية.

(۲) وإذا دخل مكة فليغتنم مرة مقامه بها وليكثر من الطواف، وإذا مضت أيام التشريق أتى بعمره الإسلام أو بعمره التطوع، ويستحب الإكثار منها: قال ﷺ: ”تابعوا بين الحج والعمرة فإنهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة“ رواه الترمذی والنسائي.

وفي السراجية: وإذا مضت أيام التشريق فإنهم يعتمرون ماشاءوا بنية أنفسهم وآبائهم وإخوانهم اهـ. وينبغي أن لا يخرج من مكة حتى يختم القرآن فإن ذلك مستحب في المساجد الثلاثة وفي مهبط الوحي أكد (شرح). (غنية الناسك: (ص: ۱۸۹) باب رمي الجمار، فصل: قبيل طواف الصدر، ط: إدارة القرآن)

مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى: (ص: ۴۳۰، ۴۳۱) كتاب الحج، ط: قديمی.

إرشاد الساري: (ص: ۲۵۷-۲۵۹) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: فإذا فرغ من السعي .....، ط: إدارة القرآن.

عالیشان مسجد تعمیر کرائی تھی، اس مسجد کا نام اس نے ”دارالبحر ت“ رکھا، اب اس پر یہ شیطانی خیال سوار ہوا کہ لوگ کعبۃ اللہ شریف کا حج چھوڑ کر اس کے ”دارالبحر ت“ کا حج کیا کریں، لیکن اس مقصد کے حاصل کرنے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آرہی تھی، چنانچہ اس کی ترکیب اس نے یہ سوچی کہ حجر اسود کو مکہ معظمہ سے منتقل کر کے ”دارالبحر ت“ میں لگا دیا جائے، اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے وہ مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوا، یہ سہ ہجری تھا، اور اس سال منصور دہلیمی بغداد سے لوگوں کو حج کرانے کے لئے آیا تھا، ۸ ذوالحجہ کو ابوطاہر بہت بڑے لشکر کے ساتھ مکہ معظمہ پہنچ گیا، اور تنگی تلوار لے کر مسجد حرام میں گھوڑے پر سوار ہو کر داخل ہوا اور آتے ہی مسجد حرام کی سخت بے حرمتی شروع کر دی، شراب پی، گھوڑے کے سامنے سیٹی بجائی تو اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا، اس وقت بعض حاجی طواف کر رہے تھے، بعض نماز میں مصروف تھے، ابوطاہر کے ساتھ آنے والے قرمطی شیعوں نے اس کے کہنے پر حاجیوں کا قتل عام شروع کر دیا، مکہ مکرمہ شہر میں اور خاص مسجد الحرام میں ہر طرف حاجیوں کے خون کا دریا بہنے لگا، زمزم کا کنواں اور مکہ مکرمہ کے دوسرے بہت سے کنویں اور ندی نالے شہداء کی لاشوں سے بھر گئے، صرف بیت اللہ شریف میں سترہ سو طواف کرنے والے اور دیگر حاجیوں کو شہید کیا گیا اور شہداء کی تجہیز و تکفین بھی نہ کی گئی۔

مکہ کے امیر ابو محلب نے جب دیکھا کہ قرمطیوں کا ظلم و ستم کسی طرح نہیں رک رہا تو وہ مکہ کے چند معزز زلوگوں کا ایک وفد لے کر ابوطاہر کے پاس گیا، ابوطاہر نے سفارش کو قبول کرنے کے بجائے اپنی فوج کے ذریعے وفد کے تمام ارکان کو قتل کر دیا۔

اسی قتل و غارت گری کے دوران ابوطاہر نے بیت اللہ شریف کا دروازہ اکھڑا دیا، پھر میزاب رحمت (یعنی بیت اللہ شریف میں لگے ہوئے سونے کے پر نالے) کو اکھیڑنے کے لئے ایک آدمی کو کعبہ شریف کے اوپر چڑھایا، محمد بن ربیع بن

سلیمان کہتے ہیں: میں اس وقت تھوڑی دور کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا، سخت صدمہ کی وجہ سے میری زبان سے بے ساختہ نکلا: یا رب! ماأحلمک؟ (اے اللہ! آپ کی بردباری کی کوئی حد نہیں) جوں ہی میں نے یہ جملہ کہا وہ قرمطی منہ کے بل گر کر ہلاک ہو گیا، پھر ابوطاہر نے دوسرے آدمی کو اسی مقصد کے لئے اوپر چڑھنے کا کہا، وہ بھی گر کر ہلاک ہو گیا، پھر تیسرے آدمی کو کہا، لیکن خوف کی وجہ سے اسے اوپر چڑھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ یہ دیکھ کر ابوطاہر وہاں سے ہٹ گیا، قرمطیوں نے بجائے عبرت لینے کے بیت اللہ شریف کا دروازہ توڑ ڈالا، ابوطاہر کے کہنے پر بیت اللہ شریف کے غلاف کو اتار کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے لشکر میں تقسیم کر دیا، اور بیت اللہ شریف کے خزانے کو بھی لوٹ لیا۔ (۱)

(۱) رجع إلى بلدہ ہجر فابتنی بها دارا سماها دار الهجرة . (البداية والنهاية : ۸/۱۲) سنة ست و عشرين و ثلاثمائة ، ط: رشیدیہ

وفي سنة ست عشرة بنى القرامطة دارا سماها [ دار الهجرة ] . (تاريخ الخلفاء للسيوطي : ص: ۳۸۲) ط: نور محمد کار خانہ تجارت کتب

فيها خرج ركب العراق و أميرهم منصور الديلمي فوصلوا إلى مكة سالمين ، و توافت الركوب هناك من كل مكان و جانب و فج ، فما شعروا إلا بالقرامطی قد خرج عليهم في جماعته يوم التروية ، فانتهب أمولاهم و استباح قتالهم ، فقتل في رحاب مكة و شعابها و في المسجد الحرام و في جوف الكعبة من الحجاج خلقا كثيرا ، و جلس أميرهم أبو طاهر لعنه الله على باب الكعبة ، و الرجال تصرع حوله ، و السيف تعمل في الناس في المسجد الحرام في الشهر الحرام في يوم التروية ، الذي هو من أشرف الأيام ، و هو يقول : أنا الله و بالله أنا أنا أخلق الخلق و أفيهم أنا .

فكان الناس يفررون منهم فيتعلقون بأستار الكعبة فلا يجدى ذلك عنهم شيئا . بل يقتلون و هم كذلك و يطوفون فيقتلون في الطواف ، و قد كان بعض أهل الحديث يومئذ يطوف ، فلما قضى طوافه أخذته السيوف ، فلما وجب أنشد و هو كذلك ، ترى المحبين صرعى في ديارهم ، كفتية الكهف لا يدرون كم لبثوا فلما قضى القرمطی لعنه الله أمره و فعل ما فعل بالحجيج من الأفاعيل القبيحة ، أمر أن تدفن القتلى في بئر زمزم ، و دفن كثيرا منهم في أماكنهم من الحرم ، و في المسجد الحرم .

و ياحبذا تلک القتلة و تلک الضجعة ، و ذلك المدفن و المكان ، و مع هذا لم يغسلوا و لم يكفوا و لم يصل عليهم لأنهم محرمون شهداء في نفس الأمر . =

= وهدم قبة زمزم وأمر بقلع باب الكعبة ، ونزع كسوتها عنها ، وشققها بين أصحابه ، وأمر رجلاً أن يصعد إلى ميزاب الكعبة فيقتلعه ، فسقط على أم رأسه فمات إلى النار .

فبعد ذلك انكف النخيث عن الميزاب ، ثم أمر بأن يقلع الحجر الأسود فجاءه رجل بضربه بمثل في يده وقال : أين الطير الأبايل ، أين الحجارة من سجيل ؟ ثم قلع الحجر الأسود وأخذوه حين راحوا معهم إلى بلادهم ، فمكث عندهم ثنتين وعشرين سنة حتى ردوه ، كما سذكروا في سنة تسع وثلاثين فإنا لله وإنا إليه راجعون .

ولما رجع القرمطي إلى بلاده ومعه الحجر الأسود وتبعه أمير مكة هو وأهل بيته وجنده وسأله وتشفع إليه أن يرد الحجر الأسود ليضع في مكانه ، وبذل له جميع ماعنده من الأموال فلم يلتفت إليه ، فقاتله أمير مكة فقتله القرمطي وقتل أكثر أهل بيته ، وأهل مكة وجنده واستمر ذاهباً إلى بلاده ومعه الحجر وأموال الحجيج .

وقد أُلحِد هذا اللعين في المسجد الحرام إلحاداً لم يسبقه إليه أحداً ولا يلحقه فيه ، وسيجاريه على ذلك الذي لا يعذب عذابه أحد ، ولا يوثق وثاقه أحد . ( البداية والنهاية : ٨٢/١٢ ) سنة سبع عشر وثلاثمائة : ط : رشيديه )

— وحج بالناس منصور الديلمي ، فدخلوا مكة سالمين ، فوافاهم يوم التروية عدو الله أبو طاهر القرمطي فقتل الحجاج قتلاً ذريعاً في المسجد ، وفي فجاج مكة ، وقتل أمير مكة ابن محارب ، وقلع باب الكعبة ، واقتلع الحجر الأسود ، وأخذته إلى هجر ، وكان معه تسع مائة نفس ، فقتلوا في المسجد الحرام ألفاً وسبع مائة نسمة ، وصعد على باب البيت وصاح : ” أنا بالله وبالله أنا ..... يخلق الخلق وأقتلهم أنا “ .

وقيل إن الذي قتل بفجاج مكة وظاهرها ، زهاء ثلاثين ألفاً ، وسبى من النساء والصبيان نحو ذلك ، وأقام بمكة ستة أيام ، ولم يحج أحد .

قال محمد الأصبهاني : دخل قرمطي وهو سكران ، فصفر لفروسه ، فبال عند البيت ، وقتل جماعة ، ثم ضرب الحجر الأسود بدبوس ، فكسر منه قطعة ثم قلعه ، وبقي الحجر الأسود بهجر نيفا وعشرين سنة ، وقد بسطت شأنه في التاريخ الكبير . ( العبر في خبر من غبر :

٢٤٣/١ ) سنة سبع عشرة وثلاثمائة : ط : دار الكتب العلمية ، بيروت الطبعة الأولى ، ١٤٠٥ هـ ، ١٩٨٥ م ، وكذا في الكامل في التاريخ لابن الأثير : ٥٢/٤ ، ٥١ : ط : دار الكتب العلمية ، بيروت ، الطبعة الأربعة : ١٣٢٤ هـ ، ٢٠٠٦ م ، والمنظم في تاريخ الأمم والملوك : ( ٣٨٢/١٣ ، ٣٨١ ) ط : دار الكتب العلمية ، الطبعة الأولى : ١٢١٢ هـ ، ١٩٩٢ م )

وفي سنة سبع وثلاثمائة حج بالناس منصور الديلمي ، ودخلوا مكة سالمين ، فوافاهم يوم التروية عدو الله أبو طاهر القرمطي فقتل الحجاج قتلاً ذريعاً في المسجد وفي فجاج مكة =

= وقتل أمير مكة ابن محارب ، وقلع باب الكعبة ، واقتلع الحجر الأسود وأخذته إلى هجر ، وكان معه تسعمائة نفس فقتلوا في المسجد ألفاً وسبعمائة ، وصعد على باب البيت وصاح : ” أنا بالله وبالله أنا ..... يخلق الخلق وأفنيهم أنا وقيل : إن الذي قتل بفجاج مكة وظاهرها زهاء ثلاثين ألفاً وسبى من الناس والصبيان نحو ذلك ، وأقام بمكة ستة أيام ولم يحج أحد . وقال محمد الأصبهاني : دخل قرمطي وهو سكران فصفر لفروسه فبال عند البيت ، وقتل جماعة ، وضرب الحجر الأسود بدبوس فكسر منه ، ثم قلعه وبقي الحجر الأسود نيفاً وعشرين سنة ، ودفع لهم فيه خمسون ألف دينار ، فأبوا هكذا ذكر الذهبي في ” العبر “ . وذكر غيره : أنه لما دخل مكة في هذه السنة سفك الدماء حتى سال بها الوادي ، ثم رمى بعض القتلى في زمزم وملأها منهم ، وأصعد رجلاً ليقلع الميزاب فتروى على رأسه ومات . ثم انصرف ومعه الحجر الأسود وعلقه على الاسطوانة السابعة من جامع الكوفة ، يعتقد أن الحج ينتقل إليها ، واشتراه منه المطيع لله أبو القاسم . وقيل : أبو العباس الفضل بن المقتدر بثلاثين ألف دينار ، وأعيد إلى مكانه سنة تسع وثلاثين وثلاثمائة ، وبقي عندهم اثنين وعشرين سنة إلا شهراً . هكذا ذكر عز الدين بن جماعة .

أن المطيع اشتراه من أبي طاهر القرمطي وفيه نظر ؛ لأن أباطاهر مات قبل خلافة المطيع سنة اثنتين وثلاثين وثلاثمائة بهجر من جدري هللكه فلارحم الله منه مغرور إبرة على ما ذكره ابن الأثير وغيره . ولما أخذ القرمطي هلك تحته أربعون رجلاً ولما حمل أعيد إلى مكانه حمل على قعود أعجف فسمن تحته ، قال المسيحي : كانت مدة كبنونة الحجر الأسود عند القرمطي وأصحابه اثنين وعشرين سنة إلا أربعة أيام .

وفي كتاب السير من شرح الطحاوي لأبي بكر الرازي : استحقاق القتل لا يزول عن القرامطة المتسمية بالباطنية لعنهم الله بزعمهم أنهم مقرون بكلمة التوحيد والنبوة ؛ لأنهم ينقضون ذلك للحال بقولهم : إن للشريعة باطناً مراداً غير ما نقلته الأمة ، وكذلك أشباههم من معايير الملحدين . انتهى . ( تاريخ مكة المشرفة والمسجد الحرام والمدينة الشريفة والقبر الشريف : ١/٤٤٤ ، ١٤٨ ) ط : دار الكتب العلمية ، بيروت لبنان )

وفي هذه السنة دخل أبو طاهر بن أبي سعيد القرمطي مكة بعسكر يوم التروية والناس حول الكعبة مابين مصل و طائف و مشاهد ، فدخل المسجد الحرام بفروسه وركض بسيفه وهو سكران ووضع هو وجماعته السيف وقتلوا في المطاف ألفاً وسبعمائة ورموا بهم في بئر زمزم وقتلوا خارج المسجد أكثر من ثلاثين ألفاً وملؤا بهم الآبار والحفر ونهبوا الديار وسبوا الصغار وأخذوا خزانة الكعبة وما فيها من القناديل والكسوة والباب وقسم ذلك بين أصحابه وطلع على الباب وأنشد : =

= أنا بالله وبالله أنا يخلق الخلق وأفنيهم أنا

ولم يسلم الأمن أختفى في الجبال ولم يقف بعرفة ذلك العام إلا قليل وأمر بقلع الميزاب فطلع الكعبة رجل فأصيب بسهم من أبي قبيس فخر ميتا وطلع آخر فسقط ميتا فها بوا فقال أبو طاهر اتركوه فلم يظفر به ؛ لأن سدنته غيوه في بعض الشعاب و صار بزندقته يقول :

فلو كان هذا البيت لله ربنا لصب علينا النار من فوقنا صبا

لأننا حججنا حجة جاهلية

وأنا تركنا بين زمزم والصفاء جنائز لا تبغى سوى ربها ربا

ويقال أن عسكره سبعمائة نفس فلم يطق أحد رده خذلانا من الله تعالى وحمل

الحجر الأسود معه يريد أن يحج البيت إلى بيت بناه في هجر وخطب لعبد الله المهدي أول

الخلفاء العبيديين الفاطميين وكان أول ظهوره وكتب بذلك إلى عبد الله فكتب جوابه أن

أعجب العجب أرسالك بكتبك إلينا ممثنا بما ارتكبت في بلد الله الأمين من انتهاك حرمة

بيت الله الحرام الذي لم يزل محترما في الجاهلية والإسلام وسفكت فيها دماء المسلمين

وفسكت بالحجاج والمعتمرين وتجرات على بيت الله تعالى وقلعت الحجر الأسود الذي هو

يمين الله في أرضه يصافح به عباده وحملته إلى منزلك ورجوت أن أشكرك على ذلك

فلعنك الله ثم لعنك الله والسلام على من سلم المسلمين من لسانه ويده وقدم في يومه ما

ينجو به في غده فلما وصل إلى القرمطي انحرف عن طاعته وبعد عود القرمطي إلى هجر رماه الله

في جسده بداء حتى تقطعت أوصاله وتناثر الدود من لحمه وطال عذابه واستمر الحجر عندهم

نحو عشرين سنة طعما أن يتحول الحج إلى بلدهم وبذل لهم يحكم التركي مدبر الخلافة

خمسين ألف دينار في رد الحجر فأبوا وكذلك أرسل المنصور بن القائم بن المهدي العبيدي

إلى أحمد بن سعيد أخي طاهر بخمسين ألف دينار ليرده فلم يفعل ، ولما أيسست القرامطة من

تحويل الحج إلى بلدهم ردوه وحملوه على جمل هزيل فسمن ولما ذهبوا به إلى بلدهم مات

تحتة أربعون جملا وقالوا: أخذناه بأمر ورددناه بأمر. ( خلاصة الأثر في أعيان القرن الحادي

عشر: ( ٤٦/١ ، ٤٤ ) ط: مكتبة خياط ، شارع بلس ، بيروت ، لبنان )

بقي الحجر الأسود عندهم نيفا وعشرين سنة . ويقال : هلك تحتها إلى هجر أربعون

جملا ، فلما أعيد كان على قعود ضعيف ، فسمن . ( سير أعلام النبلاء : ( ١٥ / ٣٢١ ) رقم

الترجمة : ١٥٩ - القرامطي - ، ط: مؤسسة الرسالة بيروت ، الطبعة الثانية : ١٢٠٢ هـ / ١٩٨٣

( م

1 تاريخ الخلفاء للسيوطي : ( ص : ٣٨٣ ) ط: نور محمد كارخانه تجارت كتب ، كراتشي .

## مکہ مکرمہ

☆..... ”مکہ مکرمہ“ اسلامی شان و شوکت اور سطوت کا مظہر ہے ، اور اللہ کا پہلا گھر ”کعبہ“ اس کے جاہ و جلال اور فضل و کرم کا مرکز ہے ، نماز کے وقت تمام دنیا کے مسلمان کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں ، پوری دنیا میں یہی وہ جگہ ہے جہاں لاکھوں مسلمان حج کے لئے ہر سال جمع ہوتے ہیں ، مکہ شہر کو قرآن کریم میں ”ام القرى“ کہا گیا ہے۔ (۱)

## مکہ مکرمہ سے واپس آنے کے وقت

”طواف وداع“ عنوان دیکھیں۔ (۳/۱۳۳)

## مکہ مکرمہ کو مستقل وطن نہ بنانے والے کا حج

میقات سے باہر رہنے والے جن لوگوں نے مکہ مکرمہ کو ہمیشہ کے لئے مستقل

(۳) قال الله تعالى: ﴿ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وَضَعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بَكَّةَ مَبَارَكًا وَهَدَىٰ لِلْعَالَمِينَ ﴾ . إِنَّ أَوَّلَ

بَيْتٍ وَضَعَ لِلنَّاسِ هُوَ الْكَعْبَةُ لَا بَيْتَ الْمُقَدَّسِ وَأَنَّهُ جَعَلَهُ مَبَارَكًا يَدُومُ بِدَوَامِ الدُّنْيَا وَالْبَرَكَةُ لَا تَفَارِقُهُ

، فَكُلٌّ مِنْ يَلْتَمِسُهَا بِزِيَارَتِهِ وَحُجَّةِ وَطَوَافِ بِهِ يَجِدُهَا وَيَحْظِي بِهَا ، كَمَا جَعَلَهُ هَدًى لِلْعَالَمِينَ ،

فَالْمُؤْمِنُونَ يَأْتُونَ حُجَّاجًا وَعُمَرَاءَ فَتَحْصِلُ لَهُمْ بِذَلِكَ أَنْوَاعٌ مِنَ الْهَدَايَةِ وَالْمُصَلُّونَ فِي مَشَارِقِ

الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا يَسْتَقْبِلُونَ فِي صَلَوَتِهِمْ ، وَفِي ذَلِكَ مِنَ الْهَدَايَةِ لِلْحَصُولِ عَلَى الثَّوَابِ وَذِكْرِ اللَّهِ

والتقرب إليه أكبر هداية . ( أيسر التفاسير للجزائري : ( ١ / ١٩١ ) سورة آل عمران ، تحت

الآية : ٩٦ ، ط: مكتبة العلوم والحكم )

وهذا كتاب أنزلناه مبارك مصدق الذي بين يديه ولننذر أم القرى ومن حولها والذين

يؤمنون بالآخرة يؤمنون به وهم على صلواتهم يحافظون ﴿ . [ سورة الانعام ، الآية : ٩٢ ] وَإِنَّمَا

سُمِّيَتْ مَكَّةَ بِذَلِكَ لِأَنَّهَا قَبْلَةُ أَهْلِ الْقُرَى وَمَحْجَمُهُمْ وَمَجْتَمِعُهُمْ وَأَعْظَمُ الْقُرَى شَأْنًا وَقِيلَ : لِأَنَّ

الْأَرْضَ دَحِيتَ مِنْ تَحْتِهَا أَوْ لِأَنَّهَا مَكَانُ أَوَّلِ بَيْتٍ وَضَعَ لِلنَّاسِ . ( تفسير البيضاوي : ( ٢ / ٢٣٠ )

سورة الانعام تحت الآية : ٩٢ ، ط: دار الفكر بيروت )

تفسير الكشاف : ( ٢ / ٢٣ ) سورة الانعام ، تحت الآية : ٩٢ ، ط: قديمي .

وطن نہیں بنایا، بلکہ ملازمت یا کسی کام کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں رہتے ہیں، ایسے لوگ سعودی عرب سے باہر جانے کے بعد واپسی پر حج تمتع کر سکتے ہیں (ایسے لوگوں کا حکم مکہ مکرمہ میں مستقل رہنے والوں کا نہیں ہے) اور مستقل مکہ مکرمہ میں رہنے والے لوگ حج افراد کر سکتے ہیں، حج تمتع نہیں کر سکتے۔ (۱)

## مکہ مکرمہ میں داخلہ

مکہ مکرمہ میں ادب اور انکساری کے ساتھ داخل ہونا چاہیے، یہاں عاشقانہ انداز میں آنے کی ضرورت ہے، برہنہ سر، کفن بردوش، پریشان حال آنا چاہیے، یہی مکہ کے آداب ہیں، اپنے دینی و دنیوی مقاصد کے لئے دعا کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں کی معافی کے لئے استغفار کرتے ہوئے آنا چاہیے، اور دل میں یہ سمجھے کہ ایک گناہوں میں گرفتار قیدی ہے جو گناہ معاف کرنے والے بادشاہ کے سامنے پیش ہو رہا ہے۔ (۲)

(۱) الحادی عشر أن يكون من أهل الآفاق والآفاق كل ما داره خارج الميقات فلا تمتع لأهله ولا لأهل داخله (والعبارة للتوطن، فلو استوطن المكي في المدينة مثلاً فهو آفاقي ولو استوطن الآفاق بمكة) كالمدينة وغيره (فهو مكي) إلا أنه تقدم أن المتمتع الآفاقي إنما يصير مكيًا إذا اعتمر في الأشهر ثم استوطن بها وأنه لا يضره الإقامة وإن كانت شهرين. (إرشاد الساري: (ص: ۳۸۲) باب التمتع، فصل في شرائط التمتع وهي أحد عشر الحادي عشر أن يكون آفاقيًا، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

(۲) وإذا أحرم من الميقات وتوجه إلى مكة وإذا وصل أول حد الحرم يستحب أن يستحضر الخشوع والحضور في قلبه وجسده ما أمكنه، وأن يدخله راجلاً حافياً حاسراً رأسه ولو ساعة إن كان به عذر، قال ابن عباس رضي الله عنهما: كانت الأنبياء يدخلون الحرم مشاة حفاة ويطوفون بالبيت ويقضون المناسك مشاة حفاة، رواه ابن ماجه. وأن يلازم الدعاء والاستغفار. (غنية الناسك: (ص: ۹۵) باب دخول مكة وحرمها زادها الله تعالى تشريعاً وتعظيماً ط: إدارة القرآن) وإذا وصل المحرم أول الحرم فعليه بالسكينة والوقار والدعاء بقضاء الأوتار والإكثار من =

## مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے.....

☆..... میقات سے باہر رہنے والے لوگوں کے لئے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے جس جگہ بھی میقاتوں میں سے کسی میقات کی محاذات آئے گی، اس محاذات کے اندر داخل ہونے سے پہلے پہلے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا واجب ہوگا۔ (۱) ورنہ دم لازم آئے گا، ہاں اگر واپس میقات آکر احرام باندھ لے گا تو دم ساقط ہو جائے گا۔ (۲)

☆..... یہ مواقیت ان تمام لوگوں کے لئے ہیں جو میقات کی حدود سے باہر پوری دنیا میں کہیں بھی رہتے ہوں۔ (۳)

= الاستغفار لحط الأوزار، والأفضل أن يدخله حافياً راجلاً حاسراً كمسجون يعرض على الملك الغفار. (إرشاد الساري: (ص: ۱۷۷) باب دخول مكة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

الدر مع الرد: (۲/۳۹۲) كتاب الحج، باب الإحرام، مطلب في دخول مكة، ط: سعيد.

(۱) وحكمها: وجوب الإحرام منها لأحد النسكين وتحريم تأخيرها عنها لمن أراد دخول مكة أو الحرم وإن كان لقصد التجارة أو غيرها ولم يرد نسكاً ولزوم الدم بالتأخير و وجوب أحد النسكين وأعيان هذه ليست بشرط بل الواجب عينها أو حذوها، فمن سلك غير ميقات براً أو بحراً اجتهد وأحرم إذا حاذى ميقاتاً منها ومن حذو الأبعد أولي. (إرشاد الساري: (ص: ۱۱۳) باب المواقیت، فصل: في مواقیت أهل الآفاق، أحكام مواقیت أهل الآفاق، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۶۲) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام، مطلب: في دخول الآفاقي بغير إحرام، ط: إدارة القرآن.

الفتاوى الهندية: (۱/۲۲۱) كتاب المناسك، الباب الثاني في المواقیت، ط: رشيدية.

(۲) (ولو ترك وقته) أي ميقاته الذي جاوزه (وأحرم من آخر) أي من ميقات آخر ولو أقرب من الأول إلا أن الأول هو الأفضل (سقط عنه الدم) أي ولا يشترط في سقوط الدم عنه أنه يعود إلى ميقاته الذي تجاوز عنه بخصوصه، (إرشاد الساري: (ص: ۱۱۴) باب المواقیت، فصل: في مواقیت أهل الآفاق، أحكام مواقیت أهل الآفاق، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

الفتاوى الهندية: (۱/۲۲۱) كتاب المناسك، الباب الثاني في المواقیت، ط: رشيدية.

الدر مع الرد: (۲/۴۷۶) كتاب الحج، مطلب: في المواقیت، ط: سعيد.

(۳) (وهن) أي هذه المواقیت (لهن) أي لأهلهن كما في نسخة، والمعنى لأهل الأماكن المذكورة المختصة لهذه المواقیت (ولمن أتى عليهن) أي على هذه المواقیت (من غير أهلهن) =

## مکہ مکرمہ میں مکتب کے سامنے

مکہ مکرمہ کی حدود میں بس داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے معلم کے دفتر یعنی ”مکتب نمبر فلاں“ کے سامنے کھڑی ہوگی، تو حجاج کرام بس سے باہر نہ نکلیں بلکہ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھے رہیں، اور کچھ لوگ بس میں آکر آپ سے کچھ پوچھیں گے تو آپ اس کا صحیح جواب دیں، اور کھانے پینے کے لئے کھجور، بسکٹ، فروٹ اور مختلف قسم کے جوس وغیرہ پیش کریں گے تو آپ وہ چیزیں لے کر کھا سکتے ہیں۔

☆..... بس میں آپ کو معلم کی طرف سے ایک پٹکا دیا جائے گا، جس میں آپ کے معلم کا نام، مکتب نمبر اور پتہ درج ہوگا، اور بلڈنگ نمبر لکھا ہوگا اس کو آپ اپنے ہاتھ میں باندھ لیں خاص طور پر مستورات کو بھی پہنا دیں، اللہ نہ کرے گم ہونے کی صورت میں، راستہ یا بلڈنگ بھول جانے کی صورت میں یہ پٹکا بہت کام آتا ہے، اس کو دکھا کر آپ اپنی رہائش گاہ یا مکتب تک آسانی سے پہنچ سکتے ہیں۔

☆..... جب آپ کی بس رہائشی بلڈنگ تک پہنچ جائے تو اتر کر سب سے پہلے اپنے سامان کو بس سے اتار کر چیک کر لیں ورنہ معمولی غفلت کی صورت میں سامان گم ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے، اگر سامان گم ہو گیا تو پھر ملنا مشکل ہوگا۔

☆..... اس کے بعد بلڈنگ کے اپنے مقررہ کمرے میں منتقل ہو جائیں، جھگڑا فساد سے دور رہیں۔

☆..... جو لوگ پرائیوٹ حج گروپ کے بغیر کسی اور طریقہ سے جا رہے ہیں

= أی من غیر أصحاب هذه المواقیت من المواضع المذكورة . (إرشاد الساری : (ص : ۱۱۲)

باب المواقیت ، فصل : فی مواقیت أهل الآفاق ، ط : الإمدادیة ، مكة المكرمة )

الدر مع الرد : ( ۲/ ۴۷۵ ) كتاب الحج ، مطلب فی المواقیت ، ط : سعید .

البحر الرائق : ( ۲/ ۳۱۷ ) كتاب الحج ، ط : سعید .

وہ ”مکتب“ میں پہنچ کر اپنی رہائش کا خود انتظام کریں، اگر کسی واقف کا ریاشتہ دار کے پاس ٹھہرنا ہے تو اس کی کاروائی مکمل کریں۔

☆..... مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد ایک دو روز میں ”مکتب“ کی طرف سے ایک فوٹو والا کارڈ ہر حاجی کو دیا جاتا ہے یہ کارڈ دراصل آپ کے پاسپورٹ کی جگہ ہے، جس میں مکتب اور رہائش وغیرہ کی تمام تفصیلات درج ہوتی ہیں، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ہر وقت اس کارڈ کو اپنے ساتھ رکھنا چاہیے، یہ بہت قیمتی اور ضروری چیز ہے اگر اس کارڈ کے لئے آپ سے تصویر مانگیں تو ایک تصویر نام لکھ کر دیدیں۔

☆..... اسی طرح منی جانے سے چند روز پہلے اور عرفات کے جائے قیام وغیرہ کے بارے میں خیمہ نمبر کے ساتھ ایک کارڈ مکتب کی طرف سے دیا جاتا ہے اُسے لینا نہ بھولیں اور حج کے سفر میں اس کارڈ کو ہر وقت اپنے پاس رکھیں ورنہ منی جانے کے بعد خیمہ تلاش کرنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ ہر خیمہ اور ہر گلی ایک جیسی ہے۔

## مکہ مکرمہ میں ملازم واپسی میں تمتع کر سکتا ہے

”مکہ مکرمہ کو مستقل وطن نہ بنانے والے کاج“، عنوان دیکھیں۔ (۱۲۶/۴)

## مکہ مکرمہ میں نماز پڑھتے وقت

مکہ مکرمہ میں نماز پڑھتے وقت اس کا ضرور دھیان رکھا جائے کہ نمازی کا رخ کعبہ مشرفہ کی طرف اس طرح رہے کہ نمازی کے چہرے سے سیدھی لکیر کھینچی جائے تو وہ بیت اللہ شریف کے کسی حصہ سے گزر کر آگے جائے، اس کی علامت کے طور پر پوری مسجد حرام میں پتھر کی پٹیاں ترتیب سے لگائی گئی ہیں ان کا خیال کر کے نماز میں کھڑے ہوں، بہت سے حضرات اس سلسلہ میں کوتاہی کرتے ہیں اور جدھر موقع ملے کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے، مسجد حرام کے اندر عین کعبہ کی

طرف رُخ کرنا ضروری ہے، ورنہ نماز صحیح نہ ہوگی، البتہ مسجد حرام کے باہر عین کعبہ کی طرف رُخ کرنا ضروری نہیں بلکہ مسجد کی طرف رُخ کرنا کافی ہوتا ہے، اور درواز علاقوں کے لئے مسجد حرام کی بھی شرط نہیں بلکہ صرف جہت کافی ہے۔ (۱)

## مکہ میں آیا ہوا شخص حج کا احرام کہاں سے باندھے؟

☆..... اگر کوئی شخص کسی کام سے، یا ڈیوٹی پر یا کسی رشتہ دار سے ملنے یا مریض کی عیادت کے لئے یا تجارت وغیرہ کی غرض سے مکہ مکرمہ آیا ہوا ہے اور حج کا وقت آگیا اور اُس نے حج کرنے کا ارادہ کر لیا تو وہ اپنی جائے اقامت سے حج کا احرام باندھ سکتا ہے۔

☆..... جو شخص مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کر کے حلال ہونے کے بعد کچھ دن کے

(۱) (فللمکی) وكذا المدني لثبوت قبلتها بالوحي (إصابة عينها) يعم المعاین وغيره لكن في البحر أنه ضعيف، والأصح أن من بينه وبينها حائل كالغائب وأقره المصنف قايلاً: والمراد بقوله (فللمكي) مكى يعاین الكعبة (ولغيره) أي: غير معاینها (إصابة جهتها) بأن يبقى شيء من سطح الوجه مسامتا للكعبة أو لهوائها.

وفي الرد: (قوله: وأقره المصنف) أي في المنح، لكن قال في شرحه علي زاد الفقير: إطلاق الممتن والشروح والفتاوى يدل على أن المذهب الراجح عدم الفرق بين ما إذا كان بينهما حائل أو لا. وفي الفتح: وعندی فی جواز التحری مع إمكان صعوده إشكال؛ لأن المصير إلى الدليل الظني، وترك القاطع مع إمكانه لا يجوز. وقد قال في الهداية: الاستخبار فوق التحري فإذا امتنع المصير إلى ظني لا مكان ظني أقوى منه فكيف يترك اليقين مع الظن. (الدر مع الرد: ۱۳۴/۲، ۱۳۵) كتاب الصلاة، مبحث في استقبال القبلة، ط: رشيدية

اتفقوا على أن القبلة في حق من كان بمكة عين الكعبة فيلزمه التوجه إلى عينها..... ولا فرق بين أن يكون بينه وبينها حائل من جدار أو لم يكن..... ومن كاخارجاً عن مكة فقبلته جهة الكعبة..... (الهندية: ۲۳/۱) كتاب الصلاة، الباب الثالث: في شروط الصلاة، الفصل الثالث: في استقبال القبلة، ط: رشيدية

بدائع الصنائع: (۳۰۸/۱) كتاب الصلاة، فصل في شرائط الأركان، ط: رشيدية.

لئے وہاں رہتا ہے وہ مکہ والوں کے حکم میں ہوتا ہے، اس کی میقات حج کے لئے حرم شریف کی حدود کے اندر اور عمرہ کے لئے حرم شریف کی حدود سے باہر ہے، اور مسجد عائشہ سے عمرہ کا احرام باندھنا افضل ہے۔ (۱)

## مکہ میں آیا ہوا شخص عمرہ کا احرام کہاں سے باندھے؟

☆..... اگر کوئی شخص کسی بھی کام یا غرض سے مکہ مکرمہ آیا ہوا ہے، اور وہ عمرہ کرنا چاہتا ہے تو اُسے حرم کی حدود سے نکل کر تنعیم میں مسجد عائشہ یا جعرانہ یا حدود حرم سے باہر کسی اور جگہ سے احرام باندھ کر آنا ہوگا، حرم کے اندر احرام باندھنا صحیح نہیں ہوگا۔ (۲)

☆..... جو شخص مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد عمرہ کر کے حلال ہو کر کچھ دن کے لئے بھی وہاں رہتا ہے، وہ مکہ والوں کے حکم میں ہوتا ہے، اس لئے اس کی میقات مکہ والوں کی میقات کی طرح ہوتی ہے یعنی حج کے لئے حرم شریف کی حدود اور عمرہ کے لئے حرم شریف سے باہر مسجد عائشہ یا جعرانہ وغیرہ میں جا کر عمرہ کا احرام باندھے، اور مسجد عائشہ سے عمرہ کا احرام باندھنا افضل ہے۔ (۳)

(۱، ۲، ۳) وأما ميقات أهل الحرم والمراد به كل من كان داخل الحرم، سواء كان أهله أو لا، مقيماً به أو مسافراً، فالحرم للحج فيحرمون من دورهم ومن المسجد أفضل، وجاز تأخيرهم إلى آخر الحرم (طوالع) والحل للعمرة، والأفضل إحرامها من التنعيم من معتمر عائشة رضي الله عنها..... وقد يتغير الميقات بتغيير الحال..... وكذا الآفاقي أو البستاني إذا دخل مكة أو الحرم فهو وقته للحج والحل للعمرة كل ذلك إذا دخله أو خرج إليه لحاجة وإن لم ينو الإقامة به فإن قصده للحاجة، بل للإحرام منه تاركاً وقته عمدًا لا يكون من أهل ما خرج إليه لحاجة أو دخل فيه فعليه العود إلى وقته والإحرام منه. (غنية الناسك: (ص: ۵۸) باب المواقيت، فصل: وأما ميقات أهل الحرم، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري: (ص: ۱۱۷، ۱۱۸) باب المواقيت، فصل: في ميقات أهل الحرم، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

الدر مع الرد: (۵۵۴/۳) كتاب الحج، مطلب: في المواقيت، ط: رشيدية.

## مکہ میں قصدِ داخل ہوا

مکہ مکرمہ میں قصدِ داخل ہونے کی صورت میں میقات سے احرام باندھ کر داخل ہونا لازم ہے۔ (۱)

## مکہ والا آفاق سے واپسی پر کون سا حج کر سکتا ہے؟

☆.....جن لوگوں کا وطن اصلی حرم یا حل میں ہے، اگر وہ لوگ کسی وجہ سے حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے میقات سے باہر جائیں گے (مثلاً مدینہ منورہ یا دوسرے کسی ملک) تو واپسی پر حج افراد یا قرآن کر سکتے ہیں، حج تمتع نہیں کر سکتے، اور اگر حج کے مہینے شروع ہونے کے بعد میقات سے باہر جائیں گے تو واپسی پر صرف افراد کر سکتے ہیں، قرآن اور تمتع نہیں کر سکتے۔ (۲)

(۱) وحریم تأخیر الإحرام عنها کلها لمن أى لآفاقی قصد دخول مکة یعنی الحرم ولولحاجة غیر الحج . ( الدر المختار : ( ۴۷۷/۲ ) کتاب الحج ، مطلب : فی المواقیف ، ط : سعید )  
 (۲) الہندیہ : ( ۲۲۱/۱ ) کتاب المناسک ، الباب الثانی : فی المواقیف ، ط : رشیدیہ .  
 التاتاریخانیہ : ( ۴۷۵/۲ ) کتاب المناسک ، الفصل الرابع : فی بیان مواقیف الإحرام وما یلزم مجاوزتها بغير إحرام ، ط : إدارة القرآن .

(۲) ولو خرج المکی إلى الکوفة لحاجة وقرن صح قرآنہ مسنوناً ؛ لأن عمرته وحجته میقاتان فصار بمنزلة الآفاقی والإلمام لا یبطل القرآن ، هكذا أطلق صاحب الهدایة والمبسوط والكافی والمجمع وغيرهم ، وقید الإمام المحبوبي فی ” الجامع الصغير “ ومشی علیہ فی اللباب بأن المکی إنما یصح قرآنہ إذا خرج إلى الآفاق قبل أشهر الحج ، فأما إذا دخل علیہ أشهر الحج وهو بمكة صار ممنوعاً من القرآن شرعاً فلا یغیر ذلك بخروجه من المیقات ، هكذا روى عن محمد ..... أما لو خرج المکی إلى الکوفة لحاجة فی أشهر الحج أو قبلها واعتذر فی أشهر الحج وحج من عامه ، فلا یكون متمتعاً بالاتفاق سواء ساق الهدی أو لم یسقه لوجود الإلمام الصحیح کذا فی عامة الكتب . ( غنیة الناسک : ( ص : ۲۲۴ - ۲۲۶ ) باب التمتع ، فصل : فی تصور وجود قرآن المکی وعدم تصور تمتعه وتصور کلیهما للآفاقی الذی صار مکياً ، ط : إدارة القرآن )

إرشاد الساری : ( ص : ۳۷۸ ) باب القرآن ، فصل : فی قرآن المکی ، وأيضاً : ( ص : ۳۸۴ ) باب التمتع ، فصل : فی شرائط التمتع وهي أحد عشر ، الحادی عشر : أن یكون آفاقیاً ، ط : الإمدادیة ، مكة المكرمة =

☆.....جن لوگوں نے حرم یا حل میں وطن اصلی نہیں بنایا صرف ملازمت یا تجارت وغیرہ کے لئے حرم یا حل میں مقیم ہیں، اگر یہ لوگ حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے میقات سے باہر جائیں گے تو واپسی پر افراد یا تمتع یا قرآن کر سکتے ہیں، اور اگر حج کے مہینے شروع ہونے کے بعد میقات سے باہر جائیں گے تو واپسی پر صرف افراد کر سکتے ہیں، تمتع اور قرآن نہیں کر سکتے، خواہ ان کا وطن اصلی ہو یا نہ ہو۔ (۱)

## مکہ والوں کے لئے اشہر حج میں عمرہ کرنا

☆.....مکہ والے اور جو شخص مکہ والوں کے حکم میں ہے یعنی میقات کے اندر یا عین میقات پر رہنے والے لوگ یا جو شخص اشہر حج سے پہلے سے مکہ مکرمہ میں مقیم ہے اگر ان لوگوں کا اسی سال حج کرنے کا ارادہ ہے تو اشہر حج (شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ) میں ان کے لیے عمرہ کرنا مکروہ ہے، اور اگر اسی سال حج کرنے کا ارادہ نہیں ہے تو اشہر حج میں عمرہ کرنا مکروہ نہیں ہے۔ (۲)

= الفتاویٰ الہندیہ : ( ۲۳۹/۱ ) کتاب المناسک ، الباب السابع فی القرآن والتمتع ، ط : رشیدیہ .

(۱) وأما الآفاقی إذا دخل المیقات أو دخل مكة بعمره وحل منها قبل أشهر الحج ، فإن مکث بها حتی دخل أشهر الحج فهو کالمکی بالاتفاق وإن خرج إلى الآفاق قبل أشهر الحج ، فکالآفاقی بالاتفاق أو فیها فکالمکی عند أبي حنيفة ، إلا أن یعود إلى أهله وکالآفاقی عندهما . ( غنیة الناسک : ( ص : ۲۲۷ ) باب التمتع ، فصل : تصور وجود قرآن المکی وعدم تصور تمتعه وتصور کلیهما للآفاقی الذی صار مکياً ، ط : إدارة القرآن )

إرشاد الساری : ( ص : ۳۶۳ ) باب القرآن : فی شرائط صحة القرآن ، السادس : أن یكون آفاقیاً ولو حکماً ، وأيضاً فیہ : ( ص : ۳۸۴ ) باب التمتع ، فصل فی شرائطه ، الحادی عشر أن یكون من أهل الآفاق ، ط : الإمدادیة ، مكة المكرمة .

الدر مع الرد : ( ۵۳۹/۲ ) کتاب الحج ، باب التمتع ، ط : سعید .

(۲) (ویکرہ فعلہا فی أشهر الحج لأهل مكة ومن بمعناهم) أى من المقیمین ومن فی داخل المیقات ؛ لأن الغالب علیهم أن یحجوا فی سنتهم فیکونوا متمتعین وهم عن التمتع ممنوعون ، =

☆..... اسی سال حج کا ارادہ ہوتے ہوئے عمرہ کیا پھر حج کیا تو حدود حرم میں دم جبر دینا لازم ہوگا۔ (۱)

## مکہ والے احرام کہاں سے باندھیں؟

☆..... مکہ والے حج کا احرام حرم کی حدود کے اندر سے باندھیں، اور عمرہ کا احرام حرم کی حدود سے باہر نکل کر ”حل“ میں باندھیں، البتہ عمرہ کا احرام مسجد عائشہ سے باندھنا زیادہ بہتر ہے۔ (۲)

= وإلا فلا منع للمكي عن العمرة المفردة في أشهر الحج، إذا لم يحج في تلك السنة ومن خالف فعليه البيان واثبات البرهان. (إرشاد الساري: (ص: ۲۵۶) باب العمرة، فصل: في وقتها، ط: الإمدادية، مكة المكرمة) غنية الناسك: (ص: ۱۹۹) باب العمرة، وتسمى الحج الأصغر، عمرة المكي في أشهر الحج، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۴/۳۷۲) كتاب الحج، مطلب: أحكام العمرة، ط: سعيد. (۱) لاقران لأهل مكة أى حقيقة أو حكماً ولا لأهل المواقيت ..... فمن قرن منهم كان مسيئاً وعليه دم جبر ..... (إرشاد الساري: (ص: ۳۷۸) باب القرآن، فصل: في قران المكي، ط: الإمدادية، مكة المكرمة) ليس لأهل مكة وأهل المواقيت ومن بينها وبين مكة تمتع، فمن تمتع منهم كان عاصياً ومسيئاً وعليه لإسنائه دم. (إرشاد الساري: (ص: ۳۸۵، ۳۸۶) باب التمتع، فصل: في تمتع المكي ومن في معناه، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۲۰) باب التمتع، فصل، ط: إدارة القرآن. والمكي ومن في حكمه يفرد فقط، ولو قرن أو تمتع جاز وأساء وعليه دم جبر. (الدر مع الرد: (۵/۳۹۲) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد.

(۲) وأما ميقات أهل الحرم والمراد به كل من كان داخل الحرم سواء كان أهله أو لا، مقيماً به أو مسافراً فالحرم للحج، فيحرمون من دورهم ومن المسجد أفضل، وجاز تأخيرها إلى آخر الحرم (طوالع) والحل للعمرة، والأفضل إحرامها من التنعيم من معتمر عائشة رضي الله عنها. (غنية الناسك: (ص: ۵۷، ۵۸) باب المواقيت، فصل: وأما ميقات أهل الحرم، ط: إدارة القرآن) (إرشاد الساري: (ص: ۱۱۷) باب المواقيت، فصل: في ميقات أهل الحرم، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

الدر مع الرد: (۴/۳۷۸) كتاب الحج، مطلب في المواقيت، ط: سعيد.

☆..... مکہ والے یا جو لوگ میقات کے باہر سے آکر مکہ مکرمہ میں عمرہ یا حج کے لئے رہائش پذیر ہو گئے ان کے لئے عمرہ کرتے وقت حرم کی حدود سے باہر حل سے احرام باندھنا لازم ہے، اگر ان میں سے کوئی شخص حدود حرم کے اندر اپنے مکان سے احرام باندھ کر عمرہ کرے گا تو حدود حرم میں دم دینا لازم ہوگا۔

☆ مکہ والے حج کا احرام اپنے مکان سے باندھیں گے۔

دونوں میں فرق یہ ہے کہ حج حدود حرم سے باہر عرفات کے میدان میں ہوتا ہے اور عمرہ حدود حرم کے اندر بیت اللہ اور صفا مروہ میں ہوتا ہے، اس لئے حج کا احرام حدود حرم سے باندھ کر باہر جانا ہے، اور عمرہ کا احرام حدود حرم کے باہر سے باندھ کر حرم کے اندر جانا ہے تاکہ سفر کا تحقق ہو۔ (۱)

## مکہ والے تمتع نہ کریں

مکہ میں رہنے والے اور جو لوگ میقات کے اندر حل میں رہتے ہیں، اسی طرح جو شخص اشہر حج سے پہلے سے مکہ میں مقیم ہیں ان کے لئے تمتع کرنا جائز نہیں، صرف حج

(۱) من مكة بمكة مكياً أو إفاقياً فميقاته في الحج الحرم ..... وميقاته في العمرة من أدنى الحل، ولو بأقل من خطوة من أى جانب شاء ليتحقق وقوع السفر؛ لأن أداء الحج في عرفة وهى في الحل، فيكون الإحرام من الحرم، وأداء العمرة في الحرم فيكون الإحرام من الحل ليجمع في إحرامه بين الحل والحرم إذ هو شرط في كل إحرام، فإن أحرم بها في الحرم انعقد وعليه دم إلا أن خرج بعدم إحرامه إليه. (الفقه الاسلامي وأدلتها: (۶۹/۳) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الأول، المبحث الثالث، المطلب الثاني: ميقات الحج والعمرة المكاني، ط: دار الفكر بيروت)

(قوله: للمكي الحرم للحج والحل للعمرة) أى ميقات للمكي إذا أراد الحج الحرم، فإن أحرم له من الحل لزمه دم، وإذا أراد العمرة الحل، فإذا أحرم بها من الحرم لزمه؛ لأنه ترك ميقاته فهما وهو يجمع عليه والمراد بالمكي من كان داخل الحرم سواء كان بمكة أو لا، وسواء كان من أهله أو لا. (البحر الرائق: (۳۱۹/۲) كتاب الحج، قبيل: باب الإحرام، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۴/۳۷۸) كتاب الحج، مطلب في المواقيت، قبيل، فصل: في الإحرام، ط: سعيد.

افراد کریں، اگر کسی نے حج تمتع کیا تو ہو جائے گا، لیکن دم دینا لازم ہوگا۔ (۱)

## مکہ والے حج کا احرام کہاں سے باندھیں

”مکہ والے احرام کہاں سے باندھیں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۳۵/۴)

## مکہ والے حج کے ایام میں عمرہ نہ کریں

مکہ والوں کے لئے حج کے ایام میں عمرہ کرنا مکروہ ہے، حج کے ایام کے علاوہ باقی دنوں میں عمرہ کرنا بلا کراہت درست ہے۔ (۲)

## مکہ والے صرف حج افراد کریں

مکی اور جو لوگ مکہ والوں کے حکم میں ہیں، یعنی عین میقات یا میقات کے اندر رہنے والے ہیں، ان کے لئے تمتع اور قرآن منع ہے صرف حج افراد کر سکتے ہیں، اگر مکہ والوں نے حج تمتع اور حج قرآن کر لیا تو حج ہو جائے گا البتہ دم دینا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱) تخریج ”مکہ والے صرف حج افراد کریں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۲) السنۃ کلہا وقت لہا إلا أنہ یکوہ تحریمًا انشاء إحرامہا فی الأيام الخمسة . (إرشاد الساری : (ص: ۵۵) باب العمرۃ ، فصل فی وقتہا ، ط: الإمدادیۃ ، مکۃ المکرمۃ )

غنیۃ الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرۃ وتسمی الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

الفتاویٰ الہندیۃ : (۲۳۷/۱) کتاب المناسک ، الباب السادس فی العمرۃ ، ط: رشیدیہ کوئٹہ .  
(۳) لاقرآن لأهل مکۃ أى حقیقۃً أو حکماً ولا لأهل المواقیث ..... فمن قرن منهم کان مسیئاً وعلیہ دم جبر ..... (إرشاد الساری : (ص: ۳۷۸) باب القرآن ، فصل : فی قرآن المکی ، ط: الإمدادیۃ ، مکۃ المکرمۃ )

ليس لأهل مکۃ وأهل المواقیث ومن بینہما وین مکۃ تمتع ، فمن تمتع منهم کان عاصیاً ومسیئاً وعلیہ لإسائتہ دم . (إرشاد الساری : (ص: ۳۸۵ ، ۳۸۶) باب التمتع ، فصل : فی تمتع المکی ومن فی معناه ، ط: الإمدادیۃ ، مکۃ المکرمۃ )

غنیۃ الناسک : (ص: ۲۲۰) باب التمتع ، فصل ، ط: إدارة القرآن .

والمکی ومن فی حکمہ یفرد فقط ، ولو قرن أو تمتع جاز وأساء وعلیہ دم جبر . (الدر مع الرد : (۵۳۹/۲) کتاب الحج ، باب التمتع ، ط: سعید .

## مکہ والے عمرہ کا احرام کہاں سے باندھیں؟

☆..... مکہ مکرمہ سے عمرہ کرنے والوں کے لئے عمرہ کے احرام کی میقات ”حل“ ہے، اس لئے حل میں جا کر جس جگہ چاہیں احرام باندھیں لیکن تنعیم (مسجد عائشہ) سے احرام باندھنا افضل ہے، اس کے بعد جرآنہ سے احرام باندھنا افضل ہے۔ (۱)

☆..... مکہ والے حرم کی حدود سے باہر کہیں سے بھی عمرہ کا احرام باندھ سکتے ہیں، البتہ تنعیم سب سے قریب ہے اس لئے وہاں سے احرام باندھنا آسان ہے۔ (۲)  
”مکہ والے احرام کہاں سے باندھیں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

## مکہ والے قرآن نہ کریں

مکہ میں رہنے والے اور جو لوگ میقات کے اندر حل میں رہتے ہیں، اسی طرح جو شخص اشہر حج سے پہلے سے مکہ میں مقیم ہے ان کے لئے قرآن کرنا جائز نہیں، صرف حج افراد کریں، اگر قرآن کریں گے تو ہو جائے گا لیکن دم دینا لازم ہوگا۔ (۳)

(۲، ۱) وأما میقات أهل الحرم والمراد به کل من کان داخل الحرم سواء کان أهله أو لا ، مقيماً به أو مسافراً فالحرم للحج ، فبحرمون من دورهم ومن المسجد أفضل ، وجاز تأخيره إلى آخر الحرم (طوالع) والحل للعمرة ، والأفضل إحرامها من التنعيم من معتمر عائشة رضی اللہ عنہا ثم من الجعرانة . (غنیۃ الناسک : (ص: ۵۷ ، ۵۸) باب المواقیث ، فصل : وأما میقات أهل الحرم ، ط: إدارة القرآن )  
(إرشاد الساری : (ص: ۱۱۷) باب المواقیث ، فصل : فی میقات أهل الحرم ، ط: الإمدادیۃ ، مکۃ المکرمۃ .

الفتاویٰ الہندیۃ : (۲۲۱/۱) کتاب المناسک ، الباب الثانی فی المواقیث ، ط: رشیدیہ .  
الدر مع الرد : (۴۷۸/۲) کتاب الحج ، مطلب فی المواقیث ، ط: سعید .

(۳) تخریج ”مکہ والے صرف حج افراد کریں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

## مکہ والے نے تمتع کر لیا

مکہ والوں کو حج افراد کرنا چاہیئے، ان کے لئے حج تمتع کرنا منع ہے، تاہم اگر حج تمتع کر لیا تو حج ہو جائے گا اور دم دینا لازم ہوگا۔ (۱)

مکھی

”موذی جانور“ عنوان دیکھیں۔ (۲۱۱/۴)

## مکی میقات سے باہر نکل گیا

اگر کسی شخص کسی کام یا کسی غرض سے میقات سے باہر نکل گیا تو واپسی میں اس کو بھی آفاقی کی طرح میقات سے احرام باندھنا واجب ہے، ورنہ میقات سے احرام باندھ کر ایک عمرہ کی قضا لازم ہوگی۔ (۲)

## ملازمت ختم ہونے کے خوف سے حج میں تاخیر کرنا

☆..... اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے اور وہ ملازمت پیشہ آدمی ہے، اس کے

(۱) لیس لأهل مكة وأهل المواقيت ومن بينهما وبين مكة تمتع، فمن تمتع منهم كان عاصياً ومسيئاً وعليه لإسائه دم. (إرشاد الساري: ص: ۳۸۵، ۳۸۶) باب التمتع، فصل: في تمتع المكي ومن في معناه، ط: الإمدادية، مكة المكرمة

غنية الناسك: (ص: ۲۲۰) باب التمتع، فصل، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۵۳۹/۲) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد.

(۲) فإن جاوزه فليس له أن يدخل مكة من غير إحرام؛ لأنه صار آفاقاً. (البحر الرائق: ۳۱۹/۲) كتاب الحج، ط: سعيد

المكي إذا خرج من مكة لحاجة له، فلم يجاوز الوقت، فله أن يدخل مكة بغير إحرام، وإن جاوز لم يكن له أن يدخل مكة إلا بإحرام، لما بينا أن من قصد إلى موضع فحاله في حكم الإحرام كحال أهل ذلك الموضع. (المبسوط للسرخسي: ۱۵۵/۲) كتاب الحج، باب المواقيت، ط: حبيبيه كوثنه الشامية: (۲۷۸/۲) كتاب الحج، مطلب: في المواقيت، ط: سعيد.

پاس ملازمت کے علاوہ اور کوئی ذریعہ معاش بھی نہیں ہے، اور ملازمت مستقل نہیں ہے، حج کے لئے طویل رخصت کی درخواست دینے کی صورت میں ہمیشہ کے لئے فارغ کئے جانے کا قوی اندیشہ ہے اور دوسری ملازمت آسانی سے ملنے کی امید نہیں ہے، تو ایسی صورت میں ملازمت مستقل ہونے تک یا حج کے لئے رخصت کے حق دار ہونے تک حج میں تاخیر کرنے سے گناہ نہیں ہوگا۔

☆..... اگر ملازمت کے بغیر گزارہ کرنے کی گنجائش ہے یا دوسری جگہ آسانی سے ملازمت ملنے کی امید ہے یا کوئی اور ذریعہ معاش ہے یا حج کے لئے رخصت مل جاتی ہے تو اس صورت میں حج میں تاخیر کرنا صحیح نہیں ہوگا، بلکہ ان صورتوں میں پہلی فرصت میں حج کرنا ضروری ہوگا ورنہ تاخیر کرتے کرتے اگر حج کے بغیر فوت ہو گیا تو سخت گنہگار ہوگا۔ (۱)

(۱) (قوله عن أبي أمامة) قلت: فيه دلالة على أن التأخير في الحج لأجل المرض والمراد به ما يمنع عن السفر والذهاب إلى بيت الله أو لأجل الحاجة الظاهرة..... ويجوز لمن ابتلى بمثل هذا الأعداء أن يؤخر إلى زوال العذر. (إعلاء السنن: ۹/۱۰) كتاب الحج، باب اشتراط الصحة، وعدم الحبس والخوف من السلطان وعدم المشقة الظاهرة وأمن الطريق لوجوب الأداء، ط: إدارة القرآن (معارف السنن: ۲۱۰/۲) أبواب الحج عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ماجاء أن عرفة كلها موقف، ط: سعيد.

(فرض) (مرة)..... (على الفور) في العام الأول عند الثاني وأصح الروايتين عن الإمام ومالك وأحمد فيفسق وترد شهادته بتأخيره أي سنيًا؛ لأن تأخير صغيره وبارتكا به مرة لا يفسق إلا بالإصرار بحر. ووجهه أن الفورية ظنية؛ لأن دليل الاحتياط ظني، ولذا أجمعوا أنه لو تراخى كان أداء وإن أتم بموته قبله.

وفي الرد: (على الفور) هو الاتيان به في أول أوقات الإمكان. (قوله كان أداء) أي ويسقط عنه الإثم اتفاقاً كما في البحر، قيل: المراد إثم تفويت الحج لا إثم التأخير. قلت: لا يخفى ما فيه بل الظاهر أن الصواب إثم التأخير إذ بعد الأداء لتفويت، وفي الفتح: ويأثم بالتأخير عن أول سني الإمكان فلو حج بعده ارتفع الإثم اه. وفي القهستاني: فيأثم عند الشيخين بالتأخير إلى غيره بلا عذر إلا إذا أدى ولو في آخر عمره، فإنه رافع للإثم بلا خلاف. (الدر مع الرد: ۴۵۵-۴۵۷) كتاب الحج، مطلب: فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد

☆..... موجودہ دور میں انتہائی مختصر وقت میں بھی حج ادا کرنا ممکن ہے، پہلے زمانے کی مشکلات آج کل نہیں ہیں، اس لئے حج فرض ہوتے ہی کر لینا چاہیئے، تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔

### ملازمت کا سفر اور عمرہ

بعض لوگ ملازمت کے سلسلے میں سعودی عرب جاتے ہیں، اور ہوائی جہاز سے جدہ اتر کر مکہ مکرمہ نہیں جاتے بلکہ جدہ سے ہی ایک ہزار، ڈیڑھ ہزار، یا پانچ سو میل دور کام کے لئے چلے جاتے ہیں، ایسے لوگوں کے لئے پہلے عمرہ کرنا پھر کام کے لئے جانا ضروری نہیں ہے، کیونکہ یہ سفر عمرہ یا مکہ مکرمہ کے لئے نہیں تھا بلکہ مکہ مکرمہ کے علاوہ دوسری جگہ ملازمت کے لئے تھا، لہذا ایسے لوگ سہولت کے ساتھ جب بھی عمرہ کرنا چاہیں، کر سکتے ہیں۔ (۱)

### ملازمت کی تلاش میں حج کی نیت کرنا

اگر کسی آدمی کی مالی حالت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے اُس پر حج فرض نہیں ہے اور وہ ملازمت کی غرض سے جدہ جانا چاہتا ہے، لیکن ملازمت کے لئے ویزا نہیں مل سکتا اس لئے وہ حج کے ویزہ پر جدہ کا ارادہ رکھتا ہے تو ایسی صورت میں حج کا ویزہ لگا کر ملازمت کی غرض سے سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ حج کی نیت ہو تو ثواب کا

(۱) فَاَمَّا إِذَا لَمْ يَقْصِدْ ذَلِكَ وَإِنَّمَا قَصَدَ مَكَانًا مِنَ الْحِلِّ بِحَيْثُ لَمْ يَمَرَّ عَلَى الْحَرَمِ حُلِّ لَمْ يَجَازِئْهُ بِإِلْحِرَامٍ، فَإِذَا حَصَلَ فِيهِ ثُمَّ بَدَأَ لَهُ دُخُولُ مَكَّةَ لِحَاجَةٍ غَيْرِ النَّسَكِ يَدْخُلُهَا بِإِلْحِرَامٍ. (غنية الناسك: (ص: ۵۴) باب المواقيت، تنبيه: ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۲۱) باب المواقيت، فصل: فی مجاوزة الميقات بغير إحرام: ط: الإمدادية، مَكَّةُ الْمُكْرَمَةُ.

الدر مع الرد: (۴/۲) كتاب الحج، مطلب في المواقيت، ط: سعيد.

مستحق ہوگا، اگر حج کے اسباب میسر ہو جائیں تو ضرور حج کرے، ورنہ حج لازم نہیں ہے، اس طرح جانے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ (۱)

### ملازمت کے دوران حج کر لیا

اگر کسی آدمی نے حج فرض ہونے سے پہلے سعودی عرب میں ملازمت کی حالت میں حج کر لیا تو پھر استطاعت کے بعد دوبارہ اس پر حج فرض نہ ہوگا، پہلی مرتبہ حج کرنے سے فرض حج ادا ہو گیا، بعد میں جتنی دفعہ بھی کرے گا وہ سب نفل ہوگا۔ (۲)

### ملازم کو محرم بنا کر حج کرنا

محرم ایسے رشتہ داروں کو کہتے ہیں جس سے اس کے رشتہ کی وجہ سے نکاح جائز نہیں ہوتا، جیسے عورت کا باپ، بھائی، بھتیجا، بھانجا، ماموں، تایا، چچا اور بیٹا وغیرہ، اگر ملازم محرم نہیں ہے تو اس کو محرم کی حیثیت سے بیوی کے ساتھ حج کے لئے بھیجنا جائز نہیں ہے اس صورت میں شوہر، بیوی اور ملازم تینوں گنہگار ہوں گے۔ (۳)

(۱) وتجرید السفر عن التجارة أحسن، ولو اتجر لابنقص ثوابه كالغازي إذا اتجر كما ذكره الشارح في السير. (البحر الرائق: (۲/۳۰۹) كتاب الحج، ط: سعيد)

ففي الآية دليل على جواز التجارة في الحج للحاج مع أداء العبادة وأن القصد إلى ذلك لا يكون شركاً، ولا يخرج به المكلف عن رسم الإخلاص المفترض عليه، خلافاً للفقهاء، أما إن الحج دون تجارة أفضل، لعروها عن شوائب الدنيا وتعلق القلب بغيرها. (أحكام القرآن للقرطبي: (۲/۴۰۹) سورة البقرة، الآية رقم: ۱۹۸، ط: رشيدية)

أحكام القرآن لابن العربي: (۱/۱۹۲) البقرة: ۱۹۸، ط: دار الكتب العلمية.

(۲) الفقير إذا حج ماشياً ثم أسير لاحق عليه هكذا في فتاوى قاضي خان. (الفتاوى الهندية:

۱/۲۱۷) كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج وفرضيته..... الخ، ط: رشيدية)

غنية الناسك: (ص: ۲۲) باب شرائط الحج، تنبيه: ط: إدارة القرآن.

إرشاد الساری: (ص: ۵۶، ۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب،

الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية، مَكَّةُ الْمُكْرَمَةُ.

(۳) الرابع المحرم أو الزوج لامرأة بالغة ولو عجزاً أو معها غيرها من النساء الثقات والرجال =

## ملازمین سے چندہ لے کر قرعہ اندازی کر کے حج کے لئے بھیجنا

☆..... اگر کسی ادارہ یا کارخانہ وغیرہ کے ہر ملازم سے زبردستی ماہوار ایک مخصوص رقم چندہ کے طور پر لی جاتی ہے اور سالانہ قرعہ اندازی کر کے مثلاً دو ملازموں کو حج کے لئے بھیجا جاتا ہے تو یہ صورت درست نہیں ہے، اور اس طرح حج پر جانا جائز نہیں، زبردستی رقم جمع کرنا اور اس کی قرعہ اندازی کرنا دونوں چیزیں ناجائز ہیں۔

☆..... اگر تمام ملازمین خوشی سے چندہ دیتے ہیں اور اس طرح قرعہ اندازی کر کے حج پر جانے کے لئے راضی ہیں تو اس صورت میں اس طرح چندہ جمع کر کے قرعہ نکال کر حج کے لئے جانا جائز ہوگا۔ (۱)

= الصالحین (کبیر) فی مسیری سفر اُما فی اقل منها فیجب علیہا الحج والخروج الیہ بغیر محرم .  
(غنیۃ الناسک : (ص: ۲۶) باب شرائط الحج ، الرابع : المحرم أو الزوج ، ط: إدارة القرآن )  
 الدر مع الرد : (۲/۲۶۴) کتاب الحج ، ط: سعید .  
 إرشاد الساری : (ص: ۷۶ ، ۷۷) باب شرائط الحج ، النوع الثاني : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأئمن للمرأة ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة .  
(۱) عن أبی حزمۃ الرقاشی ، عن عمه رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : لا یحل مال امرئ الا بطیب نفس منه . (مشکاة المصابیح : (ص: ۲۵۵) کتاب البیوع ، باب الغصب والعاریة ، الفصل الثانی ، ط: قدیمی )  
 والأظهر أن معناه : لاتظلموا أنفسکم ، وهو یشمل الظلم القاصر والمتعدی . (مرقاۃ المفاتیح : (۱/۱۲۹) کتاب البیوع ، باب الغصب والعاریة ، الفصل الثانی ، ط: رشیدیہ )  
 عن عمرو و یثربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خطبنا رسول اللہ ﷺ فقال : لا یحل لامرئ من مال أخیه شیئ إلا بطیب نفس منه . (شرح معانی الآثار للطحاوی : (۲/۳۷۵) کتاب الکراهیة ، باب الرجل یمر بالحائط أله أن یأکل منه أم لا ؟ ، ط: سعید )  
 السنن الکبری للبیہقی : (۲/۱۰۰) کتاب الغصب ، باب من غصب لوحًا فأدخله فی سفینة أو بنی علیہ جدارًا ، ط: إدارة تالیفات اشرفیہ لاہور .  
 مجمع الزوائد : (۴/۱۷۲) کتاب البیوع ، باب الغصب ، ط: دار الفکر .  
 لا یجوز التصرد فی مال غیرہ بلا إذنه ولا ولايته . (الدر المختار مع رد المختار : (۶/۳۰۰) کتاب الغصب ، قبیل : فصل ، ط: سعید )

## ملتزم

☆..... بیت اللہ شریف کے جنوبی مشرقی گوشہ میں حجر اسود نصب ہے، حجر اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیان ڈھائی گز کے قریب دیوار کے حصہ کو ”ملتزم“ کہتے ہیں۔

☆..... ہر طواف کے بعد ملتزم سے لپٹ کر دعاء مانگنا مستحب ہے، یہ دعاء کی قبولیت کا مقام ہے، اس سے رسول اللہ ﷺ اس طرح لپٹ جاتے تھے جس طرح بچہ ماں کے سینہ سے لپٹ جاتا ہے، طواف سے فارغ ہونے کے بعد موقع ملے تو اس سے لپٹ جانا چاہیئے، اور اپنا سر، سینہ اور پیٹ اس سے لگا دینا چاہیئے، دونوں ہاتھوں کو سیدھا کر کے سر کے اوپر لمبا پھیلا دینا چاہیئے اور کبھی داہنا اور کبھی بائیں رخسار اس پر رکھ کر خوب رو کر دعاء مانگنی چاہیئے، ہاتھ میں کتاب وغیرہ کچھ اٹھا کر نہ رکھے، جو بھی دل میں آئے مانگے، اپنی زبان میں مانگے، اور سمجھ کر مانگے کہ رب کریم کے آستانہ پر پہنچ گیا ہوں، اس کی چوکھٹ سے لگے ہوئے کھڑا ہوں اور وہ میرے حال کو دیکھ رہا ہے اور میری آہ وزاری سن رہا ہے۔ (۱)

☆..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ”ملتزم“ ایسی جگہ ہے جہاں دعاء قبول ہوتی ہے، کسی بندہ نے وہاں ایسی دعاء نہیں کی جو قبول نہ ہوئی ہو۔ (۲)

(۱) (ثم یأتی الملتزم) وهو ما بین الرکن والباب (بعد أداء الرکعتین أو قبلہا ..... فیتثبت بہ بقرب الحجر ویضع صدرہ وبطنہ وخده الأئمن علیہ رافعًا یدیہ فوق رأسہ داعيًا بالتضرع والابتہال مع الخضوع والانکسار مصلیا علی النبی المختار . (إرشاد الساری : (ص: ۱۹۵ ، ۱۹۶) باب دخول مکة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة )  
 غنیۃ الناسک : (ص: ۱۰۷) باب دخول مکة وحرمہا ، ط: إدارة القرآن .  
 الدر مع الرد : (۲/۲۹۹) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعید .  
 (۲) وروينا عن ابن عباس أنه کان یلتزم ما بین الرکن والباب وکان یقول ما بین الرکن والباب =

☆..... احرام کی حالت میں ملتزم سے نہ لپٹے، کیونکہ موجودہ زمانے میں اس کو بھی خوشبو لگا دیتے ہیں۔ (۱)

## ملتزم میں دعاء قبول ہوتی ہے

حجر اسود والے کونے اور خانہ کعبہ کے دروازے کی درمیانی جگہ کو ”ملتزم“ کہتے ہیں، یہ حصہ تقریباً دو میٹر ہے، اس جگہ پر دعاء قبول ہوتی ہے۔ اس مقام پر سنت یہ ہے کہ طواف سے فارغ ہونے کے بعد بیت اللہ کی دیوار سے اس طرح چمٹ کر دعاء کرے کہ رخسار، سیدہ اور ہاتھ چمٹے ہوئے ہوں۔ (۲)

= بدعاء الملتزم لایلزم ما بینہما أحد یسأل اللہ شیئاً الا أعطاه یتاہ . ( السنن الصغری للبیہقی مع شرحہ المنة الكبرى للأعظمی : ( ۳۶۳/۴ ) رقم الحدیث : ۱۷۳۹ ، کتاب المناسک ، باب طواف الوداع ، ط : مکتبۃ الرشید )

(۱) الطیب کل شیء له رائحة مستلذذة ، وبعده العقلاء طیباً کذا فی السراج الوہاج . ( الفتاویٰ الہندیہ : ( ۲۴۰/۱ ) کتاب المناسک ، الباب الثانی : فی الجنایات ، الفصل الأول : فیما یجب بالتطیب والذہن ، ط : رشیدیہ )

حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی : ( ص : ۷۴۲ ) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : قدیمی .  
إرشاد الساری : ( ص : ۴۴۰ ) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثانی : فی الطیب ، ط : الإمدادیہ ، مکة المكرمة .

درء المفساسد أولى من جلب المنافع . ( الاشباہ والنظائر لابن نجیم : ( ص : ۹۱ ) القاعدة الخامسة : الضرر یزال ، درء المفساسد أولى من جلب المنافع ، ط : قدیمی )

حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی : ( ص : ۴۹ ) کتاب الطہارۃ ، فصل فیما یجوز بہ الاستنجاء ، ط : قدیمی .

(۲) (ثم یأتی الملتزم) وهو ما بین الرکن والباب ( بعد أداء الرکعتین أو قبلها ..... فیتشبث بہ بقرب الحجر ویضع صدرہ وبطنہ وخده الأيمن علیہ رافعاً یدیه فوق رأسہ داعياً بالتضرع والابتهال مع الخضوع والانکسار مصلياً علی النبی المختار . (إرشاد الساری : ( ص : ۱۹۵ ، ۱۹۶ ) باب دخول مکة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط : الإمدادیہ ، مکة المكرمة )

غنیۃ الناسک : ( ص : ۱۰۷ ) باب دخول مکة وحرمتها ، ط : إدارة القرآن .

الدر مع الرد : ( ۲/۴۹۹ ) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط : سعید .

چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے طواف کیا، نماز پڑھی پھر حجر اسود کا بوسہ لینے کے بعد حجر اسود اور دروازے کے درمیان اس طرح کھڑے ہوئے کہ اپنا سینہ، ہاتھ اور رخسار بیت اللہ کی دیوار سے چمٹایا اور فرمایا ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے“۔ (۱)  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حجر اسود اور دروازے کے درمیان جو بھی دعاء کرتا ہے قبول ہوتی ہے۔ (۲)

## مل والے حج پر بھیجتے ہیں

اگر مل والے ہر سال قرعہ اندازی کر کے ایک یا چند آدمیوں کو حج پر بھیجتے ہیں تو ان کے خرچ پر حج پر جانے کی گنجائش ہوگی، (۳)

(۱) عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال : طفت مع عبد الله بن عمرو فلما فرغنا من السبع ركعنا في دبر الكعبة ، فقلت : ألا نتعوذ بالله من النار ؟ قال : أعوذ بالله من النار ، ثم مضى فاستلم الركن ، ثم قام بين الحجر والباب ، فألصق صدره ويديه وخده إليه ثم قال : هكذا رأيت رسول الله يفعل ، رواه ابن ماجه . ( إعلاء السنن : ( ۲۱۶/۱۰ ، ۲۱۷ ) کتاب الحج ، باب يستحب أن يشرب المودع من ماء زمزم ويلتزم الملتزم ، ط : إدارة القرآن )

سنن ابن ماجه : ( ص : ۱۱۲ ) کتاب المناسک باب الملتزم ، ط : قدیمی .

سنن أبي داود : ( ۲۷۵/۱ ) کتاب المناسک ، باب الملتزم ، ط : رحمانیہ .

(۲) روينا عن ابن عباس أنه كان يلتزم ما بين الركن والباب وكان يقول ما بين الركن والباب بدعاء الملتزم لایلزم ما بینہما أحد یسأل اللہ شیئاً الا أعطاه یتاہ . ( السنن الصغری للبیہقی مع شرحہ المنة الكبرى للأعظمی : ( ۳۶۳/۴ ) رقم الحدیث : ۱۷۳۹ ، کتاب المناسک ، باب طواف الوداع ، ط : مکتبۃ الرشید )

(۳) کتاب الہیۃ ..... وشرائط صحتها فی الواهب العقل والبلوغ والملک ..... وفی الموهوب له أن یكون مقبوضاً . ( الدر المختار مع الرد : ( ۶۸۸/۵ ) کتاب الہیۃ ، ط : سعید )

وتتم الہیۃ بالقبض الكامل . ( الدر مع الرد : ( ۶۹۰/۵ ) کتاب الہیۃ ، ط : سعید )

أن الفقیر إذا وصل إلى المواقیت ، صار حکمہ حکم أهل مکة ، فیجب وإن لم یقدر علی الرحلة . ( منحة الخالق علی البحر الرائق : ( ۳۱۲/۲ ) کتاب الحج ، ط : سعید ) =

اگرچہ ان کی اکثر آمدنی سودی قرضہ سے ہوتی ہے، اس بارے میں ملازم کا حکم الگ ہے اور مل والے کا حکم الگ ہے، دونوں کے حکم کو ایک سمجھنا درست نہیں ہے۔ (۱)

## ممانی

ممانی محرم نہیں ہے، اس لئے اس کو حج وغیرہ کے سفر میں ساتھ لے جانا جائز نہیں۔ (۲)

## ممنوعاتِ احرام کا ارتکاب

☆..... اگر بلا عذر ممنوعاتِ احرام میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا جائے تو کہیں قربانی واجب ہوتی ہے، کہیں صدقہ واجب ہوتا ہے۔

= ۱۲۰/۲) کتاب الحج، فصل: وأما شرائط فرضيته، ط: سعيد.

فتح القدیر: (۲/۴۱۹) کتاب الحج، ط: رشیدیہ.

(۱) غلب علی ظنہ أن أكثر بیوعات أهل السوق لاتخلو عن الفساد، فإن كان الغالب هو الحرام تنزه عن شرائه، ولكن مع هذا لو اشتراه يطيب له. قال الحموی: قوله: ولكن مع هذا لو اشتراه يطيب له، ووجهه أن كون الغالب في السوق الحرام لا يستلزم كون المشتري حراماً لجواز كونه من الحلال المغلوب والأصل الحل. (الأشباه والنظائر: (۱/۳۴۴) النوع الثاني، القاعدة الثانية: إذا اجتمع الحلال والحرام..... ط: دار الكتب العلمية)

إمداد الأحكام: (۳/۵۳۳ - ۵۳۵) کتاب الإجارة، ط: دار العلوم.

(۵) (الرابع) أي من شرائط الأداء في خصوص حق النساء (المحرم الأمين) وهو كل رجل مأمون عاقل بالغ، من أكلها حرام عليه بالتأيد سواء كان بالقرابة أو الرضاة أو الصهرية بنكاح أو سفاح في الأصح، كذا ذكر الكرخي وصاحب الهداية في باب الكراهة. (إرشاد الساری: (ص: ۷۶) باب شرائط الحج، النوع الثاني: شرائط الأداء، الشرط الرابع المحرم الأمين للمرأة، ط: الإمدادية، مئة المكرمة)

الدر مع الرد: (۲/۲۶۳) کتاب الحج، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد.

غنية الناسك: (ص: ۲۶، ۲۷) باب شرائط الحج، الرابع: المحرم أو الزوج، ط: إدارة القرآن.

☆..... اگر عذر کی وجہ سے ممنوعاتِ احرام میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا جائے تو اس کو اگر بلا عذر کرنے سے قربانی واجب ہوتی ہے تو اب اس کو اختیار دیا جائے گا کہ چاہے وہ قربانی کرے، چاہے قربانی کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت دیدے، چاہے تین روزے رکھ لے اور یہ روزے جہاں چاہے رکھے، اور جس وقت چاہے رکھے۔ (۱)

اور اگر بلا عذر ان ممنوعات کے ارتکاب سے صدقہ واجب ہوتا ہے تو اب عذر کی وجہ سے ارتکاب کرنے کی صورت میں اختیار دیا جائے گا چاہے صدقہ دیدے اور اگر چاہے تو ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔ (۲)

(۱) (وما ذكرنا من لزوم الدم والصدقة عيناً) أي معيناً (في الأنواع الثلاثة) أي المتقدمة من اللبس والطيب والحلق، وكذا حكم القلم لعذر كما سيأتي (إنما هو) أي باعتبار حكمه المطلق (في حالة الاختيار بأن ارتكب المحذور بغیر عذر، أما في حالة الاضطرار بأن ارتكبه بعذر كمرض أو علة) أي ضرورة (فهو) أي صاحبه (مخير بين الصيام) أي صيام ثلاثة أيام (والصدقة) أي على ستة مساكين لكل مسكين نصف صاع (والدم). (إرشاد الساری: (ص: ۷۷۰) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثالث في الحلق وإزالة الشعر وقلم الأظفار، فصل: في ارتكاب المحظورات الثلاث السابقة بعذر، ط: الإمدادية، مئة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۳۸، ۲۳۹) باب الجنایات، مقدمه: في ضوابط ينبغي حفظها لعموم نفعها في الفصول الآتية، ط: إدارة القرآن.

(۲) (وأما ما يجب فيه الصدقة) أي فيما فعله عن عذر بأن طيب ربع عضو أو لبس أقل من يوم (ففيه يخير بين الصوم والصدقة) أي وجوب تخيير وإلا فيجوز له اختيار الدم أيضاً (فإن شاء تصدق بنصف صاع) أي فيما أطلق عليه الصدقة (أو ما وجب عليه من الصدقة) أي مما أوجبوا عليه من أن يطعم شيئاً (ولو أقل من نصف صاع على مسكين) فأو هذه للتبويب وأما قوله: (أو صام عنه يوماً) أي عن نصف صاع فهي للتخيير. (إرشاد الساری: (ص: ۷۷۲) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثالث في الحلق وإزالة الشعر وقلم الأظفار فصل: في ارتكاب المحظورات الثلاث السابقة بعذر، ط: الإمدادية، مئة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۳۸، ۲۳۹) باب الجنایات، مقدمه: في ضوابط ينبغي حفظها لعموم نفعها في الفصول الآتية، ط: إدارة القرآن.

☆..... بہتر یہ ہے کہ مسکینوں کو صدقہ کرنے کی صورت میں یہ مسکین مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہوں، ان مسکینوں کی تعداد ”چھ“ ہونا ضروری ہے، اگر کوئی شخص چھ مسکینوں کی مقدار صدقہ فطرتین یا چار مسکینوں کو دیدے تو کافی نہیں ہوگا۔ (۱)  
☆..... عذر کی مثالیں یہ ہیں:

- (۱) ”بخار“ مثلاً بخار کی وجہ سے سر ڈھانک لیا یا کوئی سلا ہوا کپڑا پہن لیا۔
- (۲) ”سردی“ مثلاً سردی کے دوران بغیر سلا ہوا گرم کپڑا نہ ہونے کی وجہ سے سلا ہوا کپڑا پہن لیا۔
- (۳) ”زخم“ پر پٹی لگانے کے لئے زخم کی جگہ سے بال صاف کر دیئے یا خوشبودار مرہم لگا دیا۔
- (۴) ”در دسر“ مثلاً سر کا درد دور کرنے کے لئے کوئی خوشبودار مرہم یا لپ لگالیا۔
- (۵) ”جوئیں“ مثلاً جوؤں کی وجہ سے سر گنجا کر لیا۔

= وأيضاً فيه : ( ص : ۲۶۱ ) باب الجنایات ، فصل : فيما ارتكب المحظورات الأربعة بعذر ، ط : إدارة القرآن .

الشامية : ( ۵۵۸/۲ ) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعيد .

(۱) قوله (على ستة مساكين) كل واحد بنصف صاع ، حتى لو تصدق بها على ثلاثة أو سبعة فظاهر كلامهم أنه لا يجوز ؛ لأن العدد منصوص عليه وعلى قول من اكتفى بالإباحة ينبغي أنه لو غدى مسكيناً واحداً وعشاه ستة أيام ان يجوز أخذاً من مسئلة الكفارات . نهر تبعاً للبحر . قوله : ( اين شاء ) أى فى غير الحرم أو فيه ولو على غير أهله لإطلاق النص بخلاف الذبح والتصدق على فقراء مكة أفضل . ” بحر “ وكذا الصوم لا يتقيد بالحرم فيصومه أين شاء كما أشار إليه فى البحر ، وصرح به فى الشرنبلالية عن الجوهره وغيرها . ( الشامية : ۵۵۸/۲ ) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : رشديه )

الفتاوى الهندية : ( ۲۴۴/۱ ) كتاب المناسك ، الباب الثامن فى الجنایات ، الفصل الثالث فى حلق الشعر و قلم الأظفار ، مسائل تتعلق بالفصول السابقة ، ط : سعيد .

غنية الناسك : ( ص : ۲۶۲ ) باب الجنایات ، فصل : فى شرائط كفاراتها الثلاث ، مطلب : فى شرائط جواز الصدقة ، ط : إدارة القرآن .

☆..... عذر کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہر وقت رہے، نہ یہ ضروری ہے کہ اس سے مرجانے کا خوف ہو، بلکہ صرف تکلیف اور مشقت کا ہونا کافی ہے۔  
☆..... خطا، نسیان، بیہوشی، مجبور ہونا، سونا اور مفلس ہونا عذر نہیں ہے بلکہ ان حالتوں میں جو جنایت صادر ہوگی اس کا کفارہ دینا لازم ہوگا، البتہ آخرت کا گناہ اس کے ذمہ نہ ہوگا۔

مجبور ہونے کی مثال یہ ہے کہ کسی نے کسی محرم سے کہا کہ اپنا سر گنجا کر لے یا خوشبودار لباس پہن لے ورنہ تجھے قتل کر دوں گا۔

سونے کی مثال یہ ہے کہ کسی محرم نے سونے کی حالت میں اپنا سر چادر میں ڈھانک لیا یا اور کوئی فعل کیا۔

مفلسی سے مراد یہ ہے کہ کسی سے کوئی جنایت صادر ہوئی اور اس کی وجہ سے اس پر دم یا صدقہ واجب ہوتا ہے اور اسکے پاس دم دینے یا صدقہ کرنے کے لئے رقم نہیں ہے تو وہ شخص معذور نہیں اس پر جو دم یا صدقہ واجب ہوا تھا وہ واجب رہے گا اور جب قدرت ہوگی تو دم دینا اور صدقہ کرنا لازم ہوگا اور اگر مرتے دم تک قدرت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے معافی کی امید ہے۔ (۱)

(۱) ومن الأعذار : الحمى والبرد والحر والجرح والقرح والصداع والشقيقة والقمل ، ولا يشترط دوام العلة ولا أدائها إلى التلف ، بل وجودها مع تعب ومشقة يسبب ذلك ، وأما الخطأ والنسيان والإغماء والإكراه والنوم والرق وعدم القدرة على الكفارة فليست بأعذار فى حق التخيير ولو ارتكب المحظور بغير عذر فواجبه الدم عيناً أو الصدقة فلا يجوز عن الدم طعام ولا صيام ولا عن الصدقة صيام فإن تعذر عليه ذلك بقى فى ذمته . (إرشاد السارى : ص : ۴۷۰ – ۴۷۳) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثالث : فى الحلق وإزالة الشعر وقلم الأظفار ، فصل : ط : الإمدادية ، مكة المكرمة )

غنية الناسك : ( ص : ۲۶۱ ) باب الجنایات ، فصل : فيما إذا ارتكب المحظورات الأربعة بعذر ، ط : إدارة القرآن .

الدر مع الرد : ( ۵۵۷/۲ ) كتاب الحج ، ط : سعيد .

## ممنوعاتِ احرام کب ختم ہوتے ہیں؟

حج میں بال کٹوانے کے بعد طوافِ زیارت سے پہلے احرام کے تمام ممنوعات جائز ہو جاتے ہیں، لیکن میاں بیوی کا تعلق (صحبت) جائز نہیں جب تک کہ طوافِ زیارت نہ کر لے۔ (۱)

## ممنوعِ احرام عذر سے کر لیا

اگر کوئی محرم، احرام کے ممنوعات میں سے کوئی کام عذر سے کر لے گا تو جزاءِ دینی واجب ہوگی، اور اگر کوئی واجب عذر کی وجہ سے ترک کر دے گا تو جزاءِ دینی لازم نہیں ہوگی۔ (۲)

## ممنوع اوقات میں طواف کے نفل ادا کرنا

”طواف کے نفل ممنوع اوقات میں پڑھنا“ عنوان دیکھیں۔ (۱۲۶/۳)

(۱) حکمہ التحلل فیما بہ جمیع ما حظر بالإحرام من الطیب والصید ولبس المخیط وغير ذلك إلا الجماع ودواغیه فإِنَّه و توابعه یتوقَّف حلُّه علی الطواف . (إرشاد الساری : ص: ۳۲۶) باب مناسک منی ، فصل : فی حکم الحلق ، ط: الإمدادیة ، مکتة المکرمة ( غنیة الناسک : ( ص: ۱۷۶ ) باب طواف زیارة ، مطلب فی حکم الحلق ، ط: إدارة القرآن . الدر مع الرد : ( ۵۱۷/۲ ) کتاب الحج ، مطلب : فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید . (۲) المحرم إذا جنی عمداً بلا عذر یمکن علیه الجزاء ..... والإثم ..... وإن جنی بغیر عمد ..... أو بعذر فعليه الجزاء دون الإثم . ولا بد من التوبة علی کل حال . (إرشاد الساری : ص: ۴۲۲) باب الجنایات ، ط: الإمدادیة مکتة المکرمة ( ولو ترک شیئاً من الواجبات بعذر لا شیئاً علیه علی ما فی البدائع . (إرشاد الساری : ص: ۵۰۸) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی ترک الواجبات بعذر ، ط: الإمدادیة مکتة المکرمة ( غنیة الناسک : ( ص: ۲۳۸ ، ۲۳۹ ) باب الجنایات ، مقدّمة : فی ضوابط ..... ط: إدارة القرآن . الدر مع الرد : ( ۵۴۳/۲ ) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

## منجن

☆..... اگر منجن یا ٹوتھ پیسٹ میں لونگ، کافور، الہچی یا کوئی اور خوشبودار چیزیں ڈالی گئی ہوں اور وہ پکی نہ ہوں اور خوشبودار چیز مقدار کے اعتبار سے کم ہو اور منجن کے پاؤڈر کی مقدار زیادہ ہو تو ایسا منجن احرام کی حالت میں استعمال کرنا مکروہ ہے، مگر دم یا صدقہ واجب نہ ہوگا۔

☆..... اگر منجن یا ٹوتھ پیسٹ میں خوشبودار چیزوں کی مقدار زیادہ ہے اور منجن کے پاؤڈر کی مقدار کم ہے تو اس صورت میں چونکہ منجن یا ٹوتھ پیسٹ پورے منہ یا اکثر حصہ میں لگ جائے گا لہذا دم واجب ہوگا۔

☆..... اگر منجن یا ٹوتھ پیسٹ سادہ ہے اور اس میں کسی قسم کی خوشبو یا خوشبودار چیز نہیں ملائی گئی تو وہ استعمال کرنا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔

☆..... اور اگر شک ہے تو احتیاط کرنا بہتر ہے۔ (۱)

(۱) فلو أكل طيباً كثيراً وهو أن يلتصق بأكثر فمه يجب الدم ، وإن كان قليلاً بأن لم يلتصق بأكثر فمه فعليه الصدقة ، هذا إذا أكله كما هو من غير خلط ، أو طبخ فلو جعله في الطعام وطبخه فلا بأس بأكله ؛ لأنه خرج من حكم الطيب وصار طعاماً وكذلك كل ما غيرته النار من الطيب فلا بأس بأكله ، ولو كان ريح الطيب يوجد منه وإن لم يتغيره النار يكره أكله إذا كان يوجد منه رائحة الطيب ، وإن أكل فلا شيء عليه كذا في شرح الطحاوی . وفي الفتح: فإن جعله في طعام قد طبخ كالزعفران والأفاويه من الزنجبيل والدار صيني يجعل في الطعام فلا شيء عليه ، فعن ابن عمر أنه كان يأكل السكاج الاصفر وهو محرم . وإن لم يطبخ بل خلطه بما يؤكل بلا طبخ كالملح وغيره ، فإن كانت رائحته موجودة كره ولا شيء عليه إذا كان مغلوباً ، فإنه كالمستهلك ، أما إذا كان غالباً فهو كالزعفران الخالص فيجب الجزاء ، وإن لم تظهر رائحته ، ولو خلطه بمشروب وهو غالب ففيه الدم وإن كان مغلوباً فصدقة إلا أن يشر به مراراً فدم ، فإن كان للتداوى خیر . انتهى . ( غنیة الناسک : ( ص: ۲۴۶ ، ۲۴۷ ) باب الجنایات ، مطلب : فی أكل الطيب وشربه ، ط: إدارة القرآن (إرشاد الساری : ( ص: ۴۴۴ ، ۴۴۵ ) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثاني : فی الطيب ، فصل : فی أكل الطيب وشربه ، ط: الإمدادیة ، مکتة المکرمة . =

☆..... مسواک کرنا ہر حال میں جائز ہے، سنت ہونے کی وجہ سے اس پر کسی قسم کی پابندی نہیں ہے۔ (۱)

## منگنی کے بعد حج کے لئے جاسکتی ہے

اگر لڑکی کی منگنی ہوگئی تو لڑکی اپنے باپ، بھائی یا کسی بھی محرم کے ساتھ حج کے لئے جاسکتی ہے۔ (۲)

جس کے ساتھ منگنی ہوئی ہے اس کے ساتھ حج کے لئے نہیں جاسکتی، اور محرم کے ساتھ حج پر جانے کے لئے جس کے ساتھ منگنی ہوئی ہے اس سے اجازت لینا بھی ضروری نہیں ہے کیونکہ منگنی سے نکاح نہیں ہوتا بلکہ وعدہ ہوتا ہے، اور وعدہ کرنے سے دونوں میاں بیوی نہیں ہوتے۔ (۳)

= الدر مع الرد : (۵۴۴/۲، ۵۴۵) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید

(۱) فصل فی مباحاتہ..... (والسواک) أى استعمال المسواک. (إرشاد الساری : ص: ۱۷۳) باب الإحرام، فصل فی مباحاتہ، ط: الإمدادیة، مگة المکرمة

غنية الناسک : (ص: ۹۲) باب الإحرام، فصل فی مباحات الإحرام، ط: إدارة القرآن .

وله أن يستاک، وعن عمر بن عبد العزيز أنه کان يستاک وهو محرم، رواه سعید بن منصور . (البحر العمیق : ۷۸/۲) الباب السابع : فی الإحرام، الفصل السابع : ما یحرم علی المحرم وما یباح له، ط: مؤسسه الريان المكتبة المکة

(۲) قوله : (ومحرم أو زوج لامرأة فی سفر) أى ويشترط محرم إلى آخره لما فی الصحيحین : لاتسافر المرأة إلا ومعها محرم . (البحر الرائق : ۵۵/۲) کتاب الحج، ط: رشیدیہ

الدر المختار مع رد المحتار : (۲۶۴/۲) کتاب الحج، مطلب : فی قولهم : يقدم حق العبد علی حق الشرع، ط: سعید .

التاتارخانية : (۴۳۴/۲) کتاب المناسک، شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن .

(۳) قال فی شرح الطحاوی : لو قال : أعطيتها؟ فقال أعطيت، إن کان المجلس للوعد فوعد، وإن کان للعقد فنکاح . (الدر المختار مع رد الرد : ۱۲، ۱۱/۳) کتاب النکاح، ط: سعید

البحر الرائق : (۱۴۷/۳) کتاب النکاح، ط: رشیدیہ .

النهر الفائق : (۱۷۸/۲) کتاب النکاح، ط: إمدادیة ملتان . =

## منگنی

منگنی نکاح نہیں، بلکہ نکاح کا وعدہ ہے اور نکاح کا وعدہ کرنے سے نکاح نہیں ہوتا، اور دونوں میاں بیوی نہیں ہوتے۔ (۱)

اس لئے منگنی کے ساتھ حج کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔ (۲)

ہاں اگر منگنی کے بعد نکاح ہو جائے تو دونوں میاں بیوی ہیں، ایک دوسرے کے لئے حلال ہیں، اس وقت دونوں کا ایک ساتھ حج کے لئے جانا جائز ہوگا۔ (۳)

= الفتاویٰ الہندیہ : (۲۶۷/۱) کتاب النکاح، الباب الأول فی تفسیرہ شرعا و صفتہ و رکنہ..... الخ، ط: رشیدیہ .

قوله : (ومحرم أو زوج لامرأة فی سفر) أى ويشترط محرم إلى آخره لما فی الصحيحین : لاتسافر المرأة إلا ومعها محرم . (البحر الرائق : ۵۵/۲) کتاب الحج، ط: رشیدیہ

الدر المختار مع رد المحتار : (۲۶۴/۲) کتاب الحج، مطلب : فی قولهم : يقدم حق العبد علی حق الشرع، ط: سعید .

التاتارخانية : (۴۳۴/۲) کتاب المناسک، شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن .

(۱) قال فی شرح الطحاوی : لو قال : أعطيتها؟ فقال أعطيت، إن کان المجلس للوعد فوعد، وإن کان للعقد فنکاح . (الدر المختار مع رد الرد : ۱۲، ۱۱/۳) کتاب النکاح، ط: سعید

البحر الرائق : (۱۴۷/۳) کتاب النکاح، ط: رشیدیہ .

النهر الفائق : (۱۷۸/۲) کتاب النکاح، ط: إمدادیة ملتان .

الفتاویٰ الہندیہ : (۲۶۷/۱) کتاب النکاح، الباب الأول فی تفسیرہ شرعا و صفتہ و رکنہ..... الخ، ط: رشیدیہ .

(۲، ۳) قوله : (ومحرم أو زوج لامرأة فی سفر) أى ويشترط محرم إلى آخره لما فی الصحيحین : لاتسافر المرأة إلا ومعها محرم . (البحر الرائق : ۵۵/۲) کتاب الحج، ط: رشیدیہ

الدر المختار مع رد المحتار : (۲۶۴/۲) کتاب الحج، مطلب : فی قولهم : يقدم حق العبد علی حق الشرع، ط: سعید .

التاتارخانية : (۴۳۴/۲) کتاب المناسک، شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن .

## منہ بولا بھائی

منہ بولے بھائی کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ وہ محرم نہیں ہے۔ (۱)

## منہ بولا بیٹا

☆..... وہ عورت جس نے بچپن سے کسی لڑکے کی پرورش کی اور اس کو متبنی (منہ بولا) بیٹا بنایا ہے، جب کہ بچہ عورت کو ماں اور عورت لڑکے کو بیٹا کہہ کر پکارتی ہے، وہ لڑکا اس عورت کے حق میں محرم نہیں ہے، ایسے منہ بولے بیٹے کے ساتھ حج یا عمرہ کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔ (۲)

(۱) والمحرّم في حق المرأة شرط ، شابة كانت أو عجوزاً ، إذا كانت بينها وبين مكّة مسيرة ثلاثة أيام ..... والمحرّم : الزوج ، ومن لا يجوز مناعتها على التأييد برضاع أو صهرية وفي الخانية : أو رحم ..... ( التاتارخانية : ( ۳۳۲/۲ ) كتاب المناسك ، الفصل الأول : في بيان شرائط الوجوب ، ط : إدارة القرآن )

الهندية : ( ۲۱۸/۱ ، ۲۱۹ ) كتاب المناسك ، الباب الأول : في تفسير الحج ..... ، ط : رشيدية .

غنية الناسك : ( ص : ۲۶ ، ۲۷ ) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط الأداء ، الرابع : المحرم أو الزوج لامرأة بالغة ، ط : إدارة القرآن .

(۲) ( الرابع ) أي من شرائط الأداء في خصوص حق النساء ( المحرم الأيمن ) وهو كل رجل مأمون ، عاقل بالغ ، مناعتها حرام عليه بالتأييد سواء كان بالقرابة أو الرضاة أو الصهرية بنكاح أو سفاح في الأصح ، وكذا ذكر الكرخي وصاحب الهداية في باب الكراهة . ( إرشاد الساري : ( ص : ۷۶ ) باب شرائط الحج ، النوع الثاني ، شرائط الأداء ، الشرط الرابع ، ط الإمدادية ، مكّة المكرمة )

الدر مع الرد : ( ۴۶۴/۲ ) كتاب الحج ، مطلب في قولهم : يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط : سعيد .

غنية الناسك : ( ص : ۲۶ ، ۲۷ ) باب شرائط الحج ، الرابع : المحرم أو الزوج ، ط : إدارة القرآن .

قوله : ( ومحرّم أو زوج لامرأة في سفر ) أي ويشترط محرم إلى آخره لما في الصحيحين : لاتسافر المرأة إلّا ومعها محرم . ( البحر الرائق : ( ۵۵/۲ ) كتاب الحج ، ط : رشيدية )

کیونکہ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹے کے حکم میں نہیں ہے، سورۃ الاحزاب میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ (۱)

☆..... اگر ”منہ بولے بیٹے“ کو ڈھائی سال کی عمر کے اندر اندر دودھ پلایا ہے تو پھر وہ رضاعی بیٹا ہوگا، اس کے ساتھ حج یا عمرہ پر جانا جائز ہوگا۔ (۲)

☆..... اگر حج میں ساتھ جانے کے لئے منہ بولے بیٹے کے علاوہ اور کوئی محرم نہ ملے تو اس صورت میں حج کے لئے نہ جائے۔ (۳)

(۱) ﴿ وما جعل أدياءكم أبناءكم ذلكم قولكم بأفواهكم ، والله يقول الحق وهو يهدي السبيل ۝ ﴾ . [ الاحزاب : ۴ ]

(۳.۲) وشرعاً ( مص من ثدي آدمية ..... في وقت مخصوص ) هو ( حولان و نصف عنده ، و حولان ) فقط ( عندهما وهو الأصح ) فتح وبه يفتي ..... لكن في الجوهر أنه في الحولين و نصف ولو بعد الفطام محرم ، وعليه الفتوى واستدلوا بقول الإمام بقوله تعالى : ﴿ وحمله وفصاله ثلاثون شهراً ﴾ أي مدة كل منها ثلاثون ..... ( الدر مع الرد : ( ۲۰۹/۳ ، ۲۱۰ ) كتاب النكاح ، باب الرضاع ، ط : سعيد )

الجوهر النيرة : ( ۹۵/۲ ) كتاب الرضاع ، ط : حقايقه ملتان .

الاختيار لتعليق المختار : ( ۱۱۸/۳ ) كتاب الرضاع ، ط : دار الفكر العربي .

( الرابع ) أي من شرائط الأداء في خصوص حق النساء ( المحرم الأيمن ) وهو كل رجل مأمون ، عاقل بالغ ، مناعتها حرام عليه بالتأييد سواء كان بالقرابة أو الرضاة أو الصهرية بنكاح أو سفاح في الأصح ، وكذا ذكر الكرخي وصاحب الهداية في باب الكراهة . ( إرشاد الساري : ( ص : ۷۶ ) باب شرائط الحج ، النوع الثاني ، شرائط الأداء ، الشرط الرابع ، ط الإمدادية ، مكّة المكرمة )

الدر مع الرد : ( ۴۶۴/۲ ) كتاب الحج ، مطلب في قولهم : يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط : سعيد .

غنية الناسك : ( ص : ۲۶ ، ۲۷ ) باب شرائط الحج ، الرابع : المحرم أو الزوج ، ط : إدارة القرآن .

قوله : ( ومحرّم أو زوج لامرأة في سفر ) أي ويشترط محرم إلى آخره لما في الصحيحين : لاتسافر المرأة إلّا ومعها محرم . ( البحر الرائق : ( ۵۵/۲ ) كتاب الحج ، ط : رشيدية )

بلکہ حج کے لئے وصیت کر دے۔ (۱)

## منہ بولے بھائی کے ساتھ حج کرنا

منہ بولا بھائی محرم نہیں ہے اس لئے اس کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے اور اس کو محرم ظاہر کرنا درست نہیں ہے اور منہ بولے بھائی کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ (۲)

اگر کسی عورت نے منہ بولے بھائی کے ساتھ حج کر لیا تو ایسی عورت کا حج تو ہو جائے گا لیکن محرم کے بغیر سفر پر جانے کی وجہ سے گنہگار ہوگی۔ (۳)  
(تنبیہ) کسی اجنبی آدمی کو بھائی بنانے سے وہ حقیقی بھائی اور محرم نہیں بن جاتا اس لئے اس سے پردہ کرنا ضروری ہے، اور اس کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے۔

(۱) (اعلم ان كل من وجب عليه الحج) أى حجة الإسلام أو القضاء أو النذر ..... (وعجز عن الأداء بنفسه يجب عليه الاحجاج ..... ويتحقق العجز بالموت والجس والمرض وذهاب البصر والعرج والهرم وعدم المحرم) أى بالنسبة إلى المرأة. (إرشاد السارى: (ص: ۶۱۱) باب الحج عن الغير، ط: الإمداد مكة المكرمة)  
(۲) البحر الرائق: (۳۶/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.  
(۳) الشامية: (۵۹۹/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الفرق بين العبادة والقربة والطاعة، ط: سعيد.

(۳، ۲) ولو حجت بغير محرم جاز حجها بالاتفاق، كما لو تكلف رجل مسألة الناس وحج، ولكنها تكون عاصية، ومعنى قولهم: لا يجوز لها أن تحج بغير محرم: لا يجوز لها الخروج إلى الحج، وأما الحج فيجوز. (إرشاد السارى: (ص: ۷۶) باب شرائط الحج، النوع الثاني، شرائط الأداء، الشرط الرابع: المحرم الأمين للمرأة، ط: الإمداد مكة المكرمة)  
(۴) غنية الناسك: (ص: ۲۹) باب شرائط الحج، الرابع: المحرم أو الزوج، ط: إدارة القرآن.  
(۵) الدر مع الرد: (۲۶۵/۲) كتاب الحج، مطلب في قولهم: يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد.

(۶) من غشنا فليس منا، والمكر والخداع في النار. (كنز العمال: (۵۴۵/۳) رقم الحديث: ۲۸۲۲، الكتاب الثاني: في الأخلاق، الباب الثاني: حروف الميم، المكر والخديعة، ط: مؤسسة الريان،)

## منی

☆..... منی حرم کی حدود میں داخل ہے۔ (۱)

یہاں کی گھاس کاٹنا اور جانوروں کو شکار کرنا جائز نہیں ہے۔ (۲)  
البتہ مرغی، بکری، گائے، اونٹ، بھینس اور گھریلو جانوروں کو ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے۔ (۳)

(۱) فإذا صلى بمكة يوم التروية (ثامن الشهر خرج إلى منى) فريبة من الحرم على فرسخ من مكة. (الدر المختار مع رد المحتار: (۵۰۳/۲) كتاب الحج، مطلب: في الرواح إلى عرفات، ط: سعيد)

(۲) البحر الرائق: (۳۳۵/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

(۳) الجوهرة النيرة: (۱۹۱/۱) كتاب الحج، ط: حقايقه.

(۴) اللباب في شرح الكتاب: (۱۷۱/۱) كتاب الحج، ط: قديمي.

(۲) الجنایة فی الشرع اسم لفعل محرماً شرعاً، والمراد هنا ما يكون حرمة بسبب الإحرام أو الحرم. وحاصل الأول ثمانية: التطيب، واللبس، والتغطية، وإزالة الشعر، وقص الأظفار، والجماع صورة ومعنى أو معنى فقط، وترك واجب من واجبات الحج، والتعرض لصيد البر. وحاصل الثاني: التعرض لصيد الحرم وشجره. (غنية الناسك: (ص: ۲۳۸) باب الجنایات، ط: إدارة القرآن)  
(۳) الدر مع الرد: (۵۴۳/۲) باب الجنایات، ط: سعيد.

(۴) إرشاد السارى: (ص: ۵۲۸) باب الجنایات وأنواعها، النوع السادس في الصيد، فصل: في صيد الحرم، وأيضاً: (ص: ۵۴۲) باب الجنایات وأنواعها، النوع السابع في أشجار الحرم ونباته، النوع الرابع، ط: الإمداد مكة المكرمة.

(۳) (ويجوز له) أى للمحرم وكذا لمن هو في الحرم (ذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج والبط الأهلى الذى لا يطير) أى لاستئناسه بأهله. (إرشاد السارى: (ص: ۵۳۶) باب الجنایات وأنواعها، النوع السادس في الصيد وما يتعلق به، فصل: في ما لا يجب شئ بقتله في الإحرام والحرم، ط: الإمداد مكة المكرمة)

(۴) غنية الناسك: (ص: ۲۸۹، ۲۹۰) باب الجنایات، مطلب فيما لا يجب الجزاء بقتله في الإحرام والحرم، ط: إدارة القرآن.

(۵) الدر مع الرد: (۵۷۱/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، مطلب: لا يجب الضمان بكسر الآلات للهوى، ط: سعيد.

☆..... ”منی“ کے معنی خون گرانا ہے، چونکہ وہاں قربانیوں کے جانوروں کا خون گرایا جاتا ہے اس لئے اس وادی کو ”منی“ کہا جاتا ہے۔ (۱)

یابہ لفظ ”تمنا“ سے ہے یعنی دعاؤں کے ذریعے تمنا پوری ہونے کی جگہ ہے، شاعر کہتا ہے:

بِوَادِي مَنِي نَلْنَا الْمُنَى إِذْ تَبَسَّمَتْ لَيْسَالٍ وَأَيَّامٌ مَلَّاحِ الْمَبَاسِمِ  
ترجمہ: وادی منی میں ہم نے تمناؤں کو پالیا، جبکہ وہ دن رات مسکرائے جن کا محل تبسم ظاہر ہو کر چمکا۔

سُرُورٌ بَعِيدٌ وَاجْتِمَاعٌ أَحَبُّ وَقُرْبٌ وَقَرَبَانٌ وَخَيْرُ مَوَاسِمِ  
ترجمہ: عید کی خوشی ہے اور دوستوں کا اجتماع ہے، اللہ تعالیٰ کا قرب و قربانی اور بہترین موسم ہے۔

## منی اور مکہ دو الگ مقامات ہیں

”منی مکہ کا حصہ نہیں ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۰۶/۴)

## منی جانے کے لئے پاک ہونا شرط نہیں

عورت پر منی جانے کے لئے حیض و نفاس سے پاک ہونا شرط نہیں ہے۔ (۲)

(۱) وسمیت بذلك: لما فيها من الدماء أى: يراق ويصب من أمنى النطفة ومناها أرقاها، هذا هو المشهور الذى قاله الجماهير من أهل اللغة وغيرهم، ونقل الأزرقي وغيره: إنما سمي بذلك؛ لأن آدم عليه السلام لما أراد مفارقة جبرئيل عليه الصلاة والسلام قال له: تمن! قال: أتمنى الجنة، فسميت منى لأنبيته عليه السلام. (البحر العميق: (۱۴۱۸/۳) الباب الحادى عشر فى الخروج من مكة إلى منى ثم عرفة يوم التروية، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية)

(۲) عن عائشة رضى الله عنها قالت: خرجنا لآثرى الحج فلما كنا يسرف حضت فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أبكى فقال: ”مالك؟ انفست؟“ قلت: نعم! قال: إن هذا أمر كتبته الله على بنات آدم فاقضى ما يقضى الحاج غير أن لا تطوفى بالبيت حتى تطهر. أخرجه الشيخان. =

البتہ وہاں نماز نہیں پڑھے گی، کیونکہ حیض و نفاس کی حالت میں نماز پڑھنا منع ہے، دعاء، ذکر و اذکار میں وقت گزارے گی۔ (۱)

## منی چلا گیا

اگر حج کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل نہیں ہوا، سیدھا منی چلا گیا تو طواف قدم ساقط ہو جائے گا اور دم لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

## منی روانہ ہونے سے پہلے طواف کرنا

”حج کا احرام باندھنے کے بعد طواف کرنا“ عنوان دیکھیں۔ (۱۰۷/۲)

= زيلعى . (إعلاء السنن: (۳۱۶/۱۰) كتاب الحج، باب إذا حاضت المرأة عند الإحرام اغتسلت وأحرمت وصنعت كما يصنع الحاج غير أن لا تطوف بالبيت حتى تطهر، ط: إدارة القرآن)

وفي الهندية: والأصل أن كل عبادة تودى لا فى المسجد من أحكام المناسك فالطهارة ليست من شرطها كالسعى والوقوف بعرفة والمزدلفة ورمى الجمار ونحوها، وكل عبادة فى المسجد فالطهارة من شرطها والطواف يؤدى فى المسجد كذا فى شرح الطحاوى . (الفتاوى الهندية: (۲۲۷/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيدية)

الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، قبيل باب القران، ط: سعيد .

(۱) منها أن يسقط عن الحائض والنفساء الصلاة فلا تقضى، هكذا فى الكفاية..... ويستحب للحائض إذا دخل وقت الصلاة أن تتوضأ وتجلس عند مجلس بيتها تسبح وتهلّل قدر ما يمكنها أداء الصلاة لو كانت طاهرة..... ويجوز للحائض الدعوات وجواب الأذان ونحو ذلك كذا فى السراجية . (الفتاوى الهندية: (۳۸/۱) كتاب الطهارة، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع: فى أحكام الحيض، ..... الخ ط: رشيدية)

الدر مع الرد: (۱۹۱/۱) كتاب الطهارة، مطلب: لو أفطنى مفت بشي من هذه الأقوال فى مواضع الصلاة، ط: سعيد .

اللباب فى شرح الكتاب: (۶۱/۱) كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: قديمى .

(۲) فإن لم يدخل المحرم مكة وتوجه إلى عرفات ووقف بها سقط عنه طواف القدوم . (الهندية: (۲۲۶/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس: فى كيفية أداء الحج، ط: رشيدية)

غنية الناسك: (ص: ۱۰۸) باب دخول مكة وحرّمها، فصل: فى أحكام طواف القدوم، ط: إدارة القرآن .

إرشاد السارى: (ص: ۱۹۹) باب أنواع الأظوفة، الأوّل: طواف القدوم، ط: الإمدادية مكة المكرمة .

## منی سے اٹھا کر کنکریاں مارنا

اگر کنکریاں مزدلفہ سے نہیں لائے بلکہ منی سے اٹھا کر رمی کی تو اس سے دم لازم نہیں آتا، لیکن شیطان کے پاس سے اٹھانا مکروہ تنزیہی ہے۔ (۱)

## منی سے باہر رات گزارنا

”رات منی سے باہر گزارنا“ عنوان دیکھیں۔ (۲/۳۱۱)

## منی سے بارہویں کو سورج غروب ہونے کے بعد نکلنا

بارہویں تاریخ کا سورج غروب ہونے کے بعد منی سے نکلنا مکروہ ہے مگر اس صورت میں تیرہویں تاریخ کی رمی لازم نہیں ہوگی، بشرطیکہ صبح صادق سے پہلے منی سے نکل گیا ہو، اور اگر منی میں تیرہویں تاریخ کی صبح صادق ہوگئی، تو اب تیرہویں تاریخ کی رمی بھی واجب ہوگئی، اب اگر رمی کرنے کے بعد منی سے نکل جائے گا تو دم دینا لازم ہوگا، البتہ تیرہویں تاریخ کی رمی میں یہ سہولت ہے کہ سورج کے زوال سے پہلے بھی کرنا جائز ہے۔ (۲)

(۱) ویجوز أخذها من كل موضع إلا عند الجمرة والمسجد ومكان نجس فإن فعل جاز وكره، ويكره أن يأخذ حجراً كبيراً فيكسره صغراً، ولو أخذها من غير مزدلفة جاز بلاكراهة. (إرشاد الساری: (ص: ۳۱۳) باب أحكام المزدلفة، فصل في رفع الحصى، ط: الإمدادية، مكة المكرمة) غنية الناسك: (ص: ۱۶۸) باب أحكام المزدلفة، فصل: في إفاضة من المشعر الحرام و رفع الحصى من المزدلفة وقدر الحصى، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۵۱۵/۲) كتاب الحج، مطلب في رمي جمرة العقبة، ط: سعيد.

(۲) وإذا رمى وأراد أن ينفر في هذا اليوم من منى إلى مكة جاز بلاكراهة ويسقط عنه رمي يوم الرابع. والأفضل أن يقيم ويرمي في اليوم الرابع، وإن لم يقيم نفر قبل غروب الشمس، فإن لم ينفر حتى غربت الشمس يكره له أن ينفر حتى يرمى في الرابع، ولو نفر من الليل قبل طلوع الفجر من اليوم الرابع لا شيء عليه وقد أساء، وقيل: ليس له أن ينفر بعد الغروب، فإن نفر لزمه دم، ولو نفر بعد طلوع الفجر قبل الرمي يلزمه الدم اتفاقاً. (إرشاد الساری: (ص: ۳۴۳، ۳۴۴) باب رمي الجمار =

## منی سے مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہونا

☆..... ۱۲ ذی الحج کو سورج غروب ہونے سے پہلے مکہ معظمہ کے لئے روانہ ہو جانا بہتر ہے، ۱۲ ذی الحج کے سورج غروب ہونے کے بعد بھی مکہ کے لئے روانہ ہونا جائز ہے، اس سے دم وغیرہ لازم نہیں ہوتا۔

☆..... اگر ۱۲ ذی الحج کے سورج غروب ہونے کے بعد صبح صادق تک رُک گئے تو ۱۳ ویں تاریخ کی رمی بھی واجب ہو جائے گی۔ (۱)

= وأحكامه، فصل: في الرجوع إلى المنزل بعد الرمي وأحكام النفر الأول، ط: المكرمة

الدر مع الرد: (۵۲۱/۲، ۵۲۲) كتاب الحج، مطلب: في رمي الجمرات الثلاث، ط: سعيد. والأفضل أن يقيم ويرمي في اليوم الرابع، وإن لم يقيم نفر قبل غروب الشمس، فإن لم ينفر حتى غربت الشمس يكره أن ينفر حتى يرمى في الرابع، ويسقط بنفريه قبل طلوع الفجر الرابع، ولو نفر من الليل قبيل طلوعه لا شيء عليه في الظاهر عن الإمام، وقد أساء..... فإن لم ينفر حتى طلع الفجر من اليوم الرابع وجب عليه الرمي في يومه ذلك فيرمي الجمار الثلاث بعد الزوال كما مر، فإن رمى قبل الزوال في هذا اليوم صح عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى مع الكراهة التنزيهية. (غنية الناسك: (ص: ۱۸۴) باب رمي الجمار، فصل في صفة رمي الجمار في اليوم الثالث والرابع، ط: إدارة القرآن)

(۱) وإذا رمى وأراد أن ينفر في هذا اليوم من منى إلى مكة جاز بلاكراهة ويسقط عنه رمي يوم الرابع. والأفضل أن يقيم ويرمي في اليوم الرابع، وإن لم يقيم نفر قبل غروب الشمس، فإن لم ينفر حتى غربت الشمس يكره له أن ينفر حتى يرمى في الرابع، ولو نفر من الليل قبل طلوع الفجر من اليوم الرابع لا شيء عليه وقد أساء، وقيل: ليس له أن ينفر بعد الغروب، فإن نفر لزمه دم، ولو نفر بعد طلوع الفجر قبل الرمي يلزمه الدم اتفاقاً. (إرشاد الساری: (ص: ۳۴۳، ۳۴۴) باب رمي الجمار وأحكامه، فصل: في الرجوع إلى المنزل بعد الرمي وأحكام النفر الأول، ط: المكرمة)

الدر مع الرد: (۵۲۱/۲، ۵۲۲) كتاب الحج، مطلب: في رمي الجمرات الثلاث، ط: سعيد. والأفضل أن يقيم ويرمي في اليوم الرابع، وإن لم يقيم نفر قبل غروب الشمس، فإن لم ينفر حتى غربت الشمس يكره أن ينفر حتى يرمى في الرابع، ويسقط بنفريه قبل طلوع الفجر الرابع، ولو نفر من الليل قبيل طلوعه لا شيء عليه في الظاهر عن الإمام، وقد أساء..... فإن لم ينفر حتى طلع الفجر من اليوم الرابع وجب عليه الرمي في يومه ذلك فيرمي الجمار الثلاث بعد الزوال =

## منیٰ سے مکہ مکرمہ واپس آنے کے بعد

میقات سے باہر رہنے والے آفاقی لوگوں پر منیٰ سے تینوں جمرات (شیطانوں) کی رمی سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ واپس آنے کے بعد حج کے کاموں میں سے صرف ایک کام یعنی طواف وداع باقی رہ جاتا ہے جو مکہ مکرمہ سے واپس ہوتے وقت کرنا واجب ہے، اور یہ رخصتی طواف ہے اور حج کا آخری واجب ہے، اور اس میں حج کی تینوں قسمیں برابر ہیں یعنی متمتع، قارن اور مفرد میں سے ہر ایک پر واجب ہے اور جب تک مکہ مکرمہ میں قیام رہے دوسرے نفلی طواف اپنی قدرت کے مطابق کثرت سے کرتا رہے اور دیگر عبادات بھی کرتا رہے اور سب سے آخری طواف ”طواف وداع“ کے قائم مقام ہو جائے گا۔ (۱)

## منیٰ کی حدود سے باہر قیام کیا

☆..... منیٰ کی حدود شریعت کی جانب سے متعین ہیں جہاں سعودی حکومت نے بڑے بڑے نیلے بورڈ لگا رکھے ہیں، لیکن ۱۴۲۰ھ سے سعودی حکومت نے خیموں = کما مرّ، فإن رمی قبل الزول فی هذا اليوم صح عند أبی حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ مع الکراہة التنزیہیة . ( غنیة الناسک : (ص: ۱۸۲) باب رمی الجمار ، فصل فی صفة رمی الجمار فی اليوم الثالث والرابع ، ط: إدارة القرآن )

(۱) هو واجب علی الحاج الآفاقی المفرد والمتمتع والقارن ولا یجب علی المعتمر ولا علی أهل مکة والحرم والحل والمواقیت وفائت الحج والمحصّر والمجنون والصبی والحائض والنفساء ومن نوى الإقامة الأبدیة بمکة قبل حل النفر الأول من أهل الآفاق . وشرائط صحته : أصل نية الطواف لاتتعیین وأن یكون بعد طواف الزيارة وإتیان أكثره وكونه بالبيت ، وأما وقته : فأوله بعد طواف الزيارة فلو طاف بعد الزيارة طوافاً یكون عن الصدر ولو فی يوم النحر ولا آخر له . ( إرشاد الساری : (ص: ۳۵۵) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة )

☆ غنیة الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

☆ الدر مع الرد : (۲/۵۲۳) کتاب الحج ، مطلب فی طواف الصدر ، ط: سعید .

کی پلاننگ زیادہ محفوظ طریقہ پر کرنے کے لئے خیموں کا سلسلہ منیٰ کے اندر تک محدود نہ رکھ کر مزدلفہ کے کافی حصہ تک وسیع کر دیا ہے، مزدلفہ میں بنے ہوئے ان خیموں میں ہزار ہا حاجیوں کے ٹھہرنے کا انتظام ہے اس صورت حال میں منیٰ میں رات گزارنے کی جو خاص سنت ہے اس پر عمل نہیں ہوتا ہے، اس لئے مکتب کی جانب سے جن حاج کرام کو مزدلفہ میں ٹھہرایا گیا ہو، اگر وہ سہولت کے ساتھ منیٰ کی حدود میں رات گزار سکتے ہیں تو منیٰ میں رات گزاریں، ورنہ مجبوراً مزدلفہ ہی میں رہیں، اس کی وجہ سے ان پر کوئی دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا، اور مکتب اور حکومتی نظام کی وجہ سے ان شاء اللہ وہ لوگ ترک سنت کے گنہگار بھی نہ ہوں گے۔ (۱)

اور یہاں ٹھہرنے والے حضرات اگر عرفات سے لوٹ کر مزدلفہ کی حدود میں اپنے بنے ہوئے خیموں میں آکر رات گزاریں گے تو ان کے مزدلفہ کا وقوف صحیح ہو جائے گا، واللہ اعلم۔

☆..... بلا عذر منیٰ کی حدود سے باہر رات گزارنے کی صورت میں میں سنت ادا نہیں ہوگی، البتہ حج ادا ہو جائے گا۔ (۲)

(۱) فإذا كان يوم التروية وهو الثامن من ذی الحجة راح الإمام مع الناس بعد طلوع الشمس من مکة إلى منیٰ فقیّم بها ویصلی بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ، ولو خرج من مکة بعد الزوال فلا بأس به ، وإن بات بمکة تلک اللیلة جاز وأساء لترك السنة علی القول بها . ( إرشاد الساری : (ص: ۲۶۶، ۲۶۷) باب الخطبة ، فصل : فی الرواح من مکة إلى منیٰ ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة )

☆ غنیة الناسک : (ص: ۱۴۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی الرواح من مکة إلى منیٰ وأداء الصلاة الخمس والمبيت بها ، ط: إدارة القرآن .

☆ الدر مع الرد : (۲/۵۰۳، ۵۰۴) کتاب الحج ، مطلب : فی الرواح إلى عرفات ، ط: سعید .

(۲) ویسن أن یبیت بمنیٰ لیالی آیام الرمی ، فلو بات بغيرها متعمداً کره ولا شیء علیہ عندنا وقال مالک والشافعی رحمهما اللہ تعالیٰ : هو واجب ینجبر بالدم ، والمعتبر فیہ معظم اللیل اتفاقاً . ( غنیة الناسک : (ص: ۱۷۹) باب طواف الزيارة ، فصل : فی العود إلى منیٰ وما ینبغی له الاعتناء به آیام قیامه بها ، ط: إدارة القرآن ) =

## منی کی رات

۱۰...۱۱...۱۲... ذی الحجہ میں رات کا اکثر حصہ منی میں گزارنا مسنون ہے۔ (۱)

## منی کی روانگی جمعہ کے دن ہو

”آٹھویں ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہو“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۷۴/۱)

## منی کے امام

”عرفات کے امام“ عنوان دیکھیں۔ (۱۶۴/۳)

## منی کے ایام

منی کے ایام خاص طور پر اللہ کے ذکر کے دن ہیں، اس لئے ان ایام میں عبادات کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے، اور دین کی اشاعت کی بھی فکر کرے۔ (۲)

= إرشاد الساری : (ص: ۳۳۲) باب طواف الزيارة ، فصل : فی الرجوع إلى منی بعد طواف الزيارة ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة .

الدر مع الرد : (۵۲۰/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی حکم صلاة العید والجمعة فی منی ، ط: سعید . (۱) ویسن أن یبیت بمنی لیالی آیام الرمی ، فلو بات بغيرها متعمداً کره و لاشیء علیه عندنا وقال مالک والشافعی رحمهما الله تعالى : هو واجب ینتجرب بالدم ، والمعتبر فیہ معظم اللیل اتفاقاً . غنیة الناسک : (ص: ۱۷۹) باب طواف الزيارة ، فصل : فی العود إلى منی وما ینبغی له الاعتناء به آیام قیامه بها ، ط: إدارة القرآن

= إرشاد الساری : (ص: ۳۳۲) باب طواف الزيارة ، فصل : فی الرجوع إلى منی بعد طواف الزيارة ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة .

الدر مع الرد : (۵۲۰/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی حکم صلاة العید والجمعة فی منی ، ط: سعید . (۲) فإذا دخل منی قال : اللهم هذا منی ، وهذا مما دللتنا علیه من المناسک فممن علينا بجوامع الخیرات وبما مننت علی إبراهیم خلیلک و محمد حبیبک وبما مننت علی أولیائک وأهل طاعتک و ناصیتی بیدک جئت طالباً مرضاک . (تبیین الحقائق : ۲۳/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة =

## منی کے بارے میں دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ

حضرات مفتیان کرام، دارالعلوم دیوبند..... دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

سر دست ایک حساس مسئلہ سے متعلق دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کی رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں، مسئلہ یہ ہے کہ جو حجاج مکہ مکرمہ ایسے وقت میں پہنچتے ہیں کہ حج سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن قیام نہیں ہو پاتا، بلکہ منی کا قیام شامل کر کے پندرہ دن ہوتے ہیں، تو ایسے لوگوں کے لئے کیا حکم ہے؟ کیا وہ چار رکعت والی نمازوں میں قصر کریں گے یا ان پر اتمام ضروری ہوگا؟ نیز ان پر ایام اضحیہ میں مالی قربانی لازم ہوگی یا نہیں؟

علماء کرام کی آراء اس سلسلہ میں مختلف ہے، اس لئے ام المدارس دارالعلوم دیوبند کا قصد کیا، حضرات مفتیان کرام سے گزارش ہے کہ ادلہ شرعیہ اور نصوص فقہیہ کی روشنی میں مدلل جواب دے کر ممنون فرمائیں۔ اس سے ان شاء اللہ اطمینان حاصل ہوگا۔

المستفتی:

(مفتی) سعید الرحمن فاروقی

دارالعلوم امدادیہ ممبئی

= فتح القدیر : (۴۶۷/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، فصل : فی المواقیت ، ط: رشیدیہ . مجمع الانهر : (۴۰۶/۱) کتاب الحج ، باب الإحرام ، فصل : دخل المحرم مگة لیلاً أو نهراً ، ط: دار الكتب العلمیة .

وفی الحجر وفی منی فی نصف لیلة البدر (قوله : لیلة البدر) وهی لیلة الرابع عشر من ذی الحجة آتی ینزلون فیہا الآن . (الدر مع الرد : ۵۰۸/۲) کتاب الحج ، مطلب فی إجابة الدعاء ، ط: سعید

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب وباللہ التوفیق: خیر القرون کے زمانے سے لے کر آج سے کچھ سال پہلے تک تمام امت مسلمہ اس بات پر متفق تھی کہ ”منی“ اور ”مکہ مکرمہ“ دونوں دو مستقل مقامات ہیں، کوئی کسی کے تابع نہیں ہے، اس لئے تقریباً فقہ کی ہر کتاب میں یہ مسئلہ ملتا ہے کہ جس شخص نے پندرہ روز مکہ مکرمہ میں قیام کا ارادہ کیا، لیکن درمیان میں منی، مزدلفہ اور عرفات جانے کا ارادہ ہے، تو وہ شخص مسافر ہی رہے گا، مقیم نہ بنے گا، اس لئے کہ خروج الی منی و عرفات کا ارادہ، نیت اقامت کے لئے مبطل ہے، چنانچہ درمختار میں ہے:

فلو دخل الحاج مكة أيام العشر لم تصح نيته؛ لأنه يخرج إلى

منى وعرفة. (۱۲۶/۲، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

اسی طرح البحر الرائق میں ہے:

ذكر في كتاب المناسك أن الحاج إذا دخل مكة في أيام العشر

ونوى الإقامة نصف شهر لا يصح؛ لأنه لا بد له من الخروج إلى

عرفات فلا يتحقق الشرط. (البحر الرائق: ۱۳۲/۳، باب المسافر، ط: سعید)

نیز مبسوط سرحسی میں بھی یہ تصریح ہے کہ اگر (مثلاً) کوفہ کا رہنے والا کوئی شخص اس نیت سے مکہ مکرمہ آئے کہ وہاں اور منی دونوں جگہ ملا کر پندرہ دن قیام کرے گا تو وہ مسافر ہی رہے گا، اس لئے کہ اقامت کی نیت وہ معتبر ہوتی ہے جو ایک مقام پر ہو۔

إذا قدم الكوفي في مكة وهو ينوي أن يقيم فيها وبمنى خمسة

عشر يوماً فهو مسافر؛ لأن نية الإقامة ما يكون في موضع واحد

الخ. (المبسوط للسرخسی: ۴۰۴/۱) باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الغفرية كوئٹہ

لیکن منی کی طرف مکہ مکرمہ کی آبادی کے پھیلاؤ کی وجہ سے چند سالوں سے

اہل علم کے درمیان یہ بحث چھڑی ہوئی ہے کہ منی کا سابقہ حکم اب بھی باقی ہے؟ یا بدل گیا؟ علماء کا ایک بڑا طبقہ اس بات پر ہے کہ منی کا سابقہ حکم اب بھی باقی ہے، مکہ کی آبادی کے پھیلاؤ کی وجہ سے ”منی“ کو جزء مکہ نہیں قرار دیا جاسکتا، جب کہ علماء کی ایک دوسری جماعت کا کہنا ہے کہ اب ”منی“ مکہ کا ایک محلہ کی حیثیت اختیار کر گیا ہے، اور دونوں مقامات موضع واحد کے حکم میں ہو گئے، لہذا جو حجاج کرام مکہ مکرمہ اور منی دونوں جگہ ملا کر پندرہ دن قیام کا ارادہ رکھیں گے، ان پر چار رکعت والی نمازوں میں اتمام اور ایام اضحیہ میں مالی قربانی لازم ہوگی۔

لیکن نصوص اور دلائل کی روشنی میں پہلی رائے زیادہ قوی معلوم ہوتی ہے کہ منی اور مکہ دونوں اب بھی دو مستقل مقامات کی حیثیت سے باقی ہیں، منی کو مکہ مکرمہ کا محلہ قرار دینا صحیح نہیں اور جو حجاج کرام منی اور مکہ دونوں جگہ ملا کر پندرہ دن قیام کی نیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے وہ بدستور مسافر رہیں گے، مقیم کے حکم میں نہ ہوں گے، یہی رائے دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کی بھی ہے، اس رائے کے وجوہ ترجیح میں سے یہ ہے کہ ”منی“ کو جزء مکہ قرار دینے کے لئے جو دلیلیں پیش کی جاتی ہیں، ان میں سے سب سے مضبوط دلیل یہ ہے کہ مکہ کی آبادی بڑھتے بڑھتے ”منی“ تک پہنچ چکی ہے، لہذا دونوں مقامات موضع واحد کے حکم میں ہوں گے۔

لیکن نصوص پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر اتصال (جس کے تحقق کے سلسلے میں مشاہدین کی رپورٹوں کے درمیان کافی اختلاف رائے موجود ہے) تسلیم بھی کر لیا جائے، پھر بھی ”منی“ کو جزء مکہ قرار نہیں دیا جاسکتا، اس لئے کہ فقہاء نے جہاں بھی اتصال کی بحث کی ہے وہاں دو آبادیوں کے درمیان اتصال مراد ہے، نہ کہ غیر آباد مقام کا آباد کے ساتھ اتصال، کبیری کی درج ذیل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

من فارق بیوت موضع هو فيه من مصر أو قرية ناویاً الذهاب  
إلى موضع بينه وبين ذالك الموضع المسافة المذكورة  
صار مسافراً، فلا يصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ما خرج  
منه من الجانب الذي خرج منه حتى لو كان ثمة محلة منفصلة  
عن المصر وقد كانت متصلة به لا يصير مسافراً ما لم يجاوزها  
ولو جاوز العمران من جهة خروجه وكان بحذاءه محلة من  
الجانب الآخر يصير مسافراً إذا المعتبر جانب خروجه.

(کبیری: ص: ۵۳۶، ط: اشرفی و سهیل اکیڈمی لاہور)

کبیری کی مندرجہ بالا عبارت کو علامی شامی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب رد المحتار  
میں نقل کرنے کے بعد اس کی مراد واضح کرتے ہوئے لکھا ہے:

وأراد بالمحلة في المسئلتين ما كان عامراً، أما لو كانت المحلة  
خرباً ليس فيها عمارة فلا يشترط مجاوزتها في المسئلة الأولى ولو  
متصلة بالمصر كما لا يخفى. (رد المحتار: ۲/۱۲۱، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

علامہ شامی کی وضاحت کی روشنی میں کبیری کی عبارت کا خلاصہ یہ ہوا کہ اگر  
کسی شہر کی آبادی دوسرے محلہ وغیرہ کے ساتھ متصل ہو جائے تو اگر وہ محلہ بھی آباد ہو تو  
مسافر اپنی موضع اقامت سے متجاوز ہو کر جب تک اس محلہ سے نکل نہ جائے اس  
وقت تک مسافر شمار نہ ہوگا، اور اگر وہاں آبادی نہیں ہے، تو پھر اس محلہ سے نکلنا حکم  
مسافر ہونے کے لئے شرط نہیں، بلکہ اپنی موضع اقامت سے نکلتے ہی مسافر شمار ہوگا۔

الغرض معلوم ہوا کہ اس اتصال کا اعتبار ہے جو دو آبادیوں کے درمیان ہونہ  
یہ کہ آبادی اور میدان و ویرانے کے درمیان، نیز فقہاء کے کلام سے یہ بھی معلوم ہوتا  
ہے کہ آبادی سے مراد ایسی جگہ ہے جہاں لوگ مستقل رہائش کے ارادے سے رہتے

ہوں، وہاں ضروریات زندگی دستیاب ہوں، صرف وقتی استعمال کی عمارت یا لوگوں  
کے عارضی قیام کی وجہ سے کسی جگہ کو ”آبادی“ نہ کہا جائے گا، چنانچہ فقہاء نے شہر سے  
متصل باغات کو باوجود یکہ شہر سے متصل بھی ہوں، ان میں کام کرنے والوں کے  
مکانات و جھونپڑیاں وغیرہ بھی ہوں، نیز پہرے دار اور کاشت کار سال کا کچھ حصہ یا  
پورا سال رہتے بھی ہوں، پھر بھی شہری آبادی کا جزء قرار نہیں دیا، رد المحتار میں ہے:

بخلاف البساتين ولو متصلة بالبناء؛ لأنها ليست من البلدة ولو  
سكنها أهل البلدة في جميع السنة أو بعضها ولا يعتبر سكنى الحفظة

والأكرة اتفاقاً. (۲/۵۹۹، ط: زکریا، و: ۲/۱۲۱) باب صلاة المسافر، ط: سعید

مذکورہ بالا تفصیل کی روشنی میں اگر مکہ مکرمہ اور منی کی صورت حال کو دیکھیں تو  
اس میں کوئی خفا نہیں رہ جاتا کہ یہاں دونوں مقامات میں سے ایک (مکہ مکرمہ) تو  
آباد ہے، دوسرا آبادی سے خالی، اس لئے کہ معائنہ کرنے والوں اور مشاہداتی کمیٹی  
کی رپورٹوں کے مطابق ”منی“ میں جو عمارتیں ہیں مثلاً شاہی محلات، رابطہ عالم  
اسلامی کا دفتر اور ہسپتال وغیرہ، اس میں سے کوئی بھی عمارت بہ طور مستقل رہائش گاہ  
استعمال نہیں ہوتی، اکثر، بلکہ سب صرف ایام حج میں حجاج اور مہمانوں کے قیام کے  
لئے استعمال ہوتی ہے، ایام حج کے بعد پورا علاقہ بالکل ویران، سنان معلوم ہوتا  
ہے، سوائے پہرہ داروں اور مزدوروں وغیرہ کے وہاں کوئی نہیں ملتا اور نہ ہی  
ضروریات زندگی میں سے کوئی چیز وہاں دستیاب ہوتی ہے اور ظاہری بات ہے کہ  
ایسی صورت میں منی کو آباد علاقہ شمار نہیں کیا جاسکتا، اور جب غیر آباد ثابت ہو گیا تو مکہ  
مکرمہ کی آبادی کے منی تک پہنچ جانے کی صورت میں بھی دونوں کو موضع واحد کے حکم  
میں نہیں قرار دیا جاسکتا۔

مزید یہ کہ ترمذی اور ابوداؤد وغیرہ کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ شریعت

کا مقصد اور منشأ بھی ”منی“ کو قیامت تک بحیثیت ”میدان“ باقی رکھنا ہے، تاکہ حجاج ٹھہر سکیں، نیز مناسک حج ادا کر سکیں۔

عن عائشة - رضی اللہ عنہا - قلنا: یا رسول اللہ! ألا نبني لك بيتاً بمنى يظلک؟ قال: لا، منى مناخ من سبق. (۱/)

۱۷۷، باب ماجاء أن منى مناخ من سبق، ط: قدیمی

یعنی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے لئے ”منی“ میں کوئی گھر نہ بنوائیں، جس کے سایہ میں آپ رہیں، آپ انے فرمایا: نہیں، منی ان لوگوں کا پڑاؤ ہے جو یہاں پہلے آیا۔ (ترمذی: (۱/۱۷۷) باب ماجاء أن منى مناخ من سبق، ط: قدیمی)

اور ملا علی قاری رحمہ اللہ نے علامہ طیبی رحمہ اللہ سے ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کی تشریح نقل کی:

قال الطيبي - رحمه الله - أي أئاذن أن نبني لك بيتاً لتسكن فيه، فممنوع وعلل بأن ”منى“ موضع لأداء النسك من النحر و رمى الجمار و الحلق يشرك فيه الناس، فلو بنى فيها لأذى إلى كثرة الأبنية تأسيساً به، فتضييق على الناس. (مروقة: (۱۸۱۸/۵)، و: (۳۴۸/۵) باب رمى الجمار، الفصل الثاني، ط: امداديه ملتان)

الغرض حدیث اور اس کی تشریح سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ”منی“ ہمیشہ میدان اور پڑاؤ کی جگہ کی حیثیت سے باقی رہے گا، اس کا آباد ہونا منشأ نبوی کے خلاف ہے، لہذا یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اگر ”منی“ میں کبھی آبادی ہو بھی جائے پھر بھی وہ شرعاً غیر معتبر ہوگی اور شرعی اعتبار سے اسے میدان ہی تصور کیا جائے گا۔

منی اور مکہ کو موضع واحد قرار دینے والے ایک دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ

”منی“ مکہ مکرمہ کا ”فناء“ ہے، اور شرعاً فناء شہر کو شہر کا حکم دیا جاتا ہے، لیکن اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ ”فناء“ کی جو تعریف فقہاء نے کی ہے وہ یہاں پر منطبق نہیں ہوتی، فناء کی تعریف درج ذیل ہے:

وفناؤه ما اتصل به معدا لمصالحه (ملشقی الابحر: ۱/)

(۱۲۳) صلاة الجمعة، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت

یعنی فناء کسی آبادی کا وہ قریبی متصل حصہ ہے جسے شہری مصلحتوں کے لئے تیار کیا گیا ہو۔

علامہ شامی نے اس کو مزید وضاحت کے ساتھ نقل کیا:

فقد نصّ الأئمة على أنّ الفناء ما أعدّ لدفن الموتى و حوائج

المصر كركض الخيل والدواب و جمع العساكر والخروج

للرمي الخ. (۸/۳)، ط: زکریا، و: (۱۳۹/۲) باب الجمعة، ط: سعید

مذکورہ بالا تعریف اور سابق میں ذکر کردہ ”منی“ کی صورت حال پر غور کرنے سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ ”فناء“ کی تعریف ”منی“ پر قطعاً صادق نہیں آتی، اس لئے کہ منی کے ساتھ، اہل مکہ کی کوئی مصلحت (اہل مکہ ہونے کی حیثیت سے) وابستہ نہیں ہے اور نہ ہی مصالح اہل مکہ کے لئے ”منی“ کو بنایا گیا ہے، بلکہ ”منی“ تو ایک مشعر ہے، حجاج کرام وہاں مناسک حج ادا کرتے ہیں، قیام کرتے ہیں قربانی کرتے ہیں وغیرہ، اس لئے منی کو ”فناء آفاق“ تو کہا جاسکتا ہے ”فناء مکہ“ بہر حال نہیں کہا جاسکتا اور جب ”منی“ فنائے مکہ ہے ہی نہیں تو دونوں مقامات کو موضع واحد کے حکم میں قرار دینا کیسے درست ہو سکتا ہے!

دوسری بات یہ ہے کہ قصر اور سفر کے اعتبار سے فناء مصر منفصلہ کا حکم جدا ہے،

اور انعقاد جمعہ کے اعتبار سے جدا، چنانچہ محیط برہانی اور طحاوی وغیرہ میں اس کی تصریح

فقط واللہ اعلم  
کتبہ الاحقر  
زین الاسلام قاسمی  
مفتی دارالعلوم دیوبند  
۲۱/۱۱/۳۴ھ

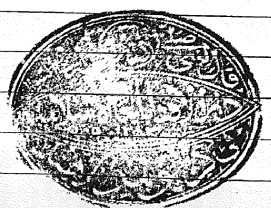
الجواب صحیح والمجیب مصیب  
سعید احمد پالن پوری  
صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند  
(۲۲/۱۱/۳۴ھ)

الجواب صحیح  
محمد نعمان سیتا پوری  
الجواب صحیح  
ابوالقاسم نعمانی غفرلہ  
مہتمم دارالعلوم دیوبند  
(۲۲/۱۱/۳۴ھ)

نقطہ دقتہ قاری سلم  
کتبہ الاحقر  
۱۵۵۵ھ  
مفتی دارالعلوم دیوبند  
۲۱/۱۱/۳۴ھ

الجواب صحیح  
محمد نعمان سیتا پوری  
۲۲/۱۱/۳۴ھ

الجواب صحیح  
ابوالقاسم نعمانی غفرلہ  
مہتمم دارالعلوم دیوبند  
۲۲/۱۱/۳۴ھ



کی گئی ہے کہ فناء مصر میں جمعہ تو جائز ہے، لیکن شرعاً مسافر ہونے کے لئے فناء مصر سے تجاوز ضروری نہیں ہے، بلکہ اصل آبادی سے نکلتے ہی وہ شخص مسافر شمار ہوگا اور قصر کرے گا، محیط برہانی میں ہے:

وهذا بخلاف ما لو خرج المسافر عن عمران المصر حيث يقصر الصلاة؛ لأن فناء المصر إنما يلحق بالمصر فيما كان من حوائج أهل المصر، وقصر الصلاة ليس من حوائج أهل المصر، فلا يلحق الفناء بالمصر في هذا الحكم.

(المحيط البرهاني: ۲/۲۶، الفصل الخامس والعشرون، و: (۱۷۶/۲) النوع الثاني في بيان شرائط الجمعة، الفصل الخامس والعشرون، ط: غفارية كوئٹہ)

یعنی اگر مسافر شہر کی آبادی سے نکل جائے تو وہ قصر شروع کر دے گا، اس لئے کہ فناء مصر کو مصر کے ساتھ ان امور میں لاحق کیا جاتا ہے جو اہل مصر کے حوائج میں سے ہوں، اور نماز میں قصر کرنا اہل شہر کی ضروریات میں سے نہیں ہے، لہذا اس حکم (قصر و اتمام) میں فناء شہر کو شہر کے ساتھ لاحق نہیں کیا جائے گا۔

مذکورہ بالا فرق کو علامہ طحطاوی رحمہ اللہ نے بھی مراقی الفلاح کے حاشیے میں بیان کیا (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۴۲۳.....)

مذکورہ بالا فرق کا تقاضا یہ ہے کہ اگر ”منی“ کو فناء منفصلہ تسلیم بھی کر لیا جائے پھر بھی قصر و اتمام کے حکم میں کوئی اثر نہ پڑے گا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جو حجاج کرام منی اور مکہ مکرمہ دونوں جگہ ملا کر پندرہ دن قیام کی نیت سے مکہ آئیں گے، وہ شرعاً مسافر شمار ہوں گے، چار رکعت والی نمازوں میں قصر کریں گے، اور ان پر ایسی صورت میں مالی قربانی لازم نہ ہوگی۔

یہی موقف نصوص سے زیادہ مؤید ہے، اور حاجیوں کے لئے سہولت بھی اسی میں ہے۔

## منی کے بارے میں علمائے کرام کا متفقہ رپورٹ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ، أما بعد !

کیم اور دومی ۲۰۰۷ء کو جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں منعقدہ ستاون (۵۷) مفتیان عظام و علمائے کرام کے دوروزہ نمائندہ اجتماع کے فیصلہ کے مطابق کہ:

”یہ بھی تحقیق کی جائے منی اب بحالت موجودہ بستی کے حکم میں ہے یا ویرانے کے۔“

اس سلسلہ میں یہ بھی طے ہوا کہ ایک وفد مکہ مکرمہ [زادھا اللہ عز و شرفا] جائے اور منی کا مشاہدہ کر کے بتلائے کہ منی کو مکہ مکرمہ کا حصہ قرار دیا جاسکتا ہے یا نہیں۔

میزبان ادارہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی مفوضہ ذمہ داری نبھاتے ہوئے چھ جید مفتیان کرام پر مشتمل ایک نمائندہ وفد تشکیل دیا، اس وفد میں دو حضرات کا اضافہ ذاتی اخراجات پر منظور کیا گیا، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱..... حضرت مولانا امداد اللہ صاحب زید مجدہم

جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲..... حضرت اقدس مولانا مفتی غلام الرحمن صاحب زید مجدہم

جامعہ عثمانیہ پشاور صوبہ سرحد

۳..... حضرت مولانا مفتی عبدالمجید صاحب دین پوری زید مجدہم

جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

۴..... حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب زید مجدہم

جامعہ خیر المدارس ملتان، پنجاب

۵..... حضرت مولانا مفتی حامد حسن صاحب زید مجدہم

جامعہ دارالعلوم کبیر والا، پنجاب

۶..... حضرت مولانا مفتی حسین احمد صاحب زید مجدہم

جامعہ دارالعلوم کراچی

۷..... حضرت مولانا مفتی گل حسن صاحب زید مجدہم

دارالعلوم رحیمہ کوئٹہ، بلوچستان

۸..... حضرت مولانا مفتی محمد روزی خان صاحب زید مجدہم

دارالافتاء ربانیہ کوئٹہ، بلوچستان

حضرت مولانا امداد اللہ صاحب زید مجدہم کی امارت میں آٹھ رکنی وفد عشرہ کے لگ بھگ مدت لیکر عمرہ کی ادائیگی کے بعد حرم مکہ کے جوار میں مدرسہ صولتیہ میں قیام پذیر رہا، حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب دام مجدہم کے سفر ساؤتھ افریقہ اور حضرت مولانا سیف الرحمن دام مجدہم سفر پاکستان کی وجہ سے اگرچہ یہ دونوں اکابرین حضرات موقعہ پر موجود نہ تھے لیکن بحمد اللہ دونوں حضرات کے برخورداران اور برادران نے وفد کو سہولت اور آسانی کی فراہمی میں کوئی کسر نہ چھوڑی، دل و جان سے خوب خدمت کی۔

وفد نے حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب، حضرت مولانا عبدالوہید صاحب، حضرت مولانا عبدالملک صاحب، جناب بھائی عرفان صاحب، جناب بھائی عامر صاحب، جناب قاری عبدالکریم صاحب اور جناب انجینیئر عبدالمنان صاحب کی رہبری اور رہنمائی میں ایک آدھ بار نہیں بلکہ چار دفعہ مختلف اوقات میں مشاعر مقدسہ منی، مزدلفہ، عرفات کا معائنہ کیا، جبل نور اور عدل کی طرف سے شارع حج حرم سے سرنگ کے ذریعہ نکل کر پیدل راستہ سے شیشہ عزیزیہ شمالیہ سے شارع

ستین نفق ملک خالد اور شارع ملک عبداللہ سے منی میں کئی بار داخل ہوئے۔ شارع کی طرف المعیصم سے ہوتے ہوئے منی میں آنا جانا ہوا، ایسا ہی عزیز یہ شمالیہ کی جانب سے مزدلفہ اور عوالی کی جانب سے عرفات کے میدان کا جائزہ لیا گیا۔

ماہرین فن کی طرف مراجعت کرنے کے علاوہ حضرت مولانا ہشیم صاحب مدیر مدرسہ صولتیہ کی قیادت میں ایک ذیلی کمیٹی نے وزارت شؤون البلدیہ والقرویہ کے الامانۃ العاصمہ المقدسہ کے مرکزی دفتر جا کر سرکاری کارندوں اور قسم المعلومات کے انجینئر حضرات سے تفصیلی میٹنگ کی جنہوں نے کمال شفقت کا مظاہرہ کر کے اہم نقشے مکہ مکرمہ، منی، مزدلفہ، عرفات وغیرہ، ہمارے حوالہ کیے، جن سے منی کی سرکاری حیثیت متعین کرنے میں کافی مدد ملی۔

جن راستوں سے منی میں داخلہ ہوا، وہاں کمیٹی اور وفد نے اپنی استطاعت کے مطابق مسافت معلوم کرنے کی پوری کوشش کی، گاڑی کی میٹر کے ذریعہ باقاعدہ مسافت کی پیمائش کی، اور کہیں ماہرین کی رائے پر اعتماد کیا۔

وفد کے بعض اراکین کا ارادہ ہر جگہ کی ویڈیو بنانے کا تھا، تاکہ رپورٹ کے ساتھ اسے بھی مجلس میں پیش کر دیا جائے، لیکن عالمی حالات کے پیش نظر سعودیہ حکومت کی باضابطہ اجازت کے بغیر ویڈیو بنانا ممکن نہ تھا۔ اس لئے ویڈیو پیش کرنے میں کامیابی نہ ہوئی۔ بعض میزبان حضرات نے بعض اراکین کے اصرار پر ویڈیو بنانا شروع بھی کی لیکن شاہی محل کی سیکورٹی نے نصب کردہ کیمروں کے ذریعہ دیکھ کر سختی سے منع فرمادیا۔

وفد نے مشاعر مقدسہ کا معائنہ ایسے وقت میں کیا جہاں ایام حج کی بجائے دوسرے مہینوں میں مشاعر مقدسہ میں خاموشی اور سنائے کی فضا چھائی ہوئی تھی، جس سے منی کی اصلی حالت معلوم کرنے میں الحمد للہ کافی مدد ملی۔

وفد نے معلومات اکٹھا کرنے کے دوران اور بعد میں جملہ معلومات کو پرکھنے کیلئے باہمی طور پر یکسوئی میں بیٹھ کر کئی اجلاس کیے، جہاں کہیں ادنی تا مل ہوتا اس سے اجتناب کر کے متفقہ طور پر چند ایسے امور علمائے کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں تاکہ مفتیان کرام ان نکات کی روشنی میں منی بستی کے حکم میں ہونے یا ویرانے یا مکہ مکرمہ کا محلہ، کالونی قرار دینے یا نہ دینے کے بارے میں بہتر فیصلہ کر کے متنازعہ مسئلہ میں قصریا اتمام کا حکم دے سکیں۔

وفد نے دائرہ کار کے تعین کے بعد طریق کار یہ طے کیا کہ اہم نکات پر معلومات اکٹھی کرنے کے لئے دو، دو ارکان کی ذیلی چند کمیٹیاں تشکیل دی گئیں، جنہوں نے مفوضہ کام کو نمٹا کر جو امور متفقہ طور پر طے کیے وہ درج ذیل ہیں:

۱..... مکہ مکرمہ سے منی میں داخل ہونے کے مختلف راستے ہیں:

الف: شارع عدل اور شیشہ کی طرف سے منی کی حدود شروع ہونے تک ایک وسیع و عریض میدان ہے، جس کی مسافت تقریباً ڈیڑھ دو کلومیٹر ہوگی، جس میں تعمیر ممنوع ہے، تاکہ یہ کھلا میدان حجاج کرام کی آمد و رفت کیلئے استعمال ہو سکے۔

ب: عزیز یہ سے منی میں آنے والے تین راستوں کا معائنہ کیا گیا: راستہ نمبر ۱..... شارع صدقی، وہاں عزیز یہ کی آبادی (مقفل) مطعم زمزم پر ختم ہوتی ہے، یہاں سے پل پر چڑھ کر شارع عبدالعزیز سے چلتے ہوئے منی کی حد تک تقریباً ۶۶۰ میٹر کا فاصلہ ہے۔

۲..... عزیز یہ سے جبل مرسلات میں واقع نفق ملک خالد سے گزرتے ہوئے نفق کی لمبائی تقریباً ۷۰۰ میٹر ہے۔ واضح ہو کہ نفق کی ایک جانب عزیز یہ میں اور دوسری جانب منی میں نکلتی ہے۔

۳..... عزیز یہ سے طریق امیر ملک عبداللہ سے منی میں داخل ہوتے وقت

دائیں جانب ولی عہد کے محل کا گیٹ اور بائیں جانب بادشاہ کے محل کا گیٹ واقع ہے، جہاں عزیز یہ کی آبادی ختم ہوتے ہی ”بدایہ منی“ کے بورڈ تک ۴۵۰ میٹر کا فاصلہ ہے۔

شاہی محلات کی وجہ سے عزیز یہ اور منی کو ملانے کیلئے یہاں پر نفق کی بجائے پہاڑ کاٹ کر راستہ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے منی کی حدود میں کھڑے ہو کر عزیز یہ کی آبادی سامنے نظر آتی ہے۔

ج: ”شرائع“ سے منی میں داخل ہونے کیلئے معیصم کا کئی میلوں کا میدان طے کر کے آنا پڑتا ہے۔ واضح ہو کہ اس میدان میں تعمیر و آبادی قانوناً ممنوع ہے اور یہ ممنوع علاقہ منی کے پانی کا خزان اور آنے والے حجاج کرام کی گاڑیوں کی پارکنگ ہے۔

اور اس کے بعد منی کی حدود میں داخل ہونے کے لئے مزید ۵۰۰ میٹر نفق کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔

۲..... منی مشاعر حج کا وہ مقام ہے، جہاں مستقل رہائش کیلئے تعمیر کرنے کی کسی کو بھی قانوناً اجازت نہیں۔ اور نہ ہی کوئی عمارت مستقل رہائش کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔

۳..... اس میں کوئی شک نہیں کہ ”منی“ میں کئی پختہ عمارتیں موجود ہیں، جن میں سے بادشاہ اور ولی عہد کے محلات جو پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہیں جن کی حفاظتی دیواریں پہاڑ کے دامن میں دونوں جانب واقع ہیں۔

بادشاہ کا قدیمی محل جدید محل کے متصل پہاڑ کے دامن میں ”منی“ کی طرف واقع ہے، اس کے بالمقابل پہاڑ کو تراش کر خیمہ کے متبادل فلیٹ نمائین مکمل اور دوزیر تعمیر عمارتیں بھی ہیں، (۲) دو بڑے ہسپتال جن میں ایک مسجد خیف کے قریب اور

دوسرا قصر شاہی کی طرف مستثنیٰ جسر منی کے نام سے موسوم ہے اور کچھ ڈسپنسریاں ہیں، (۳) رابطہ عالم اسلامی کا دار الضیوف، (۴) سرکاری دفاتر جن کا استعمال صرف ایام حج میں ہوتا ہے۔

۴..... مذکورہ بالا تمام پختہ عمارات سال بھی کسی بھی محکمہ کے استعمال میں نہیں رہتیں، صرف ایام حج میں استعمال ہوتی ہیں۔

۵..... ”عمدہ“ جو حکومت کا نمائندہ ہوتا ہے، جب منی میں رہائشی آبادی تھی ”منی“ میں ”عمدہ“ کا باقاعدہ دفتر ہوتا تھا، جب سے منی کی آبادی ختم کر دی گئی، عہدہ کا دفتر بھی ختم کر دیا گیا۔

۶..... عدل، شیشہ اور عزیز یہ کی فلک بوس عمارتوں سے گزر کر ”منی“ میں داخل ہوتے ہی خیموں پر جب نظر پڑتی ہے، تو ایک خاموشی اور اداسی چھائی ہوتی محسوس ہوتی ہے۔

۷..... ”منی“ میں موجود سرکاری عمارتوں کی حفاظت اور دیکھ بھال کیلئے چونکدار مرحلہ وار ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ مقام ”منی“ عارضی طور پر بلدیہ عزیز یہ کی نگرانی میں ہے، ورنہ اس کا مستقل نگران الامۃ المشاعر المقدسہ کا محکمہ ہے، جو مرکز کے کنٹرول میں ہے۔

۸..... منی کے اندر جہاں جہاں وفد کا آنا جانا ہوا کسی مقام پر کوئی خرید و فروخت کی دوکان کیفے ٹیریا کھانے پینے کی اشیاء کی کوئی دوکان دکھائی نہیں دی، سوائے ایک کیفے ٹیریا موبائل گاڑی کے جو غالباً وہاں پر موجود عمال یا زائرین کیلئے کھڑی تھی۔

۹..... ”منی“ میں جاری تعمیرات پر بڑی تعداد میں غیر سرکاری کمپنی کے عمال (مزدور) مصروف عمل پائے گئے، البتہ ان مقامات پر حفاظتی نقطہ نظر سے عام لوگوں کو

جانے کی اجازت نہیں تھی۔

۱۰..... عزیز یہ کی آبادی دو حصوں پر مشتمل ہے، عزیز یہ شمالیہ جبل مرسلات کے دامن میں چلتے ہوئے مزدلفہ سے تقریباً ۱۵۰ میٹر پر ختم ہوتی ہے، اس کے آگے مزدلفہ کا طویل و عریض میدان ہے، جبکہ عزیز یہ جنوبیہ کی آبادی عوالی تک پہنچ جاتی ہے۔

۱۱..... شاہی محلات جو درحقیقت ایام جج کے مہمان خانے ہیں، جو جبل مرسلات پر واقع ہیں، ان کی حفاظتی فصیل ایک طرف عزیز یہ میں اور دوسری طرف منی کی حدود سے گزرتے ہوئے کچھ حصہ حدود مزدلفہ میں ہے۔

۱۲..... عزیز یہ کی آبادی ختم ہوتے ہی جبل مرسلات کی انتہاء پر مزدلفہ میں داخل ہوتے وقت کہیں سے ڈیر سو کہیں سے تین سو میٹر فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے، منی سے وادی محسر طے کر کے مزدلفہ کے میدان میں موسم جج کیلئے سرکاری عمارتیں اور مساجد کی پختہ عمارتیں دیکھی گئیں، جو محض ایام جج میں زیر استعمال رہتی ہیں اور ایام جج میں حجاج کرام کیلئے کچھ خیمے منی کی بجائے مزدلفہ میں نصب ہیں۔

مذکورہ بالا رپورٹ کا خلاصہ درج ذیل ہے:

الف: حکومت وقت کی طرف سے ”منی“ میں مستقل رہائش کی ممانعت ہے،  
ب: موقعہ پر پورے ”منی“ میں کہیں بھی کسی بہتر سے بہتر عمارت رہائش کیلئے استعمال نہ ہونا، انتظامی دفاتر اور ہسپتالوں کا سال بھر معطل رہتے ہوئے صرف ایام جج میں فعال ہونا۔

ج: حکومت کے نقشوں میں عام آباد علاقوں کی طرح ”منی“ کو ظاہر کرنے کے بجائے غیر آباد علاقہ فرض کر کے مشاعر مقدسہ کی حیثیت سے نمایاں رکھنا۔  
د: انتظامی اداروں میں ”عمدہ“ کے نام سے علاقائی نمائندہ کا نہ ہونا۔

ہ: شیشہ و عدل یا شرائع کی طرف سے داخل ہوتے وقت بفرزون کی وسیع و عریض علاقہ یا میدان ہے، ان وجوہ کی بناء پر ”منی“ اور مکہ مکرمہ الگ الگ سمجھا جائے۔

یا

الف..... جبل مرسلات پر شاہی محلات کا ہونا جو ”منی“ اور ”عزیز یہ“ دونوں طرف سے نظر آسکیں۔

ب..... شاہی محلات کا جبل مرسلات کی دونوں جانب فصیل کا ہونا۔  
ج..... ”شارع صدقی“ کے راستہ سے آبادی کا ”منی“ سے قریب پہنچنا، بدایہ منی اور مطعم زمزم مقفل کے درمیان صرف ۶۶۰ میٹر فاصلہ کا ہونا۔

د..... نفق خالد بن عبدالعزیز کے ذریعہ ملنا جبکہ نفق کی لمبائی ۷۰۰ میٹر ہے،  
ر..... شارع ملک عبداللہ پر پہاڑ کاٹ کر محل وغیرہ کیلئے جو راستہ بنایا گیا ہے، اس کی وجہ سے بدایہ ”منی“ اور عزیز یہ کی آبادی میں صرف ۴۵۰ میٹر فاصلہ رہ گیا ہے، جبکہ سڑک کی دونوں طرف محل کا فصیل موجود ہے۔

الحاصل دونوں قسم کے نکات مجلس کی خدمت میں پیش ہیں، لہذا ان نکات کو سامنے رکھ کر قریباً تمام احکام صادر فرمائیں تاکہ امت مسلمہ اطمینان کا سانس لے سکے۔

قدیم فقہی ذخیرہ میں مکہ مکرمہ اور منی کو موضعین قرار دیا گیا ہے، اس لئے ان کو موضع واحد قرار دینا بڑی جرأت کے مترادف اور احتیاط کے متقاضی تھا، اس لئے شرکاء نے نہایت احتیاط سے رپورٹ تیار کر کے معاملہ اہل علم حضرات کی صوابدید پر چھوڑ دیا۔ واللہ الموفق وھو بھدی السبیل۔

## شُرکائے وفد

- مدرسہ صولتہ بجوار حرم المکرمۃ زادھا اللہ عزاً و شرفاً
- ۱۔ مفتی غلام الرحمن صاحب جامعہ عثمانیہ پشاور
  - ۲۔ مفتی عبد المجید صاحب جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
  - ۳۔ مفتی محمد عبداللہ صاحب جامعہ خیر المدارس ملتان
  - ۴۔ مفتی حامد حسن صاحب جامعہ دارالعلوم کبیر والا
  - ۵۔ مفتی حسین احمد صاحب جامعہ دارالعلوم کراچی
  - ۶۔ مفتی گل حسن صاحب جامعہ اسلامیہ دارالعلوم رحیمہ کوئٹہ
  - ۷۔ مفتی محمد روزی خان صاحب دارالافتاء ربانیہ کوئٹہ
  - ۸۔ مفتی امداد اللہ صاحب جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۲/۶/۱۴۲۸ھ

(۱) مفتی غلام الرحمن صاحب  
(۲) مفتی عبد المجید صاحب  
(۳) مفتی محمد عبداللہ صاحب  
(۴) مفتی حامد حسن صاحب  
(۵) مفتی حسین احمد صاحب  
(۶) مفتی گل حسن صاحب  
(۷) مفتی محمد روزی خان صاحب  
(۸) مفتی امداد اللہ صاحب

جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی  
جامعہ خیر المدارس ملتان  
جامعہ دارالعلوم کبیر والا  
جامعہ دارالعلوم کراچی  
جامعہ اسلامیہ دارالعلوم رحیمہ کوئٹہ  
دارالافتاء ربانیہ کوئٹہ  
جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۲/۶/۱۴۲۸ھ

## منی کے بارے میں مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کا اردو فتویٰ

الجواب و باللہ التوفیق (۲۱۷)

منی مستقل مقام ہے، سفر و اقامت میں وہ مکہ مکرمہ کے تابع نہیں ہے، اس کی صراحت سب ہی فقہاء و محدثین فرماتے آئے ہیں:

ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً في موضعين فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه نحو مكة و منى والكوفة والحيرة لا يصير مقيماً وان كان أحدهما تبعاً للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيماً. اهـ (الهندية: ۱/۴۰، ط: رشیدیہ، و: بدائع: ۱/۹۸)

فصل فی بیان ما یصیر المسافر به مقيماً، ط: ایچ ایم سعید، و: البحر: ۲/۱۴۳

خارج مصر کسی مستقل مقام کو مصر کے ساتھ لاحق کرنے کے لئے اور سفر و اقامت میں اس کے تابع مصر ہونے کے لئے چند بنیادی شرطیں ہیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ شہر کی آبادی اس مقام سے مل جائے، دوسری شرط یہ ہے کہ خود اس مقام میں بھی آبادی ہو، فتاویٰ ہندیہ: ۲/۲۵۱ میں ہے:

فإن كان بقرب ذلك قرى لأهل الذمة فعظم المصر حتى بلغ تلك القرى وجاوزها صارت من جملة المصر لاحاطة المصر

بجوانبها. اهـ. (فتاویٰ ہندیہ: ۲/۲۵۱) الباب الثامن فی الجزية، ط: رشیدیہ

اس عبارت میں اہل ذمہ کی بستیوں کے شہر کے ساتھ لاحق ہونے کے لئے شہر کی آبادی وہاں تک پہنچنے کی قید لگائی گئی ہے، دوسرے بستی کے لاحق ہونے کی بات ہے، اور بستی میں آبادی ہوتی ہے، شامی میں ہے کہ جو شخص شہر سے اپنا سفر شروع کر رہا ہے، اس پر مسافر کے احکام اس وقت جاری ہوں گے جب وہ ان مقامات سے بھی

نکل جائے جو مصر کے تابع ہوتے ہیں، مثلاً ربض مصر، یعنی شہر سے متصل گھر اور مکانات جو پھیلتی ہوئی آبادی کی صورت میں ہوتے ہیں، اسی طرح جو بستیاں ربض مصر سے متصل ہوں، وہ بھی تابع مصر ہیں:

وأشار إلى أنه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة  
كربض المصر وهو ما حول المدينة من بيوت ومساكن  
فإنه في حكم المصر وكذا القرى المتصلة بالربض في  
الصحيح. (شامی: ۱/۵۲۵)، و: (۱۲۱/۲) باب صلاة المسافر، ط: سعید

ربض مصر اور قری متصلہ سب میں آبادی ہوتی ہے، معلوم ہوا کہ تبعیت کے حکم کے لئے خود اس جگہ میں آبادی ضروری ہے۔

اگر خود وہ مقام آبادی سے خالی ہے، تو پھر اس کی حیثیت فناء مصر کی ہو، فناء مصر وہ جگہ ہے جو مصالح بلد کے لئے ہو، یعنی شہر سے باہر وہ جگہ جو اہل شہر کی عمومی ضروریات کے لئے استعمال ہوتی ہو، مثلاً مردوں کی تدفین، صلوٰۃ عید کی ادائیگی، گھوڑ دوڑ کا میدان وغیرہ۔ اگر وہ شہر سے متصل ہو یا اس کا فاصلہ قدر غلوہ (۱۳۷/ میٹر) سے کم ہو تو وہ بھی شہر کے تابع شمار ہوگا۔

وأما الفناء وهو المكان المعد لمصالح البلد كربض الدواب  
ودفن الموتى وإلقاء التراب فإن اتصل بالمصر اعتبر  
مجاوزته وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا، كما يأتي بخلاف  
الجمعة فتصح إقامتها في الفناء ولو منفصلاً بمزارع. (رد

المحتار: (۱/۵۲۵)، و: (۱۲۱/۲) باب صلاة المسافر، ط: ایچ ایم سعید

آبادی کا اتصال اگر ایسی جگہ سے ہوا ہے جس میں نہ خود آبادی ہے، نہ وہ فناء مصر ہے، تو وہ اتصال معتبر نہیں، اور اس مقام کو تابع مصر شمار نہیں کیا جائے گا، حضرات

فقہاء نے صراحت فرمائی ہے کہ باغات اگر چہ شہر سے متصل ہوں پھر بھی وہ بحکم مصر نہیں ہوں گے، کیونکہ نہ ان میں آبادی ہوتی ہے، نہ ان پر فناء مصر کی تعریف صادق آتی ہے۔ اُن باغات میں اگر محافظین اور کام کاج کرنے والے لوگ سال بھر بھی مقیم رہتے ہوں، پھر بھی ان باغات کو داخل مصر شمار نہیں کیا جائے گا، کیونکہ باغات آبادی کی جگہ نہیں ہیں:

بخلاف البساتين ولو متصله بالبناء لأنها ليست من البلدة  
ولو سكنها أهل البلدة في جميع السنة أو بعضها. (رد المحتار:

(۱/۵۲۵)، و: (۱۲۱/۲) باب صلاة المسافر، ط: ایچ ایم سعید

زیر بحث مسئلہ میں تبعیت کی شرائط موجود نہیں ہیں، بعض جانب سے منی کے ساتھ آبادی کا اتصال تسلیم بھی کیا جائے تو خود منی میں آبادی نہیں ہے، آگے مزدلفہ، عرفات میں بھی آبادی نہیں ہے، درحقیقت منی، مزدلفہ، عرفات پہاڑوں کے درمیان صحرائی علاقے ہیں، جو آبادی اور رہائش کی جگہیں نہیں ہیں، بلکہ مناسک کی جگہیں ہیں۔ حکومت کی طرف سے قانوناً وہاں آبادی ممنوع ہے، حکومت کے علاقائی نقشہ میں منی کو غیر آباد ظاہر کر کے اس کو مشاعر مقدسہ کی حیثیت سے دکھایا گیا ہے، اس میں جو شاہی محلات، ہسپتال، دفاتر اور دیگر سرکاری عمارات ہیں، وہ اصلاً موسم حج کے لئے ہیں، موسم حج کے علاوہ دوسرے مواقع پر ان سے استفادہ کی اجازت نہیں ہے، چنانچہ وہ حجاج کے خیموں کی طرح سال بھر خالی پڑے رہتی ہیں۔

جو جدید تعمیرات کی جارہی ہیں وہ حجاج کی سہولت یا انتظامیہ کے عارضی قیام کی غرض سے کی جارہی ہیں، آبادی و رہائش کی غرض سے نہیں، سال بھر حکومتی عملہ کی وہاں آمد و رفت یا قیام رہتا ہے، وہ محض ان خیموں اور جدید تعمیرات کی نگرانی کے لئے ہوتا ہے نہ کہ رہائش کی غرض سے اور خدام و محافظین کی رہائش کا اعتبار نہیں ہے۔

شرعی طور پر بھی منی میں آبادی ممنوع اور ناپسند ہے، امام دارمی رحمہ اللہ نے سنن دارمی (۶۸۱/۶) میں باب باندھا ہے، ”باب کراہیۃ البنیان بمنی“ اس کے تحت حضرت عائشہ کی یہ روایت بیان فرمائی ہے:

قالت قلت یا رسول اللہ! الا بنی لک بناء بمنی یظلمک، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا، منی مناخ من

سبق اھ۔ (۷۳/۲، باب کراہیۃ البنیان بمنی، ط: دار إحياء السنة النبویة)

امام دارمی کے علاوہ امام ترمذی نے یہ روایت اپنی جامع میں، ابن ماجہ نے سنن ابن ماجہ میں اور امام ابو داؤد نے سنن ابو داؤد میں روایت کی ہے، اسی لئے حضرات محدثین اور فقہاء محققین اس بات پر متفق ہیں کہ منی مزدلفہ اور عرفات میں تعمیرات پسندیدہ نہیں ہیں، ان مقامات کی حیثیت مستقل شعائر کی ہے، یہ جائے رہائش نہیں ہیں۔

ملا علی القاری الحنفی اور علامہ طبری شافعی اس حدیث کی شرح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

فمنع وعلل بأن منی موضع لأداء النسک من النحر و رمی الجمار والحلق یشرک فیہ الناس فلو بنی فیہا لادی إلى کثرة الابنیۃ تاسیاً به فتضیق علی الناس وکذلک حکم الشوارع ومقاعد الاسواق. (مرقاۃ: ۵/۵۱، طیبی: ۵/۲۹۷، و:

مرقاۃ المفاتیح: (۵/۳۲۸) الفصل الثانی، باب رمی الجمار، ط: امدادیہ ملتان)

ابن رشد نے امام مالک سے نقل کیا ہے کہ امام مالک منی میں تعمیرات کو ناپسند فرماتے تھے۔ (البیان والتحلیل: ۲۵۳/۱)

علامہ ابن تیمیہ نے مشاعر میں تعمیرات کو بدعت کہا ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ: ۱۱۹/۲۶)

شہر رہائش کے لئے ہوتا ہے، فناء شہر، شہر کی مصالح کے لئے ہے، منی، مزدلفہ، عرفات، نہ رہائش کے لئے ہیں نہ مصالح بلد کے لئے ہیں، شہر و فناء شہر کا مقصد جدا ہے اور مشاعر مقدسہ کا مقصد جدا ہے، اس لئے یہ مشاعر، شہر کے تابع نہیں ہوں گے، ان کی اپنی مستقل حیثیت ہے، اور وہ استقلالی حیثیت نصوص سے اور محدثین اور فقہاء کے اجماعی کلام سے ثابت ہے، پس بالفرض والتقدیر اگر کئی جوانب سے بھی ان مقامات سے آبادی کا اتصال ہو جائے پھر بھی شعائر نسک ہونے کی وجہ سے ان کی استقلالی حیثیت ختم نہیں ہوگی، اور ان کو شہر کے تابع نہیں کہا جائے گا، کیونکہ دو مقام اگر مستقل ہوں تو اگرچہ ان میں اتصال ہو پھر بھی ایک دوسرے کے تابع نہیں ہوتے۔

امام حرم شیخ محمد بن عبد اللہ السبیل سے مسعی کے متعلق سوال کیا گیا تھا کہ مسعی پہلے مسجد حرام سے خارج تھا لیکن اب مسجد کے احاطہ اور عمارت میں آ گیا ہے تو کیا اب وہ جگہ مسجد کے حکم میں ہوگی؟ اس کا جواب نفی میں دیتے ہوئے وجہ یہ بیان یہ فرمائی کہ: مسعی مشاعر میں سے ایک مشعر ہے، جس میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا، نہ اس کی ذات میں تبدل ہو سکتا ہے اور نہ ان احکام میں تبدل ہو سکتا ہے جو تبعاً اس سے متعلق ہیں، الفاظ یہ ہیں:

الذی یظهر لنا واللہ أعلم ان المسعی لا یعد الیوم من المسجد الحرام وان کا متصلاً بالمسجد وذلك؛ لأن موضع المسعی مشعر من المشاعر الّتی لا تتغیر ولا تبدل لا بذواتها ولا بالاحکام المتعلقة بها تبعاً لذلك، وبناء علی هذا فإنه لا بأس من بقاء الجنب والحائض والنفساء فیہ. الخ.

اس جواب کی تائید میں ”مجلس الجمع الفقہی الاسلامی لرابطة العالم الاسلامی“ کا

جو فیصلہ نقل فرمایا ہے اس میں بھی مسعی کے مسجد کی عمارت میں داخل ہونے کے باوجود اس کی حیثیت کے عدم تبدل کی وجہ اس کے مستقل شعار ہونے کو بتایا گیا ہے:

فقرر بالاغلبیۃ ان المسعی بعد دخوله ضمن مبنی المسجد الحرام لا یأخذ حکم المسجد لانه مشعر مستقل، یقول اللہ عز وجل ان الصفا والمروة من شعائر اللہ الخ

یہ فتویٰ فیصلہ سب ہی موجودہ اہل علم میں اتفاقی ہے..... اس سے معلوم ہوا کہ جو مقام شعار ہو اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی، جو اس کی استقلالی حیثیت کے منافی ہو، نہ اس کی ذات میں نہ اس سے متعلقہ کسی حکم میں، وہ حکم خواہ مناسک حج میں سے ہو یا مناسک حج کے علاوہ ہو۔

چنانچہ مسعی کی عمارت مسجد کے ضمن میں آنے کے باوجود اس میں سعی کا حکم بھی برقرار ہے جو مناسک حج میں سے ہے، اسی طرح حائضہ و نفساء کے دخول کے جواز کا حکم بھی برقرار ہے، جس کا تعلق مناسک حج سے نہیں، دونوں طرح کے احکام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

ہماری ناقص فہم کے مطابق بعینہ یہ بات زیر بحث مسئلہ میں بھی موجود ہے، ”منی“ بھی مشاعر مقدسہ میں سے ایک مشعر ہے، اور شرعی نصوص سے ثابت مستقل حیثیت کا حامل مقام ہے، رمی جمار کا اہم نسک یہاں ادا کیا جاتا ہے، اور میت منی کا نسک بھی اس سے متعلق ہے، لہذا اس حیثیت سے نہ اس کی ذات میں کوئی تبدیلی کی جاسکتی ہے، اور نہ اس سے متعلقہ احکام میں خواہ مناسک حج میں کا کوئی حکم ہو یا حج کے علاوہ کوئی اور حکم۔

اگر آبادی کے اتصال کی وجہ سے ”منی“ کو مکہ کے تابع کہہ دیا جائے تو اگرچہ مناسک حج کا کوئی حکم نہیں بدلے گا مستقل مقام ہونے کی حیثیت سے سفر و

اقامت کے جو احکام اس کے ہیں وہ سب یکسر بدل جائیں گے کیونکہ سفر و اقامت کے باب میں مستقل مقام کا حکم الگ ہے، اور تابع و ملحق مقام کا حکم جدا ہے، کما لایخفی علی ذوی العلم۔

تین دہائیاں قبل تک منی میں کئی عمارتیں اور بلڈنگیں تھیں، اکابر کی بعض تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ ایک وقت میں مکہ مکرمہ کی آبادی بڑھتے بڑھتے منی کی آبادی سے متصل ہو گئی، علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ معارف السنن میں تحریر فرماتے ہیں:

غیر ان الآن قد اتصلت ابنیۃ مکة بها وبُنیت فیہا بیوت

للسکنی والحجاج فی الموسم. (معارف السنن: ۶/۱۹۴) باب ما جاء

فی الخروج إلى منی والمقام بها، ط: مجلس الدعوة والتحقیق الاسلامی، بنوری تاؤن

اس وصل باوجود منی کو تابع کہہ کر اقامت کا حکم نہیں دیا گیا، کیونکہ مستقل مقام اتصال کے باوجود دوسرے مقام کے تابع نہیں ہوتا ہے۔ فقط۔

حررہ العبد

محمد طاہر عفی اللہ عنہ

مفتی مظاہر علوم سہارنپور

۱۴۳۰/۲/۲۶ھ

الجواب صحیح

محمد عاقل (صدر مدرس مدرسہ مظاہر علوم

سہارنپور)

۱۴۳۰/۳/۴ھ

الجواب صحیح

مقصود احمد (مفتی مظاہر علوم)

۱۴۳۰/۲/۳ھ

الجواب صحیح والمجیب

مصیب

سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری

خادم دارالعلوم دیوبند (۱۴۳۰/۳/۳ھ)

جواب صحیح ہے اور مسئلہ کے تمام گوشوں کو

حاوی ہے  
(.....) ہے اللہ مجیب کو جزائے خیر دے محمد..... (ناظم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور)

زین العابدین الاعظمی  
رئیس قسم انحصار

جواب صحیح ہے اور مسئلہ کے تمام گوشوں کو حاوی ہے  
اللہ مجیب کو جزائے خیر دے  
زین العابدین الاعظمی  
رئیس قسم انحصار  
محمد..... (ناظم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور)  
الجواب صحیح ہے اور مسئلہ کے تمام گوشوں کو حاوی ہے  
اللہ مجیب کو جزائے خیر دے  
زین العابدین الاعظمی  
رئیس قسم انحصار  
محمد..... (ناظم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور)

عربی عبارت کے دستخط کا کس:

رغم هذا الاتصال لم يحكم لـ "منى" بالتبعية في الإقامة، لأن المكان المستقل الجواب صحیح  
لا يتبع مكاناً آخر؛ وإن اتصل به.  
حرره العبد محمد طاهر عفا الله عنه  
سہارنپور یونیورسٹی  
۱۴۷۰/۲/۲۶  
الجواب صحیح ہے اور مسئلہ کے تمام گوشوں کو حاوی ہے  
اللہ مجیب کو جزائے خیر دے  
زین العابدین الاعظمی  
رئیس قسم انحصار  
محمد..... (ناظم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور)

منی کے بارے میں مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کا عربی فتویٰ

الجواب وبالله التوفيق:

"منی" موضع مستقل لا يكون تابعا لمكة المكرمة في أحكام الظعن والإقامة، كما نص به الفقهاء والمحدثون - كما في "الهندية" ۱/ ۱۲۰، و"البدائع" ۱/ ۲۷۰، و"البحر الرائق" ۲/ ۱۲۳ -:

ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً في موضعين، فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه، نحو مكة ومنى، والكوفة والحيرة، لا يصير مقيماً، وإن كان أحدهما تبعاً للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيماً. اهـ  
والحاق مكان مستقل خارج مصر بمصر وعده منه في أحكام السفر والإقامة يتوقف على شروط أساسية: الأول أن يتصل عمران مصر بذلك المكان، والثاني أن يكون ذلك المكان مسكوناً، ففي "الهندية" (۲/ ۲۵۱):  
فإن كان بقرب ذلك قرى لأهل الذمة فعظم المصر حتى بلغ تلك القرى وجاوزها صارت من جملة المصر؛ لإحاطة المصر بجوانبها. اهـ  
ففي هذه العبارة قيد إلحاق قرى لأهل الذمة بمصر بأن يتصل عمرانها بتلك القرى، والقرى ذات سكن.

وتشير عبارة الشامي أن من بدأ رحلته من المدينة لاتجرى عليه أحكام السفر إلا إذا خرج عن الأمكنة التابعة للمصر، كبرض المصر، أي المنازل والبيوت التي تكون حول المدينة، وكذا القرى المتصلة ببرض المصر تابعة للمصر، والنص كما يلي:

وأشار إلى أنه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة، كبرض

المصر، وهو ما حول المدينة من بيوت ومساكن، فإنه في حكم المصر وكذا القرى المتصلة بالربض في الصحيح. (۵۲۵/۱)

ومعلوم أن ربض مصر والقرى المجاورة تكون عامرة، فهذا يدل على أن إلحاق مكان بمصر لا بد له من العمران في ذلك المكان.

وإن كان ذلك المكان نفسه خالياً من البنيان فمن شأنه أن يكون اعتباره من فناء المصر، و”الفناء” هو المكان المعد لمصالح البلد المذكورة في القطعة الآتية من نص الشامي، فهو إن كان متصلاً بالمدينة أو منفصلاً بأقل من قدر غلوة (۱۳۷ متر) يكون تابعاً للمدينة، قال العلامة الشامي (رد المحتار: ۵۲۵/۱):

وأما الفناء وهو المكان المعد لمصالح البلد، كربض الدواب، ودفن الموتى، وإلقاء التراب، فإن اتصل بالمصر اعتبر مجاوزته، وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا، كما يأتي، بخلاف الجمعة، فتصح إقامتها في الفناء، ولو منفصلاً بمزارع. اهـ

وإن كان اتصال العمران بمكان ليس فيه بُنيان ولا هو من فناء المصر فذلك الاتصال لا يعتبر، ولا يُعدّ ذلك المكان من توابع المصر؛ لأنّ الفقهاء صرحوا بأنّ البساتين ولو كانت متصلةً بالبنيان لا تكون في حكم المصر؛ لأنها لا تكون عامرة، ولا يصدق عليه تعريف فناء المصر، فلهذا لا يعد تلك البساتين من المصر؛ سواء أقام فيها حراسها والعاملون فيها طوال السنة؛ لأنها ليست من مواضع العمران، كما في رد المحتار: (۵۲۵/۱):

بخلاف البساتين، ولو متصلة بالبناء؛ لأنها ليست من البلدة، ولو سكنها أهل البلدة في جميع السنة أو بعضها. اهـ

أما هذه المسئلة الجارى البحث فيها فلا يوجد فيها شروط التبعية، لو سلّم اتصال العمران بـ”من“ من ناحية؛ فـ”منى“ نفسها غير عامرة، حتى العرفات والمزدلفة ليس فيهما عمران.

الحقيقة أن منى والمزدلفة والعرفات مناطق صحراوية مُحاطة بالجبال، ومحظورة السكن والعمران في كل منها من قبل الحكومة؛ لأنها أمكنة المناسك، كما عُرضت ”منى“ في خريطة محلية للحكومة غير مسكونة، وعُدّ من المشاعر المقدسة، وأما القصور الملكية والمستشفيات والمكاتب والمباني الحكومية فلا تُستخدم إلا في موسم الحج، لذلك لا تزال خالية سوى الموسم، مثل مخيمات الحجيج، والمباني الجارى بناؤها هي لتوفير التسهيلات للحجاج، وإقامة غير مستقلة للإدارة لا للسكن والإقامة.

أما اختلاف رجال الحكومة إليها والإقامة فيها طوال السنة فهو للإشراف على البناء الجديد، وصيانة المخيمات، لا لغرض السكن والإقامة، أما إقامة العمال والحُرّاس فهي غير معتبرة.

ومن ناحية الشريعة الإقامة بـ”منى“ مستقلاً مكروهة فقد ترجم الإمام الدارمي في سننه باباً بعنوان ”باب كراهية البنيان بمنى“ ثم ذكر حديث عائشة رضى الله عنها:

قالت: قلت يا رسول الله! ألا نبني لك بناءً بمنى يُظلك، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا، منى مناخ من سبق اهـ.

ورواه سوى الدارمي الإمام الترمذى في ”جامعه“ وابن ماجه في ”سننه“ وأبو داود في ”سننه“، نظراً إلى ذلك اتفق المحدثون والفقهاء المحققون على كراهية البنيان بمنى والمزدلفة والعرفات، وهذه المواضع

تعتبر شعائر مستقلة، ليست هي للسكن والإقامة، قال الملا على القارى الحنفى والعلامة الطيبي الشافعى فى شرح هذا الحديث:

فمُنْع وعُغْل بأن ”منى“ موضع لأداء النسك: من النحر، ورمى الجمار، والحلق، يشرك فيه الناس، فلو بُنى فيها لأدى إلى كثرة الأبنية تأسيا به، فتضييق على الناس، وكذلك حكم الشوارع ومقاعد الأسواق. (مرقاة: ٥/٥١، طيبي: ٥/٢٩٤)

نقل ابن رشد عن الإمام مالك - كما فى ”البيان والتحصيل“ ١/

٢٥٣ - أنه قيل له :

ما اتخذ الناس من البنيان بمنى ؟ فكره ذلك ، وقال : ذلك مما يضيق على الناس ، ولم يعجبه البنيان بها .

وقال ابن تيمية : كل هذه - أى العمارات فى المشاعر - محدثة بعد

الخلفاء الراشدين . ( مجموع فتاوى ابن تيمية : ٢٦ / ١١٩ )

المصر يكون للإقامة ، وفناء المصر لمصالح البلد ، ومنى والمزدلفة والعرفات ليست للإقامة ولا لمصالح البلد ، هدف المصر وفنائه يغير هدف المشاعر المقدسة ، نظراً إلى ذلك لا تكون هذه المشاعر تابعة للمصر ، وتحتل مكانة مستقلة ، وهذه المكانة تثبت من النصوص وكلام الفقهاء والمحدثين جميعاً ، فلو فرضنا اتصال العمران بهذه الأمكنة من شتى الجوانب لاتزال تعتبر مستقلة من حيث كونها شعائر النسك ، ولا تُعد من توابع المصر ؛ لأنّ المكانين المستقلين - ولو تحقق الاتصال بينهما - لا يتبع أحدهما الآخر .

عندما سئل إمام الحرم الشيخ محمد بن عبد الله السبيل عن المسعى

أنه كان خارجاً من المسجد الحرام سبّاقاً، لكن الآن يضمّه بناء المسجد، فهل

يُعد من حكم المسجد؟ فأجاب حفظه الله بعدم دخوله فى المسجد، وقال:

الذى يظهر لنا - والله أعلم - أن المسعى لا يعد اليوم من المسجد الحرام، وإن كان متصلاً بالمسجد، وذلك لأنّ موضع المسعى مشعر من المشاعر التى لا تتغير ولا تبدل، لا بذواتها، ولا بالأحكام المتعلقة بها تبعاً لذلك، وبناءً على هذا فإنه لا بأس من بقاء الجنب والحائض والنفساء فيه..... الخ.

تأييداً لجوابه نقل الشيخ قرار ”مجلس المجمع الفقهي الإسلامى

لرابطة العالم الإسلامى“ مايدل على سبب عدم تبدل اعتباره لكونها شعاراً

مستقلاً ؛ رغم دخوله فى بناء المسجد ، فقال :

فقرر بالأغلبية أن المسعى بعد دخوله ضمن مبنى المسجد الحرام

لا يأخذ حكم المسجد ؛ لأنه مشعر مستقل ، يقول الله عز وجل :

﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ﴾ الخ .

هذا الفتوى متفق عليه لدى جميع علماء عصرنا .

من هذه التفاصيل علمنا أن ما كان من الشعائر فلايجوز فيه أي تغير

و تبدل ينافى مكانتها المستقلة ، لا بذواتها ، ولا بالأحكام المتعلقة لها ،

سواء كان ذلك الحكم من مناسك الحج أو غيرها ، فبقى حكم السعى -

وهو من مناسك الحج - فى المسعى ، رغم دخوله ضمن مبنى المسجد

الحرام ، كما بقى حكم جواز دخول الحائضة والنفساء ، وهو ليس من

مناسك الحج ، فبقى هذان الحكمان على حالهما لم يعتبر عليهما أي تغير

بعد دخوله فى بناء المسجد .

وهذا الأمر بنفسه موجود فى المسألة المطروحة للنقاش حسب رأينا

المتواضع ، و ”منى“ مشعر من المشاعر المقدسة ، ويحتل مكانة مستقلة وفق ما

ثبت من النصوص الشرعية ، ويتم فيه أداء رمى الجمار الذى هو من أهم مناسك الحج ، كما يتعلق به نسك المبيت ، فلا يمكن التغير والتبدل لا بذاته ، ولا بالأحكام المتعلقة به ، سواء كان ذلك الحكم متعلقاً بمناسك الحج أو غيرها .  
ورغم أن اعتبار ” منى “ من مدينة مكة بسبب اتصال العمران لا يؤثر في حكم من مناسك الحج ، إلا أنه يغير أحكام السفر والإقامة التى تتعلق بمنى من حيث كونها مكاناً مستقلاً ، فإنه لا يخفى على أهل العلم أن حكم مكان مستقل في السفر والإقامة يغير حكم المكان التابع والملحق .

قبل ثلاثة عقود كانت في ” منى “ عدة مباني ، ويظهر من كلام بعض الأكابر أن عمران مكة المكرمة كان امتد إلى ” منى “ في وقت ، والعلامة يوسف البنوري يقول في ” معارف السنن ( ۱۹۳/۲ ) : “

غير أن الآن قد اتصلت أبنية مكة بها وبُنيت فيها بيوت للسكنى والحجاج فى الموسم اهـ۔۔۔

رغم هذا الاتصال لم يحكم لـ ” منى “ بالتبعية في الإقامة ؛ لأن المكان المستقل لا يتبع مكاناً آخر وإن اتصل به .

حرره

محمد طاهر عفا الله عنه

مفتي مظاهر علوم سہارنپور

۱۴۳۰/۲/۲۶ھ

الجواب صحيح

محمد عاقل (صدر مدرس مدرسہ مظاہر

علوم سہارنپور)

۳۰/۳/۳۰ھ

مفتي مظاهر علوم (مفتي مظاہر علوم)

۳۰/۲/۳۰ھ

الجواب صواب والمجيب مصيب

بجواب الأسئلة كلها

كتبه العبد سعيد احمد عفا الله عنه

البنورى

رئيس هيئة التدريس و شيخ الحديث

رئيس قسم التخصص فى

بدار العلوم ديوبند

الجواب صحيح

محمد..... (ناظم مدرسہ مظاہر

العلوم سہارنپور)

## منى کے لئے روانگی

☆.....یوم الترویہ یعنی آٹھویں ذی الحجہ کی رات ہی سے منی کی روانگی شروع

ہو جاتی ہے۔ (۱)

اس لئے ہر حاجی ۷...ذی الحجہ کی شام ہی سے منی کے لئے روانگی کی تیاریاں مکمل کر لے تاکہ ”مکتب“ کی بسوں کے نظام کے مطابق منی جانا آسان ہو، کیونکہ ناواقف اور نا تجربہ کار لوگوں کے لئے ”مکتب“ کی بسوں کے بغیر منی کی قیام گاہ تک پہنچنا بہت ہی دشوار ہوتا ہے، البتہ جو حضرات واقف کار ہیں وہ اطمینان سے آٹھویں

(۲) فإذا كان يوم التروية وهو الثامن من ذى الحجة راح الإمام والناس معه من مكة إلى منى ، والسنة خروجه بعد طلوع الشمس وهو الصحيح . ( غنية الناسك : (ص : ۱۴۶ ) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى الروح من مكة إلى منى وأداء الصلوات الخمس والمبيت بها ، ط : إدارة القرآن )

الدر مع الرد : ( ۵۰۳/۲ ) كتاب الحج ، مطلب : فى الروح إلى عرفات ، ط : سعيد .  
إرشاد السارى : ( ص : ۲۶۶ ) باب الخطبة ، فصل : فى الروح من مكة إلى منى ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

تاریخ کی صبح کو فجر کی نماز کے بعد منیٰ روانہ ہوں، لیکن موجودہ دور میں ”مکتب“ کی بسوں سے جانے میں ہی عافیت ہے اور خود جانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے، کیونکہ سارے خیموں کی شکل ایک جیسی ہوتی ہے۔

☆..... آٹھ ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد منیٰ روانہ ہونا سنت ہے لیکن آج کل حجاج کرام کی تعداد بہت ہی زیادہ ہونے کی وجہ سے ”مکتب“ والے لوگوں کو رات ہی سے منیٰ بھیجنا شروع کر دیتے ہیں، اس لئے اگر رات کو منیٰ جانا پڑے تو چلے جائیں، اعتراض نہ کریں۔

☆..... منیٰ جاتے وقت ایک جوڑا کپڑا، احرام کی ایک زائد چادر، مسواک یا ٹوتھ برش اور اگر سردی ہے تو اس سے حفاظت کے لئے بغیر سلی ہوئی کوئی چادر بھی ساتھ لے لیں، کھانے پینے کی تمام اشیاء وہاں دکانوں میں ملتی ہیں اس لئے کھانے پینے کی کوئی چیز ساتھ لے جانے کی ضرورت نہیں۔

☆..... منیٰ میں آٹھویں تاریخ سے نویں تاریخ کی صبح تک مقیم رہ کر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر پانچ نمازیں ادا کرنا مسنون ہے۔ (۱)

(۱) وبصلی بہا الظہر والعصر والمغرب والعشاء والفجر . (إرشاد الساری : (ص: ۲۶۶) باب الخطبة، فصل : فی الرواح من مگة إلى منی ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة )  
(ص: ۱۴۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی الرواح من مگة إلى منی ..... الخ ، ط: إدارة القرآن .

(ص: ۵۰۳/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی الرواح إلى عرفات ، ط: سعید .  
(ص: ۵۰۳/۲) فیماذا کان یوم الترویة وهو الثامن من ذی الحجة راح الإمام والناس معه من مگة إلى منی ، والسنة خروجه بعد طلوع الشمس وهو الصحيح . (غنية الناسک : (ص: ۱۴۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی الرواح من مگة إلى منی وأداء الصلوات الخمس والمبيت بها ، ط: إدارة القرآن)  
(ص: ۵۰۳/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی الرواح إلى عرفات ، ط: سعید .

(ص: ۲۶۶) إرشاد الساری : (ص: ۲۶۶) باب الخطبة ، فصل : فی الرواح من مگة إلى منی ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة .

☆..... ”منیٰ“ میں اب خیمے آگ پر وف، عمدہ اور شاندار بن گئے ہیں، اے ہی لگے ہوئے ہیں، اندر خوشنما قالین بچھے ہوئے ہیں، اور باہر پانی کے کولر کا بھی انتظام ہے، مگر دیکھنے میں یہ سب یکساں معلوم ہوتے ہیں، اس لئے حجاج کرام منیٰ جانے کے بعد اپنے خیمے کی پہچان اچھی طرح کر لیں اور اپنے خیمے سے زیادہ دور نہ جائیں ورنہ گم ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے، اور اپنا تعارفی کارڈ اور منیٰ رواگی سے پہلے مکتب کی طرف سے ملے ہوئے خیمہ نمبر کا کارڈ ہر وقت ساتھ رکھنا ضروری ہے۔

☆..... خیموں میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط نہ ہونے دیں بلکہ خیمے کے لوگ اپنے کپڑے وغیرہ درمیان میں ڈال کر دونوں حصہ الگ الگ کر دیں، یہ بہت ضروری ہے تاکہ نظروں کی حفاظت ہو جائے، (۱)

اور مقدس مقامات میں مقدس فریضہ ادا کرتے ہوئے گناہوں سے محفوظ ہو جائیں، حکومت اور مکتب کی جانب سے درمیان میں پردہ ڈالنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔  
☆..... ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی فجر کی نماز سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد مردوں کے لئے بلند آواز سے اور عورتوں کے لئے آہستہ آواز سے ایک مرتبہ تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے۔

(۱) ومن المنکر الفاحش : ما یفعله الآن نسوان بمگة فی تلك البقعة من الاختلاط بالرجال ، ومزاحمتھن لھم فی تلك الحالة ..... (إرشاد الساری : (ص: ۲۴۰) باب أنواع الأطوفة ، ..... فصل : فی مسائل شتی ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة )

(ص: ۱۳۱/۳) الباب العاشر : فی دخول مگة ، وفی الطواف والسعی ، فصل : ما یستحب للحاج فی مدة مقامه بمگة ، ط: مؤسسة الریان ، المکتبة المکیة .

(ص: ۱۳۱/۳) نظر الرجل إلى المرأة الأجنبية حرام من کل شیء من بدنھا ، وكذلك نظر المرأة إلى الرجل سواء کان بشهوة أو بغيرھا ..... ومذهبنَا ومذهب الجمهور أنه إنما یحرم النظر إذا کان علی وجه الشهوة والذي ذكره إنما هو من باب الاحتیاط فی الدین فإنه من رعی حول الحمی یوشک أن یقع فیہ . (مرقاة المفاتیح : (۲/۲۵۲) رقم الحدیث : ۳۱۰۰ ، کتاب النکاح ، باب النظر ، الفصل الأول ، ط: رشیدیہ )

تکبیر تشریق یہ ہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،  
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

☆..... اور منیٰ میں ۹ ذی الحجہ سے دسویں تاریخ کی رمی تک ہر فرض نماز کے بعد پہلے تکبیر تشریق کہے پھر اس کے بعد تلبیہ پڑھے۔ (۱)

☆..... رات کو منیٰ میں قیام کرنا سنت ہے۔ (۲)

☆..... منیٰ روانہ ہوتے وقت یہ خیال کریں کہ ”میرا مولیٰ اب مجھے منیٰ

بل رہا ہے“۔

(۱) ویجب تکبیر التشریق مرة صفتہ ”اللہ اکبر اللہ اکبر لا اِلهَ اِلَّا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد“ عقیب کل فرض أدى بجماعة مستحبة من فجر عرفة إلى عصر العيد على إمام مقيم و مسافر أو قروى أو امرأة) بالتبعية لكن المرأة تخافت ..... وقالوا: بوجوبه فور كل فرض مطلقاً إلى آخر أيام التشريق وعليه الاعتماد، ويأتى المؤتم به وإن تركه إمامه، والمسبوق يكبر عقيب القضاء ويبدأ الإمام بسجود السهو ثم بالتكبير ثم بالتلبية لو محرماً. (الدر المختار مع رد المحتار: (۱۸۱ - ۱۷۷/۳) كتاب الصلاة، مطلب: فى تكبير التشریق، ط: سعيد)

غنية الناسك: (ص: ۷۵) باب الإحرام، التلبية، ط: إدارة القرآن.

البحر الرائق: (۱۶۶/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط: سعيد.

(۲) فإذا كان يوم التروية وهو الثامن من ذى الحجة راح الإمام والناس معه من مكة إلى منى..... وأداء الصلاة الخمس بها، والمبيت بها أكثر الليلة سنة. (غنية الناسك: (ص: ۱۲۶) باب السعى بين الصفا والمروة، فصل فى الرواح من مكة إلى منى، وأداء الصلاة الخمس والمبيت بها، ط: إدارة القرآن)

الشامية: (۵۰۳/۲) كتاب الحج، مطلب: فى الرواح إلى العرفات، ط: سعيد.

يسن الاتجاه أو الرواح إلى منى فى يوم التروية - الثامن من ذى الحجة - والمكث أو المبيت بها إلى فجر عرفة. (الفقه الإسلامى وأدلته: (۱۷۹/۲) الباب الخامس: الحج والعمرة، المبحث الخامس، المطلب الرابع: الوقوف بعرفة، ط: دار الفكر)

☆..... ایام حج ۹ ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ میں بعد والی رات پہلے دن کی شام کی

جاتی ہے، تیرہویں ذی الحجہ کے بعد والی رات تیرہویں کے تابع شمار نہیں کی جاتی۔ (۱)

## منیٰ کے لئے روانگی اور قارن

☆..... آٹھ ذی الحجہ کو قارن جو پہلے ہی سے احرام کی حالت میں ہے، اگر اس

نے طواف اور سعی کے بعد اب تک طوافِ قدم نہیں کیا ہے تو اس کے لئے آٹھ ذی الحجہ کو منیٰ جانے سے پہلے طوافِ قدم کرنا سنت ہے، اور اس کے بعد سعی کرنا افضل ہے، اگر طوافِ قدم کے بعد سعی کرنے کا ارادہ ہے تو طواف کے تمام چکروں میں اضطباع

(۳) قلت: وفى حج الودول الحجة أيضاً: الليل فى باب المناسك تبع للنهار الذى تقدم، ولهذا لو وقف بعرفة ليلة الفجر قبل الطلوع أجزأه اهـ. والحاصل أن ليلة عرفة تابعة لما قبلها فى الحكم حتى صح الوقوف فيها. وكذا ليلة النحر والتى تليه والتى بعدها حتى صح النحر فى الليالى وجاز الرمي فيها، والمراد أن الأفعال التى تفعل فى النهار من نحر أو وقوف أو نحو ذلك من أفعال المناسك، يصح فعلها فى الليلة التى تلى ذلك النهار رفقا بالناس، وبسبب ذلك أطلق على تلك الليلة أنها تبع لليوم الذى قبلها أى: تبع له فى الحكم لا حقيقة، وإلا فكل ليلة تبع لليوم الذى بعدها، ولذا يقال: ليلة النحر لليلى التى يليها يوم النحر، ولو كانت لليوم الذى قبلها لصارت أسما لليلى عرفة، ولا يسوغ ذلك لالغة ولا شرعاً، وحينئذ فلا يصح ما قيل ان اليوم الثالث من أيام النحر لا ليلة له وليوم التروية ليلتان، الا أن يريد من حيث الحكم، وإلا لزم أنه لو نذر اعتكاف يوم التروية ويوم عرفة يجب عليه اعتكاف اليومين وثلاث ليال، والظاهر أنه لا يقول له احد، فافهم.

قال الرافعى: قوله: (أن ليلة عرفة تابعة لما قبلها فى الحكم حتى صح الوقوف فيها وكذا ليلة النحر الخ) تبعية الليالى للأيام الماضية إنما هو بالنسبة للرمى للتضحية كما لا يخفى حتى لو أحرر رمى يوم النحر إلى ليلة الحادى عشر جاز؛ لأنه لا يخرج رمى كل يوم إلا بطلوع فجر اليوم الذى يليه وهذا بخلاف اليوم الثالث، فإن رميه ينتهى بالغروب. (رد المحتار على الدر المختار: (۵۲/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، وتقريبات الرافع على حاشيته: (۱۵۵/۲) ط: سعيد)

وفيه أيضاً: (۵۱۸/۲، ۵۱۹) كتاب الحج، مطلب فى طواف الزيارة، ط: سعيد.

حاشية الشلبى على التبيين: (۳۱۳/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: اشرفيه كوئته.

غنية الناسك: (ص: ۱۸۲) باب رمى الجمار، فصل فى أوقات الرمي فى الأيام الأربعة، ط: إدارة القرآن.

کریں اور پہلے تین چکروں میں رمل کریں، پھر اگر ممکن ہو تو ملتزم میں دعاء کرے اور طواف کی دو رکعت نماز پڑھ کر آب زم زم پی کر دعاء کر کے دوبارہ حجر اسود کا استلام کریں اور اس کے بعد صفا اور مروہ کی سعی کریں اور اس سعی میں تلبیہ پڑھے، اس کے بعد آٹھ ذی الحجہ کو منی چلا جائے لیکن اگر کسی وجہ سے حج کی سعی طواف زیارت کے بعد کرنا چاہے تو طواف قدوم میں اضطباع اور رمل نہ کرے، اس صورت میں اس کو طواف زیارت میں رمل کرنا ہوگا اور اضطباع اس سے ساقط ہو جائے گا کیونکہ اس وقت وہ احرام کے کپڑے اتار کر سلے ہوئے کپڑے پہن چکا ہوگا۔ (۱)

### منی کے لئے روانگی اور متمتع

☆.....تمتع کرنے والے ۸ ذی الحجہ کو غسل وغیرہ کر کے احرام کے کپڑے پہن کر مسجد حرام میں آئیں، اگر سہولت ہے تو پہلے ”طواف تہیہ“ کریں، لیکن یہ فرض یا واجب نہیں ہے، نہ کرنے کی صورت میں دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا، اس طواف میں رمل اور اضطباع نہ کریں اور سر ڈھکے ہوئے دو رکعت واجب الطواف پڑھیں، اگر ہجوم یا کسی بھی وجہ سے طواف نہ کرنا ہو اور مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد کی نماز پڑھیں، اس کے بعد دو رکعت نماز سنت احرام پڑھیں پھر سر کھول دیں یا ٹوپی

(۱) فإذا دخل مكة بدأ بأفعال العمرة وجوباً..... ويضطبع في جميع طوافها ويرمل في ثلاثة أشواط الأول، ثم يصلی ركعتيه ويسعى بين الصفا والمروة بالحلقة..... ثم يطوف للقدوم ويضطبع فيه أيضاً ويرمل كالأول لأن كل طواف بعده سعی فالرمل فيه سنة ثم يصلی ركعتين ثم يسعى إن أراد بعد طواف القدوم كما هو الأفضل للقران أو يسن وإن أخره إلى ما بعد طواف الزيارة يؤخر الرمل إليه أيضاً، وسقط الاضطباع كما مر ثم يقيم حراماً وحج كالمفرد. (غنية الناسك) : (ص: ۶۰۴، ۶۰۵) باب القران، فصل: في صفة القران المسنون، ط: إدارة القرآن

إرشاد الساری : (ص: ۳۶۷، ۳۶۸) باب القران، فصل: في بيان أداء القران، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

الدر مع الرد : (۲/ ۵۳۱، ۵۳۲) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد.

اتار لیں، پھر اس کے بعد حج کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔

☆.....حج کا احرام حرم کی حدود میں کسی بھی جگہ سے باندھا جاسکتا ہے، اپنی قیام گاہ پر بھی باندھ سکتے ہیں، لیکن مسجد حرام میں جا کر احرام باندھنا یعنی نیت کر کے تلبیہ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

☆.....تمتع والوں کے لئے طواف قدوم نہیں ہے، یہ طواف زیارت میں رمل کریں اور اس کے بعد سعی کریں لیکن اگر حج کی سعی کو منی جانے سے پہلے کرنا چاہیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ حج کا احرام باندھ کر ایک نفلی طواف کریں (یہ طواف اس کے علاوہ ہوگا جو حج کی نیت سے پہلے طواف کیا تھا) اور اس کے تمام چکروں میں اضطباع اور پہلے تین چکروں میں رمل کریں، پھر ملتزم کی دعاء، اور واجب الطواف کی دو رکعت نماز پڑھ کر، زم زم کا پانی پی کر نویں دفعہ حجر اسود کا استلام کریں، پھر اس کے بعد صفا اور مروہ کی سعی کریں، لیکن افضل یہ ہے کہ تمتع والے طواف زیارت کے بعد سعی کریں۔ (۱)

(۱) هو أن يحرم الآفاقي بعمره من الميقات أو قبله فإذا دخل مكة طاف لعمرته في أشهر الحج ويقطع التلبية إذا ابتدأ بالطواف وسعى بين الصفا والمروة، ثم حلق أو قصر وأقام بمكة حالاً يطوف بالبيت ما بداله..... وإن لم يتحلل من عمرته وبقي محرماً جاز، فأقام بمكة محرماً أو بأى موضع شاء فإذا جاء الحج أحرم به كأهل ذلك الموضع، فلو أقام بمكة، فإذا كان يوم التروية أحرم به، وقبله أفضل، وأفضل أما كنه الحطيم ثم المسجد، ثم مكة، ثم الحرم ويصح من خارج الحرم..... فإذا أراد المتمتع، وكذا المكي أن يحرم بالحج يأتي بما سبق له في الإحرام من إزالة التفت والاختسال والتطيب وغير ذلك أو يكتفي بالاغتسال إن لم يحل من عرفة، ثم يدخل المسجد ويطوف سبعاً ثم يصلی ركعتي الطواف ثم يصلی ركعتين سنة الإحرام ويحرم عقيبهما وحج كالمفرد إلا أنه لا يطوف للقدوم ويرمل في طواف الزيارة ويسعى بعده، وإن أراد تقديم السعي لزمه أن يتنفل بطواف بعد إحرامه للحج يضطبع فيه ويرمل ثم يسعى بعده..... والأفضل له تأخير السعي في وقته الأصلي وهو بعد طواف الزيارة. (غنية الناسك) : (ص: ۲۱۵، ۲۱۶) باب التمتع، فصل: في كيفية التمتع المسنون، ط: إدارة القرآن =

## منی کے لئے روانگی اور مفرد

”مفرد“ جو پہلے سے احرام کی حالت میں ہے، اس نے طوافِ قدوم مکہ پہنچنے کے ساتھ ہی کر لیا ہوگا، اور اگر اب تک نہیں کیا تو روانگی سے پہلے کر لے تاکہ سنت کے خلاف نہ ہو، اگر ”مفرد“ طوافِ قدوم کے بغیر ہی منی چلا گیا تو سنت کے خلاف ہوگا لیکن دم لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

مفرد کے لئے حج کی سعی طوافِ زیارت کے بعد کرنا افضل ہے۔ (۲)

اور آٹھ ذی الحجہ کو کوئی اور رکن ادا کئے بغیر منی روانہ ہو جائے، لیکن اگر وہ حج کی سعی منی جانے سے پہلے کرنا چاہتا ہے تو ایک نفلی طواف کرے اور اس کے تمام

= إرشاد الساری : (ص: ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸) باب التمتع، فصل: المتمتع علی نوعین، ط: الإمدادیة، مکتة المکرمة.

الدر مع الرد: (۲/۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸) کتاب الحج، باب التمتع، ط: سعید.

(۱) (أما أنواعها فسبعة: الأول: طواف القدوم للأفاقي المفرد ..... وأول وقته حين دخوله مكة وأخره وقوفه بعرفة ..... ولو تركه فذهب إلى عرفة ثم بدا له فرجع) إلى مكة (وطاف له) أي للقدوم (إن رجع قبل الوقوف في وقته) وهو من زوال عرفة إلى فجر يوم النحر (أجزأه) أي طوافه عن سنة القدوم لوقوعه قبل الوقوف (والألم يجزئه) أي طوافه عن سنة القدوم. (إرشاد الساری: (ص: ۱۹۸ - ۲۰۰) باب أنواع الأطفوة وأحكامها، ط: الإمدادیة، مکتة المکرمة) غنية الناسك: (ص: ۱۰۸) باب دخول مكة وحرمة زاداها الله تشريفاً وتعظيماً، فصل: في أحكام طواف القدوم، ط: إدارة القرآن.

فتح القدير: (۳/۵۱) كتاب الحج، باب الجنایات، فصل: ومن طاف طواف القدوم محدثاً فعليه صدقة، ط: رشیدیہ.

(۲) والأفضل للمفرد تأخير سعی إلى ما بعد طواف الزيارة؛ لأن السعي واجب فجعله تبعاً للفرض أولى من جعله للسنة كذا في الفتح والمحيط والتحفة. (غنية الناسك: (ص: ۱۰۷، ۱۰۸) باب دخول مكة، فصل: في الأخذ في الطواف وكيفية أدائه ..... الخ، تنبيه، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۲۶۶) باب الخطبة، فصل: في إحرام الحاج من مكة، ط: الإمدادیة، مکتة المکرمة.

الدر مع الرد: (۲/۵۰۰) كتاب الحج، مطلب: في سعی بين الصفا والمروة، ط: سعید.

چکروں میں اضطباع اور پہلے تین چکروں میں رمل کرے، پھر ملتزم کی دعاء، (اگر ممکن ہو) اور طواف کی دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد زم زم پی کر حجر اسود کا نواں استلام کرنے کے بعد صفا اور مروہ کی سعی کرے، پھر منی روانہ ہو جائے، اس صورت میں طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

## منی مکہ کا حصہ نہیں ہے

قدیم زمانے سے منی اور مزدلفہ دونوں مکہ مکرمہ سے علیحدہ ہیں، اور دونوں جگہوں کو مکہ مکرمہ سے الگ شمار کرنا ضروری ہے، آج کل مکہ مکرمہ کی آبادی بڑھنے کی وجہ سے منی اور مزدلفہ کو مکہ مکرمہ کی حدود میں شامل کرنا درست نہیں ہے، اس کی وجوہات یہ ہیں:

۱۔ سعودی عرب کے ائمہ کرام منی کی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے، حج کے ایام میں منی اور مزدلفہ کی مسجد (مسجد خیف اور مسجد مشعر الحرام) میں جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے، اور حج کے ایام سے پہلے اور بعد میں ان مساجد میں جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے، حالانکہ حج کے ایام سے پہلے اور اس کے بعد بہت سارے لوگ منی کے

(۱) (ثم إن أراد) أي المكي ومن بمعناه (تقديم السعي على طواف الزيارة، يتنفل بطواف بعد الإحرام بالحج، فيضطبع فيه) أي في جميع أشواط طوافه قدوماً أو نفلاً (ويرمل) أي في الثلاثة الأول (ثم يسعى بعده) وهل الأفضل تقديم السعي أو تأخيره إلى وقته الأصلي (وهو بعد أداء ركنه ..... قيل: الأول وقيل: الثاني) وصححه ابن الهمام وهو الظاهر، خصوصاً للمكي، فإن فيه خلافاً للشافعي، والخروج من الخلاف لكونه أحوط مستحب بالإجماع، فينبغي أن يكون هو الأفضل بخلاف نزاع (والخلاف) أي المذكور سابقاً (في غير القارن) وهو المفرد مطلقاً، والمتمتع آفاقاً بلا شبهة ..... (أما القارن فالأفضل له تقديم السعي). (إرشاد الساری: (ص: ۲۶۵، ۲۶۶) باب الخطبة، فصل: في إحرام الحاج من مكة، ط: الإمدادیة، مکتة المکرمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۷۷) باب طواف الزيارة، تنبيه، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۵۱۸) كتاب الحج، مطلب: في طواف الزيارة، ط: سعید.

## منیٰ مکہ میں شامل ہے یا نہیں؟

”اقامت کی نیت“ عنوان دیکھیں۔ (۱۴۹/۱)

### منیٰ میں تبلیہ پڑھنا

منیٰ میں آٹھ ذی الحجہ سے دس ذی الحجہ کی رمی تک تبلیہ پڑھیں، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ (۱)

### منیٰ میں جمعہ قائم کرنا

حج کے ایام میں خلیفۃ المسلمین یا امیر حجاز کے لئے منیٰ میں جمعہ پڑھنا جائز ہے، خلیفۃ المسلمین اور امیر حجاز کے علاوہ کسی اور آدمی کے لئے منیٰ میں جمعہ پڑھانے

= العسر ویدل علی اعتبار اليسر واقعة تمرّة خبير في الحديث المشهور وفي آخره : لا تفعل بع الجمع بالدرهم ثم اتبع بالدرهم جنينا . (بخاری : ۲۹۳/۱) باب إذا أراد بيع تمر بتمر  
بموضعين مستقلين كمكة و منى فلو دخل الحاج مكة أيام العشر لم تصح نيته لأنه يخرج إلى منى و عرفة ، فصار كنية الإقامة في غير موضعها و بعد عوده من منى تصح كما لو نوى مبيتة بأحدهما أو كان أحدهما تبعاً للآخر بحيث تجب الجمعة على ساكنه للاتحاد حكماً . (الدر مع الرد : ۱۲۶/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد

البحر الرائق : ( ۱۳۲/۲ ) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : سعيد .  
بدائع الصنائع : ( ۹۸/۱ ) كتاب الصلاة ، فصل : وأما بيان ما يصير المسافر به مقيماً ، ط : سعيد .

(۱) ولبى في مسجد مكة و منى و عرفات و بعده في مسجد مزدلفة ولكن لا يرفع صوته بها بحيث يشوش على مصل أو طائف أو نائم أو ذاكر أو نحو ذلك . (غنية الناسك : (ص : ۷۵)  
باب الاحرام والتلبية مرة شرط ، ط : إدارة القرآن

إرشاد السارى : (ص : ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

الدر مع الرد : (۲/۹۱) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب : في حديث أفضل الحج العج والنج ، ط : سعيد .

خیموں کی صفائی اور سامان کی دیکھ بھال میں مشغول رہتے ہیں، لیکن جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے، اگر یہ مکہ مکرمہ کا حصہ ہوتا تو وہاں جمعہ کی نماز کا اہتمام ہوتا، عزیز یہ کہ مکہ مکرمہ کا حصہ سمجھتے ہیں، اس لئے وہاں کی مساجد میں ہمیشہ پابندی کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کی جاتی ہے، اس سے واضح ہوا کہ منیٰ مکہ مکرمہ میں داخل و شامل نہیں ہے۔

۲۔ منیٰ مکہ مکرمہ کے تابع نہیں ہے، کیونکہ منیٰ میں آبادیاں نہیں ہیں، اگر اس میں آبادیاں ہوتیں تو ان کو چھوٹی بستی قرار دے کر مکہ مکرمہ کا تابع قرار دینے کی گنجائش ہوتی، بلکہ وہ خالی میدان ہے اور مستقل الگ جگہ ہے۔

۳۔ منیٰ کو مکہ مکرمہ سے مستقل طور پر الگ شمار کرنے میں تیرہ سو سال تک جتنے علماء اور فقہاء گزرے ہیں سب کی موافقت ہے، اور منیٰ کو مکہ مکرمہ کے تابع قرار دینے میں سب کی مخالفت ہے، اور یہ واقعہ بہت خطرناک بات ہے۔

۴۔ منیٰ کو مکہ مکرمہ سے الگ شمار کرنے میں حاجیوں کے لئے سہولت اور آسانی بھی ہے، کیونکہ منیٰ کے لئے روانہ ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن سے کم ہونے کی صورت میں مسافر ہوں گے، تو منیٰ میں نماز کے قصر کی سہولت، اور مسافر ہونے کی وجہ سے دم شکر کے علاوہ مزید قربانی واجب نہیں ہوگی، ورنہ مقيم ہونے کی وجہ سے صاحب نصاب حاجیوں پر دم شکر کے علاوہ ایک قربانی بھی واجب ہوگی۔ (۱)

(۱) ان النبى ﷺ قال لمعاد بن جبل وأبى موسى الأشعرى عندما أرسلها إلى اليمن ، فقال لهما : يسرا ولا تعسرا ، وبشرا ولا تنفرا ، وكذلك قال عليه الصلاة والسلام : يسروا ولا تعسروا ، وبشروا ولا تنفروا ، واعلموا أن أحداً منكم لن يدخل الجنة بعلمه . (صحيح البخارى : ۲۲۲/۲)  
( كتاب المغازى ، باب بعث أبى موسى ومعاذ إلى اليمن قبل حجة الوداع ، ط : قديمي )

وقال عليه الصلاة والسلام : لاتشدوا فيشد الله عليكم ، فإن قوما شددوا على أنفسهم فتلك بقاياهم فى الصوامع . (سنن أبى داود : ۳۲۹/۲) ، رقم : [ ۴۹۰۴ ] كتاب الأدب ، باب فى الحسد ، ط : رحمانيه )

وقال الله تعالى فى رخصة افطار المريض والمسافر ﴿ يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم =

کی اجازت نہیں، منیٰ آج کل حج کے موسم میں مصر نہیں بنتا، کیونکہ مصر بننے کے لئے مستقل قریہ ہونا ضروری ہے، اور منیٰ آج کل مستقل قریہ نہیں اس لئے مصر نہیں بنتا، اور حج کے علاوہ باقی زمانے میں ملازمین اور حکومتی کارندوں کے رہنے کا اعتبار نہیں کیونکہ یہ لوگ مستقل رہنے والے لوگ نہیں ہیں۔ (۱)

## منیٰ میں حج کا احرام باندھنا

اگر کوئی شخص آٹھویں تاریخ سے پہلے سے منیٰ میں رہے یا مکہ سے احرام باندھے بغیر منیٰ آگیا ہے تو وہ منیٰ میں حج کے احرام کی نیت کر لے، اور تبلیہ کہنا شروع کر دے واپس مکہ مکرمہ آنے کی ضرورت نہیں ہے، حج ہو جائے گا کیونکہ منیٰ بھی حدود حرم میں ہے۔ (۲)

(۱) ويجوز بمنى إن كان أمير الحاج أو كان الخليفة مسافراً عند أبي حنيفة وأبي يوسف رحمهما الله، وقال محمد: لا جمعة بمنى؛ لأنها من القرى حتى لا يعيد بها، ولهما أنها تتمصر في أيام الموسم وعدم التعيد للتخفيف ولا جمعة بعرفات في قولهم جميعاً؛ لأنها فضاء وبمنى أبنية، والتقييد بالخليفة وأمير الحجاز؛ لأن الولاية لهما، وأما أمير الموسم فيلى أمور الحج لا غير. (الهداية: ۲/۴۷) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: مكتبة البشري

(۲) إذا سافر الخليفة فليس له أن يجمع في القرى كالبرارى. (هداية مع الفتح: ۲/۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشديه

عن عبد الملك عن عطاء قال: سمعته، وسئل: ولى أهل منى جمعة؟ قال: إنما هم سفر ..... وعن خالد بن أبي عثمان قال: شهدت عمر بن عبد العزيز لا يجمع بمنى. (مصنف لابن أبي شيبة: ۳۳۲/۸) كتاب المناسك، ما قالوا بمنى جمعة أم لا؟ رقم: ۱۴۱۳۵، ۱۴۱۳۶، ط: المجلس العلمى

قال مالك فى إمام الحاج: إذا وافق يوم الجمعة يوم عرفة أو يوم النحر أو بعض أيام التشريق أنه لا يجمع فى شيء من تلك الأيام. (موطا امام مالك: ص: ۴۲۶) كتاب الحج، باب الصلاة بمنى يوم التروية والجمعة بمنى وعرفة، ط: قديمى

(۲) فإذا صلى بمكة الفجر يوم التروية (ثامن الشهر خرج إلى منى) قرية من الحرم على فرسخ من مكة. (الدر المختار مع الرد: ۵۰۳/۲) كتاب الحج، مطلب: فى الرواح إلى عرفات، ط: سعيد =

اور حد و حرم میں احرام باندھنا کافی ہوتا ہے۔ (۱)

## منیٰ میں قتل عام

”امام مہدی کے ظہور کی آخری علامت“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۵۳)

## منیٰ میں قیام

ایام نحر کی راتوں کو منیٰ میں رہنا اور قربانی کی رات عرفات سے نکلنے کے بعد رات کو مزدلفہ میں رہنا اور مزدلفہ سے سورج نکلنے سے پہلے منیٰ کو روانہ ہو جانا سنت ہے۔ (۲)

## منیٰ میں مزدلفہ سے واپس آ کر کیا کرے؟

”مزدلفہ سے واپسی“ عنوان دیکھیں۔ (۴/۶۵)

البحر الرائق: (۲/۳۳۵) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

الباب فى شرح الكتاب: (۱/۱۷۱) كتاب الحج، ط: قديمى.

الجوهرة النيرة: (۱/۱۹۱) كتاب الحج، ط: حقايق.

(۱) قال فى الباب: والأفضل أن يحرم من المسجد، ويجوز من جميع الحرم ومن مكة أفضل من خارجها، ويصح ولو خارج الحرم، ولكن يجب كونه فيه إلا إذا خرج إلى الحل لحاجة فأحرم منه لا شيء عليه بخلاف ما لو خرج لقصد الإحرام. (الشامية: ۵۳۷/۲، ۵۳۸) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد

غنية الناسك: (ص: ۲۱۶) باب التمتع، فصل: فى كيفية أداء التمتع المسنون، ط: إدارة القرآن.

إرشاد السارى: (ص: ۴۰۸) باب التمتع، فصل: التمتع على نوعين، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

(۲) والخروج من مكة إلى منى يوم التروية والبيتوتة، بمنى ليلة عرفة والدفع منه إلى عرفة بعد طلوع الشمس والغسل بعرفة والبيتوتة بمنى ليلة عرفة والدفع منها إلى منى قبل طلوع الشمس والبيتوتة بمنى ليالى أيامه. (إرشاد السارى: ص: ۱۰۴) باب فرائض الحج، فصل: فى سنه، ط: الإمدادية، مكة المكرمة

غنية الناسك: (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته وسننه ومستحباته ومكروهاته، فصل: وأما سنه، ط: إدارة القرآن.

الهندية: (۱/۲۱۹) كتاب المناسك، الباب الأول فى تفسير الحج وفروضه ..... الخ، ط: رشديه.

## مواد نکلنے کی حالت میں طواف زیارت کرنا

”طواف کے دوران مواد نکلے“ عنوان دیکھیں۔ (۱۲۴/۳)

## موت تک طواف زیارت نہ کر سکا

”طواف زیارت موت تک نہ کر سکا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۷۴/۳)

## موذی جانور

احرام کی حالت میں موزی جانور مثلاً سانپ، بچھو، پسو، چھپکلی، گرگٹ، بھڑ، مکھی، چیچڑی، کوا، چیل، کاٹنے والا کتا اور چوہے وغیرہ کو حرم میں اور احرام کی حالت میں مارنا جائز ہے، چاہے یہ جانور محرم پر حملہ کریں یا نہ کریں، دونوں حالتوں میں مارنا جائز ہے، ان کو مارنے سے کوئی دم یا صدقہ لازم نہیں ہوتا۔ (۱)

## موزہ

☆..... عورتوں کے لئے احرام کی حالت میں پردہ کے لئے ”موزہ“ پہننا

جائز ہے، البتہ نہ پہننا بہتر ہے۔ (۲)

(۱) ولا شیئ یقتل هوام الأرض (أی حشراتہا فی الحل والحرم والإحرام ولا جزاء بقتلہا ولا إثم علی فعلہا) كالحية والعقرب والفأرة والخنافس والجعلان وأم جبین وصیاح اللیل والنمل والسلحفاة والقراد والقنفذ والسنور وابن عرس الاهی والبغوض والبراغيث والذباب والحلم والزنبور والوزغ والسرطان والبق والصرصر. (إرشاد الساری: (ص: ۵۳۶) باب الجنایات وأنواعہا، النوع السادس فی الصيد وما يتعلق به، فصل: فی ما لا یجب شیئ بقتلہ فی الإحرام والحرم، ط: الإمدادیة، مکتة المکرمة)

☆ غنیة الناسک: (ص: ۲۸۹) باب الجنایات، الفصل الثامن فی صید البر وما يتعلق به، مطلب فیما لا یجب الجزاء بقتلہ فی الإحرام والحرم، ط: إدارة القرآن.

☆ الدر مع الرد: (۲/۵۷۰، ۵۷۱) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

(۲) وتلبس من المخیط ما بدالہا کالدروع والقمیص والسرویل والخفین والقفازین وقولہ علیہ =

☆..... مردوں کے لئے احرام کی حالت میں موزہ پہننا جائز نہیں ہے۔ (۱)

اگر آدھے دن سے زیادہ موزہ پہنے رہے گا تو دم دینا لازم ہوگا، اگر اس سے

کم ہوگا تو صدقہ دینا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... نابالغ بچوں پر احرام کی حالت میں موزہ پہننے سے دم واجب

نہیں ہوگا۔ (۳)

= الصلاة والسلام: ”ولا تلبس القفازین“ نہی ندب، حملناہ علیہ جمعاً بین الدلائل بقدر الإمكان. (غنیة الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن) الدر مع الرد: (۲/۵۲۸) کتاب الحج، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمکة، ط: سعید. إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادیة، مکتة المکرمة.

(۱) فصل: فی محرمات الإحرام..... (ولیس الخفین) أى إلا أن لا یجد نعلین وإنه یقطعہما أسفل من الکعبین والجوربین) أى ولبسہما سواء کانا منعلین أو غیر منعلین. (إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: فی محرمات الإحرام، ط: الإمدادیة، مکتة المکرمة) غنیة الناسک: (ص: ۸۶) باب الإحرام، فصل: فی محرمات الإحرام ومحظوراتہ الّتی فی غالبہا الجزاء، ط: إدارة القرآن.

☆ الدر مع الرد: (۲/۴۹۰) کتاب الحج، فصل: فی الإحرام، مطلب: فیما یحرم بالإحرام وما لا یحرم، ط: سعید.

(۲) إذا لبسہما قبل القطع فدام یوماً فعلیہ دم وفی أقل من یوم صدقة. (إرشاد الساری: (ص: ۴۳۸) باب الجنایات وأنواعہا، النوع الأول: فی حکم اللبس، فصل: فی لبس الخفین، ط: الإمدادیة، مکتة المکرمة)

☆ غنیة الناسک: (ص: ۲۵۴) باب الجنایات، الفصل الثانی: فی لبس المخیط، مطلب: فی لبس الخفین، ط: إدارة القرآن.

☆ الدر مع الرد: (۲/۵۴۷) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

(۳) وینبغی لولیہ أن یجنہ من محظورات الإحرام، وإن ارتکبہا لاشی علیہ ولا علی ولیہ. (إرشاد الساری: (ص: ۱۵۹) باب الإحرام، فصل: فی إحرام الصبی، ط: الإمدادیة، مکتة المکرمة)

☆ غنیة الناسک: (ص: ۸۴) باب الإحرام، فصل: فی إحرام الصبی والمجنون والعبد والأمة، ط: إدارة القرآن.

☆ الدر المختار مع الرد: (۲/۵۴۳) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

☆.....عورت نے احرام کے وقت موزے پہنے تھے اور بعد میں اُتار دیئے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے اور دم بھی نہیں ہے، جیسے کوئی شخص احرام کے وقت جوتے پہنتا ہے اور بعد میں اُتار دیتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (۱)

☆.....مردوں کے لئے احرام کی حالت میں سردی کی وجہ سے بھی موزہ پہننا جائز نہیں ہے۔ (۲)

☆عورت کے لئے احرام کی حالت میں موزہ پہننا جائز ہے۔

☆مردوں کے لئے احرام کی حالت میں موزہ پہننا منع ہے۔ (۳)

- (۱) وتلبس من المخيط ما بدلهما كالدروع والقميص والسر اويل والخفين والقفازين وقوله عليه الصلاة والسلام: "ولا تلبس القفازين" نهى ندب، حملناه عليه جمعاً بين الدلائل بقدر الإمكان. (غنية الناسك: (ص: ۹۳) باب الإحرام، فصل في إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)
- الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، مطلب في مضاعفة الصلاة بمكة، ط: سعيد.
- إرشاد الساري: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: في إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.
- (۲) ولا يلبس الخفين ..... ولا يلبس الجوربين؛ لأنهما في معنى الخفين. (بدائع الصنائع: (۱۸۳/۲) كتاب الحج، فصل: وأما بيان ما يحظره الإحرام وما لا يحظره، ط: سعيد)
- الجوهرة النيرة: (۱۸۶/۱) كتاب الحج، ط: حقانيه.
- تبيين الحقائق: (۱۲/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: إمداديه ملتان
- (۳) وتلبس المخيط والخفين والحلي ..... قوله: والخفين: زاد في البحر وغيره والقفازين. قال في البدائع: لأن لبس القفازين ليس إلا تغطية يديها وأنها غير ممنوعة عن ذلك. (الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، قبيل: باب القرآن، ط: سعيد)
- بدائع الصنائع: (۱۶۸/۲) كتاب الحج، فصل: وأما ما يحظره الإحرام وما لا يحظره، ط: سعيد.
- التاتارخانية: (۴۷۱/۲) كتاب المناسك، الفصل الثالث: في تعليم أعمال الحج، قبيل: زيارة مدينة المصطفى ﷺ، ط: إدارة القرآن.
- ولا يلبس الخفين إلا أن لا يجد نعلين فلا بأس أن يقطعها أسفل الكعبين فيلبسهما.
- (التاتارخانية: (۱۸۳/۲) كتاب الحج، فصل: وأما ما يحظره الإحرام وما لا يحظره، ط: سعيد)
- غنية الناسك: (ص: ۸۶) باب الإحرام، فصل: في محرمات الإحرام ومحظوراته التي في غالبها الجزاء، ط: إدارة القرآن.

## موقف

”ٹھہرنے کی جگہ“، حج کے افعال میں اس سے مراد میدانِ عرفات یا مزدلفہ میں ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔ (۱)

## مونچھ

اگر محرم نے احرام کی حالت میں اپنی یا کسی محرم یا حلال آدمی کی مونچھ مونڈی یا کتری تو صدقہ ادا کرنا لازم ہوگا، اور صدقہ سے مراد صدقہ فطر کے برابر صدقہ کرنا ہے۔ (۲)

- الدر مع الرد: (۴۹۰/۲) كتاب الحج، فصل: في الإحرام، مطلب: فيما يحرم بالإحرام وما لا يحرم، ط: سعيد.
- (۱) قوله: (كلها موقف) بكسر القاف أى موضع وقوف، نهر. (الشامية: (۵۰۳/۲) كتاب الحج، مطلب: في الرواح إلى عرفات، ط: سعيد)
- قوله: (والموقفين) أى: عرفة والمشعر الحرام في المزدلفة. (الشامية: (۵۰۷/۲) كتاب الحج، مطلب: في إجابة الدعاء، ط: سعيد)
- المجموع شرح المذهب: (۹۴/۸) كتاب الحج، باب صفة الحج والعمرة، فصل: ثم يروح إلى عرفة ويقف، ط: دار الفكر، بيروت.
- (۲) وما في الباب: وإن أخذ المحرم من شارب محرم أو حلال فعليه صدقة، فلا يصح؛ لأن المحرم إذا حلق شاربه وجبت عليه الصدقة، فإنه حلق شارب غيره، أطمع ماشاء كسرة خبزاً وكفا من طعام لقصور الجنابة، وتماهه في البحر. (غنية الناسك: (ص: ۲۵۹) الفصل الرابع في الحلق وإزالة الشعر، ط: إدارة القرآن)
- وإن أخذ المحرم من شارب محرم أو حلال أو قص أظفاره فعليه صدقة. (إرشاد الساري: (ص: ۳۶۶) فصل في حلق المحرم، ط: إدارة القرآن)
- ولو حلق شاربه كله أو بعضه، أو قصه، فعليه صدقة وهو المذهب الصحيح؛ لأنه بعض اللحية ولا يبلغ ربع المجموع. (غنية الناسك: (ص: ۲۵۷) الفصل الرابع في الحلق وإزالة الشعر، ط: إدارة القرآن)
- وما في الباب: وإن أخذ المحرم من شارب محرم أو حلال فعليه صدقة، فلا يصح؛ لأن =

## مویشی

☆..... اگر کاشتکار یا زمیندار کے پاس بہت سارے مویشی ہیں اور سب کے سب بھیتی کے کام میں مشغول ہیں، یا یہ جانور سواری کے لئے ہیں اور کبھی کبھی سواری کے کام آتے ہیں تو اس حالت میں ان جانوروں کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوگا، اور ان مویشیوں کو فروخت کر کے حج کے لئے جاننا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

☆..... اور اگر یہ جانور دودھ پینے کے لئے ہیں اور اس کے اہل و عیال کا گزر بسر ان کے دودھ ہی پر ہے، اس کے علاوہ کمائی کا اور کوئی ذریعہ بھی نہیں ہے، زمین کا غلہ اور اناج وغیرہ کا انتظام بھی نہیں ہے تو اس صورت میں بھی ان جانوروں کو فروخت کر کے حج کے لئے جاننا لازم نہیں ہوگا، ہاں اگر حج کے اخراجات کے لئے کچھ جانور فروخت کر دیئے جائیں اور باقی جانوروں سے گزارہ ہو سکے تو حج کرنا فرض ہوگا۔

اور اگر اس آدمی کا گزر بسر ان جانوروں کے دودھ پر موقوف نہیں ہے یا موقوف ہے لیکن ان میں سے حج کے مصارف کی مقدار رقم حاصل کرنے کے لئے ایک دو یا زیادہ جانور فروخت کرنے کے بعد باقی ماندہ جانور گزارہ کے لئے کافی ہیں

= المحرم إذا حلق شاربه وجبت عليه الصدقة، فإذا حلق شارب غيره أطعم ماشاء كسرة خبز أو كفا من طعام لقصور الجنابة، وتماه في البحر. (غنية الناسك: (ص: ۲۵۹) قبل الفصل الخامس في قص الأظفار، ط: إدارة القرآن)

(۱) فاضلاً عن حوائج الأصلية المذكورة في الزكاة كمسكنه وعبيد خدمته وفرسه المحتاج إلى ركوبه ولو أحياناً وسلاحه إن كان من أهله والأت حرفته إن كان محترفاً وكتب الفقه إن كان فقيهاً محتاجاً إلى استعمالها وثياب لبسه وأثاث بيته ومرمة مسكنه ورأس مال حرفته إن احتاجت لذلك والأت حرثه من البقر ونحو ذلك إن كان حراثاً أكثراً الخ. (غنية الناسك: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن)

☆ إرشاد الساري: (ص: ۵۸، ۵۹) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

☆ الدر مع الرد: (۲/۴۶۱، ۴۶۲) كتاب الحج، مطلب: فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد.

تو حج کے مصارف کے بقدر خرچہ نکالنے کے لئے ایک دو یا زیادہ جانوروں کو فروخت کر کے حج کے لئے جاننا فرض ہوگا۔ (۱)

## مہر

☆..... اگر مہر معجل یعنی فوری ادائیگی والا مہر ہے، تو وہ مہر ادا کر کے جاننا ضروری ہے، ہاں اگر بیوی، ادائیگی کے بغیر حج کے لئے جانے کی اجازت دیدے پھر مہر معجل ادا کئے بغیر بھی حج کے لئے جاننا درست ہے۔ (۲)

(۱) (وإن كان له) أي لشخص (مسكن فاضل) أي عن سكنه وعن يوجب عليه مسكنه وإنما يؤجره أو يعيره (أو عبد) أي لا يستخدمه (أو متاع) أي لا يمتنعه (أو كتب) أي لا يحتاج إليها أو إلى بعضها، وهي من العلوم الشرعية وما يتبعها من الآلات العربية وأما كتب الطب والنجوم والهيئة وأمثالها من الكتب الرياضية أو الأدبية فيثبت بها الاستطاعة سواء احتاج إلى استعمالها أم لا، كما في التاتارخانية (أو ثياب) أي لا يحتاج إلى لبسها (أو أرض) أي لا يزرعها أو زيادة على قدر حاجته من غلتها (أو كرم) أي بستان عنب ونحوه من أشجار ثمار زائدة على مقدار التفكه بها (أو حوانيت) أي من دكاكين وحمائم و سائر مستغلات فاضلات عن مقدار الحاجات (أو نحو ذلك) أي من إبل و بقر و غنم ترعى (مما لا يحتاج إليها) أي إلى لبنها و شعرها ولحمها (يجب بيعها إن كان به) أي بثمانها (وفاء بالحج). (إرشاد الساري: (ص: ۶۰، ۶۱) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن.

☆ الدر مع الرد: (۲/۴۵۹، ۴۶۱) كتاب الحج، مطلب: فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد.

(۲) وكذا مديون لأمال له يقضى فإنه يكره له الخروج إلى الحج والغزو إلا بإذن الغريم، فإن كان بالدين كفيل لا يخرج إلا بإذنه، وإن يغير إذنه فيأذن الطالب وحده..... ولو كان له مال فيه وفاء بالدين يقضى الدين أولاً وجوباً إذا كان معجلاً، وإن كان مؤجلاً فالأفضل أن يقضى الدين.

(غنية الناسك: (ص: ۳۵) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب السفر، ط: إدارة القرآن)

☆ إرشاد الساري: (ص: ۹۱، ۹۲) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: وجوب الحج على الفور، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

☆ الدر مع الرد: (۲/۴۵۶، ۴۵۷) كتاب الحج، مطلب: فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد.

☆..... اگر مہر مؤجل ہے یعنی فوری ادائیگی والا مہر نہیں ہے، تو نکاح باقی

رہنے کی صورت میں مہر مؤجل فوری طور پر ادا کر کے جانا ضروری نہیں ہے۔ (۱)

البتہ بیوی کو واپسی تک کا نان نفقہ اور ضروری خرچہ دے کر جانا واجب ہے۔ (۲)

ہاں اگر طلاق وغیرہ سے نکاح ختم ہو چکا ہے اور بیوی مہر کا مطالبہ کر رہی ہے

تو اس صورت میں حج پر جانے سے پہلے بیوی کا مہر ادا کرنا ضروری ہوگا۔ (۳)

☆..... اگر کوئی شخص مہر کے قرض کو بھی لوگوں کے قرض کی طرح سمجھتا ہے

اور اس کو ادا کرنے کی فکر میں رہتا ہے اور حسب توفیق کم یا زیادہ ادا کرتا رہتا ہے تو

ایسے آدمی پر حج اس وقت فرض ہوگا جب کہ مہر کا قرض ادا ہو جائے یا اس کے پاس

اتنی رقم جمع ہو جائے جو مہر کا قرض ادا کرنے کے بعد حج کے مصارف اور اہل و عیال

کو واپسی تک کا خرچہ دینے کے لئے کافی ہو تو پھر حج پر جانا فرض ہوگا۔ (۴)

(۲، ۱) وكذا مديون لاملال له يقضى فإنه يكره له الخروج إلى الحج والغزو إلا بإذن الغريم ، فإن

كان بالدين كفيل لا يخرج إلا بإذنهما، وإن يغير إذنه فيأذن الطالب وحده ..... ولو كان له مال فيه

وفاء بالدين يقضى الدين أولاً وجوباً إذا كان معجلاً، وإن كان مؤجلاً فالأفضل أن يقضى الدين .

(غنية الناسك : (ص: ۳۵) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب السفر ، ط: إدارة القرآن )

إرشاد الساري : (ص: ۹۱ ، ۹۲) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج

عن الفرض ، فصل : وجوب الحج على الفور ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة )

الدر مع الرد : (۲/ ۴۵۶) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد .

(۴) وكذا إن كرهت خروجه زوجته وأولاده ومن سواهم ممن تلزمه نفقته ، فيكره له الخروج إذا لم يكن له

ما يدفعهم للنفقة . (غنية الناسك : (ص: ۳۵) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن )

الدر مع الرد : (۲/ ۴۵۶) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد .

البحر الرائق ، (۲/ ۳۰۸) كتاب الحج ، ط: سعيد .

وفضلاً (عن نفقة عياله) ممن تلزمه نفقته لتقدم حق العبد (إلى) حين (عوده) ..... (الدر مع الرد

: (۲/ ۴۶۲ ، ۴۶۳) كتاب الحج ، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد )

(۴) فاضلاً عن حوائجه الأصلية المذكورة في الزكاة كمسكنه ..... وأصدقة نسائه ولو مؤجلة

هذا هو حد الغنى للحج في ظاهر الرواية . (غنية الناسك : (ص: ۱۹ ، ۲۰) باب شرائط الحج

، فصل : شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن ) =

## مہندی

☆..... احرام کی حالت میں مہندی لگانا جائز نہیں ہے، احرام کی حالت میں

مہندی لگانے سے دم دینا لازم ہوگا، خواہ مرد ہو یا عورت ہو، خواہ مہندی ہاتھوں پر

لگائی جائے یا سر پر یا بدن کے کسی بھی حصہ پر، سب کا حکم ایک ہے کیونکہ مہندی بھی

ایک قسم کی خوشبو ہے اور احرام کی حالت میں خوشبو کا استعمال کرنا منع ہے۔

☆..... ساری داڑھی یا پوری ہتھیلی پر مہندی لگانے سے دم واجب ہوتا ہے۔

☆..... اگر سارے سر یا چوتھائی سر کا مہندی سے خضاب کیا اور مہندی پتلی

پتلی لگائی، خوب گاڑھی نہیں لگائی تو دم واجب ہے اور اگر گاڑھی لگائی اور ایک دن

یا ایک رات لگائے رکھا تو دو دم واجب ہوں گے، ایک دم خوشبو کی وجہ سے اور دوسرا

دم مہندی کو خوب گاڑھا لگا کر سر ڈھانکنے کی وجہ سے لازم ہوگا، یہ حکم مرد کے لئے ہے

جبکہ عورت پر صرف ایک ہی دم واجب ہوگا کیونکہ عورت کے لئے سر ڈھانکنا منع نہیں

ہے البتہ خوشبو کی وجہ سے ایک دم لازم ہوگا۔

اور اگر ایک دن یا رات سے کم وقت کے لئے لگائی تو ایک دم اور ایک صدقہ

واجب ہوگا، (صدقہ سے مراد ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا

ہے)، ایک دم تو خوشبو کی وجہ سے لازم ہوگا اور ایک صدقہ ایک دن یا ایک رات سے

کم وقت کے لئے سر ڈھانکنے کی وجہ سے لازم ہوگا، اور عورت پر صرف دم لازم

ہوگا صدقہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ اس کے لئے سر ڈھانکنا منع نہیں ہے۔ (۱)

= إرشاد الساري : (ص: ۵۹) باب شرائط الحج ، النوع الأول : شرائط الوجوب ، الشرط

السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .

الدر مع الرد : (۲/ ۴۶۱ ، ۴۶۲) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد .

(۱) ولو خضب رأسه أو لحيته أو كفه بحناء فعليه دم إن كان مائعاً، وإن كان ثخيناً فليبد رأسه ،

فعليه دمان على الرجل دم للتطيب ودم للتغطية ، وعلى المرأة دم واحد للتطيب فقط ، هذا إن =

☆.....عورت احرام کی حالت میں اگر ہتھیلی پر مہندی لگائے گی تو دم واجب ہوگا، باقی پہلے سے لگی ہوئی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (۱)

## میت کی طرف سے حج بدل کرانا

☆.....اگر کسی آدمی پر حج فرض تھا، لیکن وہ حج کئے بغیر فوت ہو گیا اور اس نے موت سے پہلے حج بدل کرانے کی وصیت کی اور اس نے ترکہ میں اتنی جائیداد یا اتنا مال چھوڑا کہ اس کے تہائی حصہ سے حج کرایا جاسکتا ہے تو وارثوں کے لئے میت کی طرف سے حج بدل کرانا فرض ہوگا، اور اگر ورثاء حج بدل نہیں کرائیں گے تو گنہگار ہوں گے اور آخرت میں پکڑ ہوگی۔ (۲)

= دام يوماً أو ليلةً على جميع رأسه ، أو ربعه وإلا فصدقة للتغطية ودم للطيب . (غنية الناسك : (ص: ۲۵۰) باب الجنایات ، الفصل الأول : فی الطيب ، مطلب : فی الخضاب وتلبید الرأس بالطيب ، إدارة القرآن )

✍ إرشاد الساری : (ص: ۲۵۶) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثاني : فی الطيب ، فصل : فی الحناء ، ط: الإمدادیہ ، مکة المکرمة .

✍ الدر مع الرد : (۲/۵۴۶) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .  
(۱) وفی الخجندی : إذا خضبت المرأة کفها بالحناء وهی محرمة وجب علیها دم . وهذا يدل علی أن الکف عضو کامل ؛ لأنه أوجب فی تطييبه الدم ، کذا فی شرح القدوری . (إرشاد الساری : (ص: ۲۵۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثاني : فی الطيب ، فصل : فی الحناء ، ط: الإمدادیہ ، مکة المکرمة )

✍ الجوهرة النيرة : (۱/۲۰۷) کتاب الحج ، باب الجنایات فی الحج ، ط: حقانيه ملتان .  
✍ بدائع الصنائع : (۲/۱۹۲) کتاب الحج ، وأما الذی يرجع إلى الطيب ..... الخ ، قبیل : فصل : وأما مايجرى مجرى الطيب من إزالة الشعث وقضاء النفث ، ط: سعید .

(۲) وحکم فوات الحج عن العمر (أى بعد انقضائه قبل تحقق أدائه ؛ لأنه إذا مات من علیه الحج) أى فلا يخلو عن أحد الوجوه الثلاثة (إن أوصى بالإحجاج عنه أى على الوجه الذى يأتى تفصيله ) يُحجُّ عنه ) أى بشروطه (ويسقط به عنه الفرض ) ای إجماعاً . (إرشاد الساری : (ص: ۲۰۸) باب الفوات ، فصل : الأسباب الموجبة لقضاء الحج أربعة ، ط: الإمدادیہ ، مکة المکرمة ) =

☆.....اگر کسی آدمی پر حج فرض تھا اور وہ حج کئے بغیر فوت ہو گیا اور اس نے حج بدل کرانے کے لئے وصیت بھی نہیں کی تو اس کی طرف سے حج بدل کرانا ورثاء پر لازم نہیں ہے، لیکن اگر وارث اس کی طرف سے خود حج بدل کر دیں یا کسی دوسرے کو حج بدل کے لئے بھیج دیں تو اللہ کی رحمت سے اُمید کی جاتی ہے کہ مرحوم کا فرض حج ادا ہو جائے گا، اور وارث کی طرف سے مرحوم پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ (۱)

☆.....اور اگر میت نے حج بدل کرانے کی وصیت کی، لیکن ترکہ کے ایک تہائی سے کسی بھی جگہ سے حج نہیں کرایا جاسکتا تو اس صورت میں میت کی طرف سے حج بدل کرانا وارثوں پر لازم نہیں ہوگا، لیکن اگر وارث اس کی طرف سے حج کرے

= الهنديّة : (۱/۲۵۸) کتاب المناسک ، الباب الخامس عشر فی الوصية بالحج ، ط: رشيدية .

✍ غنية الناسك : (ص: ۳۲۲) باب الحج عن الغير ، ط: إدارة القرآن .  
✍ (ولو أوصى أن يحج عنه ) أى من ماله (يحج عنه من ثلث ماله ) أى سواء قيّد الوصية بالثلث بأن قال : بثلث ماله ، أو أطلق بأن أوصى أن يحج عنه ) . (إرشاد الساری : (ص: ۲۴۱) باب الحج عن الغير ، فصل : لو أوصى بالحج يُحج عنه من ثلث المال ، ط: الإمدادیہ ، مکة المکرمة )

✍ الهنديّة : (۱/۲۵۸) کتاب المناسک ، الباب الخامس عشر فی الوصية بالحج ، ط: رشيدية .  
✍ غنية الناسك : (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير ، فصل : فی شرائط النيابة ، الحادى عشر أن يحج من بلده من ثلث ماله إن أوصى بالحج عنه ، ط: إدارة القرآن .

(۱) (وإن لم يوص به ) أى مطلقاً أو إيصاء غير صحيح (أثم ) أى تحقق إثم ترك حجه وبقي فى ذمته ، فهو تحت حکم الله ومشيتته باعتبار مغفرته وعقوبته وهذا إذا لم يحج عنه أحد من غير وصيته (وإن تبرّع عنه الورثة ) أى من ماله أو من عندهم فالأجنبيُّ فى حکمهم (تجزئه ) أى هذه الحجة عما فى ذمته (إن شاء الله تعالى) . (إرشاد الساری : (ص: ۲۰۸) باب الفوات ، فصل : الأسباب الموجبة لقضاء الحج أربعة ، ط: الإمدادیہ ، مکة المکرمة )

✍ غنية الناسك : (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير ، فصل : فی شرائط النيابة ، الرابع : الأمر بالحج صريحاً ، تنبيه : ، ط: الإمدادیہ ، مکة المکرمة .

✍ الهنديّة : (۱/۲۵۸) کتاب المناسک ، الباب الخامس عشر فی الوصية بالحج ، ط: رشيدية .

یا کسی دوسرے کو حج کے لئے بھیج دے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ (۱)

☆..... اگر کسی آدمی پر مالدار نہ ہونے کی وجہ سے حج فرض نہیں تھا اور وہ فوت ہو گیا تو اگر اس کے وارث اس کی طرف سے حج بدل کریں یا کسی دوسرے سے حج بدل کرائیں تو یہ نفلی حج ہوگا اور میت کو اس کا ثواب ضرور پہنچے گا۔ (۲)

☆..... اگر والدین پر حج فرض نہیں تھا لیکن بیٹا مالدار ہے تو والدین کی طرف سے حج اور عمرہ کر بھی سکتا ہے اور کرا بھی سکتا ہے، والدین کو اس کا ثواب ملے گا اور یہ نفلی حج اور عمرہ ہوگا۔ (۳)

## میت نے حج بدل کرانے کی وصیت کی لیکن ایک تہائی ترکہ اس کے لئے کافی نہیں

اگر میت پر حج فرض تھا اور وہ کسی وجہ سے حج نہ کر سکا اور فوت ہو گیا لیکن اس

(۱) فَإِنْ ضَاقَ الثَّلَاثُ أَوْ الْمَالُ الَّذِي عَيْنَهُ الْمِيتُ مِنْ أَنْ يَحْجَّ مِنْ بَلَدِهِ أَوْ مِنْ مَكَانٍ عَيْنَهُ فَمَنْ حَيْثُ يَبْلُغُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ مَكَانٍ ، بَطَلَتِ الْوَصِيَّةُ . (غنية الناسك : (ص ۳۳۰) باب الحج عن الغير ، فصل : في شرائط النيابة في الحج الفرض ، الحادى عشر : أن يحج من بلده من ثلث ماله إن أوصى بالحج عنه ، ط : إدارة القرآن )

✍️ إرشاد السارى : (ص : ۶۴۲) باب الحج عن الغير ، فصل : لو أوصى بالحج يحج عنه من ثلث المال ، ط : الإمدادية ، مگة المکرمة .

✍️ الدر المختار مع الرد : (۲/۶۰۵) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : العمل على القياس دون الاستحسان هنا ، ط : سعيد .

(۲) والأصل أن كل من أتى بعبادة ما له جعل ثوابها لغيره وإن نواه عند الفعل لنفسه (قوله : بعبادة ما) أى سواء كانت صلاة أو صوماً أو صدقة أو قراءة أو ذكراً أو طَوْفاً ، أو حجاً ، أو عمرة..... (قوله : لغيره) أى من الأحياء والأموات ..... (الدر مع الرد : (۲/۵۹۵، ۵۹۶)

كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب في إهداء ثواب الأعمال للغير ، ط : سعيد )

✍️ إرشاد السارى : (ص : ۶۰۹) باب الحج عن الغير ، ط : الإمدادية ، مگة المکرمة .

✍️ غنية الناسك : (ص : ۳۲۰) باب الحج عن الغير ، ط : إدارة القرآن .

نے حج بدل کرانے کی وصیت کی تو اس صورت میں ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے وطن سے یا مکہ مکرمہ سے جہاں سے بھی حج بدل کرنا ممکن ہو وہاں سے حج بدل کرنا لازم ہوگا، اور اگر ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے کہیں سے بھی حج بدل کرنا ممکن نہ ہو تو پھر اگر سب وارث بالغ اور حاضر ہوں اور کل مال سے حج بدل کی اجازت دے دیں تو کل مال سے بھی حج بدل کرایا جاسکتا ہے۔ (۱)

## میت نے حج بدل کرانے کی وصیت نہیں کی

”میت کی طرف سے حج بدل کروانا“ عنوان دیکھیں۔ (۲۱۹/۴)

## میت نے حج بدل کے لئے وصیت کی

”میت کی طرف سے حج بدل کروانا“ عنوان دیکھیں۔ (۲۱۹/۴)

## میقات

☆..... ”میقات“ وہ مقامات ہیں جہاں سے مکہ مکرمہ جانے کے لئے احرام

کے ساتھ گزرنا واجب ہے۔ (۲)

(۱) (خرج) المكلف (إلى الحج ومات في الطريق وأوصى بالحج عنه) إنما تجب الوصية به إذا أخره بعد وجوبه..... (فإن فسر المال) أو المكان (فالأمر عليه) أى على ما فسره (وإلا: فيحج) عنه (من بلده..... إن وفي به) أى بالحج من بلده (ثلاثة) وإن لم يف فممن حيث يبلغ استحساناً..... (الدر مع الرد : (۲/۶۰۵) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا ، ط : سعيد )

✍️ غنية الناسك : (ص : ۳۶۹) باب الحج عن الغير ، فصل : في شرائط النيابة في الحج الفرض ، الحادى عشر ، ط : إدارة القرآن .

✍️ إرشاد السارى : (ص : ۶۲۰) باب الحج عن الغير ، فصل : في شرائط جواز الإحجاج..... الثامن ، ط : الإمدادية ، مگة المکرمة .

(۲) (والمواقيت) أى : المواضع التى لا يجاوزها مريد مگة إلا محرماً خمسة . (الدر المختار =

## میقات پر راستہ نہیں

جن لوگوں کا راستہ خاص میقات پر نہ ہو تو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے جس جگہ پر بھی خاص میقات میں سے کسی میقات کی محاذات آئے گی، اس محاذات کے اندر داخل ہونے سے پہلے احرام باندھنا واجب ہے۔ (۱)

## میقات دو ہیں

اگر کسی کے راستہ میں دو میقات پڑتی ہیں تو اس کے لیے پہلی میقات سے احرام باندھنا افضل ہے اور اگر دوسری میقات تک مؤخر کر دیا تو بھی جائز ہے، مؤخر کرنے کی وجہ سے دم واجب نہ ہوگا، اسی طرح اگر دو میقاتوں کی محاذات پڑتی ہیں تو پہلی میقات کی محاذات سے احرام باندھنا افضل ہے۔ (۲)

اگر میقات کے باہر سے مکہ مکرمہ گزرتے ہوئے دو میقات ہیں تو اگر اپنے نفس کی طرف سے احرام کے منافی کوئی حرکت سرزد نہ ہونے پر اطمینان ہے تو پہلی

(۱) وکل من قصد مکة من طریق غیر مسلوک أحرم إذا حاذی میقاتا من هذه المواقیت کذا فی محیط السرخسی . (الهندیة : ۲۲۱/۱) کتاب المناسک ، الباب الثانی فی المواقیت ، ط : رشیدیہ

الدر مع الرد : (۴۷۵/۲) کتاب الحج ، مطلب فی المواقیت ، ط : سعید .

إرشاد الساری : (ص : ۱۱۳) باب المواقیت ، النوع الثانی : المیقات مکانی : أحكام مواقیت أهل الأفاق ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرمة .

(۲) ومن جاوز میقاته غیر محرم ثم أتى میقاتا آخر فأحرم منه أجزاءه إلا أن إحرامه من میقاته أفضل کذا فی الجوهرة النيرة ..... وإن سلك بین المیقاتین فی البحر أو البر اجتهد وأحرم إذا حاذی میقاتا منها وأبعدهما أولى بالإحرام منه کذا فی التبیین . (الهندیة : ۲۲۱/۱) کتاب المناسک ، الباب الثانی : فی المواقیت ، ط : رشیدیہ

إرشاد الساری : (ص : ۱۱۳ ، ۱۱۴) باب المواقیت ، النوع الثانی : المیقات مکانی :

أحكام مواقیت أهل الأفاق ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرمة .

الدر مع الرد : (۴۷۵/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی المواقیت ، ط : سعید .

☆..... مکہ مکرمہ جانے والے آفاقی لوگوں پر احرام کے بغیر جس جگہ سے آگے بڑھنا منع ہے، اس کو ”میقات“ کہتے ہیں، پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے حجاج کرام اگر پانی کے جہاز سے حج کا سفر کریں گے تو ”یلملم“ کی سیدھ میں سمندر میں احرام باندھنا لازم ہوگا اور اگر ہوائی جہاز سے سفر کریں گے تو ”قرن المنازل“ سے پہلے پہلے احرام باندھنا لازم ہوگا، واضح رہے کہ ہوائی سفر میں قرن المنازل پہلے آتا ہے پھر اس کے بعد جدہ آتا ہے۔ (۱)

## میقات پانچ ہیں

(۱) ذوالحلیفہ (بیر علی) (۲) جحہ (۳) قرن المنازل (۴) یلملم (۵) ذات عرق..... تفصیل ہر نام کے تحت دیکھ لیں۔ (۲)

= مع رد المحتار : (۴۷۴/۲) کتاب الحج ، مطلب فی المواقیت ، ط : سعید (

البحر الرائق : (۳۱۷/۲) کتاب الحج ، ط : سعید .

الهندیة : (۲۲۱/۱) کتاب المناسک ، الباب الثانی فی المواقیت ، ط : رشیدیہ .

(۱) ولأهل نجد الیمن ، ونجد الحجاز ونجد تهامة قرن ..... ولباقی أهل الیمن وتهامة یلملم ..... وهن لهن ولمن أتى علیهن من غیر أهلین لمن أراد دخول مکة أو الحرم ولو بغیر حج و عمرة وفائدة التأقیب بها حرمة تأخیر الإحرام عنها کلها لا التقدیم . (غنية الناسک : (ص : ۵۳) باب المواقیت ، فصل : وأما مواقیت أهل الأفاق ، ط : إدارة القرآن

إرشاد الساری : (ص : ۱۱۱ ، ۱۱۲ ، ۱۱۳) باب المواقیت ، فصل : فی مواقیت الصنف الأول ، ط : الإمدادیة مکة المکرمة .

بدائع الصنائع : (۱۶۳/۲) کتاب الحج ، فصل : وأما بیان مکان الإحرام ، ط : سعید . (۲) المواقیت التي لا یجوز أن یجاوزها الإنسان إلا محرماً خمسة لأهل المدينة ذوالحلیفہ ، ولأهل العراق ذات عرق ، ولأهل الشام جحفة ، ولأهل نجد قرن ، ولأهل الیمن یلملم . (الهندیة : ۲۲۱/۱) کتاب المناسک ، الباب الثانی فی المواقیت ، ط : رشیدیہ

إرشاد الساری : (ص : ۱۱۰ — ۱۱۲) باب المواقیت ، النوع الثانی : المیقات مکانی ، فصل فی مواقیت أهل الأفاق ، ط : الإمدادیة ، مکة المکرمة .

الدر مع الرد : (۴۷۵/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی المواقیت ، ط : سعید .

میقات سے ہی احرام باندھنا افضل ہے اور اگر یہ اطمینان نہیں ہے تو آخری میقات سے احرام باندھنا افضل ہے۔ (۱)

### میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا

☆..... اگر کوئی عاقل و بالغ مرد یا عورت جو میقات سے باہر رہنے والا ہے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے، خواہ حج یا عمرہ کی نیت سے ہو یا کسی اور غرض سے، میقات پر سے احرام باندھے بغیر گزرے گا تو گنہ گار ہوگا اور میقات کی طرف لوٹنا واجب ہوگا اور اگر لوٹ کر میقات پر نہیں آیا اور میقات کے آگے سے ہی احرام باندھ لیا تو ایک دم دینا واجب ہوگا، اور اگر میقات پر واپس آ کر احرام باندھ لیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

☆..... اگر کوئی شخص میقات پر سے احرام کے بغیر گزر گیا اور آگے جا کر احرام باندھ لیا اور مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے میقات پر واپس آ گیا اور میقات پر آ کر تلبیہ پڑھ لیا تو دم ساقط ہو جائے گا، اور اگر احرام باندھ کر واپس آیا اور میقات پر آ کر تلبیہ نہیں پڑھا تو دم ساقط نہ ہوگا۔

☆..... اگر میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا اور آگے جا کر احرام باندھ لیا اور مکہ مکرمہ میں بھی داخل ہو گیا مگر حج کے افعال شروع نہیں کئے مثلاً طواف کا ایک

(۱) قولہ : (ولو مر بمیقاتین) کالمدنی یمز بذی الحلیفة ثم بالحجفة فإحرامه من الأبعد أفضل أى : الأبعد عن مكة ، وهو ذو الحليفة لكن ذكر في شرح اللباب عن ابن أمير حاج : أن الأفضل تأخير الإحرام ، ثم وفق بينهما بأن أفضلية الأول لما فيه من الخروج عن الخلاف وسرعة المسارعة إلى الطاعة ، والثاني لما فيه من الأمن من قلة الوقوع في المحظورات لفساد الزمان بكثرة العصيان . (الشامية : ۴۷۶/۲) كتاب الحج ، مطلب في المواقيت ، ط : سعيد

إرشاد الساری : (ص : ۱۱۴ ، ۱۱۵) باب المواقيت ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

منحة الخالق على البحر الرائق : (۳۱۷/۲) كتاب الحج ، ط : سعيد .

چکر بھی مکمل نہیں کیا اور میقات پر واپس آ کر تلبیہ پڑھا تو دم ساقط ہو جائے گا۔ (۱)

☆..... اگر میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا اور پھر آگے احرام باندھ لیا،

اگر میقات میں واپسی کا وقت ہے اور حج فوت ہونے کا اندیشہ بھی نہیں ہے تو میقات (۱) (آفاقی) مسلم بالغ (یرید الحج) ولو نفلا (أو العمرة) فلو لم يرد واحداً منهما لا يجب عليه دم لمجاوزه الميقات ، وإن وجب حج أو عمرة إن أراد دخول مكة أو الحرم على ماسئتي في المتن قريباً (و جاوز وقته) ظاهر ما في النهر عن البدائع : إعتبار الإرادة عند المجاوزة ، (ثم أحرم لزمه دم ، كما إذا لم يحرم) (فإن عاد) إلى ميقات ما (ثم أحرم أو) عاد إليه حال كونه (محرمًا لم يشرع في نسك) صفة "محرمًا" كطواف ولو شوطاً وإنما قال (ولتي) لأن الشرط عند الإمام تجديد التلبية عند الميقات بعد العود إليه خلافاً لهما (سقط دمه) والأفضل عوده ، إلا إذا خاف فوت الحج (و إلا) أي وإن لم يعد أو عاد بعد شروعه (لا) يسقط الدم (كمكي يريد الحج ومتمتع فرغ من عمرته) وصار مكياً (وخرج من الحرم وأحرم بالحج) من الحل ، فإن عليهما دما لمجاوزه ميقات المكى بلا إحرام ، وكذا لو أحرم بعمره من الحرم وبالعود كما مر يسقط الدم .

وقال العلامة ابن عابدين تحت قوله (يريد الحج أو العمرة) كذا قاله صدر الشريعة ، وتبعه صاحب الدرر وابن كمال باشا ، وليس بصحيح لما نذكر ، ومنشأ ذلك قول الهداية : وهذا الذي ذكرنا أي من لزوم الدم بالمجاوزه إن كان يريد الحج أو العمرة فإن كان دخل البستان لحاجة فله أن يدخل مكة بغير إحرام اهـ . قال في الفتح : يوهم ظاهره أن ما ذكرنا من أنه إذا جاوز غير محرم وجب الدم إلا أن يتلافاه ، محله ما إذا قصد النسك ، فإن قصد التجارة أو السياحة لا شيء عليه بعد الإحرام وليس كذلك ؛ لأن جميع الكتب ناطقة للزوم الإحرام على من قصد مكة سواء قصد النسك أو لا وقد صرح به المصنف أي : صاحب الهداية في فصل المواقيت ، فيجب أن يحتمل على أن الغالب فيمن قصد مكة من الافاقين قصد النسك ، فالمراد بقوله : "إذا أراد الحج أو العمرة" إذا أراد مكة اهـ ملخصاً من ح عن الشرنبلالية وليس المراد بمكة خصوصها بل قصد الحرم مطلقاً موجب للإحرام كما مر قبيل فصل الإحرام وصرح به في الفتح وغيره . (الدر مع الرد : ۵۷۹/۲ ، ۵۸۰ ، ۵۸۱ ، ۵۸۲) كتاب الحج ، باب الجنایات ، مطلب : لا يجب الضمان بكسر الهمزة ، ط : سعيد

إرشاد الساری : (ص : ۱۱۸ ، ۱۱۹ ، ۱۲۰ ، ۱۲۱) باب المواقيت ، النوع الثاني : الميقات المكناني ، فصل في مجاوزة الميقات بغیر إحرام ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

غنية الناسك : (ص : ۶۰) باب مجاوزة الميقات بغیر إحرام ، فصل في مجاوزة الأفاقي في وقته ، ط : إدارة القرآن .

پر واپس آ کر تبلیہ پڑھنا واجب ہے، ورنہ گنہگار بھی ہوگا اور دم بھی واجب ہوگا اور اگر میقات میں واپس آنے کی صورت میں حج کے فوت ہونے کا اندیشہ ہے تو واپس نہ آئے، حج کر لے اور بعد میں دم دیدے اور توبہ واستغفار کرے۔

☆..... میقات پر لوٹنا اس وقت واجب ہے جب واپسی میں جان و مال کا خوف نہ ہو اور کوئی بیماری وغیرہ بھی نہ ہو، ورنہ واجب نہیں، لیکن میقات سے احرام نہ باندھنے کی وجہ سے جو گناہ ہوا ہے اس پر توبہ واستغفار کرنا اور دم دینا لازم ہوگا۔

☆..... اگر میقات سے احرام کے بغیر گزر جانے کے بعد آگے کسی جگہ پر احرام باندھ لیا، پھر میقات پر واپس نہیں آیا، یا کچھ افعال شروع کرنے کے بعد میقات پر واپس آیا تو دم ساقط نہ ہوگا۔ (۱)

☆..... جو شخص کسی میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا ہے اس پر اسی میقات پر آنا واجب نہیں ہے بلکہ پانچ میقات (ذوالحلیفہ (بیر علی)..... جھہ (راہغ)..... قرن المنازل ..... یلملم ..... ذات عرق) میں سے کسی بھی میقات پر آنا کافی ہے

(۱) أفاقى مسلم مكلف أراد دخول مكة أو الحرم ، ولو لتجارة أو سياحة ، وجاوز آخر مواقيته غير محرم ، ثم أحرم أو لم يحرم ، أثم و لزمه دم ، وعليه العود إلى ميقاته الذى جاوزه ، أو إلى غيره أقرب أو أبعد وإلى ميقاته الذى جاوزه أفضل ..... فإن لم يعد ولا عذر له أثم أخرى لتركه العود الواجب ، فإن كان له عذر ، كخوف الطريق ، أو الانقطاع عن الرفقة ، أو ضيق الوقت ، أو مرض شاق ، ونحو ذلك ، فأحرم من موضعه ، ولم يعد إليه ، لم يأنم بترك العود ، وعليه الإثم والدم بالاتفاق ..... ولو عاد بعد ما ابتدأ الطواف ، واستلم الحجر ، لا يسقط الدم بالاتفاق ..... وإن خاف فوت الحج إذا عاد محرماً ما يجب عدم العود ، ويمضى في إحرامه . ( غنية الناسك : (ص: ۲۰ ، ۲۱) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : في مجاوزة الأفاقى في وقته ، ط: إدارة القرآن )

✍ إرشاد السارى : (ص: ۱۱۸ ، ۱۲۱) باب المواقيت ، النوع الثانى : الميقات المكانى ، فصل : في مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .

✍ الدر مع الرد : (۵۸۰ ، ۵۷۹/۲) كتاب الحج ، باب الجنایات ، مطلب : لا يجب الضمان بكسر الات اللهو ، ط: سعيد .

البتہ جس میقات سے گزر کر آیا ہے اس میقات پر واپس آ کر احرام باندھنا اور اگر احرام باندھ لیا تھا تو تبلیہ پڑھنا افضل ہے۔ (۱)

☆..... اگر کوئی شخص میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا تو اس پر لازم ہے کہ مکہ شریف میں داخل ہونے سے پہلے پہلے میقات پر واپس لوٹے اور وہاں سے احرام باندھ کر جائے اس صورت میں اس پر دم لازم نہیں ہوگا۔

☆..... اگر وہ میقات پر لوٹ کر احرام نہیں باندھتا تو دم واجب ہوگا۔ (۲)

☆..... جو شخص احرام کے بغیر مکہ مکرمہ چلا جائے اس پر حج یا عمرہ لازم ہے، اگر کئی بار احرام کے بغیر میقات سے گزر گیا تو ہر بار ایک حج یا عمرہ واجب ہوگا اور ایک ایک دم بھی واجب ہوگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ میقات سے باہر رہتے ہیں وہ صرف طواف، صرف جمعہ، صرف نماز یا کسی اور کام کے لئے احرام کے بغیر مکہ مکرمہ نہیں جاسکتے، ان کے لئے میقات سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر جانا ضروری ہے اور یہ بھی معلوم ہوا

(۱) وعليه العود إلى ميقاته الذى جاوزه ، أو إلى غيره أقرب أو أبعد وإلى ميقاته الذى جاوزه أفضل . ( غنية الناسك : (ص: ۲۰) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : في مجاوزة الأفاقى في وقته ، ط: إدارة القرآن )

✍ أنظر أيضاً الحاشية السابقة .

(۲) ولو جاز الميقات قاصداً مكة بغير إحرام مراراً فإنه يجب عليه لكل مرة إما حجة أو عمرة . ( الفتاوى الهندية : ( ۲۵۳/۱ ) كتاب المناسك ، الباب العاشر في مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: رشيدية )

✍ ومن دخل مكة أو الحرم بلا إحرام ، فعليه أحد النسكين ..... وعليه دم المجاوزة ، فإن عاد إلى الميقات ، ولبنى عنده ، سقط عنه دم المجاوزة أيضاً . ( غنية الناسك : (ص: ۲۲) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : في مجاوزة الأفاقى وقته ، مطلب : في دخول آفاقى مكة بغير إحرام ، ط: إدارة القرآن )

✍ إرشاد السارى : (ص: ۱۱۸ ، ۱۱۹) باب المواقيت ، النوع الثانى : الميقات المكانى ، فصل : في مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .

کہ وہ جتنی بار احرام کے بغیر مکہ مکرمہ جائیں گے ان پر اتنے دم اور اتنے ہی عمرے واجب ہوں گے۔ (۱)

## میقات سے احرام کے ساتھ باہر چلا گیا

احرام کی حالت میں میقات سے باہر جانا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ یا کفارہ کوئی بھی چیز لازم نہیں ہوتی، البتہ احرام کے دوران احرام کے ممنوعات سے بچنا لازم ہے، اور جس چیز کا احرام باندھا ہے اس کو مکمل کر کے احرام سے نکلے، اور یہ احرام کا احترام ہے، لہذا اگر عمرہ کا احرام باندھا ہے تو عمرہ کر کے حلال ہو، اور اگر حج کا احرام باندھا ہے تو وہ پورا کر کے حلال ہو۔ (۲)

## میقات سے احرام نہیں باندھ سکا

اگر بحری یا ہوائی جہاز کے ملازمین نے حج کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے، یا (۲) ولو جاوز الميقات قاصداً إلى مكة بغير إحرام مراراً فإنه يجب عليه لكل مرة إما حجة أو عمره. (التاتارخانية: ۳۵۸/۲) كتاب الحج، الفصل الرابع: في بيان مواقيت الإحرام وما يلزمه لمجاوزتها بغير إحرام، ط: قديمي  
الفتاوى الهندية: (۲۵۳/۱) كتاب المناسك، الباب العاشر في مجاوزة الميقات بغير إحرام، ط: رشيديه.  
ولو دخلها مراراً بلا إحرام فعليه لكل دخول حج أو عمره. (غنية الناسك: (ص: ۶۲)  
باب مجاوزة الميقات بغير إحرام، فصل: في مجاوزة الآفاقي وقته، مطلب: في دخول الآفاقي مكة بغير إحرام، ط: إدارة القرآن)  
(۲) والثاني: أنه إذا أتم الإحرام بحج أو عمره لا يخرج عنه إلا بعمل ما أحرم به، وإن أفسده ..... والأصل لا يخرج عنه في حالة من الأحوال بعمل من الأعمال إلا بعمل الخ. (الدر مع الرد: (۲/۸۰)  
الأول أنه إذا تم الإحرام للحج أو للعمرة لا يخرج عنه إلا بعمل النسك الذي أحرم به وإن أفسده الخ. (البحر الرائق: (۵۶۰/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيديه)  
إرشاد الساري: (ص: ۱۳۰) باب الإحرام، فصل: وحكم الإحرام، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

حج کی اجازت ملے گی یا نہیں معلوم نہ ہونے کی وجہ سے میقات سے احرام نہیں باندھا، بعد میں اجازت ملنے کی صورت میں جدہ سے احرام باندھا تو دم لازم نہیں ہوگا۔ (جواہر الفقہ: ۴۷۶/۱) (۱)

## میقات سے باہر چلا گیا

اگر کوئی شخص عمرہ یا حج کر کے میقات سے باہر چلا گیا اور دوبارہ مکہ مکرمہ آنا چاہتا ہے تو واپسی کے وقت احرام ضروری ہے، ورنہ دم دینا لازم ہوگا اور اگر میقات کی حد سے باہر نہیں گیا تو واپسی کے وقت احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

میقات سے باہر رہنے والوں کے لئے مسجد عائشہ سے احرام

## باندھنا

☆..... جو لوگ میقات سے باہر رہتے ہیں اگر وہ لوگ حرم کی حدود میں آئیں تو ان کے لئے مسجد عائشہ سے احرام باندھنا کافی نہیں ہے، بلکہ ان کو دوبارہ (۱) واعيان هذه أى المواقيت فقط ليست بشرط..... بل الواجب عينا أو حذوها..... وإن لم يعلم المحاذة، فإنه لا يتصور عدم المحاذة فعلي مرحلتين من مكة كجدة المحروسة من طرف البحر. (إرشاد الساري: (ص: ۱۱۳، ۱۱۴) باب المواقيت، فصل في مواقيت أهل الآفاق، الإمدادية مكة المكرمة)  
غنية الناسك: (ص: ۵۴) باب المواقيت، فصل: وأما ميقات أهل الآفاق، ط: إدارة القرآن.  
الدر مع الرد: (۲/۴۷۶) كتاب الحج، ط: سعيد.  
(۲) فإن جاوزه فليس له أن يدخل مكة من غير إحرام؛ لأنه صار آفاقاً. (البحر الرائق: (۳۱۹/۲) كتاب الحج، ط: سعيد)  
والمكي إذا خرج من مكة لحاجة له، فلم يجاوز الوقت، فله أن يدخل مكة بغير إحرام، وإن جاوز لم يكن له أن يدخل مكة إلا بإحرام، لما بينا أن من قصد إلى موضع فحاله في حكم الإحرام كحال أهل ذلك الموضع. (المبسوط للسرخسي: (۱۱۵/۲) كتاب الحج، باب المواقيت، ط: حبيبيه كوثنه)  
الشامية: (۲/۴۷۸) كتاب الحج، مطلب: في المواقيت، ط: سعيد.

کسی میقات پر جا کر احرام باندھ کر آنا ضروری ہے، اگر میقات پر واپس جا کر احرام باندھ کر نہیں آیا اور مسجد عائشہ ہی سے احرام باندھ لیا تو دم دینا لازم ہوگا۔ (۱)

اور یہ دم حرم کی حدود میں دینا لازم ہے۔ (۲)

☆..... میقات سے باہر رہنے والے لوگ حرم کی حدود میں آتے ہوئے میقات سے احرام باندھ کر آئے پھر مکہ مکرمہ میں کچھ دن ٹھہرے، تو یہ لوگ اس دوران اگر مزید عمرہ کرنا چاہیں تو مسجد عائشہ سے احرام باندھ کر مزید عمرے کر سکتے ہیں، مزید عمرہ کے احرام کے لئے دوبارہ میقات جانا لازم نہیں ہوگا، ہاں اگر عمرہ وغیرہ کر کے میقات سے باہر چلے جائیں پھر دوبارہ عمرہ کرنا چاہیں تو میقات سے احرام باندھ کر آنا ضروری ہوگا۔ (۳)

(۱) وفي شرح الطحاوی : وسقط ما وجب عليه لأجل المجاوزة عندنا ، غير أنه ينظر إن كان أحرم من الميقات لا يجب عليه الدم ، وإن كان لم يخرج إلى الميقات للإحرام وأحرم من ميقات أهل مكة وهو بمكة أو أحرم من ميقات أهل البستان وهو به يجب عليه الدم لترك التلبية على الميقات . (التاتارخانية : ( ۳۵۸ ، ۳۵۷/۲ ) كتاب الحج ، الفصل الرابع : في بيان مواقيت الإحرام وما يلزم لمجاوزتها بغير إحرام ، ط : قديمي )

تحفة الفقهاء : ( ۳۹۷/۱ ) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : دار الكتب العلمية .  
إرشاد الساری : ( ص : ۱۱۳ ، ۱۱۴ ) باب المواقيت ، فصل : في مواقيت ، الصنف الأول ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

(۲) ولا يجوز ذبح الهدايا إلا في الحرم . (الفتاوى الهندية : ( ۲۶۱/۱ ) كتاب المناسك ، الباب السادس عشر في الهدى ، ط : رشيديه )

ولا يجوز ذبح الهدايا إلا في الحرم سواء كان تطوعاً أو غيره ، قال تعالى في جزاء الصيد : ﴿ هدياً بالغ الكعبة ﴾ فكان أصلاً في كل دم وجب كفارة . (فتح القدير : ( ۱۶۳/۳ ) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط : رشيديه )

العناية : ( ۱۶۳/۳ ) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط : رشيديه .

(۳) وأما ميقات أهل الحرم والمراد به كل من كان داخل الحرم ، سواء كان أهله أو لا ، مقيماً به أو مسافراً . فالحرم للحج والحل للعمرة ، والأفضل إحرامها من التعميم من معتمر عائشة رضي الله عنها . غنية الناسك : ( ص : ۵۷ ، ۵۸ ) باب المواقيت ، فصل : وأما ميقات أهل الحل ، ط : إدارة القرآن =

## میقات سے جھوٹ بول کر احرام کے بغیر گزرنا

### میقات سے گزرنا

میقات سے باہر رہنے والا جب مکہ مکرمہ کے ارادہ سے میقات سے احرام کے بغیر گزر جاتا ہے تو اس پر حج یا عمرہ واجب ہو جاتا ہے، اگر ایسا شخص حج کرے گا تو یہ حج واجب ہوگا۔ (۱)

= إرشاد الساری : ( ص : ۱۱۷ ) باب المواقيت ، فصل : في الصنف الثالث ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

الفتاوى الهندية : ( ۲۶۱/۱ ) كتاب المناسك ، الباب الثاني في المواقيت ، ط : رشيديه .  
وقد يتغير الميقات بتغير الحال ..... البستاني أو المكي إذا خرج إلى الآفاق ، صار حكمه حكم أهل الآفاق ، لا تجوز له مجاوزة ميقات أهل الآفاق ، وهو يريد مكة أو الحرم إلا محرماً . غنية الناسك : ( ص : ۵۸ ) باب المواقيت ، فصل : إدارة القرآن )

إرشاد الساری : ( ص : ۱۱۸ ) باب المواقيت ، فصل : قد يتغير الميقات بتغير الحال ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

من وصل إلى مكان على وجه مشروع صار حكمه حكم أهله ، وهنا لما وصل إلى مكة محرماً بالعمرة وفرغ منها صار في حكم المكي سواء ساق الهدى أم لا ، فإذا أراد الإحرام بالحج فميقاته الحرم ، أو العمرة فالحل ، ومثل ذلك يقال في الحل ، وهو من كان داخل الميقات فإن ميقاته للحج أو العمرة الحل ، فإذا أحرم من الحرم فعليه دم إلا أن يعود كما مر . ( الشامية : ( ۵۸۱/۲ ) كتاب الحج ، باب الجنایات ، مطلب : لا يجب الضمان بكسر آلات اللهو ، ط : سعيد )

(۱) (و) يجب (على كل من دخل مكة بلا إحرام) بكل مرة (حجة أو عمرة) . (الدر المختار مع رد المحتار : ( ۵۸۳/۲ ) كتاب الحج ، باب الجنایات ، مطلب : لا يجب الضمان بكسر آلات اللهو ، ط : سعيد )

غنية الناسك : ( ص : ۶۲ ) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : في مجاوزة الآفاق وقته ، مطلب : في دخول الآفاق مكة بغير إحرام ، ط : إدارة القرآن .

إرشاد الساری : ( ص : ۱۱۳ ) باب الواقيت ، النوع الثاني ، الميقات المكاني ، فصل : في مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

## میقات کن لوگوں کے لئے ہے

میقات ان لوگوں کے لئے ہے جو میقات سے باہر ساری دنیا میں کہیں بھی

رہتے ہوں۔ (۱)

## میقات کیا ہے؟

نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبریل علیہ السلام کی نشاندہی پر مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ مقامات متعین فرمائے ہیں، جہاں پہنچ کر مکہ مکرمہ جانے والوں پر حج یا عمرہ کا احرام باندھنا واجب ہے، ان مقامات کو ”میقات“ کہتے ہیں اور اس کی جمع ”مواقیت“ آتی ہے، مواقیت کا تعین صحیح احادیث میں منقول ہے اور یہ پابندی میقات سے باہر رہنے والوں پر عام ہے، جب بھی وہ لوگ مکہ مکرمہ کے قصد سے میقات کی حدود میں داخل ہوں، خواہ کسی تجارتی غرض سے جا رہے ہوں یا دوست احباب اور رشتہ داروں سے ملنے کے لئے جا رہے ہوں بہر حال بیت اللہ کا یہ حق ان کے ذمہ ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہوں، اگر حج کا وقت ہے تو حج کا احرام ورنہ عمرہ کا احرام باندھیں، اور پہلے بیت اللہ کا یہ حق ادا کریں پھر اپنے اپنے کام میں مشغول ہوں۔ (۲)

(۱) والمواقیت جمع المیقات وهو مشترك بین الوقت المعین والمكان المعین، والمراد هنا هو الثاني؛ لأن المراد مواقیت الإحرام أى المواضع التى لايجوزها إلا محرماً. (مجمع الأنهر: ۳۹۱/۱) كتاب الحج، مواقیت الحج، ط: دار الكتب العلمية

﴿مواقیت الإحرام﴾ الموضوع الذى لايتجاوزها الإنسان إلا محرماً. (درر الحکان شرح غرر الأحكام: ۲۱۸/۱) كتاب الحج، تقديم الإحرام على المواقیت، ط: دار إحياء الكتب العربیة ﴿غنية الناسک﴾ (ص: ۵۰) باب المواقیت، ط: إدارة القرآن.

(۲) وأما بیان مکان الإحرام، مکان الإحرام هو المسمى بالمیقات فنحتاج إلى بیان المواقیت وما يتعلق بها من الأحكام فنقول: وبالله التوفیق المواقیت تختلف باختلاف الناس. والناس فى =

ہاں اگر صرف جدہ یا مدینہ منورہ جانے کی نیت ہے، مکہ مکرمہ جانے کی نیت

نہیں ہے تو میقات سے احرام باندھنا ضروری نہیں ہے۔ (۱)

= حق المواقیت أصناف ثلاثة، صنف منهم یسمون أهل الآفاق، وهم الذين منازلهم خارج المواقیت التى وقت لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهى خمسة، كذا روى فى الحديث: ”أن رسول الله صلى الله عليه وسلم: وقت لأهل المدينة: ذا الحليفة، ولأهل الشام: الجحفة، ولأهل نجد: قرن، ولأهل اليمن: اليلملم، ولأهل العراق: ذات عرق، وقال صلى الله عليه وسلم هن لأهلهم ولمن مر بهن من غير أهلهم ممن أراد الحج أو العمرة“. وصنف منهم یسمون أهل الحل وهم الذين منازلهم داخل المواقیت الخمسة خارج الحرم كأهل بستان بنى عامر وغيرهم، وصنف منهم یسمون أهل الحرم، وهم أهل مكة، أما الصنف الأول فمیقاتهم ما وقت لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم لايجوز لأحد منهم أن يجاوز میقاته إذا أراد الحج أو العمرة إلا محرماً..... وروى عن ابن عباس رضى الله عنهما أن رجلاً سأله، وقال: إني أحرمت بعد المیقات فقال له: إرجع إلى المیقات فلب، وإلا فلا حج لك، فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ”لايجوز أحد المیقات إلا محرماً“، سواء أراد بدخول مكة النسك من الحج أو العمرة أو التجارة أو حاجة أخرى عندنا. (بدائع الصنائع: ۱۲۳/۲)، (۱۲۴) كتاب الحج، فصل: وأما بنیان مكان الإحرام، ط: سعيد

﴿تبیین الحقائق: ۷/۲﴾ كتاب الحج، ط: الإمدادية ملتان.

﴿فتح القدير: ۴۲۳/۲﴾ كتاب الحج، فصل: فى المواقیت، ط: رشیدیہ.

﴿قوله: ونظم حدود الحرم ابن الملقن﴾ هو من علماء الشافعية، ونقل عن شرح المذهب للنووى أن ناظم الأبيات المذكورة القاضى أو الفضل النويرى، أن على الحرم علامات منصوبة فى جميع جوانبه نصبها إبراهيم الخليل عليه الصلاة والسلام، وكان جبرائيل يريه مواضعها ثم أمر النبى صلى الله عليه وسلم بتجديدها، ثم عمر ثم عثمان ثم معاوية، وهى إلى الآن ثابتة فى جميع جوانبه إلا من جهة جدة وجهة الجعرانة فإنها ليس فيها أنصاب. (الشامية: على الدر: ۴۷۹/۲) كتاب الحج، مطلب فى المواقیت، قبيل: فصل فى الإحرام، ط: سعيد

(۱) أما إذا قصد موضعاً من الحل كخليص وجدة حل له مجاوزته بلا إحرام. (الدر المختار مع رد المحتار: ۴۷۷/۲) كتاب الحج، مطلب: فى المواقیت، ط: سعيد

﴿رجل دخل بستان بنى عامر - وفى التجريد: أو غيره - لحاجة، فله أن يدخل مكة بغير إحرام.﴾ (التاتارخانية: ۳۵۹/۲) كتاب الحج، الفصل الرابع: فى بيان مواقیت الإحرام وما يلزم لمجاوزتها بغير إحرام، ط: قديمی

1 هذا إذا جاوز هذه المواقیت الخمسة يريد الحج أو العمرة أو دخول مكة أو الحرم بغير =

## میقات کی حکمت

پہلے زمانے میں لوگ حج کے لئے دنیا کے مختلف اطراف و جوانب سے پیدل اور سمندری سفر کر کے لمبی لمبی مسافت طے کر کے آتے تھے، اگر گھر سے ہی احرام باندھ کر آنا واجب ہوتا تو بڑی مشکل اور دقت ہوتی، اس لئے نبی کریم ﷺ نے ہماری مصلحت، آسانی اور فائدے کے لئے مکہ مکرمہ کے چاروں طرف خاص خاص مشہور مقامات مقرر کر دیئے کہ اس جگہ سے اللہ تعالیٰ کے دربار کی تعظیم اور احترام کے لئے خاص احرام باندھنے کی صورت بنا کر داخل ہونا ضروری ہے اور مدینہ طیبہ کی میقات سب میقاتوں سے زیادہ فاصلہ پر مقرر کی، کیونکہ مدینہ طیبہ کو وحی نازل ہونے کی جگہ، ایمان کا مرکز اور دارالہجرت ہونے کا شرف حاصل ہے، اسلئے اس کے باشندوں کو سب سے زیادہ احترام اور تعظیم کرنا چاہیئے، دین میں جس کا مرتبہ جتنا بڑا ہوتا ہے اس کو مشقت بھی اتنی ہی زیادہ اٹھانی پڑتی ہے۔ (۱)

= إحرام فأمّا إذا لم يرد ذلك وإنما أراد أن يأتي بستان بنى عامر أو غيره لحاجة فلا شيء عليه ؛ لأن لزوم الحج أو العمرة بالمجاورة من غير إحرام لحرمة الميقات تعظيماً للبقعة وتمييزاً لها من بين سائر البقاع في الشرف والفضيلة فيصير ملتزماً للإحرام منه فإذا لم يرد البيت لم يصّر ملتزماً للإحرام فلا يلزمه شيء . (بدائع الصنائع : ( ۱۶۲/۲ ) كتاب الحج ، فصل : وأما بيان مكان الإحرام ، ط : سعيد )

تحفة الفقهاء : ( ۳۹۴/۱ ) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : دار الكتب العلمية .

(۱) أقول : الأصل في المواقيت أنه لما كان الإتيان إلى مكة شعناً تاركاً لغلواء نفسه مطلوباً ، وكان في تكليف الإنسان أن يحرم من بلده حرج ظاهر ، فإنّ منهم من يكون قطره على مسيرة شهر و شهرين وأكثر . وجب أن يخص أمكنة معلومة حول مكة يحرمون منها ، ولا يؤخرون الإحرام بعدها ، ولا بدّ أن تكون تلك المواضع ظاهرة مشهورة ، ولا تخفى على أحد وعليها مرور أهل الآفاق ، فاستقرّ ذلك ، وحكم بهذه المواضع .

واختار لأهل المدينة أبعد المواقيت ؛ لأنها مهبط الوحي ومأرز الإيمان ودار الهجرة وأول قرية أمنت بالله ورسوله ، فأهلها أحق بأن يبالغوا في إعلاء كلمة الله ، وأن يخصوا بزيادة =

## میقات کے اندر رہنے والے

میقات کے اندر رہنے والے جب بھی چاہیں مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر جاسکتے ہیں ان پر احرام باندھ کر آنا لازم نہیں ہے۔ (۱)

## میقات کے باہر سے آنے والے

☆..... جو بھی شخص میقات کے باہر سے مکہ مکرمہ آئے گا، اس کے لئے میقات پر یا میقات سے پہلے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آنا لازم ہے، گویا ایسے شخص پر حج یا عمرہ لازم ہو جاتا ہے، خواہ اس شخص کا مکہ مکرمہ آنا حج یا عمرہ کی نیت سے ہو یا کسی اور ضروری کام سے مکہ مکرمہ آنا چاہتا ہو، یا صرف حرم شریف میں جمعہ کی نماز کے لئے یا طواف کے لئے آنا چاہتا ہو ہر صورت میں حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آنا ضروری ہے۔

= طاعة الله ، وأيضاً فهي أقرب الأقطار التي أمنت في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وأخلصت إيمانها بخلاف جوثي والطائف ، ويمامة ، وغيرها فلا حرج عليها . (حجة الله البالغة : ( ۱۰۲/۲ ) من أبواب الحج ، صفة المناسك ، المواقيت في الحج ، ط : دار الكتب العلمية )

مراعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح : ( ۳۴۸/۸ ) تحت رقم الحديث : ۲۵۴۰ ، كتاب المناسك ، الفصل الأول ، ط : إدارة البحوث العلمية )

شرح صحيح البخاري لابن بطلال : ( ۳۷۳/۱۰ ) كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة ، باب ما ذكر النبي ( صلى الله عليه وسلم ) وحض على اتفاق أهل العلم وما أجمع عليه الحرمان مكة والمدينة ..... الخ ، ط : مكتبة الرشد )

(۱) وأما ميقات أهل الحرم ، وهم أهل داخل المواقيت إلى الحرم ..... فالحل للحج والعمرة ، وإحرامهم من دويرة أهلهم أفضل ، وحل لهم دخول مكة بلا إحرام مالم يريدوا نسكاً . ( غنية الناسك : ( ص : ۵۵ ) باب المواقيت ، فصل : ط : إدارة القرآن )

إرشاد الساري : ( ص : ۱۱۶ ) باب المواقيت ، فصل : في الصنف الثاني ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

الشامية : ( ۵۸۲/۲ ) كتاب الحج ، باب الجنایات ، مطلب : لا يجب الضمان بكسر آلات اللهو ، ط : سعيد .

خلاصہ یہ کہ میقات کے باہر والے کسی بھی مقصد سے مکہ مکرمہ آئیں گے تو ان پر میقات سے احرام باندھ کر آنا ضروری ہوگا۔

☆..... اگر کوئی شخص میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا تو اس پر لازم ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے پہلے میقات پر واپس لوٹے اور وہاں سے احرام باندھ کر جائے۔

☆..... اگر وہ میقات پر واپس نہیں لوٹا تو اس کے ذمہ دم واجب ہوگا۔

☆..... جو شخص میقات سے احرام کے بغیر مکہ مکرمہ چلا جائے اس پر حج یا عمرہ لازم ہے، اگر ایک سے زائد مرتبہ احرام کے بغیر میقات سے گزر گیا تو ہر بار ایک حج یا عمرہ اور ایک ایک دم بھی واجب ہوگا۔ (۱)

(۱) آفاقی مسلم مکلف أراد دخول مكة أو الحرم، ولو لتجارة أو سياحة وجاوز آخر وقت غير محرم ثم أحرم أو لم يحرم، أثم ولزمه دم، وعليه العود إلى ميقاته الذي جاوزه أو إلى غيره..... فإن لم يعد ولا عذر له..... عليه الإنم والدم بالاتفاق. (غنية الناسك: (ص: ۶۰) باب مجاوزة الميقات بغیر إحرام، فصل: في مجاوزة الآفاقي وقت، ط: إدارة القرآن)

﴿إرشاد الساری: (ص: ۱۱۳، ۱۱۴) باب المواقيت، فصل: في مواقيت أهل الآفاق، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.﴾

﴿الدر مع الرد: (۵۸۰، ۵۷۹/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، مطلب: لا يجب الضمان بكسر آلات اللهو، ط: سعيد.﴾

﴿ومن دخل) أي من أهل الآفاق (مكة) أو الحرم (بغير إحرام فعليه أحد النسكين) أي من الحج أو العمرة، وكذا عليه دم المجاوزة أو العود (فإن عاد إلى ميقات)..... (سقط به)..... (وان لم يعد إلى وقت) أي بل أحرم بعد المجاوزة (لم يسقط الدم..... ولو دخلها مراراً) أي بغير إحرام (فعليه لكل دخول نسك: حج أو عمرة) بيان لنسك، وكذا لكل دخول دم مجاوزة. (إرشاد الساری: (ص: ۱۲۳، ۱۲۴) باب المواقيت، فصل: في مجاوزة الميقات بغیر إحرام، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)﴾

﴿غنية الناسك: (ص: ۶۲) باب مجاوزة الميقات بغیر إحرام، فصل: في مجاوزة الآفاقي وقت، مطلب: في دخول الآفاقي مكة بغیر إحرام، ط: إدارة القرآن.﴾

﴿الدر مع الرد: (۵۸۳/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، مطلب: لا يجب الضمان بكسر آلات اللهو، ط: سعيد.﴾

## میقات کے رہنے والے

جو لوگ عین میقات پر رہنے والے ہیں، (یعنی میقات سے باہر نہیں ہیں) یا میقات اور حرم شریف کے درمیان رہتے ہیں اگر وہ حج یا عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ جائیں گے تو ان پر احرام باندھنا واجب ہوگا، اور اگر حج یا عمرہ کے ارادے سے نہ جائیں تو ان کے لئے احرام باندھ کر جانا ضروری نہیں ہے، احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

ایسے ہی وہ آفاقی جو وہاں حج یا عمرہ کے بعد مقیم ہو گیا وہ بھی ان کے حکم میں ہے، یا کوئی آفاقی شخص کسی ضرورت سے کسی جگہ حل میں اپنے وطن سے گیا اور وہاں سے مکہ مکرمہ کا ارادہ ہو گیا تو وہ مکہ مکرمہ بغیر احرام کے آ سکتا ہے، وہ حل والوں کے حکم میں ہے، اور حل والوں کے لئے احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہونا جائز ہے۔ (۱)

## میقات مدینہ سب سے زیادہ فاصلہ پر کیوں؟

”مدینہ منورہ کی میقات سب سے دور کیوں؟“ عنوان دیکھیں۔

(۱) هم الذين منازلهم في نفس الميقات أو داخل الميقات إلى الحرم فوقتهم الحل أي ميقاتهم..... للحج والعمرة، وهم في سعة أي جواز و رخصة و عدم لزوم كفارة مالم يدخلوا أرض الحرم أي بلا إحرام، ومن دوبرة أهلهم أفضل أي لهما، ولهم دخول مكة بغیر إحرام إذا لم يريدوا نسكاً وإلا..... فيجب..... وكذلك أي مثل حكم أهل الحرم كل من دخل الحرم من غير أهله وإن لم ينو الإقامة..... (إرشاد الساری: (ص: ۱۱۶، ۱۱۷) باب المواقيت، فصل في الصنف الثاني والثالث، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

﴿وحل لأهل داخلها﴾ یعنی لكل من وجد في داخل المواقيت دخول مكة غير محرم (مالم يرد نسكاً للحرج. (الدر مع الرد: (۴۷۸/۲) كتاب الحج، مطلب: في المواقيت، ط: سعيد)

﴿غنية الناسك: (ص: ۵۵) باب المواقيت، فصل: وأما ميقات أهل الحل، ط: إدارة القرآن.

## میقات واپس آنا کب واجب ہوتا ہے؟

اگر میقات سے باہر رہنے والا عاقل بالغ مرد یا عورت احرام کے بغیر میقات سے گزر گیا اور اس کا مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا ارادہ ہے تو اگر میقات واپس آنے کا وقت ہے اور حج فوت ہونے کا اندیشہ نہیں ہے یا جان و مال کی ہلاکت کا ڈر بھی نہیں ہے یا بیمار نہیں تو میقات واپس آنا واجب ہے، اگر اب تک احرام نہیں باندھا تو میقات میں آکر احرام باندھنا ضروری ہے اور اگر میقات کے بعد احرام باندھ لیا تھا تو میقات میں واپس آکر تلبیہ پڑھنا لازم ہے ورنہ دم لازم ہوگا اور توبہ واستغفار کرنا بھی لازم ہوگا۔ (۱)

## میقات واپس آنے سے دم ساقط ہوتا ہے یا نہیں؟

☆..... اگر میقات سے باہر رہنے والا عاقل و بالغ مرد یا عورت مکہ مکرمہ میں

(۱) آفاقى مسلم مكلف أراد دخول مكة أو الحرم ، وجاوز آخر مواقيته غير محرم ، ثم أحرم أو لم يحرم ، أثم ولزمه دم ، وعليه العود إلى ميقاته الذى جاوزه أو إلى غيره ..... فإن لم يعد ولا عذر له أثم أخرى لتركه العود الواجب ، فإن كان له عذر ، كخوف الطريق أو الانقطاع عن الرفقة أو ضيق الوقت أو مرض شاق ، ونحو ذلك فأحرم من موضعه ، ولم يعد إليه لم يَأْثِمْ بترك العود ، وعليه الإثم والدم بالاتفاق ..... فإن عاد قبل أن يشرع فى نسك ، ولبى عند الميقات ..... سقط الإثم والدم عندنا إلا أن تجديد التلبية عند الميقات شرط عند الإمام ..... وإن خاف فوت الحج إذا عاد محرماً ما يجب عدم العود ، ويمضى فى إحرامه . (غنية الناسك : (ص: ۶۰ ، ۶۱) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فى مجاوزة الأفاقي وقته ، ط: إدارة القرآن)

(من جاوز وقته ، غير محرم ، فعليه العود إلى وقت وإن لم يعد فعليه دم ..... فإن عاد قبل شروعه فى طواف أو وقوف سقط إن لَبَّى منه ) أى من الميقات ، على فرض أنه أحرم بعده ، وإلا فلا بد أن ينوى ويلبى ليصير محرماً حينئذٍ . (إرشاد السارى : (ص: ۱۱۸ - ۱۲۰) باب المواقيت ، فصل : فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمداديه ، مكة المكرمة)

الدر مع الرد : (۵۸۰ ، ۵۷۹/۲) كتاب الحج ، باب الجنایات ، مطلب : لا يجب الضمان بكسر آلات اللهو ، ط: سعيد .

داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے، خواہ حج و عمرہ کی نیت سے ہو یا کسی اور غرض سے تو میقات سے یا اس سے پہلے احرام باندھ کر جانا ضروری ہے، اگر احرام کے بغیر میقات سے گزر گیا تو واپس میقات آکر احرام باندھ کر جانا ضروری ہے ورنہ دم لازم ہوگا، اور اگر میقات سے احرام کے بغیر گزرنے کے بعد آگے کسی جگہ پر احرام باندھ لیا ہے تو مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے یا مکہ مکرمہ میں پہنچنے کے بعد حج کا کوئی فعل مثلاً طواف شروع کرنے سے پہلے واپس میقات پر آکر تلبیہ پڑھ لیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

اگر حج کے کچھ افعال مثلاً طواف کا ایک چکر لگانے کے بعد میقات واپس آیا تو دم ساقط نہیں ہوگا (دم بھی دینا ہوگا اور توبہ واستغفار بھی کرنا ہوگا) (۱)

(۱) آفاقى مسلم مكلف أراد دخول مكة أو الحرم ، ولو لتجارة أو سياحة وجاوز آخر وقته غير محرم ، ثم أحرم أو لم يحرم ، أثم ولزمه دم ، وعليه العود إلى ميقاته الذى جاوزه أو إلى غيره أقرب أو أبعد وإلى ميقاته الذى جاوزه أفضل . ..... فإن عاد قبل أن يشرع فى نسك ولتى عند الميقات سقط الإثم والدم ..... وإن عاد بعد ما طاف شوطاً أو وقف بعرفة ، أو استلم الحجر ، وقطع التلبية ، وكان محرماً بالعمرة ، لا يسقط بالاتفاق . (غنية الناسك : (ص: ۶۰) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فى مجاوزة الأفاقي وقته ، ط: إدارة القرآن)

(من جاوز وقته ، غير محرم ، ثم أحرم أو لا ، فعليه العود ) أى يجب عليه الرجوع ( إلى وقت ) أى إلى ميقات من المواقيت ، وكان أقربها إلى مكة ، ولم يتعين عليه العود إلى خصوص ميقاته الذى تجاوز عنه بلا إحرام ..... (وإن لم يعد) مطلقاً (فعليه دم) لمجاوزة الوقت ..... (فإن عاد قبل شروعه فى طواف أو وقوف سقط إن لَبَّى منه ) أى من الميقات ، على فرض أنه أحرم بعده ، وإلا فلا بد أن ينوى ويلبى ليصير محرماً حينئذٍ ..... (وإن عاد بعد شروعه كان استلم الحجر أو وقف بعرفة لا يسقط) أى الدم . (والعود إلى ميقاته) أى الذى تجاوزه (أفضل ، وليس بشرط) أى فى سقوط الدم ..... (بل إليه وغيره سواء فى سقوط الدم) . (إرشاد السارى : (ص: ۱۱۸ - ۱۲۱) باب المواقيت ، فصل : فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمداديه ، مكة المكرمة)

الدر مع الرد : (۵۸۰ ، ۵۷۹/۲) كتاب الحج ، باب الجنایات ، مطلب : لا يجب الضمان بكسر آلات اللهو ، ط: سعيد .

میقات سے واپس آنے کے لئے کسی بھی میقات میں آ سکتا ہے

اگر میقات سے باہر رہنے والا آدمی میقات سے احرام باندھے بغیر مکہ مکرمہ آ گیا تو واپس میقات آ کر احرام باندھنا ضروری ہے، اگر میقات سے احرام کے بغیر گزرنے کے بعد حل یا حرم میں احرام باندھ لیا ہے تو میقات واپس آ کر تلبیہ پڑھ کر جانا ضروری ہے ورنہ دم لازم ہوتا ہے اور توبہ واستغفار کرنا بھی ضروری ہوتا ہے تاکہ میقات سے احرام کے بغیر آنے کی وجہ سے جو گناہ ہوا ہے وہ معاف ہو جائے، اور میقات واپس آنے کے لئے پانچ میقاتوں میں سے کسی بھی میقات میں واپس آنا کافی ہے، جس میقات سے احرام کے بغیر گزر کر آیا ہے اسی میقات پر واپس جانا واجب نہیں، البتہ افضل ہے۔ (۱)

(۱) آفاقی مسلم مکلف أراد دخول مكة أو الحرم، ولو لتجارة أو سياحة وجاوز آخر وقته غير محرم، ثم أحرم أو لم يحرم، أثم ولزمه دم، وعليه العود إلى ميقاته الذي جاوزه أو إلى غيره أقرب أو أبعد وإلى ميقاته الذي جاوزه أفضل ..... فإن عاد قبل أن يشرع في نسك ولّى عند الميقات سقط الإثم والدم ..... وإن عاد بعد ما طاف شوطاً أو وقف بعرفة، أو استلم الحجر، وقطع التلبية، وكان محرماً بالعمرة، لا يسقط بالإتفاق. (غنية الناسك: (ص: ۶۰) باب مجاوزة الميقات بغیر إحرام، فصل: في مجاوزة الآفاقي وقته، ط: إدارة القرآن)

﴿من جاوز وقته، غير محرم، ثم أحرم أو لا، فعليه العود﴾ أي يجب عليه الرجوع (إلى وقت) أي إلى ميقات من المواقيت، وكان أقربها إلى مكة، ولم يتعين عليه العود إلى خصوص ميقاته الذي تجاوز عنه بلا إحرام ..... (وإن لم يعد) مطلقاً (فعليه دم) لمجاوزة الوقت ..... (فإن عاد قبل شروعه في طواف أو وقف سقط إن لبي منه) أي من الميقات، على فرض أنه أحرم بعده، وإلا فلا بد أن ينوي ويلبّي ليصير محرماً حينئذ ..... (وإن عاد بعد شروعه كأن استلم الحجر أو وقف بعرفة لا يسقط) أي الدم. (والعود إلى ميقاته) أي الذي تجاوزه (أفضل، وليس بشرط) أي في سقوط الدم ..... (بل إليه وغيره سواء في سقوط الدم). (إرشاد الساري: (ص: ۱۱۸ - ۱۲۱) باب المواقيت، فصل: في مجاوزة الميقات بغیر إحرام، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

﴿الدر مع الرد: (۵۸۰، ۵۷۹/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، مطلب: لا يجب الضمان بكسر آيات الله، ط: سعيد.

اور وہ پانچ میقات یہ ہیں: ذوالحلیفہ (بیر علی)، جحہ (رابع)، قرن المنازل، یلملم، ذات عرق۔ (۱)

## میقات والوں کے لئے اشہر حج میں عمرہ کرنا

☆..... میقات کے اندر رہنے والا یا عین میقات پر رہنے والا اگر اس سال حج کا ارادہ رکھتا ہے تو اس شخص کے لئے اشہر حج میں عمرہ کرنا مکروہ ہے، اور اگر اس سال حج کا ارادہ نہیں ہے تو اشہر حج میں عمرہ کرنا مکروہ نہیں ہے۔ (۲)

باقی اشہر حج کے علاوہ باقی دنوں میں جب بھی چاہے عمرہ کر سکتا ہے، شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ (۳)

(۱) (قوله: مواقيت الإحرام ذو الحليفة و ذات عرق والجحفة و قرن و يلملم لأهلها ولمن مربها) أي الأمكنة التي لا يتجاوزها الآفاقي إلا محرماً خمسة. (البحر الرائق: (۳۱۷/۲) كتاب الحج، ط: سعيد)

﴿تبیین الحقائق: (۶/۲) كتاب الحج، ط: امدادیه ملتان.

﴿غنية الناسك: (ص: ۵۰) باب المواقيت، ط: إدارة القرآن.

(۲) ويكره فعلها في أشهر الحج لأهل مكة ومن بمعناها) أي من المقيمين ومن في داخل الميقات؛ لأن الغالب عليهم أن يحجوا في سنتهم فيكونوا متمتعين. وهم عن التمتع ممنوعون وإلا فلا منع للمكي عن العمرة في أشهر الحج إذا لم يحج في تلك السنة، ومن خالف فعليه البيان وإتيان البرهان. (إرشاد الساري: (ص: ۲۵۶) باب العمرة م، فصل: في وقتها، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

﴿غنية الناسك: (ص: ۱۹۹) باب العمرة وتسمى الحج الأصغر، تنبيه، ط: إدارة القرآن.

﴿الدر مع الرد: (۴۷۳/۲) كتاب الحج، مطلب: أحكام العمرة، ط: سعيد.

(۳) (السنة) أي أيامها (كلها وقت لها) أي لجوازها. (إرشاد الساري: (ص: ۲۵۵) باب العمرة، فصل: في وقتها، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

﴿وتصح في كل السنة ولكن يكره تحريراً إنشائها بالإحرام في خمسة أيام. (غنية الناسك

﴿ص: ۱۹۷) باب العمرة وتسمى الحج الأصغر، ط: إدارة القرآن)

﴿الدر مع الرد: (۴۷۳/۲) كتاب الحج، مطلب: أحكام العمرة، ط: سعيد.

☆..... اسی سال حج کا ارادہ ہوتے ہوئے عمرہ کیا پھر حج کیا تو حد و حرم میں دم جبر دینا لازم ہوگا۔ (۱)

## میقاتی

”میقاتی“ کا مطلب ہے: میقات کا رہنے والا۔

## میل

احرام کی حالت میں ضرورت کے لئے غسل کرنا جائز ہے البتہ میل دور کرنا مکروہ ہے۔ (۲)

## میلین اخضرین

☆..... ”میلین اخضرین“ سبز ستونوں کو کہتے ہیں، صفا اور مروہ کے درمیان مسجد حرام کی دیوار میں ایک مخصوص جگہ کے دونوں جانب سبز رنگ کے ستون لگے ہوئے ہیں اور آج کل سبز ٹیوب لائٹ بھی لگی ہوئی ہے، ان دونوں سبز ستونوں کی درمیانی جگہ کو ”میلین اخضرین“ کہتے ہیں، اس ستون سے چھ ہاتھ پہلے سے اور

(۱) ليس لأهل مكة وأهل المواقيت ومن بينهما وبين مكة تمتع فمن تمتع منهم كان عاصياً ومسيئاً وعليه لإسائه دم . (إرشاد الساري : (ص: ۳۸۵ ، ۳۸۶) باب التمتع ، فصل : في تمتع المكي ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص: ۲۲۰) باب التمتع ، فصل : ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۳۹) كتاب الحج ، باب التمتع ، ط: سعيد .

(۲) (الغسل) أى الاغتسال بالماء القراح وماء الصابون والأشنان ويكره بالسدر كما سبق لكن يستحب أن لايزول الوسخ بأى ماء كان بل يقصد الطهارة أو دفع الغبار والحرارة . (إرشاد الساري : (ص: ۱۷۲) باب الإحرام ، فصل : في مباحته ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل : في مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

مجمع الأنهر : (۱/ ۳۹۸) كتاب الحج ، فصل : في بيان الإحرام ، ط: دار الكتب العلمية.

بعد والے سبز ستون کے چھ ہاتھ بعد تک سعی کرنے والے دوڑ کر چلتے ہیں۔ (۱)

☆..... خیال رہے کہ تیز دوڑنا مسنون نہیں ہے بلکہ متوسط طریقہ سے اتنا دوڑنا چاہئے کہ رمل سے زیادہ اور بہت تیز دوڑنے سے کم رفتار ہو، بہت تیز دوڑنا صحیح نہیں ہے، اگرچہ اس کی وجہ سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔ (۲)

☆..... سبز ستونوں کے درمیان، درمیانی چال سے دوڑنا صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے نہیں ہے، عورتیں اپنے معمول کی رفتار پر چلیں گی، بعض

(۱) ثم يتوجه إلى الصفاء ويصعد عليه حتى يرى البيت من الباب لا من فوق الجدار إن أمكنه وإلا فقدر ما يمكنه ويستقبل البيت ويرفع يديه حذو منكبيه جاعلاً بطنها نحو السماء كما للدعاء فيحمد الله تبارك وتعالى ويشي عليه ويكبر ثلاثاً ويهلل ويصلی على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يدعو للمسلمين ولنفسه بما شاء ويكرر الذكر مع التكبير ثلاثاً ويطلب القيام عليه ولا يعجل ثم يهبط نحو المروة داعياً ذاكراً ماشياً على هيئته حتى إذا كان دون الميل المعلق في ركن المسجد ، قيل : بنحو ستة أذرع سعی سعيًا شديداً في بطن الوادي حتى يجاوز الميلين بفناء المسجد وفناء دار العباس . (إرشاد الساري : (ص: ۲۴۲ ، ۲۴۳) باب السعي بين الصفاء والمروة ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص: ۱۲۹ ، ۱۳۰) باب السعي بين الصفاء والمروة ، فصل : في كيفية أداء السعي ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۰۰ ، ۵۰۱) كتاب الحج ، مطلب : في السعي بين الصفاء والمروة ، ط: سعيد .

(۲) ويستحب أن يكون السعي بين الميلين فوق الرمل دون العدو . وهو سنة في كل شوط فلو تركه أو هرول في جميع السعي فقد أساء ولا شيء عليه (أى من الدم والصدقة) . (مناسك الملا على القاري مع إرشاد الساري : (ص: ۲۴۵ ، ۲۴۶) باب السعي بين الصفاء والمروة ، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص: ۱۳۰) باب السعي بين الصفاء والمروة ، فصل : في كيفية أداء السعي ، ط: إدارة القرآن .

الهندية : (۱/ ۲۲۶) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيدية.

الدر مع الرد : (۲/ ۵۰۱) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب في السعي بين الصفاء والمروة ، ط: سعيد .

خواتین بھی مردوں کی طرح دوڑنے لگتی ہیں، یہ صحیح نہیں ہے اگرچہ اس کی وجہ سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔ (۱)

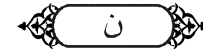
## میلین اخضرین کے درمیان

”سعی میں دوڑنا“ عنوان دیکھیں۔ (۲/۴۵۹)

(۱) ۷۔ الإسراع (أو العدو) للذكور في وسط المسعى بين الميلين الأخضرين الملاصقين لجدار المسجد، فوق الرمل، دون الجري في ذهابه إلى الصفاء وعودته من المروة، اتباعاً للسنة كما رواه مسلم. وأما الأنثى والخنثى فتمشي في الكل. (الفقه الإسلامي وأدلته: ۱/۳۳۳) الباب الخامس، الحج والعمرة، الفصل الأول: أحكام الحج والعمرة، المبحث الخامس: أركان الحج والعمرة، المطلب الثالث: السعي، ثانياً: سنن السعي، ط: دار الفكر بيروت

بحر العميق: (۳/۲۷۳) الباب العاشر في دخول مكة وفي الطواف والسعي، فصل في ركعتي الطواف، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية،

إرشاد الساري: (ص: ۲۴۳) باب السعي بين الصفاء والمروة، ط: إمدادية مكة المكرمة.



## نابالغ

نابالغ پر حج فرض نہیں ہے، البتہ بالغ ہونے کے بعد اگر مالدار صاحب استطاعت ہوگا تو حج کرنا فرض ہوگا۔ (۱)

## نابالغ بچوں کا احرام

☆..... اگر نابالغ بچہ ہوشیار اور سمجھدار ہے تو وہ خود احرام باندھے اور حج کے تمام افعال بالغ کی طرح خود ادا کرے، اور اگر چھوٹا ہے سمجھدار نہیں ہے تو اس کا ولی اس کی طرف سے اس کا احرام باندھے۔ (۲)

☆..... اگر نابالغ سمجھ چھوٹا بچہ خود احرام باندھے یا خود حج کے افعال ادا کرے تو یہ احرام اور حج کے افعال صحیح نہیں ہونگے، البتہ سمجھدار بچہ اگر خود احرام باندھے اور حج

(۱) الثالث: البلوغ وهو شرط الوجوب والوقوع عن الفرض، لا عن الجواز والصحة فلا يجب على صبي أي مميّز أو غير مميّز فلو حج أي مميّز بنفسه أو غير مميّز بإحرام وليّه فهو نفل أي فحجّه نفل لا فرض، لكونه غير مكلف فلو أحرم ثم بلغ فلو جدد إحرامه يقع عن فرضه وإلا لا. (إرشاد الساري: (ص: ۵۰) باب شرائط الحج، ط: الإمدادية، مكّة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۱۳) باب شرائط الحج، فصل: ط: إدارة القرآن.

☆ الدر مع الرد: (۲/۴۵۸) كتاب الحج، ط: سعيد.

(۲) فصل: في إحرام الصبي: ينعقد إحرام المميّز للنفل لا للفرض ويصح أدائه بنفسه ولا يصح من غيره أي غير الصبي المميّز الاداء ولا الإحرام بل يصحان من وليّه له فيحرم عنه من كان أقرب. (مناسك الملا على القاري مع إرشاد الساري: (ص: ۱۵۷، ۱۵۸) باب الإحرام، فصل في إحرام الصبي، ط: مكتبة إمدادية مكّة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۸۳) باب الإحرام، فصل في إحرام الصبي والمجنون والعبد والأمة، ط: إدارة القرآن.

☆ الدر مع الرد: (۲/۴۶۶) كتاب الحج، ط: سعيد.

کے افعال خود ادا کرے تو صحیح ہو جائیں گے۔ (۱)

☆..... سمجھدار بچہ کی طرف سے ولی احرام نہیں باندھ سکتا۔ (۲)

☆..... سمجھدار بچہ جو افعال خود کر سکتا ہے خود کرے اور اگر خود نہیں کر سکتا ہے

تو اس کا ولی کرے، البتہ طواف کے بعد دو رکعت نماز بچہ خود پڑھے ولی نہ پڑھے کیونکہ نماز میں نیابت جائز نہیں ہے۔ (۳)

☆..... سمجھدار بچہ خود طواف کرے، اور نابالغ کو گود میں لے کر طواف

کرائے۔ (۴)

(۲، ۱) أنه لا يجوز أداء الحج من مجنون وصبي لا يعقل كما لا يجب عليها، ونقل غيره صحة حجهما..... بل التوفيق بحمل الأول على أدائهما بانفسهما والثاني على فعل الولي. (رد المحتار على الدر المختار: (۲/۴۵۹) كتاب الحج، ط: سعيد)

☆ قال محمد في الأصل والصبي الذي يحج له أبوه يقضى المناسك ويرمي الجمار وأنه على وجهين الأول إذا كان صبياً لا يعقل الأداء بنفسه وفي هذا الوجه إذا أحرم عنه أبوه جاز وإن كان يعقل الأداء بنفسه يقضى المناسك كلها يفعل مثل ما يفعله البالغ، فهو كالصريح في أن إحرامه عنه إنما يصح إذا كان لا يعقل. (رد المحتار على الدر المختار: (۲/۴۶۶) كتاب الحج، ط: سعيد)

☆ إرشاد الساري: (ص: ۱۵۷، ۱۵۸) باب الإحرام، فصل: في إحرام الصبي، ط: المكتبة الإمدادية، مكّة المكرمة.

☆ غنية الناسك: (ص: ۸۳) باب الإحرام، فصل في إحرام الصبي والمجنون والعبد والأمة، ط: إدارة القرآن.

(۳، ۲) فالتمييز لا يصلح النيابة عنه في الإحرام ولا في أداء الأفعال إلا فيما لا يقدر عليه فيحرم بنفسه ويقضى المناسك كلها بنفسه يفعل كما يفعل البالغ، أما غير المميّز فلا يصح أن يحرم بنفسه؛ لأنه لا يعقل النية ولا يقدر التلفظ بالتلبية وهما شرطاً في الإحرام، ..... ويقضى به المناسك كلها وينوي عنه حين يحمله في الطواف و جاز النيابة عنه في كل شيء إلا في ركعتي الطواف فتسقط..... (غنية الناسك: (ص: ۸۳، ۸۴) باب الإحرام، فصل في إحرام الصبي والمجنون والعبد والأمة، ط: إدارة القرآن)

☆ رد المحتار على الدر المختار: (۲/۴۶۶) كتاب الحج، ط: سعيد.

☆ إرشاد الساري: (ص: ۱۵۸، ۱۵۹) باب الإحرام، فصل في إحرام الصبي، ط: المكتبة الإمدادية، مكّة المكرمة.

## نابالغ بچوں کے حج کا طریقہ

☆..... نابالغ لڑکے یا لڑکیاں دو طرح کی ہیں: ایک سمجھدار لڑکے اور لڑکیاں ہیں جو حج کی نیت کر کے تبلیہ پڑھ سکتے ہیں، اور حج کے افعال ادا کرنے کی سمجھ رکھتے ہیں۔

دوسرے بہت ہی چھوٹے اور نا سمجھ لڑکے اور لڑکیاں ہیں جو نیت اور حج کے افعال کی سمجھ نہیں رکھتے، دونوں کے حج کے طریقے مختلف ہیں:

☆..... سمجھدار بچوں کے حج کا طریقہ یہ ہے کہ وہ بڑوں کی طرح خود نیت کر کے تبلیہ پڑھ کر احرام باندھیں گے، اور حج کے وہ تمام افعال جو خود کرنے پر قادر ہیں وہ خود کریں گے، ان میں ولی کی نیابت درست نہیں ہے، ایسے لڑکے اور لڑکیاں تمام ارکان و واجبات خود ادا کریں۔ (۱)

☆..... نا سمجھ بچوں کا والد اور اگر والد نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ اس کا سب سے قریب ترین ولی، بچہ کو غسل کرا کے احرام کی دو چادریں لپیٹ دے اور بچہ کی طرف سے حج کی نیت کر کے تبلیہ پڑھے، اس طرح بچہ محرم ہو جائے گا، اب ولی بچہ کو احرام کے ممنوعات سے بچاتا رہے اور بچہ کو ساتھ لے کر حج کے تمام افعال ادا کرائے، جن افعال میں نیت کی ضرورت ہو جیسے طواف، ان میں بچہ کی طرف سے خود نیت کرے، اس کو اٹھا کر طواف اور سعی کرائے، یا اپنے طواف اور سعی کے بعد اس کے لئے طواف

(۱) فالمیمیز لا یصلح النیابة عنه فی الإحرام ولا فی أداء الأفعال إلا فیما لا یقدر علیہ فیحرم بنفسه و یقضى المناسک کلها بنفسه و یفعل کما یفعل البالغ . ( غنیۃ الناسک : (ص: ۸۳ ، ۸۴ ) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: إدارة القرآن )

☆ شامی : ( ۲/ ۲۶۶ ) کتاب الحج ، ط: سعید .

☆ إرشاد الساری : (ص: ۱۵۸ ، ۱۵۹ ) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: الإمدادیة ، مکتۃ المکرمۃ .

☆..... ولی کو چاہیئے کہ بچہ کو احرام کے ممنوعات سے بچائے، اگر کوئی ممنوع فعل بچہ کر لے گا تو اس کی جزاء بچہ یا ولی پر واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... بچہ کا احرام لازم نہیں ہوتا، بچہ اگر تمام افعال چھوڑ دے یا بعض چھوڑ دے تو اس پر یا اس کے ولی پر کوئی جزاء اور قضاء واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆..... بچہ کا سب سے قریب ولی جو بچہ کے ساتھ ہو وہ بچہ کے احرام کی نیت کرے مثلاً باپ، بھائی، اگر دونوں ساتھ ہوں تو باپ کو بچہ کی طرف سے احرام کی نیت کرنی چاہیئے، اگر بھائی وغیرہ بھی احرام کی نیت کرے گا تو بھی جائز ہے۔ (۳)

(۱) و ینبغی لولیہ أن یجتنبہ من محظورات الإحرام ، وإن ارتکبها لاشیئ علیہ ولا علی ولیہ . (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری : (ص: ۱۵۹ ) المکتبۃ الإمدادیة ، مکتۃ المکرمۃ )

☆ غنیۃ الناسک : (ص: ۸۴ ) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: إدارة القرآن .

☆ البحر العمیق : (۲/ ۲۸۴ ، ۲۸۵ ) الباب السابع : فی الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبی والمجنون والسفیہ ، ط: مؤسسۃ الریان المکتبۃ المکیۃ .

(۲) وإحرام الصبی ینعقد غیر لازم فلا یلزمه المضى فیہ ، فلو فسخه أو ترک أركان الحج کلها أو بعضها أو ترک واجباته کذلک لا جزاء علیہ ولا قضاء . ( غنیۃ الناسک : (ص: ۸۴ ) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: إدارة القرآن )

☆ إرشاد الساری : (ص: ۱۵۹ ) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: المکتبۃ الإمدادیة ، مکتۃ المکرمۃ .

☆ البحر العمیق : (۲/ ۲۸۶ ، ۲۸۷ ) الباب السابع : فی الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبی والمجنون والسفیہ ، ط: مؤسسۃ الریان المکتبۃ المکیۃ .

(۳) بل یصحان من ولیہ فیحرم عنه من کان أقرب إلیہ فلو اجتمع والد وأخ یحرم له الوالد . (مناسک الملا علی قاری مع إرشاد الساری : (ص: ۱۵۸ ) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: المکتبۃ الإمدادیة ، مکتۃ المکرمۃ )

☆ غنیۃ الناسک : (ص: ۸۴ ) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی والمجنون والعبد والأمة ، ط: إدارة القرآن .

☆ البحر العمیق : (۲/ ۲۸۸ ) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبی والمجنون والسفیہ ، ط: مؤسسۃ الریان ، المکتبۃ المکیۃ .

اور سعی خود کرے یا اپنی مدد سے کرائے۔ (۱)

☆..... ایسے نا سمجھ بچوں سے طواف کے بعد دو رکعت واجب الطّواف ساقط ہو جائیں گے، اس لئے ولی ان کی طرف سے دو رکعت واجب الطّواف نہ پڑھے۔ (۲)

☆..... اس کو ساتھ لئے بغیر اپنی رمی کے بعد اس کے لئے رمی کرے یا بچہ کو ساتھ لے کر اس کے ہاتھ پر کنکریاں یکے بعد دیگرے رکھ کر بچے سے کرائے۔ (۳)

(۲، ۱) أما غير المميز فلا يصح أن يحرم بنفسه ؛ لأنه لا يعقل النية ولا يقدر التلفظ بالتلبية ، وهما شرطان في الإحرام ، كما مرّ ، وكذا لا يصح طوافه لا بشرط النية له أيضاً بل يحرم له وليّه ، والأقرب أولى فالوالد أولى من الأخ والظاهر أنه شرط الأولوية ( شرح ) وينبغي للولي أن يجزّده قبل الإحرام ويلبسه إزاراً ورداءً ، وإذا أحرم له ينبغي أن يجنبه من محظورات الإحرام ، ولو ارتكب محظوراً لا شيء عليهما ، ويقضى به المناسك كلها وينوى عنه حين يحمله في الطواف ، وجاز النيابة عنه في كل شيء إلا في ركعتي الطواف فتسقط . ( غنية الناسك : (ص: ۸۳ ، ۸۴) باب الإحرام ، فصل في إحرام الصبي ، ط: إدارة القرآن )

✍️ إرشاد الساری : (ص: ۱۵۸ ، ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل في إحرام الصبي ، ط: إمدادية مكة المكرمة .

✍️ الدر مع الرد : (۲/۲۶۶) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۳) وعن جابر رضي الله عنه قال : حججنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم معنا النساء والصبيان فلبينا عن الصبيان ورمينا عنهم ، رواه أحمد ، ..... وأما الرمي عن الصبيان فمحمولٌ على غير المميز ، وأما من يميز ويعلم ماهية الرمي وكيفيته ولو بالتعلّم فيرمى عن نفسه . ( البحر العميق : (۲/۲۸۵) الباب السابع : في الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبي والمجنون والسفيه ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكيّة )

✍️ إرشاد الساری : (ص: ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل في إحرام الصبي ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة .

✍️ غنية الناسك : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل في إحرام الصبي والمجنون والعبد والأمة ، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية .

✍️ فإن قدر الصغير ونحوه على الرمي وجوباً وإن عجز عن تناول الأحجار ، ناولها له وليّه . وإن عجز عن الرمي استحَب للولي أن يضع الحجر في يده ، ثم يرمى به بعد رميه عن نفسه . (الفتاوى الإسلامية وأدلتها : (۳/۲۲) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأول : أحكام الحج والعمرة ، المبحث الثاني ، المطلب الأول : شروط الحج والعمرة ، ط: دار الفكر )

☆..... دونوں قسم کے بچوں کا حج بالاجماع فرض نہیں ہوگا بلکہ نقلی حج ہوگا اور ولی کو اس کا ثواب ملے گا۔ (۱)

☆..... اور اگر نا سمجھ بچہ نے لوگوں کو دیکھ کر یا کسی کے کہنے پر خود احرام باندھ کر حج کیا تو اس حج کا اعتبار نہ ہوگا اور یہ حج نہ فرض ہوگا اور نہ نفل۔ (۲)

☆..... دونوں قسم کے بچوں کا احرام لازم نہیں ہے یعنی اگر بچہ نے احرام باندھنے کے بعد احرام کو فسخ کر دیا ، یا حج کے تمام یا بعض ارکان و واجبات کو ترک کر دیا تو اس پر نہ تو کچھ جزاء واجب ہوگی اور نہ ہی قضاء واجب ہوگی ، ایسی حالت میں اس کا نقلی حج بھی مکمل نہیں ہوگا۔ (۳)

(۱) الثالث والرابع : البلوغ والعقل ، فلا يجب على صبيّ ومجنون ، ولو حجاً ففي البدائع ، لا يجوز أداء الحج من مجنون وصبيّ لا يعقل ، كما لا يجب عليهما ، ونقل ابن أمير حاج وغيره عن مشايخنا صحة حجهمما والتوفيق بحمل الأول على أدائهما بأنفسهما والثاني على فعل الولي ، ويقع نفلاً لهما ( غنية الناسك : (ص: ۱۳) باب شرائط الحج ، فصل : أما شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن )

✍️ الدر مع الرد : (۲/۲۶۶) كتاب الحج ، ط: سعيد .

✍️ إرشاد الساری : (ص: ۵۰) باب شرائط الحج ، النوع الأول : شرائط الوجوب ، الشرط الثالث : البلوغ ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة . و (ص: ۸۶) النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، الشرط الخامس : البلوغ ، أيضاً .

(۲) أما غير المميز فلا يصح أن يحرم بنفسه ؛ لأنه لا يعقل النية ولا يقدر التلفظ بالتلبية وهما شرطان في الإحرام . ( غنية الناسك : (ص: ۸۳) باب الإحرام ، فصل في إحرام الصبي ، ط: إدارة القرآن )

✍️ إرشاد الساری : (ص: ۱۵۸) باب الإحرام ، فصل في إحرام الصبي ، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة .

✍️ البحر العميق : (۲/۲۸۶) الباب السابع في الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبي والمجنون والسفيه ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكيّة .

(۳) وإحرام الصبي ينعقد غير لازم فلا يلزمه المضى فيه ، فلو فسّخه أو ترك أركان الحج كلها أو بعضها أو ترك واجباته كذلك لأجزاء عليه ولا قضاء . ( غنية الناسك : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل في إحرام الصبي ، ط: إدارة القرآن )

✍️ البحر العميق : (۲/۲۸۶ ، ۲۸۷) الباب السابع في الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبي والمجنون والسفيه ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكيّة . =

## نابالغ کا حج

☆..... نابالغ کا حج نفلی ہوتا ہے، بالغ ہونے کے بعد اگر وہ مالدار ہو، حج کرنے کی استطاعت ہو تو اس پر حج فرض ہوگا، اور زندگی میں دوبارہ ایک مرتبہ حج کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆..... اگر کسی نابالغ لڑکے نے حج کیا اور وہ صاحب شعور بھی ہے یعنی عقلمند اور ہوشیار ہے، حج کے اعمال کے مقاصد کو جانتا ہے، تو اس کا حج ہو جائے گا تاہم بالغ نہ ہونے کی وجہ سے فریضہ حج اس سے ساقط نہ ہوگا، بالغ ہونے کے بعد اگر مالدار ہونے کی وجہ سے حج کرنے کی استطاعت ہوگی تو دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا۔ (۲)

## ناپینا

☆..... اگر ناپینا پر حج فرض ہے، اور وہ اپنے ساتھ کسی کو اپنی خدمت کے لئے لے جانے کی استطاعت رکھتا ہے تو وہ ایسی حالت میں خود بھی جا کر حج کر سکتا ہے اور

= [إرشاد الساری : (ص: ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: المكتبة الإمدادیة ، مکتة المکرمة .

(۱) الثالث : البلوغ ، وهو شرط الوجوب والوقوع عن الفرض لا عن الجواز والصحة ، فلا يجب على صبی أى ممیز أو غیر ممیز ، فلو حج أى ممیز بنفسه أو غیر ممیز بإحرام ولیہ فهو نفل أى فحجہ نفل لا فرض ؛ لكونه غیر مكلف . [إرشاد الساری : (ص: ۵۰) باب شرائط الحج ، و: (ص: ۱۵۷) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: المكتبة الإمدادیة ، مکتة المکرمة ]

[غنية الناسك : (ص: ۱۳) باب شرائط الحج ، فصل ، و: (ص: ۸۳) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی والمجنون والعبد والأمة ، ط: إدارة القرآن .

[وفي الخانية : ومن شرائط وجوب الحج اعتدال الحال بالعقل والبلوغ فلا يجب على الصبی ، فلو حج الصبی كان عليه حجة الإسلام إذا بلغ . ( الفتاوى التاتارخانية : (۲/ ۳۳۰) كتاب الحج ، الفصل الأول فی بیان شرائط الوجوب ، ط: قديمی )

[الفتاوى العالمگیریة : (۲۱۷/۱) كتاب المناسك ، الباب الأول ، وأما شرائط وجوبه ، ط: رشیدیہ .

اگر چاہے تو حج بدل بھی کر سکتا ہے، البتہ حج بدل کرانے کی صورت میں اگر زندگی میں اس کا عذر ختم ہو گیا اور بینائی دوبارہ بحال ہو گئی تو اس آدمی کے لئے دوبارہ خود جا کر حج کرنا لازم ہوگا، اور اگر موت تک ناپینا رہا تو پہلے کا حج بدل کافی ہو جائے گا۔ (۱)

☆..... اگر ناپینا پر حج فرض تھا اور اس نے زندگی میں نہ خود حج کیا اور نہ ہی کسی سے

حج بدل کرایا تو اس صورت میں حج بدل کرانے کے لئے وصیت کرنا واجب ہوگا۔ (۲)

☆..... اگر ناپینا پر بینائی کمزور ہونے سے پہلے حج فرض ہوا ہے تو بینائی کمزور

ہونے کے بعد بھی اس پر حج واجب اور لازم ہے، اس صورت میں کسی دوسرے آدمی کو حج بدل کے لئے بھیجنا لازم ہے ورنہ حج بدل کے لئے وصیت کرنا لازم ہے۔ (۳)

☆..... اور اگر بینائی کمزور ہونے کے بعد اس کے پاس مال آیا ہے تو اس پر حج

فرض نہیں ہوگا اور کسی کو حج بدل کے لئے بھیجنا یا وصیت کرنا بھی لازم نہیں ہوگا۔ (۴)

(۱، ۲، ۳) فإن ملكه وهو صحيح فلم يحج من عامه حتى زالت الصحة ، فإنه يتقرر دينه في ذمته بالاتفاق فيجب عليه الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت ..... ولو تكلف هؤلاء الحج بأنفسهم سقط عنهم بالاتفاق ، حتى لو صحوا بعد ذلك لا يجب عليهم الأداء ..... بخلاف ما لو أحجوا ، وهو آتسون عن الأداء بالبدن ثم صحوا وجب الأداء عليهم بأنفسهم وظهر نفلية الأول . ( غنية الناسك : (ص: ۲۴) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن ) [الفتاوى التاتارخانية : (۲/ ۳۲۵ ، ۳۲۶) كتاب الحج ، الفصل الأول فی بیان شرائط الوجوب ، ط: قديمی .

[الفتاوى العالمگیریة : (۲۱۸/۱) كتاب المناسك ، الباب الأول ، أما شرائط وجوبه ، ط: رشیدیہ . (۴) أما ظاهر المذهب عن أبي حنيفة رضي الله عنه فهو شرط الوجوب ، فلا يجب الحج على المقعد الزمن والمفلوج ، ومقطوع الرجلين أو اليدين ، أو الرجل الواحدة ، والأعمى والمريض ، والمعصوب وهو الشيخ الكبير الذي لا يثبت على الرحلة بنفسه وإن ملكوا ما به الاستطاعة ، فليس عليهم الإحجاج أو الإيصاء وعندهما يجب الحج عليهم إذا ملكوا الزاد والراحلة ومؤنة من يرفعهم ويضعهم ، ويقودهم إلى المناسك ..... وأما ظاهر المذهب فصححه في النهاية وقال في البحر العميق وهو المذهب الصحيح ، ..... ( غنية الناسك : (ص: ۲۳ ، ۲۴) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن ) =

## ناپاک ہو گیا

اگر مرد یا عورت احرام کی حالت میں صحبت کے بغیر احتلام یا کسی اور عذر کی بناء پر ناپاک ہو جائیں تو ان پر دم نہیں ہے، نیز ناپاکی کی وجہ سے احرام کی چادر کو بدلنا جائز ہے۔ (۱)

## ناپاکی کی حالت میں طواف کیا

☆..... اگر جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں طواف کیا ہے تو طواف کی ساتوں قسموں کا حکم یہ ہے:

(۱)..... ”طواف زیارت“..... اگر جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں پورا طواف زیارت کیا ہے تو ایک بدنہ یعنی بڑا جانور اونٹ یا گائے حدود حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا اور اگر ایسی حالت میں تین یا اس سے زیادہ طواف کے چکر لگائے تو دم دینا لازم ہوگا (دم ایک بکرا یا گائے یا اونٹ کے ساتویں حصہ کو کہتے ہیں اور دم کا جانور

= البحر العمیق : (۳/۴۷۳) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، شرائط الحج ، أما الشرط الثاني : وهو شرط وجوب الأداء ، النوع الأول : سلامة البدن عن الأمراض ، والعلل ، ط : مؤسسه الريان ، المكتبة المكيّة

إرشاد الساری : (ص : ۷۰ ، ۷۱ ، ۷۲) باب شرائط الحج ، النوع الثاني : شرائط الأداء الشرط الأول ، ط : المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة .

(۱) أما الدواعي : فإن نظر إلى فرج امرأته بشهوة فأمّني ، وإن تكرر ذلك أو تفكر فأنزل أو احتلم فلا شيء عليه سوى الغسل . (غنية الناسك : (ص : ۲۶۷ ، ۲۶۸) باب الجنایات ، الفصل السادس فی الجماع و دواعیه ، ط : إدارة القرآن

الفتاوى العالمگیریّة : (۱/۲۳۴) كتاب المناسك ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الرابع فی الجماع ، ط : رشیدیہ .

الفقه الإسلامي وأدلته : (۳/۲۳۴ ، ۲۳۵) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأول ، المبحث العاشر : محظورات الإحرام أو ممنوعاته ، ومباحاته ، الأصل الثالث : النساء ، ط : دار الفكر . بدائع الصنائع : (۲/۱۹۵) كتاب الحج ، فصل : وأما ما يرجع إلى توابع الجماع ، ط : سعيد .

حدود حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے۔) اور اگر پاکی کے بعد طواف کا اعادہ کر لیا جائے تو بدنہ اور دم ساقط ہو جائے گا۔ (۱)

(۲)..... ”طواف عمرہ“..... اگر جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں عمرہ کا طواف کیا تو جرمانہ میں ایک دم یعنی بکری کی قربانی لازم ہوگی، اور اگر پاک ہونے کے بعد دوبارہ طواف کر لیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔ (۲)

(۳)..... ”طواف وداع“..... حیض و نفاس والی عورت پر طواف وداع معاف ہے، ان پر یہ طواف واجب نہیں ہے اور اگر جنابت کی حالت میں طواف وداع کر لیا تو جرمانہ میں ایک دم دینا لازم ہوگا اور اگر پاک ہونے کے بعد طواف

(۱) ولو طاف للزيارة جنباً أو حائضاً أو نفساء كله أو أكثره وهو أربعة أشواط فعليہ بدنة، ويقع معتدا به في حق التحلل ، وبصير عاصياً ويعيده طاهراً حتماً فإن أعاده سقطت عنه البدنة ..... ولو لم يعد وبعث بدنة أجزأه ، ثم إن أعاده في أيام النحر فلا شيء عليه ، وإن أعاده بعدها سقطت عنه البدنة ولزمه الشاة للتأخير ، ولو طاف أقله جنباً فعليہ شاة ، فإن أعاده وجبت عليه صدقة لكل شوط نصف صاع لتأخير الأقل من طواف الزيارة . (غنية الناسك : (ص : ۲۷۲) باب الجنایات ، فصل فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الأول : فی ترک الواجب فی طواف الزيارة ، ط : إدارة القرآن

إرشاد الساری : (ص : ۴۸۸ ، ۴۸۹) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی حکم الجنایات فی طواف الزيارة ، ط : المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة . الفتاوى الهندية : (۱/۲۳۵ ، ۲۳۶) كتاب المناسك ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الخامس فی الطواف والسعي والرمل ورمي الجمار ، ط : رشیدیہ .

(۲) ولو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقله ولو شوطاً جنباً أو حائضاً أو نفساء أو محدثاً فعليہ شاة ، لا فرق فيه بين الكثير والقليل والجنب والمحدث ..... ولو أعاده سقط عنه الدم . (غنية الناسك : (ص : ۲۷۲) باب الجنایات ، فصل فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الرابع : فی ترک الواجب فی طواف العمرة ، ط : إدارة القرآن

إرشاد الساری : (ص : ۴۹۹ ، ۵۰۰) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجنایة فی طواف العمرة ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة

الفتاوى التاتارخانية : (۲/۳۹۰) كتاب الحج ، الفصل السابع : فی الطواف والسعي ، م : جتنا إلى طواف العمرة ، ط : قديمی .

دوبارہ کر لے گا تو دم ساقط ہو جائے گا۔ (۱)

(۴)..... ”نذر کا طواف“..... اگر کسی نے طواف کرنے کی نذر مانی تو وہ طواف واجب ہو جاتا ہے، اگر جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں نذر کا طواف کیا جائے گا تو جرمانہ میں ایک دم دینا لازم ہوگا، اور پاکی کی حالت میں طواف دوبارہ کرنے سے دم معاف ہو جائے گا۔ (۲)

(۵)..... ”طوافِ قدوم“..... جنابت، حیض و نفاس کی حالت میں طواف

(۱) و كذلك ليس على الحائض والنفساء طواف الصدر وفي التجريد : ولا شيء عليهما بتركة . ( الفتاوى التاتارخانية : ( ۳۹۱ / ۲ ) كتاب الحج ، الفصل السابع في الطواف والسعي ، م : جتنا إلى طواف الصدر ، ط : قديمي )

ولو طاف للصدر رجلاً فعليه شاة وإن طافه محدثاً فعليه لكل شوط صدقة ؛ لأنه واجب ..... وبعده يخير بين إراقة الدم والرجوع بإحرام جديد بعمرة ولا شيء عليه لتأخيرها . ( غنية الناسك : ( ص : ۲۷۵ ) باب الجنائيات ، فصل : في ترك الواجب في أفعال الحج ، المطلب الثاني في ترك الواجب في طواف الصدر ، ط : إدارة القرآن )

إرشاد الساري : ( ص : ۴۹۷ ) باب الجنائيات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنائيات في أفعال الحج ، فصل في الجنابة في طواف الصدر ، ط : المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة .  
الهندية : ( ۲۴۶ / ۱ ) كتاب المناسك ، الباب الثامن في الجنائيات ، الفصل الخامس في الطواف والسعي والرمل ورمي الجمار ، ط : رشيدية .

(۲) الواجب دم على محرم بالغ ..... ولو ناسياً ..... ( أو طاف للقدوم ) لوجوبه بالشروع أو للصدر جنباً ( أو حائضاً أو للفرض محدثاً ..... إن لم يعده . ( قوله : لوجوبه بالشروع ) أشار إلى أن الحكم كذلك في كل طواف هو تطوع فيجب الدم لو طافه جنباً والصدقة لو محدثاً ..... أفاد أن الكفارة تجب بترك الواجب الإصطلاحي بلا فرق بين الأقوى والأضعف ..... ( قوله : إن لم يعده ) أي الطواف الشامل للقدوم والصدر والفرض ، فإن أعاده فلا شيء عليه ، فإنه متى طاف أي طواف مع أي حدث ثم أعاده سقط موجهه ..... ( الدر مع الرد : ( ۵۵۰ / ۲ ، ۵۵۲ ) كتاب الحج ، باب الجنائيات ، ط : سعيد )

الهندية : ( ۲۴۶ / ۱ ، ۲۴۷ ) كتاب المناسك ، الباب الثامن : في الجنائيات ، الفصل الخامس في الطواف والسعي والرمل ورمي الجمار ، ط : رشيدية .

غنية الناسك : ( ص : ۲۷۵ ، ۲۷۶ ) باب الجنائيات ، الفصل السابع في ترك الواجب في أفعال الحج ، المطلب الثاني : في ترك الواجب في طواف القدوم ، ط : إدارة القرآن .

قدوم کرنے سے جرمانہ میں ایک دم دینا لازم ہوگا اور پاک ہونے کے بعد طواف دوبارہ کرنے سے دم ساقط ہو جائے گا۔ (۱)

(۲)..... ”طوافِ نفل“..... یہ طوافِ قدوم کی طرح ہے۔ (۲)

(۷)..... ”طوافِ تحیہ“..... اگر طوافِ نفل اور طوافِ تحیہ کو بھی جنابت، حیض

یا نفاس کی حالت میں کیا گیا تو دم دینا واجب ہوگا، اور پاک ہونے کے بعد طواف دوبارہ کرنے سے دم ساقط ہو جائے گا۔ (۳)

## نایا کی میں عمرہ کا طواف کیا

”عمرہ کا طواف نایا کی میں کیا“ عنوان دیکھیں۔ (۱۹۸ / ۳)

(۲۰۱) ولو طاف للقدوم أى كله أو أكثره على ما هو الظاهر جنباً فعليه دم على ما قاله بعض مشائخ العراق واختاره صدر الشريعة وقيل صدقة ..... ولو أعاده أى طواف القدوم طاهراً من الحدثين في الجنابة أو الحدث أى في طوافه الذى طاف جنباً أو محدثاً سقط عنه الجزء من الدم والصدقة ..... وحكم كل طواف تطوع كحكم طواف القدوم . ( إرشاد الساري : ( ص : ۴۹۷ ، ۴۹۸ ) باب الجنائيات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنائيات في أفعال الحج ، فصل : في الجنابة في طواف القدوم ، ط : المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة )  
غنية الناسك : ( ص : ۲۷۵ ، ۲۷۶ ) باب الجنائيات ، الفصل السابع في ترك الواجب في أفعال الحج ، المطلب الثالث في ترك الواجب في طواف القدوم ، ط : إدارة القرآن .  
الهندية : ( ۲۴۶ / ۱ ، ۲۴۷ ) كتاب المناسك ، الباب الثامن في الجنائيات ، الفصل الخامس في الطواف والسعي والرمل ورمي الجمار ، ط : رشيدية .

الدر مع الرد : ( ۵۵۰ / ۲ ) كتاب الحج ، باب الجنائيات ، ط : سعيد .

(۳) السادس : طواف تحية المسجد وهو مستحب لكل من دخل المسجد أى المسجد الحرام . ( إرشاد الساري : ( ص : ۲۰۲ ) باب أنواع الأظوفة وأحكامها ، السادس : طواف تحية المسجد ، ..... وحكم كل طواف تطوع كحكم طواف القدوم ، ( ص : ۴۹۸ ) باب الجنائيات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنائيات في أفعال الحج ، فصل في جنابة في طواف القدوم ، ط : المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة )

غنية الناسك : ( ص : ۲۷۶ ) باب الجنائيات ، الفصل السابع في ترك الواجب في أفعال الحج ، المطلب الثالث في ترك الواجب في طواف القدوم ، ط : إدارة القرآن .

الدر مع الرد : ( ۵۵۰ / ۲ ) كتاب الحج ، باب الجنائيات ، ط : سعيد .

## نا جائز آمدنی سے حج کرنا

نا جائز آمدنی سے حج نہیں کرنا چاہیئے، تاہم اگر کسی نے حرام آمدنی سے حج کر لیا تو حج کا فرض ادا ہو جائے گا لیکن مقبول حج کا ثواب نہیں ملے گا، اور ناجائز آمدنی کی رقم حج کے لئے خرچ کرنے کی وجہ سے گناہ بھی ہوگا۔ (۱)

## نا جائز طور پر قبضہ کی گئی رقم سے حج کرنا

☆..... دوسرے کی چیز پر ناجائز طور پر قبضہ کرنا کبیرہ گناہ اور سنگین جرم ہے، قیامت کے دن ایک دانق کے بدلے میں سات سو مقبول نمازوں کا ثواب دینا پڑے گا، ایسا شخص جب حج پر جائے گا تو اس کو حج کا فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) فإن الحج عبادة مركبة عن البدن والمال كما قدمنا ، ولذا قال في البحر : ويجتهد في تحصيل نفقة حلال ، فإنه لا يقبل بالنفقة الحرام كما ورد في الحديث ، مع أنه يسقط الفرض عنه معها ولا تنافي بين سقوطه وعدم قبوله فلا يثاب لعدم القبول ولا يعاقب عقاب تارك الحج اهـ ؛ لأن عدم الترك يثبت على الصحة وهى الاتيان بالشرائط ، والأركان ، والقبول المرتب عليه الثواب يثبت على أشياء كحل المال والإخلاص ، كما لو صلى مرثيا أو صام واعتاب فإن الفعل صحيح لكنه بلا ثواب ، والله تعالى أعلم . رد المحتار على الدر المختار : ( ۲/ ۴۵۶ ) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، ط : سعيد

من حج بمال حرام سقط عنه الفرض ولا يقبل حجه ويكون عاصياً . ( مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : ( ص : ۶۹۰ ) باب المتفرقات ، مسئلة : من حج بمال حرام ، ط : المكتبة المكيّة مكة المكرمة )

غنية الناسك : ( ص : ۲۱ ) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط : إدارة القرآن . (۲) وذكر الإمام القشيري رحمه الله في شرحه للاسم المقسط الجامع : أنه لو كان على العبد دانق وله عمل سبعين نبياً ما دخل الجنة حتى يودى ذلك الدانق ، وذكر أنه يعطى لصاحب الدانق في دانقه يوم القيامة سبع مائة صلاة مقبولة ، فلا يرضيه . ( مختصر تذكرة القرطبي للشعراني : ( ص : ۱۱۳ ، ۱۱۴ ) باب ماجاء في القصاص يوم القيامة لمن استطال في حقوق الناس وفي حبسه لهم حتى ينتصفوا منه ، ط : دار الكتب العلمية ، بيروت )

التذكرة في أحوال الموتى وأمور الآخرة للقرطبي : ( ص : ۲۹۲ ) باب القصاص يوم القيامة الخ ، فصل : وإذا تقرر هذا ، ط : المكتبة التجارية ، مكة المكرمة .

حج پر جانے سے پہلے آدمی کو اس بات کا اہتمام کرنا چاہیئے کہ اس کے ذمہ اگر کسی کا حق واجب ہے تو اُسے ادا کر دے، کسی کی امانت اس کے پاس ہے تو اُسے واپس کر دے، کسی کی چیز ناجائز طور پر قبضہ کر رکھی ہے تو اس کو واپس کر دے، کسی کا حق دبا رکھا ہے تو ادا کر دے، اس کے بغیر حج پر جائے گا تو صرف نام کا حج ہوگا۔ (۱) حدیث شریف میں ہے کہ ”ایک شخص دو دراز علاقہ سے بیت اللہ شریف کے سفر پر جاتا ہے، اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں، سفر کی وجہ سے بدن میل کچیل سے بھرا ہوا ہے، وہ رو کر اللہ تعالیٰ کو ”یارب، یارب“ کہہ کر پکارتا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام، لباس حرام، اس کی غذا حرام، تو اس کی دعاء کیسے قبول ہو؟ (۲)

(۱) ومن أهم ما يهتم به المرء أن يجعل زاده في الحج من أطيب مكاسبه وأحلهما ، فإن ذلك من أكبر الوسائل إلى أن يكون حجه مبروراً ، والحذر كل الحذر أن يحج بمال حرام ، فقد روى عن سيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال : إذا حج بالمال الحرام ، فقال : لبيك اللهم لبيك ، ناداه مناد من السماء قال الله : لا لبيك ولا سعديك حتى ترد ما في يديك ..... وعن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال : ” ردّ دانق من حرام يعدل عند الله سبعين حجة “ . ( البحر العميق : ( ۱/ ۲۹۶ ، ۲۹۷ ) الباب الثاني : في الرقائق المتعلقة بالحج وأسواره ، الفصل الأول في العزم على الحج وما يتعلق بالسفر ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكيّة )

إرشاد السارى : ( ص : ۷ ) مقدمة في آداب مرید الحج ، ط : المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة . غنية الناسك : ( ص : ۳۴ ) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط : إدارة القرآن . (۱) عن أبي هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إن الله طيب لا يقبل إلا طيباً ، وإن الله أمر المؤمنين بما أمر به المرسلين ، فقال : ﴿ يَا أَيُّهَا الرِّسْلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ﴾ ، وقال تعالى : ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ﴾ ، ثم ذكر الرجل يطيل السفر أشعث أغبر يمد يديه إلى السماء يارب يارب ، ومطعمه حرام ، ومشربه حرام ، وملبسه حرام ، وغذى بالحرام فأني يستجاب لذلك . رواه مسلم (مشكاة المصابيح : ( ص : ۲۴۱ ) كتاب البيوع ، باب الكسب و طلب الحلال ، الفصل الأول ، ط : قديمي )

صحيح المسلم : ( ۱/ ۳۲۶ ) كتاب الزكاة ، باب بيان أن اسم صدقة يقع على كل نوع من المعروف ، ط : قديمي . جامع الترمذی : ( ۲/ ۱۲۸ ) أبواب التفسير ، سورة البقرة ، ط : قديمي .

بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ ایک بالشت زمین ناجائز طور پر قبضہ کرنے سے سات طبقے زمین اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دی جائیں گی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ایسے آدمی کو سات طبقے زمین کے نیچے دھنسا دیا جائے گا۔ (۱)

## ناخن

عمرہ یا حج کرنے والا تمام ارکان ادا کرنے کے بعد حلق یا قصر کرنے سے پہلے اگر ناخن وغیرہ کاٹے گا تو دم دینا لازم ہوگا، اس لئے کہ حلق یا قصر کے بعد ہی ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹنے چاہئیں اس سے پہلے نہیں۔

چاروں ہاتھ پاؤں کے ناخنوں کو ایک ہی مجلس میں کاٹے یا صرف ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کے ناخن کاٹے تو دم دینا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) أن سعيد بن زيد قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : من ظلم من الأرض شيئاً طوقه من سبع أرضين ..... عن سالم عن أبيه قال : قال النبي صلى الله عليه وسلم : من أخذ من الأرض شيئاً بغير حقه خسف به يوم القيامة إلى سبع أرضين ..... ( صحيح البخارى : ( ۲۵۳/۱ ) رقم الحديث : ۲۴۵۲ ، ۲۴۵۴ ، أبواب المظالم والقصاص ، باب إثم من ظلم شيئاً من الأرض ، ط : الطاف ايند سنز )

صحیح المسلم : ( ۳۲/۲ ) كتاب المساقاة والمزارعة ، باب تحريم الظلم وغصب الأرض وغيرها ، ط : قديمي .

صحیح مشكوة المصابيح : ( ۲۵۴ ، ۲۵۶ ) كتاب البيوع ، باب الغصب والعارية ، الفصل الأول ، والثالث ، ط : قديمي

(۲) إذا قصَّ أظفار يديه ورجليه أو يدٍ وإن قَلَمَ أقل من يد أو رجل فعليه صدقة لكل ظفر نصف صاع إلى أن يبلغ ذلك دماً فينقص منه ما شاء ..... ( مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : ( ص : ۲۶۸ ، ۲۶۹ ) باب الجنائيات وأنواعها ، النوع الثالث فى الحلق وإزالة الشعر وقلم الأظفار ، فصل فى قلم الأظفار ، ط : المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة )

الدر مع الرد : ( ۵۴۹/۲ ) باب الجنائيات ، ط : سعيد .

الفتاوى العالمگیریة : ( ۲۴۴/۱ ) كتاب المناسك ، الباب الثامن فى الجنائيات ، الفصل الثالث فى حلق الشعر وقلم الأظفار ، ط : رشيديه .

## ناریل (Coconut) کا تیل

احرام کی حالت میں ناریل سرسوں اور زیتون کا تیل استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے، اگر محرم نے ناریل، سرسوں اور زیتون کا تیل ایک کامل عضو پر استعمال کیا تو دم لازم ہوگا، اور اگر ایک عضو سے کم پر لگایا تو صدقہ واجب ہوگا۔ (۱)

(۱) ولو ادهن أى بدهن مطيب وهو ما القى فيه الأنوار ، كدهن البنفسج والورد والياسمين والبان والخيرى ، والظاهر أن هذه الأشياء لها دهن مأخوذ منها فيكون غير ما القى فيه الأنوار فإنه نوع آخر من الدهن المطيب والمقصود أنها وسائر الأدهان التى فيها طيب إذا استعمل به عضوًا كاملاً على ما فى البدائع فعليه دم أى اتفاقاً ، وفى الأقل من عضو صدقة . ( لباب المناسك مع شرحه (إرشاد السارى) : ( ص : ۳۵۹ ) باب الجنائيات ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل فى الدهن ، ط : بيروت ، و : ( ص : ۴۵۸ ، ۴۵۹ ) ط : الإمدادية مكة المكرمة )

نوع ليس بطيب بنفسه ولكنه أصل للطيب يستعمل على وجه التطيب ويستعمل على وجه الدواء كالزيت والشيرج ويعتبر فيه الاستعمال ، فإن استعمل استعمال الأدهان فى البدن ، يعطى له حكم الطيب ، وإن استعمل فى مأكول أو شقاق رجل لا يعطى له حكم الطيب كذا فى البدائع ، فإذا استعمل الطيب فإن كان كثيراً فاحشاً ففيه الدم ، وإن كان قليلاً ففيه الصدقة ، كذا فى المحيط ..... حتى لو طيب به عضوًا كاملاً يكون كثيراً يلزمه دم ، وفيما دونه صدقة . ( الهندية : ( ۲۴۰/۱ ) كتاب المناسك ، الباب الثامن : فى الجنائيات ، الفصل الأول : فيما يجب بالتطيب والتدهن ، ط : رشيديه )

بدائع الصنائع : ( ۱۹۰/۲ ) كتاب الحج ، فصل : وأما الذى يرجع إلى الطيب ومايجرى مجراه ، ط : سعيد .

سمت الزيت طيباً ( فى حديث أم سلمة رضى الله تعالى عنها ) ولأنه أصل الطيب بدليل أنه يطيب بالقاء الطيب فيه ، وإذا استعمله على وجه الطيب كان كسائر الأدهان المطيبة ، ولأنه يزيل الشعث الذى هو علم الإحرام وشعاره ، وعلى ما نطق به الحديث ، فصار جارحاً لإحرامه بإزالة علمه فتكاملت جنائيته فيجب الدم ..... ولو داوى بالزيت جرحه أو شقوق رجله فلا كفارة عليه ؛ لأنه ليس بطيب بنفسه ، وإن كان أصل الطيب لكنه ما استعمله على وجه الطيب فلا تجب به الكفارة . ( بدائع الصنائع : ( ۱۹۰/۲ ) كتاب الحج ، فصل : وأما الذى يرجع إلى الطيب ومايجرى مجراه ، ط : سعيد )

الهندية : ( ۲۴۰/۱ ) كتاب المناسك ، الباب الثامن : فى الجنائيات ، الفصل : فيما يجب بالتطيب والتدهن ، ط : رشيديه .

البتہ علاج کے طور پر استعمال کرنے سے دم لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

## نا سمجھ بچہ

☆..... نا سمجھ چھوٹا بچہ اگر خود احرام باندھے گا یا خود حج کے افعال ادا کرے گا تو وہ صحیح نہیں ہوں گے۔ (۲)

☆..... نا سمجھ بچہ کو والدین یا ولی گود میں لے کر طواف کرائیں، وقوف عرفہ اور سعی کا بھی یہی حکم ہے البتہ رمی اس کی طرف سے دوسر کوئی کرے۔ (۳)

## نافرمان بیٹے کا حج کو جانا

اگر بیٹا ماں، باپ کا نافرمان ہے، لیکن اس پر حج فرض ہے تو اس کو حج پر

(۱) أما إذا استعملهما على وجه التداوى أو الأكل فلا شيء عليه بالاجماع . ( غنية الناسك :

(ص: ۲۳۸) باب الجنایات ، مطلب فی الادھان ، ط: إدارة القرآن )

وأما إذا استعمله على وجه التداوى أو الأكل فلا شيء عليه ، أى اتفاقاً ، انتهى . ( لباب

المناسك مع شرحه (إرشاد السارى) : (ص: ۳۵۹) باب الجنایات ، النوع الثانى : فى

الطيب ، فصل : فى الدهن ، ط: بيروت ، و: (ص: ۴۵۹) ط: الإمدادية مكة المكرمة )

(۲) أما غير المميز فلا يصح أن يحرم بنفسه ؛ لأنه لا يعقل النية ولا يقدر على التلفظ بالتلبية وهما شرطان

فى الإحرام . ( غنية الناسك : (ص: ۸۳) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصبى ، ط: إدارة القرآن )

إرشاد السارى : (ص: ۱۵۸) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصبى ، ط: المكتبة

الإمدادية ، مكة المكرمة .

البحر العميق : (۲/ ۲۸۶) الباب السابع فى الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبى

والمجنون والسفيه ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكية .

(۱) أما غير المميز فلا يصح أن يحرم بنفسه ؛ لأنه لا يعقل النية ولا يقدر على التلفظ بالتلبية وهما

شرطان فى الإحرام ..... بل يحرم له وليه ..... ويقضى به المناسك كلها وينوى عنه حين يحمله

فى الطواف ، وجاز النيابة عنه فى كل شئ إلا فى ركعتى الطواف فتسقط ..... ( غنية الناسك :

(ص: ۸۳ ، ۷۴) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصبى ، ط: إدارة القرآن )

رد المحتار على الدر المختار : (۲/ ۴۶۶) كتاب الحج ، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ۱۵۸ ، ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصبى ، ط: المكتبة

الإمدادية ، مكة المكرمة .

جانا لازم ہے اور حج کرنے سے حج کا فرض ادا ہو جائے گا، البتہ حج پر جانے والے کے لئے ضروری ہے کہ حج پر جانے سے پہلے تمام اہل حقوق کے حق ادا کر دے اور سب سے حقوق معاف کرادے۔

نافرمان بیٹے کو چاہیے کہ حج پر جانے سے پہلے والدین کو راضی کر لے اور معافی بھی مانگ لے، اور والدین کو بھی چاہیے کہ بیٹے کو معاف کر دیں ورنہ بیٹے کا نقصان ہوگا، اور والدین کو بھی معاف نہ کرنے کی صورت میں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

اگر والدین معاف کر دیں گے تو ہو سکتا ہے کہ اس کی حالت سدھر جائے اور وہ فرما نبردار، نیک اور صالح بن جائے، اس سے دونوں کو فائدہ ہوگا۔ (۱)

## ناک

احرام کی حالت میں ناک کو رومال یا کپڑے سے چھپانا مکروہ ہے، ہاتھ سے

چھپانا جائز ہے۔ (۲)

(۱) وإذا عزم على الحج ينبغي له البداية بالتوبة بشروطها من رد المظالم إلى أهلها عند الإمكان وقضاء ما قصر فى فعله من العبادات والندم على تفريطه فى ذلك والعزم على عدم العود إلى مثل ذلك ، والاستحلال عن ذوى الخصومات والمعاملات فإن ماتوا فلاستغفار لهم ..... وينبغي له تحصيل رضامن يكره له السفر بغير رضاه فإنه إذا أراد أن يخرج إلى الحج وأحد أبويه كاره لذلك فإن كان محتاجاً إلى خدمته يكره وإن كان مستغنياً ، فلا بأس به إذا كان الغالب على الطريق السلامة ..... ( غنية الناسك : (ص: ۳۴) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن )

الفتاوى التاتارخانية : (۲/ ۴۶۶) كتاب الحج ، الفصل العشرون فى المتفرقات ، ط: قديمى .

إرشاد السارى : (ص: ۹) مقدمة فى آداب مريد الحج ، فصل ، ط: المكتبة الإمدادية ،

مكة المكرمة .

(۲) وتعصيب شئ من جسده ، والدخول تحت استار الكعبة إن أصاب رأسه أو وجهه وتغطية

أنفه أو ذقنه أو عارضه بثوب . ( مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۱۷۱) )

باب الإحرام ، فصل فى مكروهات الإحرام ، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة )

ولا يمسك على أنفه ثوبا ، ولا بأس بأن يضع يده على أنفه ، ولا يغطي فاه ولا ذقنه ولا =

## نبی کریم ﷺ کی طرف سے حج کرنا

☆..... نفل حج کا ثواب جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت عالیہ میں پیش کرنا نہ صرف جائز بلکہ انتہائی خوش قسمتی اور سعادت کی بات ہے، اس میں نبی کریم ﷺ کے عظیم احسانات کی شکرگزاری اور عقیدت کا اظہار ہے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ نے رد المحتار میں علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی طرف سے عمرہ فرمایا کرتے تھے، اور علامہ ابن الموفق نے نبی کریم ﷺ کی طرف سے ستر حج ادا فرمائے۔ (۱)

☆..... نفل حج کے علاوہ فرض حج کا ثواب کسی کو پہنچانا صحیح نہیں ہے۔ (۲)

= عارضہ . (الفتاویٰ التاتاریخانیہ : (۳۷۲/۲) کتاب الحج ، الفصل الخامس : فیما یحرم علی المحرم بسبب إحرامه وما لا یحرم ، نوع منه فی لبس المخیط ، ط : قدیمی )  
= الفتاویٰ الہندیہ : ( ۲۲۴/۱ ) کتاب المناسک ، الباب الرابع فیما یفعله المحرم بعد الإحرام ، ط : رشیدیہ .

(۱) ألا ترى أن ابن عمر كان يعتمر عنه صلى الله عليه وسلم عمراً بعد موته من غير وصية ، وحج ابن الموفق وهو في طبقة الجنيد عنه سبعين حجة ..... ( الشامية مع الدر : ( ۲۲۴/۲ ) كتاب الجنائز ، مطلب في إهداء ثواب القراءة للنبي صلى الله عليه وسلم ، ط : سعيد )  
= الأصل أن كل من أتى بعبادة ماله جعل ثوابها لغيره ..... ( قوله : لغيره ) ..... قلت : وشمل إطلاق الغير النبي صلى الله عليه وسلم ، ولم أر من صرح بذلك من أئمتنا ، وفيه نزاع طويل لغيرهم ، والذي رجحه الإمام السبكي وعامة المتأخرين منهم الجواز ..... ( الدر مع الرد : ( ۵۹۲/۲ ) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط : سعيد )

(۲) وفي البحر بحثاً أن إطلاقهم شامل للبريضة لكن لا يعود الفرض في ذمته ؛ لأن عدم الثواب لا يستلزم عدم السقوط عن ذمته على أن الثواب لا ينعقد كما علمت ..... وقيل لا يجوز في الفرائض ..... ( الشامية : ( ۵۹۵/۲ ) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : في إهداء ثواب الأعمال للغير ، ط : سعيد )

= و ظاهر إطلاقهم يقتضي أنه لا فرق بين الفرائض والنفل فإذا صلى فريضة وجعل ثوابها لغيره =

☆..... بار بار نفل حج کرنے والوں کو چاہیے کہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے بھی نفل حج کیا کریں۔

## نجاست لگی تھی

اگر فرض ، واجب یا نفل طواف کرتے وقت بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہوئی تھی تو کچھ واجب نہ ہوگا لیکن مکروہ ہے۔ (۱)

نجاست لگی ہو طواف کے دوران بدن یا کپڑے پر ”طواف کے دوران بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہو“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

## نذر

☆..... حج یا عمرہ کی نذر کرنے سے بھی حج یا عمرہ واجب ہو جاتا ہے، مثلاً کسی نے کہا کہ ”اللہ تعالیٰ کے واسطے مجھ پر حج ہے“ یا صرف یہ کہا ”مجھ پر حج ہے“ تو ان الفاظ سے نذر ہو جائے گی، پورا کرنا واجب ہوگا۔

اگر کسی نے کہا ”اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس مرض سے شفاء دی یا میرے فلاں مریض کو شفاء دی تو مجھ پر حج یا عمرہ ہے“ تو شفاء ہونے پر حج یا عمرہ جس کی بھی نذر مانی = فیانہ یصح لكن لا يعود الفرض في ذمته ؛ لأن عدم الثواب لا يستلزم عدم السقوط عن ذمته ولم أره منقولا . ( البحر الرائق : ( ۶۰/۳ ) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط : سعيد )

= منحة الخالق على البحر : ( ۶۰/۳ ) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط : سعيد )  
(۳) الثاني قيل الطهارة عن النجاسة الحقيقية ( أي سواء في الثياب الملبوسة أو الأعضاء البدنية وفي معناها الأجزاء الأرضية عند بعضهم ) والأكثر على أنه سنة ..... فلو طاف وعليه قدر مايورى العورة طاهر والباقي نجس جاز ( أي ولا يلزمه شيء إلا أنه يكره له ذلك وقيل عليه دم ) . ( مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : ( ص : ۲۱۴ ) باب أنواع الأظوفة وأحكامها ، فصل في واجبات الطواف ، الثاني الطهارة عن النجاسة الحقيقية ، ط : مكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة )  
= غنية الناسك : ( ص : ۱۱۲ ) باب في ماهية الطواف وأنواعه فصل في واجبات الطواف ، ط : إدارة القرآن .

= البحر العميق : ( ۱۱۳۵/۲ ) الباب العاشر في دخول مكة وفي الطواف والسعى ، فصل في بيان أنواع الأظوفة ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكيّة .

ہو اسے پورا کرنا واجب ہوگا۔ (۱)

جس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے استطاعت ہونے کی صورت میں حج کرنا فرض ہو جاتا ہے اسی طرح اگر کوئی شخص حج کی نذر مانے تو وہ بھی واجب ہو جاتا ہے اور اس شخص پر حج کرنا ضروری ہو جاتا ہے، یہی حال تمام عبادات کا ہے، وہ اگرچہ خود واجب نہ ہوں مگر نذر ماننے سے واجب ہو جاتی ہیں۔ (۲)

☆ حج فرض اور حج نذر دونوں ایک ہی طرح ادا کئے جاتے ہیں۔

## نذر کا طواف ناپاکی کی حالت میں کیا

اگر کسی نے طواف کرنے کی نذر مانی تو طواف کرنا واجب ہوگا، اگر جنابت،

(۱) إذا قال لله على حجة أو قال : على حجة يلزمه الوفاء سواء كان النذر مطلقاً أو معلقاً بشرط بأن قال : إن قدم غائبی أو أن شفى الله مريضی فعلى حجة مثلاً أو عمرة لزمه ما عین لكن لزومه عند وجود الشرط (أى إذا كان معلقاً) . (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : ص : ۶۵۷) باب النذر بالحج والعمرة ، ط : مكتبة إمدادية مكة المكرمة

غنية الناسك : ( ص : ۳۷۷) باب النذر بالحج والعمرة ، فصل : فى النذر الصريح ، ط : إدارة القرآن .  
الفتاوى التاتارخانية : ( ۲/ ۲۴۳) كتاب الحج ، الفصل الثامن عشر فى التزام الحج ، ط : قديمى .  
(۲) ومن نذر نذراً مطلقاً أو معلقاً بشرط وكان من جنسه واجب أى فرض ..... وهو عبادة مقصودة ..... و وجد الشرط المعلق به لزم الناذر لحديث ” من نذر وسمى فعلية الوفاء بما سمي ” كصوم و صدقة و وقف واعتكاف واعتاق رقبة وحج ولو ماشياً فإنها عبادات مقصودة ، ومن جنسها واجب .  
(الدر مع الرد : ۳/ ۷۳۵) كتاب الايمان ، مطلب : فى أحكام النذر ، ط : سعيد

ثم الحج كما هو واجب بإيجاب الله تعالى ابتداء على من استجمع شرائط الوجوب وهو حجة الإسلام فقد يجب بإيجاب الله تعالى لكن بناء على وجود سبب الوجوب من العبد وهو النذر بأن يقول لله على حجة ؛ لأن النذر من اسباب الوجوب فى العبادات والقرب المقصودة ، قال النبى صلى الله عليه وسلم : ” من نذر أن يطيع الله فليطعه ” ، وكذا لو قال على حجة فهذا ..... وسواء كان النذر مطلقاً أو معلقاً بشرط بأن يقول لله على أن أحج حتى يلزمه الوفاء به إذا وجد الشرط ولا يخرج عنه بالكفارة فى ظاهر الرواية عن أبى حنيفة . (بدائع الصنائع : ۲/ ۲۲۳) كتاب الحج ، فصل : ثم الحج كما هو واجب بإيجاب الله تعالى ، ط : سعيد  
الهنديّة : ( ۱/ ۲۶۲) كتاب المناسك ، الباب السابع عشر : فى النذر بالحج ، ط : رشيديه .

حيض یا نفاس کی حالت میں نذر کا طواف کیا جائے گا تو جرمانہ میں ایک دم دینا حدود حرم میں لازم ہوگا، اور پاکی کی حالت میں طواف دوبارہ کرنے سے دم معاف ہو جائے گا۔ (۱)

## نظر

طواف کے دوران مسجد کی جگہ پر نظر رکھنا مستحب ہے، بیت اللہ کی طرف یا کسی دوسری طرف نظر کرنا مستحب کے خلاف ہے۔ (۲)

## نعرہ لگانا

حج جیسے عظیم اور مقدس فریضہ کو ادا کرنے کے لئے جانے والوں کو نعروں کے

(۱) الواجب دم على محرم بالغ ..... ولو ناسياً ..... (أو طاف للقدم) لوجوبه بالشروع أو للصدر جنباً) أو حائضاً أو للفرض محدثاً ..... إن لم يعده . (قوله : لوجوبه بالشروع) أشار إلى أن الحكم كذلك فى كل طواف هو تطوع فيجب الدم لو طافه جنباً والصدقة لو محدثاً ..... أفاد أن الكفارة تجب بترك الواجب الإصطلاحى بلا فرق بين الأقوى والأضعف ..... (قوله : إن لم يعده) أى الطواف الشامل للقدم والصدر والفرض ، فإن أعاده فلا شيء عليه ، فإنه متى طاف أى طواف مع أى حدث ثم أعاده سقط موجه ..... (الدر مع الرد : ۲/ ۵۵۰ ، ۵۵۲) كتاب الحج ، باب الجنائيات ، ط : سعيد  
الهنديّة : ( ۱/ ۲۶۲ ، ۲۷۷) كتاب المناسك ، الباب الثامن : فى الجنائيات ، الفصل الخامس فى الطواف والسعى والرمل ورمى الجمار ، ط : رشيديه .

غنية الناسك : ( ص : ۲۷۵ ، ۲۷۶) باب الجنائيات ، الفصل السابع فى ترك الواجب فى أفعال الحج ، المطلب الثانى : فى ترك الواجب فى طواف القدوم ، ط : إدارة القرآن .  
(۲) وليس شئ من الطواف يصح مع استقبال البيت إلا هذا فى ابتداء الطواف فقط ، فيقع استقباله قبالة الحجر لا غير ، وهو غير الاستقبال عبد لقاء الحجر قبل ابتداء الطواف فإنه مستحب بلا خلاف . (غنية الناسك : ( ص : ۱۰۰ ، ۱۰۱) باب دخول مكة وحرمةها ، فصل : فى صفة الابتداء بالحجر الأسود ، ط : إدارة القرآن )

الدر مع الرد : ( ۲/ ۲۹۴) كتاب الحج ، مطلب فى دخول مكة ، ط : سعيد .  
إرشاد السارى : ( ص : ۲۱۶) باب أنواع الأطوفة ، فصل : فى واجبات الطواف ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

ساتھ رخصت کرنا ایک نمائش ہے، قرآن و سنت سے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے اس کو ترک کرنا ضروری ہے۔ (۱)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم حاجی سے ملو تو اُسے سلام کرو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس کے گھر پہنچنے سے پہلے پہلے اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کراؤ، کیونکہ وہ بخشا بخشتا آیا ہے۔ (۲) اس سے معلوم ہوا کہ حج کر کے واپس آنے والے کے ساتھ وطن کے لوگوں کو تین کام کرنے چاہئیں:

(۱)..... اس کا استقبال کرنا یعنی کچھ فاصلہ سے لینے کے لئے جانا۔

(۲)..... سلام اور مصافحہ کے بعد اس کو دعا دینا کہ اللہ تعالیٰ تمہارا حج قبول

فرمائے۔

(۳)..... اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرانا۔

(۱) (البدعة) ما أحدث علی خلاف الحق الملتقى عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم أو عمل أو حال بنوع شبهة واستحسان، وجعل دینا قویماً وصراطاً مستقیماً. (شامی: ۵۲۰/۱) کتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعید

البدعة: هی الأمر المحدث الذی لم یکن علیہ الصحابة والتابعون، ولم یکن مما اقتضاه الدلیل الشرعی. (قواعد الفقه: (ص: ۲۰۴) الرسالة الرابعة، التعریفات الفقهیة، ط: الصدف پبلشرز) عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منه فهو رد“. (مشکوٰۃ المصابیح: (ص: ۲۷) باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الأول، ط: قدیمی)

(۲) عن ابن عمر قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إذا لقیتم الحاج فسلم علیہ وصافحه ومروہ أن یستغفر لک قبل أن یدخل بیته فإنه مغفور له. رواه أحمد (مشکوٰۃ المصابیح: (۲۲۳) کتاب المناسک، الفصل الثالث، ط: قدیمی)

غنیة الناسک: (ص: ۳۸) باب ما ینبغی لمزید الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن. مسند أحمد بن حنبل: (۲/۶۹) رقم الحدیث: ۵۳۷۱، مسند المکثرین من الصحابة، مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، ط: مؤسسه قرطبة قاہرہ.

اس کی ایک بہتر صورت یہ ہے کہ اسٹیشن پر یا ہستی میں آکر مسجد میں سب دعاء کریں، حاجی دعاء کرائے اور باقی سب آہستہ سے آمین کہیں، اور یہ بھی مناسب ہے کہ ہر شخص کے لئے ملاقات کے وقت علیحدہ علیحدہ مختصر اور جامع الفاظ میں دعاء کرے۔

اپنے اعزہ و اقرباء کو اور دوست و احباب کو خوشی کے موقع پر مبارک باد دینے کی عام ہدایت تو ہے ہی، خاص طور سے حضور ﷺ نے حج کی مبارک باد بھی دی ہے، آنحضرت ﷺ نے حضرت عروہ بن مضر س طائی کو حج کی مبارک باد دی تھی۔ (۱)

## نفاس

☆..... عورت نفاس کی حالت میں بھی احرام باندھ سکتی ہے، مگر اس حالت

میں نماز نہ پڑھے۔ (۲)

(۱) عن عروہ بن مضر س الطائی أنه أتى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجمع قبل أن یفیض فلما نظر إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: یا رسول اللہ طویت الجبلین ولقیتم شدة: فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من أدرك إفاضتنا أدرك الحج، وزاد عبد اللہ بن أحمد فی حدیثہ عن زحمویہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أفرح روعک ”من أدرك إفاضتنا هذه أدرك الحج“. (المعجم الکبیر للطبرانی: (۱۵۰/۱، ۱۵۱) رقم الحدیث: ۳۸۱، عروہ بن مضر س بن الحارثہ بن لام الطائی، ط: مکتبہ ابن تیمیہ.

(۲) من شاء الإحرام..... توضاً وغسله أحبّ وهو للنظافة لا للطهارة فیحب بحاء مهملة فی حق حائض و نفساء أى قبل انقطاع دمهما بقرینة التفریع إذ بعد الانقطاع یكون طهارة ونظافة. (الدر مع الرد: (۲/۲۸۰) کتاب الحج، فصل فی الإحرام.

فعن هذا قال القهستانی: فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت وشهدت جمیع المناسک إلا الطواف والسعی. (رد المحتار علی الدر المختار: (۲/۵۲۸) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعید) بدائع الصنائع: (۲/۱۳۳، ۱۳۴) کتاب الحج، فصل فی بیان سنن الحج و بیان الترتیب فی أفعاله من الفرائض، ط: سعید.

تنقیح الحامدیة: (۱/۱۳) کتاب الحج، ط: حقانیہ. ثم ذکر أحكامه بقوله: (یمنع لصلاة) مطلقاً ولو سجدة شکر. (الدر مع الرد: (۱/۲۹۰، ۲۹۱) کتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعید.

☆..... نفاس کی حالت میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے، اس لئے عورت وضو یا غسل کر کے قبلہ رو بیٹھ کر حج یا عمرہ کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھے، نماز نہ پڑھے، احرام میں داخل ہو جائے گی اور مکہ مکرمہ میں جا کر اپنی رہائش گاہ یا ہوٹل میں رہے، حرم میں نہ جائے، جب پاک ہو جائے غسل کر کے پھر حرم میں جائے اور طواف وغیرہ جو بھی کرنا ہے کرے۔ (۱)

## نفاس کی حالت میں سعی کی

”حیض کی حالت میں سعی کی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۴۶)

## نفاس کی حالت میں طواف زیارت کیا

”جنابت کی حالت میں طواف زیارت کیا“ (۱/۳۱۵) اور ”جنابت کی حالت میں طواف زیارت کیا“ عنوانات کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۴۶)

## نفاس کی حالت میں طواف کیا

”طواف، جنابت کی حالت میں کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳/۵۵)

(۱) من شاء الإحرام ..... توضأ وغسله أحبّ وهو للنفاسة لا للطهارة فيحب بقاء مهملة في حق حائض و نفساء أى قبل انقطاع دمهما بقربة التفریع إذ بعد الانقطاع يكون طهارة ونفاسة . (الدر مع الرد : ۲/۲۸۰) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام .

ففعن هذا قال القهستانی : فلو حاض قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت وشهدت جميع المناسك إلا الطواف والسعی . (رد المحتار على الدر المختار : ۲/۵۲۸) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط : سعيد

فبدائع الصنائع : (۲/۱۲۳ ، ۱۲۴) كتاب الحج ، فصل فى بيان سنن الحج وبيان الترتيب فى أفعاله من الفرائض ، ط : سعيد .

تنقيح الحامدية : (۱/۱۴) كتاب الحج ، ط : حقايقه .  
ثم ذكر أحكامه بقوله : (يمنع لصلاة) مطلقاً ولو سجدة شكر . (الدر مع الرد : ۱/۲۹۰ ، ۲۹۱) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط : سعيد .

## نفاس کی حالت میں عمرہ کیا

”حیض کی حالت میں عمرہ کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۴۷)

## نفل بھول کر دوسرا طواف شروع کر دیا

”واجب الطواف نماز بھول کر دوسرا طواف شروع کر دیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

## نفل حج کی نیت سے حج کرنا

اگر کسی پر حج فرض نہیں تھا (مثلاً کوئی شخص ملازمت کی غرض سے سعودی عرب گیا ہوا ہے یا کسی غریب کو کوئی مالدار اپنے ساتھ اپنے خرچہ سے حج کے لئے لے گیا) اس لئے اس نے نفل حج کی نیت سے حج کیا تو اس سے فرض حج ادا نہیں ہوگا اگر بعد میں استطاعت ہونے کی وجہ سے حج فرض ہوگا تو دوبارہ حج کرنا لازم ہوگا، ہاں اگر مطلق حج کی نیت سے حج کیا ہے، فرض یا نفل کی خاص نیت نہیں کی، اس صورت میں فرض حج ادا ہو جائے گا، بعد میں استطاعت ہونے کی صورت میں دوبارہ حج کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

## نفل طواف کا چکر چھوڑ دیا

اگر نفل طواف یا طواف صدر اور طواف قدوم میں چار چکر یا اس سے

(۱) ولو أحرم بالحج أى مطلقاً ولم ينو فرضاً ولا تطوعاً فهو فرض : لأن المطلق ينصرف إلى الكامل، فإن كان عليه حجة الإسلام يقع عنها استحساناً بالاتفاق فى ظاهر المذهب ..... ولو نوى أى الحج عن الغير أو السندر أو النفل أو التطوع كان أى حجه عما ينو أى مما عين له وإن لم يحج للفرض أى لحجة الإسلام بعد كذا ذكره غير واحد ، وهو الصحيح المعتمد المنقول الصريح عن أبى حنيفة وأبى يوسف من أنه لا يتأدى الفرض بنية النفل فى هذا الباب ..... (إرشاد السارى : ص : ۱۵۱ ، ۱۵۲) باب الإحرام ، فصل فى النية المطلقة والمقيدة ، ط : المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة  
غنية الناسك : (ص : ۸۰) باب الإحرام ، فصل فى نية الإحرام ، مطلب فى إيهام النية وإطلاقها ، ط : إدارة القرآن .

البحر العميق : (۲/۲۹۳) الباب السابع فى الإحرام ، الفصل السادس فى إطلاق الإحرام ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكيّة .

زیادہ چھوڑ دیئے تو اس پر دم لازم ہوگا، اور اگر چار چکر سے کم مثلاً ایک یا دو یا تین چکر چھوڑ دیئے تو ہر چکر کے بدلے میں ایک صدقہ فطر کے برابر رقم وغیرہ صدقہ کرنا لازم ہوگا، اور یہ صدقہ حدود حرم اور غیر حدود حرم کے فقراء میں سے کسی کو بھی دے سکتا ہے۔ (۱)

## نفلی حج افضل ہے یا صدقہ؟

فرض حج ادا کرنے کے بعد فقراء و مساکین پر مال کو خرچ کرنا نفلی حج سے افضل اور بہتر ہے، خاص کر جہاں فقراء کو ضرورت زیادہ ہو۔ (۲)

(۱) لو ترک أكثر أسواط الصدر لزمه دم، وفي الأقل لكل شوط صدقة. (شامی: ۲/۴۹۶)  
 کتاب الحج، فصل: فی الإحرام، قبیل: مطلب فی الطواف القدوم، ط: سعید  
 وإن ترک من طواف الصدر أربعة أسواط كان عليه الدم؛ لأن ترک الأكثر ترک الكل، وإن ترک الأقل كان عليه صدقة. (قاضی خان علی ہامش الہندیہ: ۱/۳۰۰) کتاب الحج، فصل فی کیفیت أداء الحج، الواجبات التي يجب بها الدم على الحاج خمسة، ط: رشیدیہ  
 ولو تركه كله أو أكثره ..... فعليه شاة إن لم يرجع ..... وإن ترك أقله فعليه لكل شوط صدقة. (غنية الناسك: (ص: ۲۷۵) باب الجنایات، الفصل السابع فی ترک الواجب .....  
 المطلب الثاني: فی ترک الواجب فی طواف الصدر، ط: إدارة القرآن  
 لباب المناسك مع شرحه (إرشاد الساری: (ص: ۴۴۰) باب: فی جزاء الجنایات و كفارتها، فصل: كل صدقة تجب فی الطواف، ط: بیروت، و: (ص: ۵۶۵، ۵۶۶) ط:  
 الإمدادیة مگة المکرمة.

(۲) مسئلة: إذا حج عن فرضه فالصدقة أفضل من الحج، أى على ما هو المختار كما فى التجنيس و المزيّد و منية المفتى وغيرهما، ولعل تلك الصدقة محمولة على إعطاء الفقير الموصوف بغاية الفاقة أو فى حالة المجاعة ..... (إرشاد الساری: (ص: ۶۷۴) باب المتفرقات، ط: المكتبة الإمدادیة، مگة المکرمة)

الفتاوى التاتارخانية: (۲/۴۲۸، ۴۲۹) کتاب الحج، الفصل العشرون فی المتفرقات، ط: قديمی.

رد المحتار على الدر المختار: (۲/۶۲۱) کتاب الحج، فروع، ط: سعید.

## نفلی حج اور لوگوں کے حقوق

اگر کسی آدمی کے ذمہ میں دوسروں کے حقوق باقی ہیں تو نفلی حج سے پہلے دوسروں کے حقوق ادا کرنا کہیں زیادہ بہتر ہے۔ (۱)

## نفلی حج کرانے سے رقم مدرسہ میں دینا بہتر ہے

اگر میت پر حج فرض نہیں تھا اور اس کو ثواب پہنچانے کے لئے حج بدل کرانا چاہتے ہیں تو اس صورت میں حج بدل کرانے سے وہ رقم دینی مدرسہ اور مکتب میں دینا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ (۲)

## نفلی حج کرانے کی شرائط

کسی کی طرف سے نفلی حج ادا کرانے کے لئے شرط یہ ہے کہ حج بدل کرنے

(۱) يكره الخروج إلى العدو والحج لمن عليه الدين، وإن لم يكن عنده مال لم يخرج مالم يقض دينه إلا بإذن الغرماء ..... حج الفرض أولى من طاعة الوالدين وطاعتهم أولى من الحج النفل .....  
 (الفتاوى التاتارخانية: (۲/۴۲۹) کتاب الحج، الفصل العشرون: فی المتفرقات، ط: قديمی)  
 إرشاد الساری: (ص: ۹) مقدمة فی آداب مرید الحج، فصل، ط: المكتبة الإمدادیة، مگة المکرمة.

غنية الناسك: (ص: ۳۴، ۳۵) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن.

(۲) مسئلة: إذا حج عن فرضه فالصدقة أفضل من الحج، أى على ما هو المختار كما فى التجنيس و المزيّد و منية المفتى وغيرهما، ولعل تلك الصدقة محمولة على إعطاء الفقير الموصوف بغاية الفاقة أو فى حالة المجاعة ..... (إرشاد الساری: (ص: ۶۷۴) باب المتفرقات، ط: المكتبة الإمدادیة، مگة المکرمة)

الفتاوى التاتارخانية: (۲/۴۲۸، ۴۲۹) کتاب الحج، الفصل العشرون فی المتفرقات، ط: قديمی.

رد المحتار على الدر المختار: (۲/۶۲۱) کتاب الحج، فروع، ط: سعید.

اور کرانے والے دونوں مسلمان ہوں، اور حج بدل کرنے والا عاقل اور صاحب شعور ہو اور حج کی اجرت نہ لی گئی ہو۔ (۱)

## نفلی سعی

نفلی طواف تو ہوتا ہے لیکن نفلی سعی نہیں ہوتی۔ (۲)

## نفلی طواف

نفلی طواف زندہ اور مردہ دونوں کے لئے کرنا جائز ہے۔ (۳)

(۱) وهذه الشرائط كلها فى الحج الفرض وأما فى الحج النفل فلا يشترط فيه شيء من هذه الشرائط غالباً أى فى أكثر المسائل إلا الإسلام والعقل والتمييز ..... والنية ..... وينبغى أن يكون منها أى من الشرائط عدم الاستئجار أى لما سبق من أنه لا يجوز الإجارة فى العبادة ..... (إرشاد السارى: (ص: ۶۳۷) باب الإحجاج عن الغير، فصل فى شرائط جواب الإحجاج، ط: المكتبة الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۳۳۶) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، تنمہ، ط: إدارة القرآن.

رد المحتار على الدر المختار: (۲/۶۰۱) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: شروط الحج عن الغير عشرون، ط: سعيد.

(۲) ويطوف بالبيت كلما بدا له أى ظهر له قصد وإرادة؛ لأنه عبادة مستقلة وإكثاره بالإجماع مستحب ..... بلا رمل ولا اضطباع لإختصاصهما بطواف بعده سعی ..... ولا سعی بعده أى بعد طواف النفل؛ لأن السعى إنما هو من واجبات الحج والعمرة ولا تعلق له بالطواف إلا أنه لا يصح إلا بعد الطواف ..... (إرشاد السارى: (ص: ۲۵۷) باب السعى بين الصفا والمروة، فصل: إذا فرغ من السعى ..... ط: المكتبة الإمدادية، مكة المكرمة)

ويطوف بالبيت ما بدا له بلا رمل، ولا اضطباع، ولا سعی بعده؛ لأن التنفل بالسعى غير مشروع. (غنية الناسك: (ص: ۱۳۷) باب السعى بين الصفا والمروة، فصل: فيما ينبغى الاعتناء به بعد الفراغ من السعى أيام مقامه بمكة، ط: إدارة القرآن)

البحر العميق: (۳/۱۳۰) الباب العاشر فى دخول مكة وفى الطواف والسعى، فصل: بعد الفراغ من السعى، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

(۳) الأصل أن كل من أتى بعبادة ما له جعل ثوابها لغيره ..... (قوله: بعبادة ما) أى سواء كانت =

## نکاح

احرام کی حالت میں گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول کر کے عقد نکاح کرنا جائز ہے کیونکہ احرام باندھنا عورت کو عقد نکاح کی صلاحیت سے مانع نہیں ہے، البتہ احرام کی حالت میں اور حج میں طواف زیارت سے پہلے ہمبستری کرنا منع ہے۔ (۱)

## نماز طواف

”طواف کے بعد دو رکعت“ عنوان دیکھیں۔ (۱۱۷/۳)

## نماز کے بعد بھی تلبیہ پڑھنا چاہیے

”تلبیہ نماز کے بعد بھی پڑھنا چاہیے“ عنوان دیکھیں۔ (۱۷۹/۱)

## نماز کے دوران اضطباع کرنا

”اضطباع نماز میں کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۴۷/۱)

= صلاة أو صوماً أو صدقة أو قراءة أو ذكراً أو طوافاً أو حجاً أو عمرة ..... (قوله: لغيره) أى من الأحياء والأموات بحر عن البدائع. (الدر مع الرد: (۲/۵۹۵، ۵۹۶) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

إرشاد السارى: (ص: ۶۰۹) باب الحج عن الغير، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

غنية الناسك: (ص: ۳۲۰) باب الحج عن الغير، ط: إدارة القرآن.

(۱) وللمحرم أن يتزوج وأن يزوج ولكن لا يبطأ حتى يخرج من الإحرام. (البحر العميق: (۲/۷۱۰) الباب السابع فى الإحرام، الفصل السابع: ما يحرم على المحرم وما يباح له، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية)

الفتاوى الساتراخانية: (۲/۴۲۹) كتاب الحج، الفصل العشرون فى المتفرقات، ط: قديمى.

مرقاۃ المفاتیح: (۵/۳۸۰، ۳۸۱) باب ما يجنبه، الفصل الأول: مسألة نكاح المحرم، ط: المكتبة الإمدادية ملتان.

## نماز واجب الطواف

”طواف کے بعد دو رکعت“ عنوان دیکھیں۔ (۱۱۷/۳)

## نمازی کے آگے سے گزرنا

☆..... نمازی کے سترہ کے سامنے سے گزرنا جائز ہے، سترہ سے مراد وہ

لکڑی، دیوار، ستون یا رکاوٹ ہے جو اس کے سجدہ کرنے کی جگہ سے آگے ہو۔ (۱)

☆..... جماعت ہو رہی ہو اور امام کے آگے سترہ ہو، تو مقتدیوں کے سامنے

سے گزرنا جائز ہے۔ (۲)

☆..... ”مطاف“ یعنی طواف کرنے کی جگہ میں نمازیوں کے آگے سے

طواف کرتے ہوئے گزرنا جائز ہے، اگرچہ ان کے آگے سترہ نہ ہو۔ (۳)

(۱) ویکرہ المروور بین یدی المصلیٰ إذا لم یکن عنده أى عند المصلی حائل يحول بينه وبين المار نحو السترة أى العصا المركوزة امامه أو الاسطوانة ..... أو نحوهما من شجرة أو آدمی أو دابة أو غیر ذلك فإنه لا يكره المروور بين یدی المصلی إذا كان من وراء الحائل. (الحلبی كبير: (ص: ۳۶۲، ۳۶۷) كراهية الصلوة، فروع فی الخلاصة، ط: سهیل اكیڈمی لاهور)

السترة: هی ما يغرز وينصب أمام المصلی من سوط أو عكازة أو غیر ذلك بقدر ذراع و غلط اصبع. (مجموعة قواعد الفقه: (ص: ۳۱۹) ط: میر محمد كتب خانہ)

☆ شامی: (۲۳۶/۱، ۲۳۷) كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد. (۲) وكفت سترة الإمام لكل أى للمقتدين به كلهم وعليه فلو مر مار فى قبلة الصف فى المسجد الصغير لم يكره إذا كان للإمام سترة. (الدر مع الرد: (۲۳۸/۱) كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد)

☆ الفقه الإسلامی وأدلته: (۵۳/۱) الباب الثانى: الصلاة، الفصل السادس من سنن الصلاة و صفتها ومكروهاتها وأذكارها، المبحث الثانى، سنن الصلاة الخارجة عنها، آراء الفقهاء فى السترة، ط: دار الفكر.

☆ البحر الرائق: (۱۸/۲) باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

(۳) الحنفية قالوا: يجوز لمن يطوف بالبيت أن يمر بين یدی المصلی، وكذا يجوز المروور بين=

☆..... نمازی کے سجدہ کی جگہ سے تقریباً دو صف کی مقدار جگہ چھوڑ کر گزرنا

درست ہے، صرف مسجد الحرام میں ایسے نمازی کے آگے سے گزرنے کی گنجائش ہے

جب مسجد الحرام کے راستوں اور گزرگاہوں میں نماز پڑھی جا رہی ہو، اور لوگ مسجد

میں داخل ہو رہے ہوں یا نکل رہے ہوں۔ (۱)

= یدی المصلی داخل الكعبة وخلف مقام ابراهيم عليه السلام وإن لم یکن بین المصلی والمار سترة. (الفقه على المذاهب الأربعة: (۲۷۳/۱) كتاب الصلاة، حكم المروور بين یدی المصلی، قبیل: مكروهات الصلاة، ط: دار الفكر بیروت)

☆ الفقه الإسلامی وأدلته: (۷۱/۱) الباب الثانى: الصلاة، الفصل السادس: سنن الصلاة و صفتها ومكروهاتها، وأذكارها، المبحث الثانى: سنن الصلاة الخارجة عنها، ط: المروور أمام المصلی فى أثناء الطواف، ط: دار الفكر.

☆ الدر مع الرد: (۲۳۵، ۲۳۶) كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد. (۱) (ومروور مار فى الصحراء أو فى مسجد كبير بموضع سجوده) فى الأصح (أو) مرووره (بين يديه) إلى حائط القبلة (فى) بيت و (مسجد) صغير فإنه كبقعة واحدة (مطلقاً) ولو امرأة أو كلبا ..... وإن أثم المار لحديث البزار ”لو يعلم المار ماذا عليه من الوزر لو وقف أربعين خريفاً“ (فى ذلك) المروور لو بلا حائل ولا ستارة ترفع إذا سجد وتعود إذا قام، ولو كان فرجة فللدخول أن يمر على رقبة من لم يسدها؛ لأنه أسقط حرمة نفسه فتنبه. (الدر المختار مع الرد: (۲۳۳/۱، ۲۳۵، ۲۳۶) كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد)

☆ وتكلموا فى الموضع الذى يكره المروور فيه، والأصح أنه موضع صلاته من قدمه إلى موضع سجوده ..... قال مشايخنا إذا صلى رامياً بصره إلى موضع سجوده فلم يقع بصره عليه لم يكره هو الصحيح ..... هذا حكم الصحراء، فإن كان فى المسجد إن كان بينهما حائل كإنسان أو أسطوانة لا يكره وإن لم يكن بينهما حائل والمسجد صغير كره فى أى مكان كان، والمسجد الكبير كالصحراء. (الفتاوى الهندية: (۱۰۴/۱) كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول فيما يفسدها، ط: رشيدية)

☆ كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۲۷۲/۱) كتاب الصلاة، حكم المروور بين یدی المصلی، قبیل: مكروهات الصلاة، ط: دار الفكر، بیروت.

☆ قال فخر الإسلام إذا صلى رامياً بصره إلى موضع سجوده ولا يقع عليه بصره لا يكره. ومنهم من قال مقدار صفيين أو ثلاثة، ومنهم من قدره بثلاث أذرع، ومنهم من قدره بخمسة أذرع ..... وقال التمرناشى: الأصح إن كان بحال لو صلى صلاة خاشع بصره ولا يقع على المار فلا يكره ..... (البنية شرح الهداية: (۵۱۰/۲) كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية)

☆.....امام اور اکیلے نماز پڑھنے والے آدمی کے سجدہ کرنے کی جگہ کے اندر سے گزرنا جائز نہیں، ہاں اگر کوئی شدید ترین مجبوری ہے مثلاً پیشاب یا پاخانہ کی شدید حاجت ہے یا کوئی شدید بیماری ہے تو اس صورت میں گنجائش ہوگی۔ (۱)

واضح رہے کہ حدیث شریف میں نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت آئی ہے اور اس میں مسجد حرام اور مسجد نبوی کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا، بلکہ اس میں عام طور پر نمازی کے آگے سے گزرنے پر وعید ہے، حدیث شریف میں ہے کہ ”اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان کے گزرنے کا کیا وبال ہے تو ان کے لئے چالیس تک کھڑا رہنا گزرنے کی بنسبت آسان ہو“۔

(۱) (ومرور مار فی الصحراء أو فی مسجد کبیر بموضع سجودہ) فی الأصح (أو) مروره (بین یدیه) إلى حائط القبلة (فی) بیت و (مسجد) صغیر فإنه کبقعة واحدة (مطلقاً) ولو امرأة أو کلباً..... وإن أثم المار لحديث البزار ”لو يعلم المار ماذا علیه من الوزر لوقف أربعين خريفاً“ (فی ذلك) المرور لو بلا حائل ولا ستارة ترفع إذا سجد وتعود إذا قام، ولو كان فرجة فللدخل أن يمر على رقبة من لم يسدها؛ لأنه أسقط حرمة نفسه فتنبه. (الدر المختار مع الرد: ۲۳۴/۱، ۲۳۵، ۲۳۶) کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید

وتکلموا فی الموضع الذی یکره المرور فیہ، والأصح أنه موضع صلاته من قدمه إلى موضع سجودہ..... قال مشایخنا إذا صلی رامياً بصره إلى موضع سجودہ فلم یقع بصره علیه لم یکره هو الصحیح..... هذا حکم الصحراء، فإن کان فی المسجد إن کان بینهما حائل کانسان أو أسطوانة لا یکره وإن لم یکن بینهما حائل والمسجد صغیر کره فی أى مکان کان، والمسجد الکبیر کالصحراء. (الفتاویٰ الهندیة: ۱۰۴/۱) کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الأول فیما یفسدها، ط: رشیدیہ

کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة: (۲۷۲/۱) کتاب الصلاة، حکم المرور بین یدی المصلی، قبیل مکروهات الصلاة، ط: دار الفکر، بیروت.

قال فخر الإسلام إذا صلی رامياً بصره إلى موضع سجودہ ولا یقع علیه بصره لا یکره. ومنهم من قال مقدار صفتین أو ثلاثة، ومنهم من قدره بثلاث أذرع، ومنهم من قدره بخمسة أذرع..... وقال التمرتاشی: الأصح إن کان بحال لو صلی صلاة خاشع بصره ولا یقع علی المار فلا یکره..... (البنایة شرح الهدایة: ۵۱۰/۲) کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیہ

بعض شارحین نے چالیس سے چالیس مہینے اور بعض شارحین نے چالیس سال مراد لئے ہیں۔ (۱)

☆.....بعض لوگ مسجد حرام اور مسجد نبوی میں بے دھڑک نمازیوں کے آگے سے گزرتے ہیں اور اس کو جائز سمجھتے ہیں، ان کا جائز سمجھنا اور گزرنا جائز نہیں ہے کیونکہ حدیث وغیرہ سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

## نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو منع کرنا

مسجد حرام میں نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے والے کو منع نہ کریں خواہ طواف کرنے والا آگے سے گزرے یا طواف نہ کرنے والا آگے سے گزرے۔ (۲)

(۱) عن أبی جہیم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان أن یقف أربعین خیراً له من أن یمرّ بین یدیہ، قال أبو النضر لا ادری قال: اربعین يوماً أو شهراً أو سنة، متفق علیہ (مشکوٰۃ المصابیح: (ص: ۷۴) باب السترة، الفصل الأول، ط: قدیمی) صحیح البخاری: (۷۳/۱) کتاب الصلاة، باب اثم المار بین یدی المصلی، ط: قدیمی. شامی: (۲۳۶/۱) باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید.

(۲) الحنفیة قالوا: یجوز لمن یطوف بالبيت أن یمرّ بین یدی المصلی، و كذلك یجوز المرور بین یدی المصلی داخل الکعبة، وخلف مقام إبراهيم علیہ السلام، وإن لم یکن بین المصلی و المار سترة. (کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة: (۲۷۳/۱) کتاب الصلاة، حکم المرور بین یدی المصلی، قبیل: مکروهات الصلاة، ط: دار الفکر)

المستحب ترک دفع المار..... (مراقی الفلاح: (ص: ۳۶۷) کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، فصل فی مکروهات، فصل: فی اتخاذ السترة و دفع المار بین یدی المصلی، ط: قدیمی) لا یمنع المار داخل الکعبة وخلف المقام وحاشیة المطاف، لما روی أحمد و أبو داود عن المطلب بن أبی وداعة ”أنه رأى النبی ﷺ یصلی ما یلی باب بنی سهم والناس یمرون بین یدیہ ولیس بینهما سترة“ وهو محمول علی الطائفین فیما یظهر؛ لأنّ الطواف صلاة، فصار کمن بین یدیہ صفوف من المصلین، انتهى. ومثله فی البحر العمیق. (شامی: (۲۳۵/۱، ۲۳۶) کتاب الصلاة، بعد مطلب: إذا قرأ تعالیٰ جد بدون ألف لا تفسد، ط: سعید)

## نوا سے کے ساتھ حج پر جانا

نوا سا محرم ہے اس کے ساتھ حج پر جانا جائز ہے۔ (۱)

### نیت

حج کی تینوں قسموں میں دل سے نیت کر لینا کافی ہے، اور زبان سے اپنے اپنے محاورہ میں بھی ادا کر لینا درست ہے، عربی زبان میں کہے تو زیادہ بہتر ہے.....  
☆..... مثلاً حج افراد کی نیت اس طرح کرے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي

ترجمہ: اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں، اسے میرے لئے آسان

فرمائیں اور قبول فرمائیں۔ (۲)

☆..... اور حج قرآن کی نیت اس طرح کرے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهُمَا لِي وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّي

ترجمہ: اے اللہ! میں حج اور عمرہ دونوں کا ارادہ کرتا ہوں، یہ دونوں میرے

(۱) وكذا بنات الأخ والأخت وإن سفلن ..... (الهندية: ۲۷۳/۱) كتاب النكاح، الباب

الثالث: في بيان المحرمات، القسم الأول: المحرمات بالنسب، ط: رشيدية

الدر مع الرد: (۲۸/۲) كتاب النكاح، فصل في المحرمات، ط: سعيد

البحر الرائق: (۹۲/۳) كتاب النكاح، فصل في المحرمات، ط: سعيد

(۲) فيقول بعد السلام بلسانه مطابقاً لجنانة: اللهم إني أريد الحج فيسره لي وتقبله مني، وهذا

مستحب ..... (غنية الناسك: (ص: ۷۳) باب الإحرام، فصل في كيفية الإحرام وصفة التلبية

وشرطها و سائر أحكامها، ط: إدارة القرآن)

مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى: (ص: ۱۳۰، ۱۳۱) باب الإحرام، فصل في

ركعتي الإحرام وأحكامها، كيفية نية الإحرام بعد الصلاة، ط: المكتبة الإمدادية، مكة المكرمة

الفتاوى الهندية: (۲۲۳/۱) كتاب المناسك، الباب الثالث في الإحرام وأما شرطه فالنية

ط: رشيدية

لئے آسان فرمائیے اور قبول فرمائیے۔ (۱)

☆..... اور حج تمتع کی صورت میں پہلے احرام کے وقت اس طرح نیت

کرے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِي وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي

ترجمہ: اے اللہ! میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان

فرمادیں اور قبول فرمائیں۔

اس کے بعد حج کے لئے افراد والی نیت کرے۔ (۲)

☆..... اگر کوئی شخص اپنی مادری زبان میں یہ مضمون ادا کر دے گا تو بھی نیت

صحیح ہو جائے گی۔

☆..... احرام کی نیت دل سے ہونا ضروری ہے، نیت کے الفاظ کو زبان سے

ادا کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ بہتر ہے، جس چیز کا احرام باندھنا ہے اس کی دل میں

نیت کرنی چاہیے: مثلاً ”حج افراد کا احرام باندھتا ہوں“ یا ”قرآن یا تمتع کا احرام

(۱) وصفته أن يحرم بالعمرة والحج معاً من الميقات أو قبله وهو الأفضل ويقول: اللهم إني أريد

العمرة والحج فيسرهما لي وتقبلهما مني ..... ويقدم العمرة على الحج في النية والتلبية والدعاء

استحباً وإن قدم الحج في الذكر جاز. (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى: (ص:

۳۶۱) باب القران، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۰۴) باب القران، فصل في صفة القران المسنون، ط: إدارة القرآن.

الفتاوى الهندية: (۲۳۷/۱) كتاب المناسك، الباب السابع في القران والتمتع، ط: رشيدية.

(۲) التمتع هو أن يحرم بالعمرة من الميقات، فيقول بعد صلاة ركعتي الإحرام: اللهم إني أريد

العمرة فيسره لي وتقبلها مني ..... فإذا جاء يوم التروية يحرم بالحج من الحرم. (مراقى الفلاح

مع حاشية الطحطاوى: (ص: ۷۳۹، ۷۴۰) كتاب الحج، فصل التمتع، ط: قديمي)

غنية الناسك: (ص: ۶۱۵، ۶۱۶) باب التمتع، فصل في كيفية أداء التمتع المسنون،

ط: إدارة القرآن

الدر مع الرد: (۲۸۲/۲) كتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعيد

باندھتا ہوں“ اگر دل سے نیت کر لی اور زبان سے الفاظ ادا نہیں کئے تو بھی نیت ہو جائے گی البتہ اس کے ساتھ زبان سے تلبیہ یا اس کے قائم مقام کوئی ذکر کرنا ضروری ہے ورنہ احرام میں داخل نہ ہوگا۔ (۱)

دل میں حج قرآن کی نیت تھی لیکن احرام باندھتے وقت زبان سے افراد یا تمتع نکل گیا تو جودل میں تھا اس کا اعتبار ہوگا، زبان سے جو الفاظ نکلے ان کا اعتبار نہ ہوگا۔ (۲)

اگر کسی نے صرف احرام باندھ لیا اور حج یا عمرہ کسی چیز کی نیت نہیں کی تو احرام صحیح ہو گیا اور اس کو حج یا عمرہ کے افعال شروع کرنے سے پہلے اختیار ہے اس احرام کو حج کے لئے کر دے یا عمرہ کے لئے۔ (۳)

(۱) وَأَنْ تَكُونَ بِالْقَلْبِ ، فَيَنُويْ بِقَلْبِهِ مَا يَحْرُمُ بِهِ مِنْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ قِرَانٍ أَوْ نَسْكَ مِنْ غَيْرِ تَعْيِينَ . وَأَمَّا التَّلَفُّظُ بِالنِّيَّةِ مَعَ ذَلِكَ فَحَسَنٌ لِيَجْتَمَعَ الْقَلْبُ وَاللِّسَانُ كَمَا قَالَ الْمَشَايخُ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى . ( غنية الناسك : (ص: ۷۸) باب الإحرام ، فصل في نية الإحرام ، ط: إدارة القرآن )

إرشاد الساری : (ص: ۱۴۳) باب الإحرام ، فصل : شرط النية أن تكون بالقلب ، ط: الإمدادية ، مگة المكرمة .

البحر العمیق : (۲/ ۶۵۱) الباب السابع في الإحرام ، الفصل الثاني في صفة الإحرام ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكية .

(۲) وان جرى على لسانه خلاف ما نوى بقلبه فالعبرة بما نوى لا بما جرى . ( مناسك الملا على القاري مع إرشاد الساری : (ص: ۱۴۳) باب الإحرام ، فصل : شرط النية أن تكون بالقلب ، ط: الإمدادية مگة المكرمة )

غنية الناسك : (ص: ۷۸) باب الإحرام ، فصل في نية الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

الفتاوى التاتارخانية : (۲/ ۳۳۳) كتاب الحج ، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج ، ط: قديمي .

(۳) ثم صحة الطواف لا تتوقف على نية نسك أى معين . قال في البحر : وإذا أبهم الإحرام بأن لم يعين مأحرم به جاز وعليه التعيين قبل أن يشرع في الأفعال فإن لم يعين وطاف شوطاً كان للعمرة . ( الدر مع الرد : (۲/ ۴۸۶) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، مطلب فيما يصير به محرماً ، ط: سعيد )

الفتاوى التاتارخانية : (۲/ ۳۳۳) كتاب الحج ، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج ، ط: قديمي .

غنية الناسك : (ص: ۷۹) باب الإحرام ، فصل في نية الإحرام ، مطلب في إبهام النية وإطلاقها ، ط: إدارة القرآن .

اگر حج بدل ہے تو جس کی طرف سے حج کرنا ہے اس کی طرف سے نیت کرے اور زبان سے بھی کہے کہ فلاں کی طرف سے حج کی نیت کی، اور اس کی طرف سے احرام باندھا۔ (۱)

بعض مرتبہ جہاز لیٹ بھی ہو جاتے ہیں، احرام میں رہنا اور احرام کی پابندی کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے، اس لئے گھریا ائر پورٹ پر دو رکعت نفل نماز پڑھ کر احرام کے کپڑے پہن لیں، نیت اور تلبیہ نہ پڑھیں، جہاز میں سوار ہونے کے بعد نیت بھی کریں اور تلبیہ بھی پڑھیں تاکہ احرام کے بعد انتظار اور پابندی وغیرہ کی پریشانی نہ ہو۔ (۲)

(۱) وَإِنْ كَانَ إِحْرَامُهُ عَنْ الْغَيْرِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ عَنْ فَلَانٍ فَيَسِرْهُ لِي وَتَقْبَلْهُ مِنِّي عَنْهُ ، ثُمَّ لِيَسِرْ عَنْهُ بِقَلْبِهِ ، وَيَقُولُ بِلِسَانِهِ : نَوَيْتُ الْحَجَّ عَنْ فَلَانٍ وَأَحْرَمْتُ بِهِ عَنْهُ : لِيَبْكُ اللَّهُمَّ ..... ثُمَّ يَقُولُ : لِيَبْكُ بِحُجَّةٍ عَنْ فَلَانٍ أَوْ يَقُولُهُ قَبْلَ التَّلْبِيَةِ كَمَا مَرَّ ، وَشَرَطُ النِّيَّةِ عَنْهُ ثُمَّ إِنْ شَاءَ ذَكَرَهُ فِي التَّلْبِيَةِ وَالِدَعَاءِ وَإِنْ شَاءَ اكْتَفَى بِالنِّيَّةِ عَنْهُ . ( غنية الناسك : (ص: ۷۴) باب الإحرام ، فصل في كيفية الإحرام ، ..... ، ط: إدارة القرآن )

إرشاد الساری : (ص: ۱۴۲) باب الإحرام ، فصل في ركعتي الإحرام بعد الصلاة ، كيفية نية الإحرام بعد الصلاة ، ط: المكتبة الإمدادية ، مگة المكرمة .

الفقه الإسلامي وأدلته : (۳/ ۱۲۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأول : أحكام الحج والعمرة ، المبحث الخامس : أركان الحج والعمرة ، المطلب الأول : الإحرام ، أولاً : ما يصير به الشخص محرماً ، ط: دار الفكر بيروت .

(۲) ثم يحرم إذا سلم عقيب صلاته وهو جالس مستقبل القبلة في مكانه ، فإن أحرم بعد ما قام أو سار ، أو استوت به راحلته قائمة جاز ، ولكن الأول أفضل . ( غنية الناسك : (ص: ۷۳) باب الإحرام ، فصل في كيفية الإحرام ، ط: إدارة القرآن )

الفتاوى التاتارخانية : (۲/ ۳۳۵) كتاب الحج ، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج ، ط: قديمي .

إرشاد الساری : (ص: ۱۴۲) باب الإحرام ، فصل في ركعتي الإحرام وأحكامها ، ط: المكتبة الإمدادية ، مگة المكرمة .

## نیت سے پہلے سر ڈھانکنا

احرام کی نیت کرنے سے پہلے احرام کے کپڑے پہن کر سر ڈھانک کر نفل پڑھنا جائز ہے، البتہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سر کھول کر نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔ (۱)

## نیت طواف

”طواف کی نیت“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۵/۳)

## نیفہ

احرام کی چادر/لنگی میں نیفہ موڑ کر کمر بند ڈال کر باندھنا مکروہ ہے۔ (۲)

## نیکر

مردوں کے لئے احرام کی حالت میں نیچے نیکر پہننا جائز نہیں ہے، اگر ایک

(۱) ثم یسن أن یصلی رکعتین بعد اللبس ینوی بها سنة الإحرام لیحرز فضیلة السنة ..... ثم یحرم إذا سلم عقبی صلاته وهو جالس مستقبل القبلة فی مكانه ..... ( غنیة الناسک : (ص: ۷۳) باب الإحرام ، فصل : فی کیفیة الإحرام ، ط: إدارة القرآن )  
(۲) إرشاد الساری : (ص: ۱۴۰) باب الإحرام ، فصل فی رکعتی الإحرام ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة

(۱) الدر مع الرد : (۲/۴۸۲) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، ط: سعید .  
(۲) والأفضل أن لا یكون فیہ خیاطة أصلاً ، وإن زر أحدهما ، أو خلله بخلال أو میله أو عقد بأن ربط طرفه بطرفه الآخر ، أو شده علی نفسه بحبل ونحوه أساء ولا شیء علیہ ، وإنما أساء لشبهة حینئذ بالمخیط من جهة أنه لا یحتاج إلى حفظه بخلاف شد الهمیان فی وسطه فإنه لا بأس به . ( غنیة الناسک : (ص: ۷۱ ، ۷۲) باب الإحرام ، فصل فیما ینبغی لمزید الإحرام ، ط: إدارة القرآن )  
(۳) إرشاد الساری : (ص: ۱۶۹ ، ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل فی مکروهاته ، ط: المكتبة الإمدادیة ، مکة المکرمة .

(۴) البحر العمیق : (۲/۶۳۵) الباب السابع : فی الإحرام ، الفصل الأول : مقدمات الإحرام ، ط: مؤسسة الریان ، المكتبة المکیة .

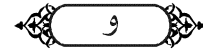
دن یا ایک رات پہنے رہے گا تو دم دینا لازم ہوگا، اس سے کم میں صدقہ دینا واجب ہوگا۔ (۱)

## نیکی ہر قدم پر

”حاجی کا قدم“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۸/۲)

(۱) إذا لبس المحرم المخیط ( أى الملبوس المعمول علی قدر البدن أو قدر عضو منه بحیث یحیط به سواء كان بخیاطة أو نسج أو لصق أو غیر ذلک ، وكذا حکم تغطية بعض الأعضاء بالمخیط أو غیره ) علی وجه المعتاد فعلیہ الجزاء ..... فإذا لبس مخیطاً یوماً كاملاً أو لیلةً كاملاً فعلیہ دم وفی أقل من یوم أو لیلة صدقة وكذا الو لبس ساعة ، وفی أقل من ساعة قبضة ولو لبسه أياماً فعلیہ دم واحد . (إرشاد الساری : (ص: ۴۲۴ ، ۴۲۵ ، ۴۲۶ ، ۴۲۷) باب الجنایات ، النوع الأول فی حکم اللبس ، ط: الإمدادیة ، مکة المکرمة )  
(۲) غنیة الناسک : (ص: ۲۵۰) باب الجنایات ، الفصل الثانی : فی لبس المخیط ، ط: إدارة القرآن .

(۳) الفتاوی الناتارخانیة : (۲/۳۷۰) الفصل الخامس : فیما یحرم علی المحرم بسبب إحرامه ومالا یحرم ، نوع منه فی لبس المخیط ، ط: قدیمی .



## واجبات چھوڑنا عذر کی وجہ سے

”عذر کی وجہ سے سنن و واجبات چھوڑنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۵۵/۳)

## واجبات حج

”حج کے واجبات“ عنوان دیکھیں۔ (۲۰۹/۲)

## واجبات عمرہ

”عمرہ کے واجبات“ عنوان دیکھیں۔ (۲۱۸/۳)

## واجبات کا حکم

واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی واجب رہ جائے گا تو حج ادا ہو جائے گا، خواہ قصداً رہ گیا ہو یا بھول کر، لیکن اس کی جزاء لازم ہوگی، خواہ دم کی صورت میں ہو یا صدقہ کی صورت میں، البتہ اگر کوئی فعل کسی معتبر عذر کی وجہ سے رہ گیا ہو تو دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

## واجب الطواف کی نماز ایک ساتھ پڑھنا

”متعدد طواف کی ایک ساتھ نفل پڑھنا“ عنوان دیکھیں۔ (۳۲/۴)

(۱) وحکم الواجبات لزوم الجزاء أى الدم كما فى نسخة صحيحة بترك واحد منها وهو أحسن من قوله بتركها فى الكبير وجواز الحج أى حجّه معه سواء تركه عمدًا أو سهوًا وكذا خطأ أو نسيانًا جاهلاً أو عالمًا لكن العائد أى إذا كان عالمًا آثم أى بتركه ..... وترك الواجب أى جنسه بعذر أى معتبر شرعاً، قال فى البدائع: إنّ الواجبات كلّها أى فضلاً عن بعضها أو المعنى كلاً منها إن تركها لعذر لا شئى عليه؛ لأنّ الضرورات تبيح المحظورات. (إرشاد السارى: (ص: ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱) باب فرائض الحج و واجباته و سننه ومستحباته ومكروهاته، فصل فى واجبات الحج، ط: المكتبة الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۶) باب فرائض الحج و واجباته، فصل فى واجباته، ط: إدارة القرآن.

## واجب الطواف نماز بھول کر دوسرا طواف شروع کر دیا

اگر طواف کرنے کے بعد دو رکعت واجب الطواف پڑھنا بھول گیا اور دوسرا طواف شروع کر دیا، اگر دوسرے طواف کا ایک چکر پورا ہونے سے پہلے پہلے یاد آجائے تو اس طواف کو چھوڑ کر پہلے دو رکعت واجب الطواف پڑھ لے، اور اگر ایک چکر پورا ہونے کے بعد یاد آئے تو یہ طواف پورا کرے، اس کے بعد دو رکعت واجب الطواف پہلے طواف کے پڑھے پھر اس کے بعد دو رکعت دوسرے طواف کے پڑھے۔ (۱)

## واجب ترک کر دیا

اگر کسی محرم نے عذر کی وجہ سے واجب ترک کر دیا تو جزاء دینی لازم نہیں ہوتی اور اگر عذر کے بغیر ترک کر دیا تو جزاء واجب ہوتی ہے۔ (۲)

(۱) طاف أى كاملاً ونسى ركعتي الطواف ..... فلم يتذكر إلا بعد شروعه فى طواف آخر ..... فإن كان التذكر قبل تمام شوط رفضه أى تركه وقطعه لتحصيل سنة الموالاة وبعد إتمامه أى إتمام شوطه الذى بمنزلة ركعة لأى لا يرفضه بل يتم طوافه الذى شرع فيه أى كما لو تذكر بعد شوطين بالأولى وعليه لكل أسبوع ركعتان أى اتفاقاً إذ لا يندرج أحدهما فى الآخر ولو اتصلا صورة. (إرشاد السارى: (ص: ۲۳۵) باب أنواع الأطوبة وأحكامها، فصل فى مسائل شتى عن الطواف، ط: المكتبة الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۱۷، ۱۱۸) باب فى ماهية الطواف وأنواعه ..... فصل: ومن الواجبات ركعتا الطواف، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية.

الدر مع الرد: (۲/۲۹۹) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، ط: سعيد.

(۲) وحكم الواجبات لزوم الجزاء ..... بترك واحد منها، وهو أحسن من قوله: ”بتركها“ فى ”الكبير“ ..... ويستثنى من هذا الكلى وهو لزوم الجزاء بترك كل واجب ..... ترك الواجب أى جنسه بعذر أى معتبر شرعاً. قال فى البدائع: إن الواجبات كلها ..... إن تركها لعذر لا شئى عليه؛ لأنّ الضرورات تبيح المحظورات. (إرشاد السارى: (ص: ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱) باب فرائض الحج و واجباته، فصل: فى واجبات الحج، وحكم الواجبات، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۳۸) باب الجنائيات، مقدّمة: فى ضوابط ينبغى حفظها العموم نفعها، ط: إدارة القرآن =

## وادی محسر

☆..... منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان وہ جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کے ہاتھیوں والے لشکر کو تباہ و برباد کیا، جس کا ذکر سورۃ الفیل میں ہے، یہاں پر حجاجیوں کے لئے مسنون یہ ہے کہ تیزی سے چلیں جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ وادی محسر سے گزرے تو آپ ﷺ نے رفتار تیز کر دی۔“ ابن قیم رحمہ اللہ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب کسی ایسی جگہ سے گزرتے جہاں اللہ کا عذاب نازل ہوا ہو تو تیزی کے ساتھ گزر جاتے، اس وادی محسر میں بھی ہاتھیوں والے لشکر پر عذاب نازل ہوا تھا۔ (۱)

= شامی: (۵۵۳/۲) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید

(۱) عن جابر رضی اللہ عنہ فی حدیثہ الطویل: فدفع قبل أن تطلع الشمس، وأردف الفضل بن عباس حتى أتى بطن محسر، فحرّك قليلا، ثم سلك الطريق الوسطى..... قوله: عن جابر..... الخ: فيه دلالة على الإسراع في هذا الوادي، وإنما سمي محسر؛ لأنّ فيل أصحاب الفيل حسر فيه، أى أعبى وكلّ، قاله النووي في شرح مسلم: قال: فهي أى تحريك الدابة سنة من سنن السير في هذا الموضع، قال أصحابنا: يسرع الماشى ويحرّك الراكب دابته في وادي محسر، ويكون ذلك قدر رمية بحجر، قلت: وسر الإيضاع فيه الفرار من مواضع نزول العذاب إلى مواضع نزول الرحمة، وهكذا كان دأبه في أمثال تلك المواضع، كما ورد في الصحيحين عن ابن عمر..... وفي ”نيل الأوطار“ وليس هو (أى محسر) من المزدلفة ولا منى، بل هو مسيل بينهما..... وفي حاشية الترمذی عن ”الدر المختار“: هو واد بين منى والمزدلفة، فلو وقف به لم يجز على المشهور..... (إعلاء السنن: ۱۵۱/۱۰) كتاب الحج، باب الإيضاع في وادي محسر.....، رقم الحديث: ۲۷۳۵، ط: إدارة القرآن

حجة الله البالغة: (۶۴/۲) مبحث في أمور تتعلق بالحج، قصة حجة الوداع، ط: مير محمد كتب خانہ. فلما أتى بطن محسر، حرّك ناقته وأسرع السير، وهذه كانت عادته في المواضع التي نزل فيها بأمر الله بأعدائه، فإن هنالك أصاب أصحاب الفيل ما قصّ الله علينا، ولذلك سمي ذلك الوادي وادي محسر؛ لأنّ الفيل حسر فيه أى أعبى، وانقطع عن الذهاب إلى مكة، وكذلك فعل في سلوكه الحَجْرَ ديار ثمود فإنه تقنع بثوبه وأسرع السير. (زاد المعاد في هدى خير العباد لابن =

ایک دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں عرب کے قبائل یہاں جمع ہوتے اور اپنے آباء و اجداد کے کارنامے بڑھا چڑھا کر بیان کرتے، لہذا ان کی مخالفت کے طور پر شریعت میں یہ مستحب قرار پایا کہ یہاں سے جلدی گزرا جائے۔ (۱) ☆..... مزدلفہ سب کا سب ٹھہرنے کی جگہ ہے، مگر وادی محسر میں نہ ٹھہرے، (۲)

= قیم: (۲۵۵/۲، ۲۵۶) فصول: فی ہدیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العبادات، فصل: فی ہدیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجّہ وغمرہ، ط: مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، مکتبۃ المنار کویت

(۱) وعن جابر رضی اللہ عنہ أنّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم أوضع فی وادی محسر وأمرهم أن یرموا بمثل حصی الخذف. رواه الخمسة وصححه الترمذی..... وحديث جابر يدل على أنّه يشرع الاسراع بالمشى في وادي محسر..... وإنما شرع الإسراع فيه؛ لأنّ العرب كانوا يقفون فيه ويذكرون مفاخر آبائهم فاستحب الشارع مخالفتهم. (نيل الأوطار: ۷۸/۵) رقم الحديث: ۲۰۰۹، كتاب المناسك، باب الدفع إلى مزدلفة، ثم منها إلى منى وما يتعلق بذلك، ط: دار الحديث، مصر

تحفة الأحوذی: (۶۲۹/۳) رقم الحديث: ۸۸۷، كتاب الحج، باب مجاء في الإفاضة من عرفات، ط: دار الفكر، بيروت.

مرعاة المفاتيح: (۱۶۲/۹) رقم الحديث: ۲۶۳۵، كتاب المناسك، باب الدفع من عرفة والمزدلفة، ط: إدارة البحوث الإسلامية.

(۲) عن جابر رضی اللہ عنہ فی حدیثہ الطویل: فدفع قبل أن تطلع الشمس، وأردف الفضل بن عباس حتى أتى بطن محسر، فحرّك قليلا، ثم سلك الطريق الوسطى..... قوله: عن جابر..... الخ: فيه دلالة على الإسراع في هذا الوادي، وإنما سمي محسر؛ لأنّ فيل أصحاب الفيل حسر فيه، أى أعبى وكلّ، قاله النووي في شرح مسلم: قال: فهي أى تحريك الدابة سنة من سنن السير في هذا الموضع، قال أصحابنا: يسرع الماشى ويحرّك الراكب دابته في وادي محسر، ويكون ذلك قدر رمية بحجر، قلت: وسر الإيضاع فيه الفرار من مواضع نزول العذاب إلى مواضع نزول الرحمة، وهكذا كان دأبه في أمثال تلك المواضع، كما ورد في الصحيحين عن ابن عمر..... وفي ”نيل الأوطار“ وليس هو (أى محسر) من المزدلفة ولا منى، بل هو مسيل بينهما..... وفي حاشية الترمذی عن ”الدر المختار“: هو واد بين منى والمزدلفة، فلو وقف به لم يجز على المشهور..... (إعلاء السنن: ۱۵۱/۱۰) كتاب الحج، باب الإيضاع في وادي محسر.....، رقم الحديث: ۲۷۳۵، ط: إدارة القرآن

حجة الله البالغة: (۶۴/۲) مبحث في أمور تتعلق بالحج، قصة حجة الوداع، ط: مير محمد كتب خانہ =

وادیِ محسر میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، (۱)

اگر بے خبری میں نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی لیکن وادیِ محسر میں وقوف

جائز نہیں ہے۔ (۲)

= ﴿فلما أتى بطن محسر، حرّك ناقته وأسرع السير، وهذه كانت عادته في المواضع التي نزل فيها بأس الله بأعدائه، فإن هنالك أصاب أصحاب القليل ما قصّ الله علينا، ولذلك سمّي ذلك الوادي وادي محسر؛ لأنّ القليل حسر فيه أي أعيب، وانقطع عن الذهاب إلى مكة، وكذلك فعل في سلوكه الحِجَرِ ديار ثمود فإنه تقنع بثوبه وأسرع السير. (زاد المعاد في هدى خير العباد لابن قيم: ۲/۲۵۵، ۲۵۶) فصول: في هديه صلى الله عليه وسلم في العبادات، فصل: في هديه صلى الله عليه وسلم في حجّه وعمره، ط: مؤسّسة الرسالة بيروت، مكتبة المنار الكويت

(۱) باب الصلاة في مواضع الخسف والعذاب: ويذكر أنّ علياً رضي الله عنه كره الصلاة بخسف بابل ..... عن عبد الله بن عمر أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا تدخلوا هؤلاء المعذبين إلّا أن تكونوا باكين فإن لم تكونوا باكين، فلا تدخلوا عليهم، لا يصيبكم ما أصابهم. (الصحيح للبخاري: ۱/۲۲) كتاب الصلاة، باب الصلاة في مواضع الخسف والعذاب، ط: قديمي

﴿ويذكر أنّ علياً رضي الله عنه كره الصلاة بخسف بابل، مطابقة هذا الأثر للترجمة ظاهرة وهو يدلّ أيضاً على أن مراده من عقد الباب هو الإشارة إلى أنّ الصلاة في مواضع الخسف مكروهة ..... وفيه: الإسراع عن المرور بديار المعذبين، كما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم في وادي محسر لأنّ أصحاب القليل هلكوا هناك ..... وفيه: الدلالة على كراهة الصلاة في موضع الخسف والعذاب، والباب معقود عليه. (عمدة القاري: ۴/۲۷۹ - ۲۸۳) كتاب الصلاة، باب الصلاة في مواضع الخسف والعذاب، ط: دار الكتب العلمية

﴿قال المهلب: إنّما هذا من جهة التشاؤم بالبقعة التي نزل بها سخط الله يدلّ على ذلك قوله: ﴿وسكنتم في مساكن الذين ظلموا أنفسهم وتبين لكم كيف فعلنا بهم وضربنا لكم الأمثال﴾ [إبراهيم: ۴۵] فوبخهم تعالى على ذلك، وكذلك تشاءم عليه السلام بالبقعة التي نام فيها عن الصلاة ورحل عنها ثم صلى، فكراهة الصلاة في موضع الخسف أولى، إلّا أنّ إباحة الدخول على وجه البكاء والاعتبار يدلّ أن من صلى هناك لا تفسد صلاته. (شرح صحيح البخاري لابن بطال: ۲/۸۷) كتاب الصلاة، باب الصلاة في مواضع الخسف والعذاب، ط: مكتبة الرشد

(۲) عن جابر رضي الله عنه في حديثه الطويل: فدفع قبل أن تطلع الشمس، وأردف الفضل بن عباس حتى أتى بطن محسر، فحرّك قليلاً، ثم سلك الطريق الوسطى ..... قوله: عن جابر ..... الخ: فيه دلالة على الإسراع في هذا الوادي، وإنّما سمّي محسر؛ لأنّ فيل أصحاب القليل حسر =

☆..... وادیِ محسر وہ وادی ہے جس میں اصحابِ فیل کا واقعہ پیش آیا تھا اور

قرآن مجید میں اس پر ایک سورت ”الْمَزْكِيَّة“ نازل ہوئی۔ (۱)

= فيه، أي أعيب وكلّ، قاله النووي في شرح مسلم: قال: فهي أي تحريك الدابة سنة من سنن السير في هذا الموضع، قال أصحابنا: يسرع الماشي ويحرّك الراكب دابته في وادي محسر، ويكون ذلك قدر رمية بحجر، قلت: وسر الإيضاع فيه الفراق من مواضع نزول العذاب إلى مواضع نزول الرحمة، وهكذا كان دأبه في أمثال تلك المواضع، كما ورد في الصحيحين عن ابن عمر ..... وفي ”نيل الاوطار“ وليس هو (أي محسر) من المزدلفة ولا منى، بل هو مسيل بينهما ..... وفي حاشية الترمذی عن ”الدر المختار“: هو واد بين منى والمزدلفة، فلو وقف به لم يجز على المشهور ..... (إعلاء السنن: ۱۰/۱۵۱) كتاب الحج، باب الإيضاع في وادي محسر .....، رقم الحديث: ۲۷۳۵، ط: إدارة القرآن

﴿حجة الله البالغة: (۲/۲۴) مبحث في أمور تتعلق بالحج، قصة حجة الوداع، ط: مير محمد كتب خانہ

﴿فلما أتى بطن محسر، حرّك ناقته وأسرع السير، وهذه كانت عادته في المواضع التي نزل فيها بأس الله بأعدائه، فإن هنالك أصاب أصحاب القليل ما قصّ الله علينا، ولذلك سمّي ذلك الوادي وادي محسر؛ لأنّ القليل حسر فيه أي أعيب، وانقطع عن الذهاب إلى مكة، وكذلك فعل في سلوكه الحِجَرِ ديار ثمود فإنه تقنع بثوبه وأسرع السير. (زاد المعاد في هدى خير العباد لابن قيم: ۲/۲۵۵، ۲۵۶) فصول: في هديه صلى الله عليه وسلم في العبادات، فصل: في هديه صلى الله عليه وسلم في حجّه وعمره، ط: مؤسّسة الرسالة بيروت، مكتبة المنار الكويت

(۱) عن جابر رضي الله عنه في حديثه الطويل: فدفع قبل أن تطلع الشمس، وأردف الفضل بن عباس حتى أتى بطن محسر، فحرّك قليلاً، ثم سلك الطريق الوسطى ..... قوله: عن جابر ..... الخ: فيه دلالة على الإسراع في هذا الوادي، وإنّما سمّي محسر؛ لأنّ فيل أصحاب القليل حسر فيه، أي أعيب وكلّ، قاله النووي في شرح مسلم: قال: فهي أي تحريك الدابة سنة من سنن السير في هذا الموضع، قال أصحابنا: يسرع الماشي ويحرّك الراكب دابته في وادي محسر، ويكون ذلك قدر رمية بحجر، قلت: وسر الإيضاع فيه الفراق من مواضع نزول العذاب إلى مواضع نزول الرحمة، وهكذا كان دأبه في أمثال تلك المواضع، كما ورد في الصحيحين عن ابن عمر ..... وفي ”نيل الاوطار“ وليس هو (أي محسر) من المزدلفة ولا منى، بل هو مسيل بينهما ..... وفي حاشية الترمذی عن ”الدر المختار“: هو واد بين منى والمزدلفة، فلو وقف به لم يجز على المشهور ..... (إعلاء السنن: ۱۰/۱۵۱) كتاب الحج، باب الإيضاع في وادي محسر .....، رقم الحديث: ۲۷۳۵، ط: إدارة القرآن =

☆..... موجودہ زمانے میں وادیِ محسر پر خیمہ بنا ہوا ہے اور وہاں وادیِ محسر کا بورڈ آویزاں ہے، اور یہ منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان ہے۔

☆ ”وادیِ محسر“ نہ منیٰ میں داخل ہے نہ مزدلفہ میں، بلکہ منیٰ اور مزدلفہ کے بیچ میں ایک حد فاصل ہے اور اس کی مقدار ۵۴۵ گز ہے جب وہاں سے گزرے تو جلدی گزر جائے۔

☆ مزدلفہ سب کا سب موقف ہے، مگر ”وادیِ محسر“ حاجیوں کے لئے موقف نہیں ہے بلکہ یہ ”اصحابِ فیل“ کا موقف تھا، اگر کوئی حاجی وادیِ محسر میں وقوف کرے گا تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔ (۱)

= حجة الله البالغة: (۲/۲۶) مبحث فی أمور تتعلق بالحج، قصة حجة الوداع، ط: مير محمد كتب خانہ .

فلما أتى بطن محسر، حرّك ناقته وأسرع السير، وهذه كانت عادته في المواضع التي نزل فيها بأس الله بأعدائه، فإن هنالك أصاب أصحاب الفيل ما قص الله علينا، ولذلك سمى ذلك الوادي وادي محسر؛ لأن الفيل حسر فيه أي أعى، وانقطع عن الذهاب إلى مكة، وكذلك فعل في سلوكه الحِجْرَ ديار ثمود فإنه تقنع بثوبه وأسرع السير. (زاد المعاد في هدى خير العباد لابن قيم: (۲/۲۵۵، ۲۵۶) فصول: في هديه صلى الله عليه وسلم في العبادات، فصل: في هديه صلى الله عليه وسلم في حجّه وغمره، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، مكتبة المنار كويت)

(۱) فإذا بلغ وادي محسر يستحب عند الأئمة الأربعة أن يحرك الراكب دابته قدر رمية حجر ثم يمشي على السكون حتى يأتي منى..... ويستحب أيضاً للماشي الإسراع في وادي محسر..... و وادي محسر، ويقال له: بطن محسر بضم الميم وفتح الحاء، وكسر السين المشددة وبالراء المهملات، مسيل ماء فاصل بين مزدلفة ومنى، وهو ليس من منى، ونقل القاضي عز الدين بن جماعة اتفاق الأئمة الأربعة على ذلك، قال المحب الطبري: وأول وادي محسر: من القرن المشرق من الجبل الذي يسار الذهاب، قال: وليس من مزدلفة ولا من منى، بل هو مسيل بينهما..... وقد جاء: ”مزدلفة كلها موقف ألا محسر“..... وسمى بذلك لأن فیل أصحاب الفیل حسر فيه: أي أعى وكل عن المسير؛..... وقال الاذرقی: إنه خمسمائة ذراع وخمسة وأربعون ذراعاً. (البحر العميق: (۳/۱۶۳۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲) الباب الحادی عشر: فی الخروج من مکة إلى منى، مطلب: الدفع من مزدلفة إلى منى، ومطلب: وادی محسر، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية) =

## والدہ ناراض ہے

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے اور والدہ اس پر ناراض ہے تو حج کرنے سے حج ادا ہو جائے گا، کیونکہ حج ایک مستقل عبادت ہے، ادا کرنے سے ادا ہو جاتی ہے، البتہ ماں کی ناراضگی کا گناہ بیٹے کی گردن پر ہوگا، اس کی تلافی کی صورت یہ ہے کہ ماں سے معافی مانگ لے، اس کو راضی کر لے اور ماں کو بھی چاہیے کہ اس کو معاف کر دے اور اس کے لئے خیر کی دعاء کرے تاکہ ماں کی دعاء سے وہ سدھر جائے اور وہ دنیا و آخرت دونوں جہاں میں کامیاب ہو جائے اور اگر ماں بیٹے کو معاف نہیں کرے گی تو بیٹے کا بھی نقصان ہوگا اور ماں کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ (۱)

اگر ماں کا انتقال ہو گیا ہے اور زندگی میں ماں کو راضی نہ کر سکا تو ماں کے انتقال کے بعد اللہ سے توبہ و استغفار کرے اور ماں کے لئے ایصالِ ثواب کرے یعنی کوئی نیک کام کر کے یہ نیت کرے کہ اے اللہ اس کا ثواب میری والدہ کو پہنچا دے۔

= المزلفة (كلها موقف الا وادي محسر) هو واد بين منى و مزدلفة، فلو وقف به أو بطن عرنة لم يجز على المشهور. (الدر مع الرد: (۲/۵۰۸) كتاب الحج، مطلب في إجابة الدعاء، ط: سعيد)

— إرشاد الساری: (ص: ۳۱۱) باب أحكام المزلفة، فصل: فی الوقوف بها، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

(۱) وينبغي له تحصيل رضا من يكره له السفر بغير رضا فإنه إذا أراد أن يخرج إلى الحج وأحد أبويه كاره لذلك، فإن كان محتاجاً إلى خدمته يكره وإن كان مستغنياً فلا بأس به إن كان الغالب على الطريق السلامة وأما عند غلبة الخوف فلا يحل له أن يخرج إلا بإذنها وإن كانا مستغنيين عنه. (غنية الناسك: (ص: ۳۴، باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن) إرشاد الساری: (ص: ۹) مقدمة في آداب مريد الحج، ط: المكتبة الإمدادية، مكة المكرمة.

الفتاوى الهندية: (۱/۲۲۰) كتاب المناسك، الباب الأول: في تفسير الحج وفرضيته ووقته وشرائطه وأركانه وواجباته وسننه وآدابه ومحظوراته، ط: رشيدية.

واضح رہے کہ موت کے بعد میت کی روح کو خوش کرنے کا ذریعہ ایصالِ ثواب ہے۔ (۱)

## والدین کو حج کرانے سے اپنا حج ادا نہیں ہوگا

اگر بیٹے پر اپنے ذمہ حج فرض ہے تو والدین کو حج کرانے سے بیٹے کا اپنا فرض ادا نہیں ہوگا، اس کو خود اپنا فرض حج ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

## والدین کی اجازت کے بغیر حج کے لئے جانا

اگر حج فرض ہے تو حج کے لئے والدین سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے، بلکہ اجازت نہ ملنے کی صورت میں بھی جانا ضروری ہے، اور اگر حج فرض نہیں

(۱) الأصل أن كل من أتى عبادة ما له جعل ثوابها لغيره ..... (الدر مع الرد : ۵۹۵/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد

عن أن سعد بن عبادة رضي الله عنه توفيت أمه وهو غائب عنها ، فقال يا رسول الله ! إن أمي توفيت وأنا غائب عنها ، أينفعها شيء إن تصدقت به عنها ؟ قال : نعم ، قال : فأتى أشهدك أن حائطي المخران صدقة عليها . ( صحيح البخاری : ۳۸۶/۱ ) كتاب الوصايا ، باب : إذا قال : أَرْضَى وَبَسْتَانِي صدقة لله عن أمي ط: قديمي

عن أن رجلاً سأله صلى الله عليه وسلم فقال : كان لي أبوان أبرهما حال حياتهما ، فكيف لي ببرهما بعد موتهما ؟ فقال صلى الله عليه وسلم : إن من البر بعد الموت أن تصلي لهما مع صلاتك وتصوم لهما مع صيامك . ( فتح القدير : ۱۳۳/۳ ) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: رشيديه

(۲) قال الله تعالى : ﴿ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مِنْ اسْتِطَاعٍ إِلَيْهِ سَبِيلًا ﴾ [ آل عمران : ۹۷ ]  
عن ذي زاد وراحلة مختصة به وهو المسمى بالمقرب إن قدر ..... ( وفي الشامية ) أفاد أنه لا يجب إلا بملك الزاد وملك أجرة الراحلة . ( الدر مع الرد : ۴۵۹/۲ ) كتاب الحج ، ط: سعيد

عن الفتاوى الهندية : ( ۲۱۷/۱ ) كتاب المناسك ، الباب الأول ، ط: رشيديه .

عن والمركة منها للحج الفرض تقبل النيابة عند العجز فقط لكن بشرط دوام العجز إلى الموت ؛ لأنه فرض العمر حتى تلزم الإعادة بزوال العذر . ( الدر المختار مع الرد : ۵۹۸/۲ ) باب الحج ، مطلب في الفرق بين العبادة والقربة والطاعة ، ط: سعيد

تو والدین سے اجازت لے کر جانا زیادہ بہتر ہے۔ (۱)

## والدین نے حج نہیں کیا

☆..... اگر کوئی شخص صاحب استطاعت ہے اس کے پاس حکومت کے اعلان کے مطابق حج کے لئے جتنی رقم کی ضرورت ہے اتنی رقم ہے، اس کے علاوہ مزید اتنی رقم ہے جو حج سے واپس آنے تک گھر کے ضروری اخراجات کے لئے کافی ہے تو ایسے آدمی پر حج فرض ہے، اگر ایسے آدمی کے والدین نے حج نہیں کیا تو بھی ایسے آدمی کے لئے حج کے لئے جانا لازم ہے، اور فرض حج کے لئے والدین سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے، اور یہ کہنا کہ والدین نے حج نہیں کیا لہذا بیٹا حج پر نہیں جاسکتا، یہ بات غلط ہے ہر ایک سے قیامت کے دن اپنے اپنے حج کے بارے میں الگ الگ سوال ہوگا۔ (۲)

(۱) ويكره الخروج إلى الحج إذا كره أحد أبويه إن كان الوالد محتاجاً إلى الولد ، وإن كان مستغنياً عن خدمته فلا بأس ..... في الملتقط حج الفرض أولى من طاعة الوالدین وطاعتهم أولى من الحج النفل ، وفي الكبرى لو كان السفر مخوفاً مثل البحر لا يخرج إلا بإذن الوالدین كذا في التاتارخانية .  
الفتاوى الهندية : ( ۲۲۰/۱ ، ۲۲۱ ) كتاب المناسك ، الباب الأول في تفسير الحج ، ط: رشيديه  
عن إرشاد الساری : ( ص : ۹ ) مقدمة في آداب مرید الحج ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة .

عن غنية الناسك : ( ص : ۳۳ ) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن .  
(۲) النوع الثاني : الاستطاعة : وهي عندنا ملك الزاد والراحلة في حق النائي عن مكة فيشترط أن يملك من المال مقدار ما يبلغه إلى مكة ذاهباً و جائئاً ، راکباً لا ماشياً ، بنفقة متوسطة لا إسراف فيها ولا تقتير ، سواء جرت عادته بالسؤال أم لم تجر فاضلاً عن مسكنه وخادمه وفرسه ، وسلاحه ، وثيابه ، وأثاثه ، ومروءة مسكنه وعن نفقة عياله وعن تلزمه نفقتهم وكسوتهم إلى حين عودته ، وقضاء ديونه . ( البحر العميق : ۳۷۷/۱ ، ۳۷۸ ) الباب الثاني في مناسك الحج ، النوع الثاني الاستطاعة ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكية

عن الدر مع الرد : ( ۴۵۹/۲ ) كتاب الحج ، ط: سعيد .  
عن الفتاوى الهندية : ( ۲۱۷/۱ ) كتاب المناسك ، الباب الأول ، ط: رشيديه .

☆..... بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک والدین کو حج نہ کرائیں خود ان کا حج ادا ہی نہ ہوگا، یہ سراسر غلط بات ہے، اس غلط خیال کی بنیاد پر بوڑھے والدین کو حج کے لئے روانہ کر دیتے ہیں پھر ان ضعیف لوگوں کو حج میں جن پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ ناقابل بیان ہیں، اس لئے اچھی طرح سمجھ لیں کہ اپنے فرض حج کی ادائیگی والدین کے حج پر موقوف نہیں ہے، پہلے اپنا فرض حج کر لینا چاہیے اگر والدین کو حج کرانے کا خیال ہے تو ان کی خدمت کے لئے ان کے ساتھ ضرور جائیں، انہیں دوسروں کے حوالہ نہ کریں۔ (۱)

## وِزٹ ویزا

وِزٹ (سیاحی) ویزہ پر حج کرنا درست ہے، مگر اس کے لئے رشوت دینا جائز نہیں ہے، (۲) البتہ فیس جمع کر کے جانا صحیح ہے۔

(۱) النوع الثاني: الاستطاعة: وهي عندنا ملك الزاد والراحلة في حق النائي عن مكة فيشترط أن يملك من المال مقدار ما يبلغه إلى مكة ذاهباً و جائياً، راكباً لا ماشياً، بنفقة متوسطة لا إسراف فيها ولا تقتير، سواء جرت عادته بالسؤال أم لم تجر فاضلاً عن مسكنه و خادمه و فرسه، و سلاحه، و ثيابه، و أثاثه، و مرقمة مسكنه و عن نفقة عياله و عمن تلزمه نفقتهم و كسوتهم إلى حين عودته، و قضاء ديونه. (البحر العميق: (۳/ ۳۷۷، ۳۷۸) الباب الثاني في مناسك الحج، النوع الثاني الاستطاعة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية)

الدر مع الرد: (۲/ ۴۵۹) كتاب الحج، ط: سعيد.

الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۱۷) كتاب المناسك، الباب الأول، ط: رشيدية.

(۲) والفقيه الآفاقي إذا وصل إلى الميقات صار كالملك فيجب عليه وإن لم يقدر على الراحلة..... وكذا الغنى الآفاقي إذا عديم الركوب بعد وصوله إلى الميقات يتعين عليه أن لا ينوي بحجه نفلاً ليقع عن حجة الإسلام. (غنية الناسك: (ص: ۱۸) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن) إرشاد الساري: (ص: ۵۶) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، الاستطاعة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرتشى في الحكم. (جامع الترمذی: (۱/ ۲۴۸) أبواب الأحكام، باب ماجاء في الراشي والمرتشى في الحكم، ط: سعيد)

## وصیت

☆..... وصیت صرف تہائی مال میں ہوتی ہے اس لئے تہائی مال سے حج بدل کرایا جائے، چاہے وصیت کرنے والے نے تہائی کی شرط لگائی ہو یا نہ لگائی ہو، البتہ اگر تمام ورثاء بالغ ہیں اور سب رضامندی سے ایک تہائی سے زیادہ دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں۔ (۱)

☆..... اگر ایک تہائی ترکہ حج بدل کے مصارف سے زیادہ ہے یا حج بدل کے بعد کچھ بچتا ہے تو وہ وارثوں کو واپس کرنا واجب ہے، ہاں اگر وہ رکھنے کے لئے اجازت دیدیں تو حج بدل کرنے والے کے لئے بچی ہوئی رقم رکھنا جائز ہوگا۔ (۲)

= شامی: (۵/ ۳۲۲) كتاب القضاء، مطلب في الكلام على الرشوة والهدية، ط: سعيد.

(۱) ومنها: أن يحج عنه من ثلث ماله سواء قيد الوصية بأن أوصى أن يحج عنه بثلث ماله أو أطلق بأن أوصى أن يحج عنه أو يحج عنه من ماله أما إذا قيد فظاهر وإذا أطلق؛ لأن الوصية تنفذ من الثلث..... (البحر العميق: (۳/ ۲۳۵۶) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الثاني: الحج عن الميت الذي فاته الحج في عمره، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية)

الدر مع الرد: (۲/ ۶۰۰ — ۶۰۵) كتاب الحج، مطلب: شروط الحج عن الغير عشرون، و مطلب: في حج الضرورة، ط: سعيد.

فيان أجازات الورثة وهم كبار جاز وإن لم يجيزوا لا يجوز. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۵۹)

كتاب المناسك، الباب الخامس عشر في الوصية بالحج، ط: رشيدية)

(۲) فإذا قال الموصي: حجوا عني بثلث مالي حجة واحدة فإنه يحج عنه حجة واحدة وما فضل عنها يرد إلى الورثة. (البحر العميق: (۳/ ۲۳۵۶) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الثاني: الحج عن الميت الذي فاته الحج في عمره، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية)

وما فضل في يد الحاج عن الميت بعد النفقة في ذهابه و رجوعه فإنه يردّه على الورثة لا يسعه أن يأخذ شيئاً مضافاً فضل هذا في البدائع، (الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۵۹) كتاب المناسك، الباب الخامس عشر في الوصية بالحج، ط: رشيدية)

بدائع الصنائع: (۲/ ۲۲۳) كتاب الحج، فصل وأما بيان حكم فوات الحج، ط: سعيد.

## وصیت کے بغیر حج بدل کرانا

اگر والدین پر حج فرض تھا اور انہوں نے حج بدل کرانے کی وصیت نہیں کی، اگر اولاد ان کی طرف سے حج بدل کرادے یا خود اپنے والد یا والدہ کی طرف سے حج بدل کر لے تو اُمید ہے کہ ان کا فرض حج ادا ہو جائے گا، اور یہ حج کی تینوں اقسام میں سے جو بھی حج کر لے صحیح ہے۔ (۱)

## وضو زم سے کرنا

”زم زم سے وضو کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲)

## وضو طواف کے دوران ٹوٹ جائے

”طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے“ عنوان دیکھیں۔ (۱۲۴/۳)

## وضو طواف کے دوران ٹوٹ گیا

”طواف کے دوران وضو ٹوٹ گیا“ عنوان دیکھیں۔ (۱۲۵/۳)

## وضو کے بغیر طواف کر لیا

☆..... اگر کوئی شخص شرعی اعتبار سے معذور نہیں ہے اور اس نے پورا یا اکثر

طواف زیارت بے وضو کیا تو اس پر دم دینا واجب ہوگا۔ (۲)

(۱) من علیہ الحج إذا مات قبل أدائه فإن مات عن غیر وصیة یأثم بآخلاف وإن أحب الوثقة أن یحج عنه حج وأرجو أن یجزئہ ذلك إن شاء الله تعالى کذا ذکره أبو حنیفة رحمہ الله تعالى. (الفتاویٰ الہندیة: (۲۵۸/۱) کتاب المناسک، الباب الخامس عشر فی الوصیة بالحج، ط: رشیدیہ)

بداائع الصنائع: (۲۲۱/۲) کتاب الحج، فصل: وأما بیان حکم فوات الحج، ط: سعید.

البحر العمیق: (۲۳۵/۱) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الثانی: الحج عن الميت الذی فاتہ الحج فی عمره، ط: مؤسسة الریان، المكتبة المکیة.

(۲) ولو طاف للزیارة کله أو أكثره محدثاً فعليه شاه. (إرشاد الساری: (ص: ۴۹۰) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات فی أفعال الحج، فصل فی حکم الجنایات فی طواف الزیارة، ط: المكتبة الإمدادیة، مکتة المکرمة.)

(۳) وإن طافه محدثاً، فعليه صدقة لكل شوط..... وحکم کل طواف تطوع کحکم طواف القدوم. (إرشاد الساری: (ص: ۴۹۷) فصل فی الجنایة فی طواف الصدر، و: (ص: ۴۹۸) فصل فی الجنایة فی طواف القدوم، ط: المكتبة الإمدادیة، مکتة المکرمة) =

اور اگر طواف زیارت کے تین یا اس سے کم چکر وضو کے بغیر کئے تو ہر چکر کے لئے آدھا صاع (پونے دو کلو) گندم صدقہ کرے۔ (۱)

اور اگر ان دونوں صورتوں میں وضو کر کے طواف زیارت کا اعادہ کر لیا (خواہ بارہ ذی الحجہ کے اندر یا بارہ ذی الحجہ کے بعد) تو دم اور صدقہ ساقط ہو جائے گا۔ (۲)

☆..... طواف قدم یا طواف وداع یا نفلی طواف وضو کے بغیر کیا تو ہر چکر کے لیے آدھا صاع گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے، اور اگر اس نے وضو کر کے ان طوافوں کا اعادہ کر لیا تو صدقہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (۳)

= الحج.....، المطلب الأول فی ترک الواجب فی طواف الزیارة، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۵۵۰/۲) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

الفتاویٰ الہندیة: (۲۳۵/۱) کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الخامس فی الطواف والسعی، والرمل، ورمی الجمار، ط: رشیدیہ.

(۱) ولو طاف أقله محدثاً ولم یعد فعلیه لكل شوط نصف صاع، إلا إذا بلغت قیمته دمًا، فینقص منه ماشاء. (غنیة الناسک: (ص: ۲۷۲) باب الجنایات، الفصل السابع فی ترک الوجوب فی أفعال الحج، ط: المطلب الأول فی ترک الواجب فی طواف الزیارة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۴۹۱) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات فی أفعال الحج، فصل فی حکم الجنایات فی طواف الزیارة، ط: المكتبة الإمدادیة، مکتة المکرمة.

الفتاویٰ الہندیة: (۲۳۶/۱) کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الخامس فی الطواف والسعی والرمل ورمی الجمار، ط: رشیدیہ.

(۲) فإن أعاده سقط عنه الدم، سواء أعاده فی أيام النحر أو بعدها ولا شیء علیه للتأخیر. (إرشاد الساری: (ص: ۴۹۰) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات فی أفعال الحج، فصل فی حکم الجنایات فی طواف الزیارة، ط: المكتبة الإمدادیة، مکتة المکرمة)

غنیة الناسک: (ص: ۲۷۲) باب الجنایات، الفصل السابع، المطلب الأول، ط: إدارة القرآن.

الفتاویٰ الہندیة: (۲۳۵/۱) کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الخامس فی الطواف والسعی والرمل ورمی الجمار، ط: رشیدیہ.

(۳) وإن طافه محدثاً، فعليه صدقة لكل شوط..... وحکم کل طواف تطوع کحکم طواف القدوم. (إرشاد الساری: (ص: ۴۹۷) فصل فی الجنایة فی طواف الصدر، و: (ص: ۴۹۸) فصل فی الجنایة فی طواف القدوم، ط: المكتبة الإمدادیة، مکتة المکرمة) =

## وقوف

”وقوف“ کے معنی ہیں ٹھہرنا، اور حج کے احکام میں اس سے مراد میدانِ عرفات یا مزدلفہ میں خاص وقت میں ٹھہرنا۔ (۱)

## وقوف عرفات کا مسنون طریقہ

☆..... نویں ذی الحجہ کو آفتاب کے زوال کے بعد سے آفتاب غروب ہونے تک پورے میدانِ عرفات میں جہاں چاہے وقف کر سکتا ہے، نیز وقوف عرفات کے لئے پاک ہونا بھی شرط نہیں ہے، اگر کوئی عورت حیض و نفاس کی وجہ سے ناپاکی کی حالت میں ہے یا مرد ناپاک ہے، اور غسل واجب ہے تو اس حالت میں بھی وقوف عرفات درست ہو جائے گا۔ (۲)

= غنیۃ الناسک : (ص: ۲۷۵، ۲۷۶) باب الجنایات، الفصل السابع، المطلب الثانی، والثالث فی ترک الواجب فی طواف الصدر والقدم، ط: إدارة القرآن .  
= الفتاویٰ الہندیہ : (۱/۲۲۶) کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الخامس فی الطواف، ط: رشیدیہ .

(۱) وقف ووقوفاً، قام من جلوس، وسکن بعد المشی ..... والحاج بعرفات : شہد وقتہا .  
المعجم الوسيط : (۲/۱۰۵۱) باب الواو، وقف، ط: دار الدعوة)  
(۲) وعرفات کلہا موقف إلا بطن عرنة کما فی السنة، إذا دخل عرفة نزل بہا مع الناس حیث شاء ..... والأفضل أن یبذل بقرب الرحمة ..... فإذا نزل أى بعرفات یمکث فیہا ..... ویشغل بالدعاء والصلاة علی النبی والذکر ..... والتلیة ..... إلى أن تزول الشمس . (إرشاد الساری : ص: ۲۷۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامہ، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة)  
= الفتاویٰ الہندیہ : (۱/۲۲۷، ۲۲۸) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیہ .

= الفتاویٰ الخانیة علی هامش الہندیہ : (۱/۲۹۳) کتاب الحج، فصل فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیہ .  
= وقوف الحائض والجنب ومن لم یصل الصلاتین یجزیہ ولا یلزمہ شیء کذا فی محیط السرخسی . (الہندیہ : ۱/۲۲۹) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیہ =

☆..... افضل اور بہتر تو یہ ہے کہ زوال کے بعد اگر مسجد نمبرہ کے امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز ادا کی ہے تو اس کے بعد خالی میدان میں قبلہ رخ کھڑے ہو کر مغرب تک وقوف کرے اور اگر اپنے خیمہ میں ظہر کی نماز پڑھی ہے تو اس کے بعد خالی میدان میں قبلہ رخ کھڑے ہو کر عصر تک وقوف کرے پھر عصر کے وقت عصر کی نماز پڑھ کر مغرب تک وقوف کرے، اور اگر پورے وقت میں کھڑا نہ ہو سکے تو جس قدر کھڑا ہو سکتا ہو کھڑا رہے پھر بیٹھ جائے، پھر جب قوت اور ہمت ہو اور تازہ دم ہو تو کھڑا ہو جائے اور پورے وقت میں خشوع و خضوع کے ساتھ بار بار تلبیہ پڑھتا رہے، گریہ و زاری کے ساتھ ذکر اللہ، تلاوت، درود شریف اور استغفار میں مشغول رہے اور دینی و دنیوی مقاصد کے لئے اپنے واسطے اور اپنے متعلقین، دوست احباب کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعائیں مانگتا رہے، یہ وقت دعاء قبول ہونے کا خاص وقت ہے، سنہری موقع ہے (گولڈن چانس ہے) زندگی میں ایسا وقت ہمیشہ نصیب نہیں ہوتا، اس لئے اس دن بلا ضرورت آپس میں جائز گفتگو سے بھی پرہیز کرے، پورے وقت کو دعاؤں اور ذکر اللہ میں گزارے۔ (۱)

= البحر العمیق : (۳/۱۵۱۳، ۱۵۱۴) الباب الحادی عشر : فی الخروج من مکة إلى منی ثم عرفة، مقدار الوقوف بعرفة، ط: مؤسسة الریان، المکتبة المکیة .  
= بدائع الصنائع : فی ترتیب الشرائع : (۲/۱۲۷) کتاب الحج، فصل وأما رکن الحج فشیئان، ط: سعید .

(۱) فإذا فرغ الإمام من الجمع فی مسجد إبراهیم وهو المشہور بمسجد نمرة راح إلى الموقف والناس أى الذین صلوا معه ویکره التأخیر ..... فإن تخلف أحد ساعة لحاجة لا بأس به لكن الأفضل أن یروح مع الإمام ..... فیقف راکباً وهو الأفضل والأفقائما أى إن قدر علیہ والأفقاعداً أى والأفمضطجعاً ..... وبقریب جبل الرحمة أفضل إذا کان خالیاً عن الرحمة وعن هجوم الظلمة خصوصاً عند الصخرات السود فإنہا مظنة موقفہ صلی اللہ علیہ وسلم مستقبل القبلة خلف الإمام والأفعن یمینہ أو بحذائہ أو شمالہ رافعاً یدیه بسطاً أى باسطہما غیر قابض لہما ..... مکبراً مہللاً مسبحاً ملیباً حامداً مصلياً علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم داعياً أى بالدعوات المأثورة وغیرہا ..... مستغفراً لہ =

☆..... وقوف کی دعاؤں میں دوسری دعاؤں کی طرح ہاتھ اٹھانا سنت ہے جب تھک جائے ہاتھ چھوڑ کر بھی دعاء مانگ سکتا ہے۔ (۱)

آنحضرت ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ ”اللہ اکبر ولله الحمد“ کہا اور پھر یہ دعاء پڑھی:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اللَّهُمَّ اهْدِنِي بِالْهُدَى وَنَقِّنِي بِالتَّقْوَى وَاعْفُرْ لِي فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى

اور پھر ہاتھ چھوڑ دیئے اتنی دیر جتنی دیر میں الحمد شریف پڑھی جاتی ہے، اس کے بعد پھر ہاتھ اٹھا کر وہی کلمات اور دعائیں پڑھیں پھر اتنی دیر ہاتھ چھوڑے رکھے اور پھر تیسری مرتبہ وہی کلمات اور دعاء مانگی۔ (۲)

= ولوالدیه وأقاربه وأحبائه أى عمومًا وخصوصًا ولجميع المؤمنين والمؤمنات ..... ويجتهد في الدعاء ويقوّى الرجاء ولا يفرط في الجهر بصوته ويكرر الدعاء ثلاثًا يستفتحه بالتحميد والتسبيح والتسبيح والصلاة ويختتمه أى كل دعاء بها آمين . (إرشاد السارى : (ص: ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳) باب الوقوف بعرفة وأحكامها ، فصل : في صفة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة )

الفتاوى الهندية : ( ۲۹۱/۲ ) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيدية .

البحر الرائق : ( ۳۳۸/۲ ) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۱) ويرفع الأيدي بسطًا ويستقبل كما يستقبل الداعي بيده ووجهه ، كذا في البدائع . (الفتاوى الهندية : ( ۲۹۱/۲ ) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيدية )

غنية الناسك : (ص: ۱۵۳) باب مناسك عرفات ، فصل في صفة الوقوف بعرفة ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد السارى : (ص: ۲۸۲) باب الوقوف بعرفة وأحكامها ، فصل في صفة الوقوف ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة .

(۲) وروى ابن أبي شيبة موقوفًا عن ابن عمر رضى الله عنهما : أنه إذا صلى العصر ووقف بعرفة يرفع يديه ويقول : الله أكبر ولله الحمد ثلاثًا ، لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد ، اللهم اهْدِنِي بِالْهُدَى وَنَقِّنِي فِي رِوَايَةٍ : واعصمني بالتقوى واغفر لي في الآخرة والأولى ثلاث مرات . اللهم اجعله حجًا مبرورًا وذنبا مغفورًا ، ثم يرد يديه فيسكت قدرا يقرأ انسان فاتحة الكتاب ، ثم يعود ويرفع يديه ويقول مثل ذلك حتى أفاض . (إرشاد السارى : (ص: ۲۸۳، ۲۸۴) باب الوقوف بعرفة وأحكامها ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة )

اصل بات یہ ہے کہ جو دعاء اخلاص ، یقین اور اعتماد کے ساتھ مکمل توجہ سے دل کی گہرائی سے خشوع و خضوع کے ساتھ مانگی جائے وہی بہتر ہے، خواہ کسی بھی زبان میں مانگے ، یاد رہے کہ دعاؤں کا پڑھنا مقصود نہیں ہے بلکہ دعاء مانگنا مقصود ہے۔ (۱)

## وقوف عرفہ

☆..... عربی لغت میں ”وقوف“ کے معنی ہیں ”ٹھہرنا“، اور حج کے احکام میں اس سے مراد ۹ ذی الحجہ کو زوال آفتاب سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق ہونے سے ذرا پہلے تک عرفات کے میدان کے کسی حصہ میں کسی وقت بھی قیام کرنا ، یہی وقوف عرفات حج کا سب سے بڑا رکن ہے، اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ (۲)

(۱) ويجتهد الواقف في أن يقطر من عينيه قطرات فإنه دليل القبول ، وليكن على طهارة ، وليحذر كل الحذر من المخاصمة والمشاتمة والمفاخرة والكلام القبيح ، وبل من المباح ..... ويدعو بما شاء وليس عن أصحابنا دعاء موقت ؛ لأن الإنسان يدعو بما شاء ، ولأن توقيت الدعاء يذهب بالركة ؛ لأنه يجرى على لسانه من غير قصد ، فيبعد عن الإجابة . (غنية الناسك : (ص: ۱۵۳، ۱۵۴) باب مناسك عرفات ، فصل في صفة الوقوف بعرفة ، ط: إدارة القرآن )

الهندية : ( ۲۹۱/۲ ) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيدية .

إرشاد السارى : (ص: ۲۹۲) باب الوقوف بعرفة وأحكامها ، فصل في صفة الوقوف ، وأما مستحباته ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة .

(۲) الوقوف بعرفة وطواف الزيارة لكن الوقوف أقوى من الطواف كذا في النهاية . (الهندية : ( ۲۹۱/۲ ) كتاب المناسك ، الباب الأول ، ط: رشيدية )

وأيضا فيه : وعرفات كلها موقف إلا بطن عرنة ، كذا في الكنز ، ويقف في أى موضع شاء كذا في فتاوى قاضى خان . ( ۲۹۱/۲ ) الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيدية .

وأما ركن الحج فشيئان أحدهما الوقوف بعرفة وهو الركن الأصلي للحج ..... وأما زمانه فزمان الوقوف من حين تزول الشمس من يوم عرفة إلى طلوع الفجر الثانى من يوم النحر ..... وكذا الوقوف قبل الزوال لم يجز ما لم يقف بعد الزوال ..... أما القدر المفروض من الوقوف سواء كان عالمًا بها أو جاهلاً نائمًا أو يقظان مفيقًا أو مغمى عليه وقف بها أو مر وهو يمشى أو على الدابة أو محمولاً ؛ لأنه أتى بالقدر المفروض وهو حصوله كائنا بها . (بدائع الصنائع : ( ۲۵/۲، ۱۲۶، ۱۲۷ ) كتاب الحج ، وأما ركن الحج فشيئان ، ط: سعيد ) =

☆.....وقوف عرفات میں صرف ایک چیز واجب ہے، اور وہ یہ کہ جو شخص ۹ ذی الحجہ کو دن میں زوال آفتاب کے بعد غروب آفتاب سے پہلے وقوف کرے، اس کے لئے غروب آفتاب تک عرفات کی حدود کے اندر رہنا واجب ہے، اگر کوئی حاجی غروب آفتاب سے پہلے عرفات کی حدود سے نکل جائے گا تو دم واجب ہوگا، ہاں اگر دوبارہ واپس آکر غروب آفتاب تک رہے گا تو دم ساقط ہو جائے گا۔ (۱)

اور جو شخص ۹ ذی الحجہ کے دن زوال سے لیکر غروب آفتاب تک حاضر نہ ہو سکے اور دسویں کی رات میں آکر وقوف کرے تو تھوڑے سے وقت کے رہنے سے بھی یہ واجب ادا ہو جائے گا اور حج بھی ہو جائے گا، لیکن دن میں وقوف عرفات کی فضیلت سے محروم ہو جائے گا۔ (۲)

☆.....وقوف عرفات کے لئے نیت شرط نہیں، البتہ مستحب ہے، اگر نیت نہیں کی تو بھی وقوف ہو جائے گا۔ (۳)

= إرشاد الساری : (ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مکتة المکرمة .

(۲۱) وأما القدر الواجب من الوقوف فمن حين تزول الشمس إلى أن تغرب فهذا القدر من الوقوف واجب عندنا ، ..... وإذا عرف أن الوقوف من حين زوال الشمس إلى غروبها واجب فإن دفع منها قبل غروب الشمس فإن جاوز عرفة بعد الغروب فلا شيء عليه ؛ لأنه ماترك الواجب وإن جاوزها قبل الغروب فعليه دم عندنا لتركه الواجب فيجب عليه الدم كما لو ترك غيره من الواجبات ..... (بدائع الصنائع : (۲/ ۱۲۷) كتاب الحج ، فصل : وأما ركن الحج فشيئان ، ط: سعيد)

الهندية : ( ۲۲۹/ ۱ ) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيدية.

إرشاد الساری : (ص: ۲۹۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل في شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مکتة المکرمة .

(۳) وأما مستحباه ..... والنية أى نية الوقوف بقلبه . (إرشاد الساری : (ص: ۲۹۲) باب الوقوف بعرفة وأحكامه ، فصل في شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مکتة المکرمة )

غنية الناسك : (ص: ۱۶۰ ، ۱۶۱) باب مناسك عرفات ، فصل : في ركن الوقوف و قدر الواجب فيه وسننه و مستحباته ، ط: إدارة القرآن .

البحر الرائق : ( ۳۳۹/ ۲ ) كتاب الحج ، ط: سعيد .

☆.....عرفات میں وقوف کے لئے کھڑا رہنا شرط اور واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، بیٹھ کر، لیٹ کر جس طرح ہو سکے، سوتے جاگتے وقوف کرنا جائز ہے، لیکن وقوف کے لئے بلا عذر لیٹنا مکروہ ہے اس لئے اگر عذر نہ ہو تو کھڑے ہو کر وقوف کرے۔ (۱)

☆.....وقوف کے لئے حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے، ناپاکی کی حالت میں بھی وقوف عرفات ہو جاتا ہے، لیکن جنابت سے جلد از جلد پاکی حاصل کر لینی چاہئے۔ (۲)

## وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا

اگر حاجی نے وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد ہو گیا، قضاء لازم ہے، اگر پیسہ نہیں ہے تو قرض لے کر کرنا لازم ہے۔ (۳)

(۱) وليس القيام من شرطه ومن واجباته حتى لو كان جالساً جاز ؛ لأن الوقوف المفروض هو الكينونة فيه . (البحر الرائق : ( ۳۳۹/ ۲ ) كتاب الحج ، ط: سعيد)

فيفق راكبا وهو الأفضل والأكمل أن يكون المركوب بغيراً وإلاً فقائماً أى إن قدر عليه وإلاً فقاعدأى وإلاً فمضطجعاً لقوله تعالى: ﴿الَّذِينَ يذكرون الله قياماً وقعوداً وعلى جنوبهم .....﴾ . (إرشاد الساری : (ص: ۲۸۲) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : في صفة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مکتة المکرمة)

الفتاوى الخانية على هامش الهندية : ( ۲۹۴/ ۱ ) كتاب الحج ، فصل في كيفية أداء الحج ، ط: رشيدية .

(۲) و وقوف الحائض والجنب ومن لم يصل الصلاتين يجزيه ولا يلزمه شيء كذا في محيط السرخسي.

الهندية : ( ۲۲۹/ ۱ ) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيدية)

بدائع الصنائع : ( ۲/ ۱۲۷ ) كتاب الحج ، فصل وأما ركن الحج فشيئان ، ط: سعيد .

البحر العميق : ( ۱۵۱۳/ ۳ ، ۱۵۱۴ ) الباب الحادى عشر في الخروج من مکتة إلى منى ثم عرفة ، مقدار الوقوف بعرفة ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكيّة .

إرشاد الساری : (ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل في شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مکتة المکرمة .

(۳) و وطؤه في إحدى السبيلين من آدمي ولو ناسياً ، أو مكرهاً أو نائمةً أو صبيّاً ، أو مجنوناً ..... =

## وقوف عرفہ سے روکا گیا

اگر کسی محرم کو وقوف عرفہ سے روکا گیا تو وہ ”محصّر“ نہیں ہوگا ایسے لوگ عمرہ کر کے حلال ہو جائیں۔ (۱)

## وقوف عرفہ کی نیت کب کرے؟

وقوف عرفہ کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے، یوم عرفہ کے دن زوال کے

= قبل وقوف فرض (بالإضافة إلى البانينة : أى وقوف هو فرض ، أو بدونها مع التنوين فيهما على الوصفية : أى وقوف مفروض والمراد بالفرضية : الركنية فشمّل حج النفل ..... ) يفسد حجه ..... ويمضى وجوباً في فاسده كجائزه ويذبح ، ويقضى ولو نفلاً . ( الدر مع الرد : ۵۵۸/۲ ، ۵۵۹ ) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعيد

البحر الرائق : ( ۱۵۳/۱ ، ۱۶ ) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعيد .

إرشاد الساری : ( ص : ۴۷۹ ) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الرابع : في حكم الجماع و دواعيه ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

السنن الكبرى للبيهقي : ( ۱۶۷/۵ ) باب ما يفسد الحج ، ط : نشر السنة ، ملتان .

وكذلك لو لم يحج حتى افتقر ، تقرر وجوبه ديناً في ذمته بالاتفاق ، ولا يسقط عنه بالفقر ، سواء هلك المال ، أو استهلكه ، ووسع أنه يستقرض ويحج ..... ( غنية الناسك : ( ص : ۳۳ ) باب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط ، ط : إدارة القرآن )

إرشاد الساری : ( ص : ۹۰ ، ۹۱ ) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوف الحج عن الفرض ، فصل : وجوب الحج على الفور ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

( ۱ ) فإن قدر المحرم بالحج سواء كان قارناً أو مفرداً على الطواف أو الوقوف فليس بمحصّر في ظاهر الرواية ؛ لأنه إن منع عن الطواف فقط وقف ويؤخر الطواف ويبقى محرماً في حق النساء ، وإن منع عن الوقوف فقط يكون في معنى فائت الحج ، فيتحلل بعد فوت الوقوف عن إحرامه بأفعال العمرة ولا دم عليه ولا عمرة في القضاء . (إرشاد الساری : ( ص : ۵۸۰ ، ۵۸۱ ) باب الإحصار ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة )

الهنديہ : ( ۲۵۶/۱ ) كتاب المناسك ، الباب الثاني عشر في الإحصار ، ط : رشيدية .

غنية الناسك : ( ص : ۳۰۹ ) باب الإحصار ، ط : إدارة القرآن .

بعد جس وقت بھی میدان عرفات میں داخل ہو جائے وقوف عرفہ کی نیت کر لینی چاہیے، اگر نیت نہ بھی کرے اور وقوف کر لے تو فرض ادا ہو جائے گا، کیونکہ وقوف عرفہ کی نیت کرنا مستحب ہے، فرض یا واجب نہیں ہے۔ (۱)

## وقوف عرفہ کے بعد حج بدل کرنے والا فوت ہو گیا

اگر میت کی طرف سے حج بدل کرنے والا وقوف عرفہ کے بعد مر گیا تو میت کا حج ہو جائے گا۔ (۲)

## وقوف عرفہ کے دوران وضو ٹوٹ جائے

وقوف عرفہ کے لئے وضو شرط نہیں ہے، اگر کسی نے وضو کے بغیر وقوف عرفہ کر لیا تو وقوف ہو جائے گا، دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا البتہ وضو کے ساتھ وقوف کرنا بہتر ہے۔ (۳)

( ۱ ) وأما مستحابه ..... والنية أى نية الوقوف بقلبه . (إرشاد الساری : ( ص : ۲۹۲ ) باب الوقوف بعرفة وأحكامه ، فصل في شرائط صحة الوقوف ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة ) غنية الناسك : ( ص : ۱۶۰ ، ۱۶۱ ) باب مناسك عرفات ، فصل : في ركن الوقوف و قدر الواجب فيه وسننه ومستحباته ، ط : إدارة القرآن .

البحر الرائق : ( ۳۳۹/۲ ) كتاب الحج ، ط : سعيد .

( ۲ ) وإن مات المأمور أو سرق نفقته في الطريق قبل وقوفه ..... في الشامية : قيد به ؛ لأنه لو مات بعده قبل الطواف جاز عن الأمر ؛ لأنه أدى الركن الأعظم . ( الدر مع الرد : ( ۲۱۱/۲ ) باب الحج عن الغير ، ط : سعيد ) غنية الناسك : ( ص : ۳۴۶ ) باب الحج عن الغير ، فصل في النفقة ، ط : إدارة القرآن .

البحر العميق في مناسك المعتمر والحاج إلى بيت الله العتيق : ( ۲۳۹۳/۴ ) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير ، الفصل الثاني : الحج عن الميت الذي فاته الحج في عمره ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكية .

( ۳ ) ووقوف الحائض والجنب ومن لم يصل الصلاتين يجزيه ولا يلزمه شيء كذا في محيط السرخسي . ( الهنديہ : ( ۲۲۹/۱ ) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط : رشيدية )

غنية الناسك : ( ص : ۱۵۹ ) باب مناسك عرفات ، فصل في ركن الوقوف و قدر الواجب فيه وسننه ومستحابه ، ط : إدارة القرآن . =

## وقوف عرفہ کے لئے پاک ہونا شرط نہیں

وقوف عرفہ کے لئے پاک ہونا شرط نہیں ہے، اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کی وجہ سے ناپاکی کی حالت میں ہے تو اس حالت میں بھی وقوف عرفات درست ہو جائے گا۔ (۱)

## وقوف عرفہ کے لئے عرفات میں پہنچ جانا ضروری ہے

وقوف عرفات نویں ذی الحجہ کے دن زوال آفتاب کے بعد سے یوم نحر کی صبح صادق تک ہو سکتا ہے اس میں نہ نیت کی شرط ہے اور نہ عقل کی، پس جو شخص ان اوقات میں عرفات میں پہنچ گیا اس کا حج درست ہو جائے گا، خواہ اس نے نیت کی ہو یا نہ کی ہو، اور خواہ یہ جانتا ہو کہ عرفہ میں ہے یا نہ جانتا ہو، یا جنون یا بیہوشی کے عالم میں ہو، سورہا ہو یا بیدار ہو، بیمار ہو یا تندرست ہو، ہر حال میں حج صحیح ہو جائے گا۔ (۲)

= البحر العمیق: (۱۵۱۳/۳، ۱۵۱۴) الباب الحادی عشر فی الخروج من مکة إلى منی ثم عرفة، مقدار الوقوف بعرفة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المکیة.

(۱) ووقوف الحائض والجنب ومن لم یصل الصلاتین یجزیہ ولا یلزمہ شیء کذا فی محیط السرخسی . (الہندیہ: (۲۲۹/۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیہ)

غنیة الناسک: (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات، فصل فی رکن الوقوف و قدر الواجب فیہ وسننہ ومستحابه، ط: إدارة القرآن.

= البحر العمیق: (۱۵۱۳/۳، ۱۵۱۴) الباب الحادی عشر فی الخروج من مکة إلى منی ثم عرفة، مقدار الوقوف بعرفة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المکیة.

(۲) أمّا رکنہ فکیونہ بعرفة، علی أى وجه کان ناویاً أو لا، عالمًا بأنہ عرفة أو جاهلاً، نائمًا أو یقظان، مفیقًا أو مغمی علیہ، مجنونًا أو سکرانًا، واقفًا أو مجتازًا، مسرعًا أو طائفًا، أو مکرمًا هاربا، أو طالب غریم، محدثًا أو جنبًا أو حائضًا أو نفساء نہارًا أو لیلًا. (غنیة الناسک: (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات، فصل فی رکن الوقوف و قدر الواجب فیہ وسننہ ومستحابه، ط: إدارة القرآن) إرشاد الساری: (ص: ۲۹۰، ۲۹۱) باب الوقوف بعرفات و أحكامہ، فصل فی شرائط صحة الوقوف، ط: الإمدادیة، مکة المکرمة. =

## وقوف عرفہ کے لئے وضو شرط نہیں

وقوف عرفہ کے لئے وضو شرط نہیں ہے، اگر کسی نے وضو کے بغیر وقوف عرفہ کر لیا ہے تو وقوف ادا ہو جائے گا، اگرچہ وضو کے ساتھ وقوف کرنا بہتر ہے۔ (۱)

## وقوف عرفہ ہوائی جہاز پر سوار ہو کر کرنا

”ہوائی جہاز میں بیٹھ کر وقوف عرفہ کرنا“ عنوان دیکھیں۔ (۴/۳۲۹)

## وقوف کیسے کرے

وقوف کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے، افضل یہ ہے کہ وقوف کے وقت قبلہ رو کھڑے ہو کر آفتاب کے غروب تک وقوف کرے اور ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتا رہے، اگر پورے وقت میں کھڑا نہ ہو سکے تو جس قدر کھڑا ہو سکتا ہے کھڑا رہے پھر بیٹھ جائے، پھر جب کھڑے ہونے کی طاقت ہو کھڑا ہو جائے اور حمد و ثناء اور تکبیر (اللہ اکبر) اور تہلیل (لا إله إلا الله) اور تلبیہ تین تین بار پڑھے، استغفار، قرآن شریف کی تلاوت اور درود شریف کی کثرت کرے، کیونکہ اس دن اعمال میں کمی اور کوتاہی کا کوئی تدارک نہیں ہو سکتا، دل کی ندامت کے ساتھ تمام

= البحر العمیق: (۱۵۱۳/۳، ۱۵۱۴) الباب الحادی عشر فی الخروج من مکة إلى منی ثم عرفة، مقدار الوقوف بعرفة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المکیة.

(۱) ووقوف الحائض والجنب ومن لم یصل الصلاتین یجزیہ ولا یلزمہ شیء کذا فی محیط السرخسی . (الہندیہ: (۲۲۹/۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیہ)

غنیة الناسک: (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات، فصل فی رکن الوقوف و قدر الواجب فیہ وسننہ ومستحابه، ط: إدارة القرآن.

= البحر العمیق: (۱۵۱۳/۳، ۱۵۱۴) الباب الحادی عشر فی الخروج من مکة إلى منی ثم عرفة، مقدار الوقوف بعرفة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المکیة. ذ

خلاف شرع امور کے متعلق توبہ واستغفار کثرت سے کرے اور ذکر کے ساتھ گریہ وزاری بھی کثرت سے کرے، وہاں پر آنسو بہائے جائیں اور گناہوں سے معافی مانگی جائے۔ (۱)

## وقوف کے مستحبات

(۱) زوال سے پہلے وقوف کی تیاری کرنا۔ (۲) وقوف کی نیت کرنا۔ (۳) قبلہ رو ہو کر وقوف کرنا۔ (۴) جب تک کھڑے ہو کر وقوف کرنے کی قدرت ہو کھڑے ہو کر قیام کرنا افضل ہے، اگر تھک جائے تو بیٹھ جائے۔ (۵) اگر دھوپ میں کھڑے ہو کر وقوف کرنے کی صورت میں ضرر اور بیماری کا اندیشہ نہ ہو تو دھوپ میں کھڑے ہو کر وقوف کرے اور اگر دھوپ میں کھڑے ہو کر وقوف کرنے کی صورت میں ضرر اور بیماری کا اندیشہ ہے تو درختوں کے سائے اور خیمہ میں وقوف کرے اور آفتاب غروب ہونے تک خوب رو کر دعاء اور استغفار کرے۔ (۶) دعاء کے لئے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھانا۔ (۷) دعاؤں کا تین بار تکرار کرنا۔ (۸) دعاء

(۱) فیقف راکباً وهو الأفضل والأفقائاً والأفقاعداً وبقر جبل الرحمة أفضل عند الصخرات ، مستقبل القبلة خلف الإمام والأفعن يمينه أو بحدائه أو شماله رافعاً يديه بسطاً مكبراً مهلاً مسبحاً ملئياً حامداً مصلياً على النبي صلى الله عليه وسلم داعياً مستغفراً له ولو لدهيه وأقاربه وأحبائه ولجميع المؤمنين والمؤمنات ويجتهد في الدعاء ويقوى الرجاء ولا يفرط في الجهر بصوته ويكرر الدعاء ثلاثاً يستفتح بالتحميد والتمجيد والتسبيح والصلاة ويختمه بها فيقف هكذا إلى غروب الشمس ويلبى ساعة فساعة في أثناء الدعاء ويعلمهم المناسك وليجتهد في أن يقطر من عينيه قطرات فإنه دليل الإجابة . (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۲۸۲ - ۲۸۷) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل في صفة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة )

الهندية : ( ۲۲۹ / ۱ ) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيدية . البحر الرائق : ( ۳۳۸ / ۲ ) كتاب الحج ، ط: سعيد .

غنية الناسك : (ص: ۱۵۳ ، ۱۵۴) باب مناسك عرفات ، فصل : في صفة الوقوف بعرفة ، ط: إدارة القرآن .

کے شروع میں حمد و صلوة پڑھنا اور دعاء کے ختم پر بھی حمد و صلوة آمین کہنا۔ (۱)

## وقوف مزدلفہ ترک کرنے سے دم واجب ہوگا

☆..... اگر تندرست لوگ مزدلفہ کے وقوف کو ترک کریں گے خواہ کسی بھی وجہ سے ہو ان پر دم دینا لازم ہوگا، البتہ معذور اور خواتین اگر مرض، ضعف یا ازدحام کے خوف سے وقوف مزدلفہ ترک کریں گے تو ان پر دم واجب نہیں، معذور اور خواتین کے لئے بھی مزدلفہ میں ٹھہرے بغیر براہ راست جانا درست نہیں ہے، بلکہ مزدلفہ میں اتریں، مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھے مزدلفہ میں پڑھیں، پھر آخر رات میں یہاں سے روانہ ہو جائیں۔ (۲)

☆..... واضح رہے کہ اگر تندرست آدمی وقوف مزدلفہ کے بغیر خواتین اور کمزور لوگوں کے ساتھ منی چلے جائیں گے تو تندرست لوگوں پر دم واجب ہوگا۔ (۳)

(۱) وأما مستحباته : فالإكثار من التلبية والتكبير والتهيل والدعاء والاستغفار وقراءة القرآن والصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم وأن يقف عند الصخرات السود موقف رسول الله صلى الله عليه وسلم وإن يعذر يقف بقرب منه بحسب الإمكان ..... قالوا : يستحب أن يقصد هذا الجبل يقال له : جبل الدعاء وهو موقف الأنبياء ..... وأن يكون حاضر القلب في الدعاء متضرعاً متخشعاً وأن يلح في الدعاء مع قوة الرجاء ، والوقوف خلف الإمام والقريب منه والوقوف راکباً والنزول مع الناس والتوجه إلى القبلة ، والاستعداد للوقوف قبل الزوال ، والنية ، ورفع اليدين للدعاء إلى السماء ، ..... وتكرار الدعاء ثلاثاً وافتتاحه وختمه بالحمد والصلاة والطهارة ..... ( غنية الناسك : (ص: ۱۶۰ ، ۱۶۱) باب مناسك عرفات ، فصل : في ركن الوقوف وقدر الواجب فيه وسننه ومستحباته ، ط: إدارة القرآن )

إرشاد السارى : (ص: ۲۹۲ ، ۲۹۳) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، وأما مستحباته ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .

الفقه الإسلاميه وأدلتها : ( ۱۸۰ ، ۱۷۹ / ۳ ) الباب الخامس ، الحج والعمرة ، الفصل الأول ، المبحث الخامس ، أركان الحج والعمرة ، المطلب الرابع ، الوقوف بعرفة ، ط: دار الفكر ، بيروت .

( ۲ ، ۳ ) والوقوف بمزدلفة أى ولو ساعة بعد الفجر وتأخير الصلاتين أى العشائين إليها بأن يؤديها في وقت العشاء بمزدلفة ..... وحكم الواجبات لزوم الجزء أى الدم كما في نسخة صحيحة بترك واحد منها وهو أحسن ..... وجواز الحج أى حجه معه سواء ترك عمداً أو =

## وقوفِ مزدلفہ رہ گیا

☆..... اگر وقوفِ مزدلفہ کسی قدرتی عذر کی وجہ سے نہ ہو سکا مثلاً کوشش کے باوجود عرفات سے مزدلفہ آفتاب طلوع ہونے سے پہلے نہ پہنچ سکا تو کوئی دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا، البتہ مخلوق کی طرف سے کسی رکاوٹ کی وجہ سے یا جان بوجھ کر مزدلفہ کے وقوف کو ترک کرنے کی وجہ سے حدودِ حرم میں ایک دم دینا واجب ہوگا۔ (۱)

☆..... اگر کوئی شخص عرفات میں بالکل اخیر وقت یعنی صبح صادق کے قریب پہنچا اور صبح صادق کے بعد سورج نکلنے تک مزدلفہ میں نہ آ سکا تو اس پر دم واجب نہ ہوگا۔ (۲)

= سهواً وكذا خطأ أو نسياناً جاهلاً أو عالماً لكن العامد أي إذا كان عالماً آثم بتركه . (إرشاد الساری : (ص: ۹۶ ، ۹۷ ، ۱۰۱) باب فرائض الحج و واجباته ، فصل في واجباته ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة)

❏ ولو ترك الوقوف بها فدفع الأولي بأن دفع ليلاً فعليه دم أي محتم لتركه الواجب إلا إذا كان لعله أي مرض أو ضعف أي ضعف بنية من كبر أو صغر أو يكون أي الناسك امرأة يخاف الزحام فلا شيء عليه ولو مر بها في وقته أي وقت وقوفه من غير أن يبيت بها صوابه من غير أن يمسك فيها ، جاز أي وقوفه ولا شيء عليه . (إرشاد الساری : (ص: ۳۱۰ ، ۳۱۱) باب أحكام المزدلفة ، فصل في الوقوف بها ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة)

❏ الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۵۱۱ ، ۵۱۲) كتاب الحج ، مطلب في الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .

❏ الهندية : (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه . (۱) ولو جاوز حد المزدلفة قبل طلوع الفجر فعليه دم لترك الوقوف بها إلا إذا كانت به علة أو مرض أو ضعف فخاف الزحام فدفع منها ليلاً فلا شيء عليه ..... (الهندية : (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

❏ غنية الناسك : (ص: ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة ، فصل في شرائط الوقوف بها وبيان وقته وقدره وركنه ومكانه ، ط: إدارة القرآن .

❏ الدر مع الرد : (۲/ ۵۱۱ ، ۵۱۲) كتاب الحج ، مطلب في الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد . (۲) وأما من لم يمكنه هذا الوقوف ، بأن أدرك الوقوف بعرفة في آخر وقته ، فلم يمكنه الوصول إلى مزدلفة قبل طلوع الشمس ، فينبغي أن يسقط عنه بلا شيء كما سقط عنه وقوف =

## وکس

☆..... اگر ”وکس بام“ خوشبودار ہے اور اس کی خوشبو تیز ہے، اگر احرام کی حالت میں سر کے درد یا سردی کی وجہ سے پوری پیشانی پر لگایا تو دم دینا لازم ہوگا، فقہائے کرام نے ہتھیلی کو بڑا عضو شمار کیا ہے ہاتھ کے تابع نہیں کیا، اس لئے پیشانی بھی بڑا عضو ہے سر کے تابع نہیں ہے۔ (۱)

☆..... اگر ”وکس بام“ خوشبودار نہیں ہے تو اس صورت میں لگانے سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

☆..... عذر کی وجہ سے لگائے یا عذر کے بغیر دونوں کا حکم ایک ہے۔ (۳)

= عرفة نهراً ، ولم أر من تعرض لذلك ، ولكنه قياس ظاهر لا ينكره ماهر ؛ لأن كل واحد منهما واجب وعذرهما واحد وقد صرح الشافعية بعدم لزوم شيء بذلك ، وعللوا أنه مما يؤمر المنفرعون ، وهذا مضطر إلى التخلف عنه ، كذا في الكبير . (غنية الناسك : (ص: ۱۶۶ ، ۱۶۷) باب أحكام المزدلفة ، فصل في شرائط الوقوف بها و بيان وقته وقدره وركنه ومكانه ، ط: إدارة القرآن)

❏ الهندية : (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

❏ إرشاد الساری : (ص: ۳۱۰ ، ۳۱۱) باب أحكام المزدلفة ، فصل في الوقوف بها ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة .

(۲، ۱) فإن طيب عضواً كبيراً كاملاً من أعضائه فما زاد كالرأس والوجه واللحية والفم والساق والفتخوذ والعضد واليد والكف ونحو ذلك ، فعليه دم وإن غسله من ساعته وفي أقله ولو أكثره صدقة ..... ولو تداوى بالطيب أو بداء فيه طيب غالب ولم يكن مطبوخاً فالزقه بجرأحتة يلزمه صدقة إذا كان موضع الجراحة لم يستوعب عضواً أو أكثر إلا أن يفعل ذلك مراراً فيلزمه دم . (غنية الناسك : (ص: ۲۴۳ ، ۲۴۸) باب الجنائيات ، الفصل الأول في الطيب ، مطلب : في تطيب البدن ، ومطلب في التداوى بالطيب ، ط: إدارة القرآن)

❏ إرشاد الساری : (ص: ۴۵۲) باب الجنائيات وأنواعها ، النوع الثاني في الطيب ، فصل في التداوى بالطيب ، ط: الإمدادية ، مگة المکرمة .

❏ الهندية : (۱/ ۲۴۰ ، ۲۴۱) كتاب المناسك ، الباب الثامن في الجنائيات ، الفصل الأول فيما يجب بالطيب والتدهن ، ط: رشيديه .

(۳) ويستوى في وجوب الجزاء بالتطيب الذكر والنسيان والطلوع والكراهة والرجل والمرأة =

## وہیل چیئر پر سعی کر رہا ہے

”سواری پر سعی کر رہا ہے“ عنوان دیکھیں۔ (۴۷۶/۲)

## وہیل چیئر پر طواف کر کے حلق کر لیا

☆ اگر معذور آدمی نے وہیل چیئر پر طواف کر کے حلق کر لیا تو اس پر کچھ بھی

لازم نہیں ہوگا۔

☆ اور اگر صحت مند آدمی نے وہیل چیئر پر طواف کر کے حلق کر لیا، تو مکہ میں

رہتے ہوئے طواف کا اعادہ کرنا لازم ہے، اگر طواف کا اعادہ نہیں کیا اور وطن واپس آ گیا تو دم دینا لازم ہوگا۔

☆ اگر تندرست آدمی نے عذر کے بغیر وہیل چیئر پر طواف کر کے حلق کر لیا،

اور مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے طواف کا اعادہ نہیں کیا، اور طواف عمرہ کا تھا تو دودم دینے

لازم ہوں گے، ایک دم طواف کا اعادہ نہ کرنے کی وجہ سے لازم ہوگا اور دوسرا دم

طواف کا اعادہ کرنے سے پہلے حلق کرنے کی وجہ سے لازم ہوگا۔

اور اگر طواف حج کا تھا، اور اس نے رمی اور قربانی کے بعد وہیل چیئر پر طواف

کیا، پھر پیدل اعادہ کرنے سے پہلے حلق کیا تو حلق کرنے کی وجہ سے دم لازم نہیں

ہوگا، البتہ طواف کا اعادہ نہ کرنے کی وجہ سے دم دینا لازم ہوگا۔

اور اگر طواف حج کا تھا اور اس نے رمی اور قربانی کرنے سے پہلے عذر کے

= هكذافي البدائع . (الهندية : ۲۴۱/۱) كتاب المناسك ، الباب الثامن في الجنایات ،

الفصل الأول فيما يجب بالتطيط والتدهن ، ط: رشيديه

بدائع الصنائع : ( ۱۹۲/۲ ) كتاب الحج ، فصل : وأما الذي يرجع إلى الطيب ، ط: سعيد .

إرشاد الساری : (ص : ۲۶۰) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثاني : فی الطيب ، فصل :

لا فرق بين الرجل والمرأة في الطيب ، ط: المكتبة الإمدادية ، مگة المکرمة .

بغیر وہیل چیئر پر طواف کر کے حلق کیا تو قربانی سے پہلے حلق کرنے کی وجہ سے دم

لازم ہوگا۔ (۱)

## وہیل چیئر پر طواف کرنا

☆ تندرست آدمی کے لئے پیدل چل کر طواف کرنا واجب ہے۔

☆ اگر تندرست آدمی نے عذر کے بغیر سوار ہو کر یا وہیل چیئر پر بیٹھ کر طواف کیا

ہے تو مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے اس طواف کو دوبارہ کرنا واجب ہوگا، اور اگر طواف

دوبارہ کئے بغیر گھر واپس آ گیا تو حرم کے حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) ولو طاف راکباً أو محمولاً وسعی بين الصفا والمروة راکباً أو محمولاً إن كان ذلك من عذر يجوز

ولا يلزمه شيء ، وإن كان من غير عذر فمادام بمگة ، فإنه يعيد وإذا رجع إلى أهله فإنه يريق لذلك دمًا

عندنا . (التاتارخانية : ۵۱۳/۲) كتاب الحج ، الفصل السابع في الطواف والسعي ، ط: إدارة القرآن

أن يطوف ماشياً ، لا راکباً لا من عذر ، فلو طاف راکباً من غير عذر فعليه الاعادة مادام بمگة ، وإن

عاد إلى أهله يلزمه دم ؛ لقوله تعالى : ﴿ وليطوفوا بالبيت العتيق ﴾ والراكب ليس بطائف حقيقة ،

فأوجب ذلك نقصا فيه ، فوجب جبره بالدم . (الفقه الإسلامي وأدلته : ۱۵۳/۳) الباب الخامس

: الحج والعمرة ، الفصل الأول ، المبحث الخامس : أركان الحج والعمرة ، المطلب الثاني :

الطواف ، ثانياً : شروط الطواف أو واجباته ، وأما شرط الطواف عند الحنفية ، ط: دار الفكر بيروت )

فذكر أصحابنا الحنفية ما حاصله : أن الطواف لا يجب ترتيبه على شيء من الثلاثة ، وإنما

يجب ترتيب الثلاثة الرمي ، ثم الذبح ، ثم الحلق ..... ولو طاف قبل الرمي والحلق لا شيء عليه

ولكن يكره لتروك السنة ، وهذا كله عند أبي حنيفة . (فتح الملهم : ۱۷۲/۶) كتاب الحج ،

باب جواز تقديم الذبح على الرمي والحلق على الذبح ، ط: دار القلم دمشق )

(۲) ومن واجبات الطواف أن يطوف ماشياً لا راکباً من عذر حتى لو طاف راکباً من غير عذر

فعليه الإعادة مادام بمگة ، وإن عاد إلى أهله يلزمه الدم وهذا عندنا . (بدائع الصنائع : ۱۳۰/۲)

كتاب الحج ، فصل وأما شرطه و واجباته ، ط: سعيد ) =

## وکس ( Vicks )

وکس میں تقریباً باون فیصد کا فور شامل ہوتا ہے، اس لئے احرام کی حالت میں اس کا استعمال صحیح نہیں ہے، اگر کسی نے احرام کی حالت میں وکس استعمال کر لی تو کفارہ لازم ہوگا، اور کفارہ کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر محرم نے ایک عضو یا ایک عضو کی مقدار عضو پر وکس استعمال کی تو دم واجب ہوگا، اور اگر ایک عضو سے کم پر استعمال کی تو صدقہ لازم ہوگا۔ (۱)

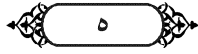
اور ”ڈیپ ہیٹ“ (Deep Heat) کا بھی یہی حکم ہے۔

= عن أم سلمة رضي الله عنها قالت : شكوت إلى رسول الله ﷺ إني اشتكي ، فقال : ” طوفى من وراء الناس وأنت راكبة “ ، فطفت ورسول الله ﷺ يصلي إلى جنب البيت وهو يقرأ بالطور و كتاب المسطور . ( صحيح البخاری : ( ۲۲۱ / ۱ ) كتاب الحج ، باب المريض يطوف راکباً ، ط : قديمی )

= واعلم أن المشى فى الطواف واجب عندنا . ( فيض الباری : ( ۲۲۶ / ۳ ) كتاب الحج ، باب المريض يطوف راکباً ، ط : بيروت )

(۱) ولو تداوى بالطيب أى المحض الخالص أو بدواء فيه طيب أى غالب ولم يكن مطبوخاً ، فالنصق أى الدواء على جراحته تصدق أى إذا كان موضع الجراحة لم يستوعب عضواً أو أكثر ، إلا أن يفعل ذلك مراراً فيلزمه دم ؛ لأن كثرة الفعل قامت مقام كثرة الطيب . ( شرح لباب المناسك مع إرشاد السارى : ( ص : ۵۳ ) باب الجنائيات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل فى التداوى بالطيب ، ط : بيروت ، و : ( ص : ۵۳۲ ) ط : الإمدادية مكة المكرمة )

= فإذا استعمل الطيب ، فإن كان كثيراً فاحشاً ففيه الدم ، وإن كان قليلاً ففيه الصدقة ..... حتى لو تطيب به عضواً كاملاً يكون كثيراً يلزمه دم ، وفيما دونه صدقة . ( الهندية : ( ۲۴۰ / ۱ ) كتاب المناسك ، الباب الثامن فى الجنائيات ، الفصل الأول : فيما يجب بالتطيب والتدهن ، ط : رشديه )



## ہار

احرام باندھنے کے بعد گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنا مکروہ ہے، البتہ اس سے دم یا صدقہ کچھ لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

## ہتھیار

احرام کی حالت میں ہتھیار جسم کے ساتھ باندھنا اور لٹکانا جائز ہے، اس سے دم لازم نہیں ہوگا کیونکہ اس کا تعلق لباس سے نہیں ہے۔ (۲)

## ہدایا

ہدایا، تحائف دینا اور لینا سنت ہے۔ (۳)

(۱) ويكره له شم الرياحان والطيب والسفرجل والأترج وما أشبه ذلك . ( غنية الناسك :

( ص : ۹۱ ) باب الإحرام ، فصل فى مكروهات الإحرام ، ط : إدارة القرآن )

= إرشاد السارى : ( ص : ۱۷۰ ) باب الإحرام ، فصل : فى مكروهاته ، ط : الإمدادية ، مكة المكرمة .

= الدر مع الرد : ( ۳۸۷ / ۲ ) كتاب الحج ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام وما لا يحرم ، ط : سعيد .

(۲) ولبس المخيط ، قال الحلبي رحمه الله تعالى : أن ضابطه لبس كل شئ محمول على قدر

البدن أو بعضه بحيث يحيط به بخياطته ، أو تلزيق بعضه ببعض أو غيرهما ، ..... فخرج ما خيط

به بعضه ببعض لا بحيث يحيط بالبدن مثل المرقعة ، فلا بأس بلبسه . ( غنية الناسك : ( ص :

۸۵ ) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام ، ط : إدارة القرآن )

= وله أن يشدّ الهميان ، والمنطقة على وسطه ، ويلبس الخاتم ، ويتقلد بالسيف

والمصحف ..... ( البحر العميق : ( ۸۰۲ / ۲ ) الباب الثامن : فى الجنائيات وكفارتها ، الفصل

الأول : حكم اللبس ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكيّة )

= إرشاد السارى : ( ص : ۱۷۲ ) باب الإحرام ، فصل فى مباحاته ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

(۳) وعنها قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل الهدية ويثيب عليها ، قوله : ( يقبل =

اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے عداوت اور دشمنی ختم ہوتی ہے، اور ماحول خوشگوار ہو جاتا ہے، لہذا اگر حاجی حضرات اخلاص، للہیت اور خوش دلی کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے لائی ہوئی چیزوں کا ہدیہ اور تحفہ لوگوں کو دیتے ہیں تو یہ لین دین دونوں درست ہے، اور دینے والے کو اس پر اجر و ثواب ملے گا۔

اور اگر دکھاوے، شہرت اور بڑائی کے خیال سے ہدایا اور تحائف دیتے ہیں یا یہ سمجھ کر دیتے ہیں کہ ہدیہ نہیں دیں گے تو لوگ کیا کہیں گے، خالی ہاتھ ملاقات کے

(= الهدیۃ) قال الخطابی فی المعالم: قبول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الهدیۃ نوع من الکرم، و باب من حسن الخلق یتألف به القلوب، و قد روى عنه صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال: تهادوا تحابوا، و کان أكل الهدیۃ، و أمارۃ من أماراته، و وصف فی الكتب المتقدمة بأن یقبل الهدیۃ، و لا یأكل الصدقة؛ لأنها أوساخ الناس، و کان إذا قبل الهدیۃ أثاب علیها لتلا یكون لأحد علیہ ید، و لا یلزمه لأحد منۃ، انتهى. قال البیجوری: فیسن قبول الهدیۃ حیث لا شبهة فی مال المهدی وإلا فلا یقبلها، و كذلك إذا ظن المهدی إلیه أن المهدی أهداه حیاء، قال الغزالی: مثال من یهدی حیاء من یقدم من سفره و یفرق الهدایا خوفاً من العار، فلا یجوز قبول هدیته إجماعاً؛ لأنه لا یحل مال امرئ مسلم إلا عن طیب نفس، و إذا ظن المهدی إلیه أن المهدی إتما أهدی له هدیته لطلب المقابل فلا یجوز له قبولها، إلا إذا أعطاه ما فی ظنہ بالقرائن. (مرعاة المفاتیح: (۶/۲۲۲) رقم الحدیث: ۱۸۴۱، کتاب الزکاة، باب من لا تحل له الصدقة، الفصل الأول، ط: إدارة البحوث الإسلامیة، بنارس الهند)

عن عائشة رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: تهادوا؛ فإن الهدیۃ تذهب الضغائن. (فإن الهدیۃ تذهب الضغائن) جمع ضغینة و هی الحقد أى تزیل البغض و العداوة، و تحصل الألفة و المحبة كما ورد "تهادوا تحابوا و تصافحوا یذهب الغل عنکم"..... و فی رواية له عن عائشة: تهادوا تزدادوا حبا. (مرعاة المفاتیح: (۶/۱۹۴، ۱۹۵) رقم الحدیث: ۳۰۲۷، کتاب البیوع، باب من عرض علیہ ریحان..... الفصل الثانی، ط: رشیدیہ، دار الكتب العلمیة)

تکمله شامی: (۸/۴۲۲) کتاب الهبة، ط: سعید.

عن أبی حرة الرقاشی عن عمه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ألا لا تظلموا، ألا لا یحل مال امرئ مسلم الا بطیب نفس منه..... (مشکوۃ المصابیح: (ص: ۲۵۵) کتاب البیوع، باب الغصب، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

السنن الصغری للبیہقی: (۵/۳۸۲) رقم الحدیث: ۲۱۱۳، کتاب البیوع، باب الغصب، ط: مکتبة الرشد.

لئے جانا معیوب اور اپنے لئے خفت کا باعث سمجھتے ہیں یا لعن طعن سے بچنے کے لئے یا بدلہ چکانے کے لئے یا آئندہ بدلہ وصول کرنے کے خیال سے دیتے ہیں تو اس خیال سے ہدیہ دینا اور لینا درست نہیں ہے۔ (۱)

حدیث شریف میں ہے کہ "کسی مسلمان کا مال اس کی دل کی خوشی کے بغیر حلال نہیں"۔ (۲)

(۲، ۱) و عنہا قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل الهدیۃ و یشیب علیہا، قوله: (یقبل الهدیۃ) قال الخطابی فی المعالم: قبول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الهدیۃ نوع من الکرم، و باب من حسن الخلق یتألف به القلوب، و قد روى عنه صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال: تهادوا تحابوا، و کان أكل الهدیۃ، و أمارۃ من أماراته، و وصف فی الكتب المتقدمة بأن یقبل الهدیۃ، و لا یأكل الصدقة؛ لأنها أوساخ الناس، و کان إذا قبل الهدیۃ أثاب علیها لتلا یكون لأحد علیہ ید، و لا یلزمه لأحد منۃ، انتهى. قال البیجوری: فیسن قبول الهدیۃ حیث لا شبهة فی مال المهدی وإلا فلا یقبلها، و كذلك إذا ظن المهدی إلیه أن المهدی أهداه حیاء، قال الغزالی: مثال من یهدی حیاء من یقدم من سفره و یفرق الهدایا خوفاً من العار، فلا یجوز قبول هدیته إجماعاً؛ لأنه لا یحل مال امرئ مسلم إلا عن طیب نفس، و إذا ظن المهدی إلیه أن المهدی إتما أهدی له هدیته لطلب المقابل فلا یجوز له قبولها، إلا إذا أعطاه ما فی ظنہ بالقرائن. (مرعاة المفاتیح: (۶/۲۲۲) رقم الحدیث: ۱۸۴۱، کتاب الزکاة، باب من لا تحل له الصدقة، الفصل الأول، ط: إدارة البحوث الإسلامیة، بنارس الهند)

عن عائشة رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: تهادوا؛ فإن الهدیۃ تذهب الضغائن. (فإن الهدیۃ تذهب الضغائن) جمع ضغینة و هی الحقد أى تزیل البغض و العداوة، و تحصل الألفة و المحبة كما ورد "تهادوا تحابوا و تصافحوا یذهب الغل عنکم"..... و فی رواية له عن عائشة: تهادوا تزدادوا حبا. (مرعاة المفاتیح: (۶/۱۹۴، ۱۹۵) رقم الحدیث: ۳۰۲۷، کتاب البیوع، باب من عرض علیہ ریحان..... الفصل الثانی، ط: رشیدیہ، دار الكتب العلمیة)

تکمله شامی: (۸/۴۲۲) کتاب الهبة، ط: سعید.

عن أبی حرة الرقاشی عن عمه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ألا لا تظلموا، ألا لا یحل مال امرئ مسلم الا بطیب نفس منه..... (مشکوۃ المصابیح: (ص: ۲۵۵) کتاب البیوع، باب الغصب، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

السنن الصغری للبیہقی: (۵/۳۸۲) رقم الحدیث: ۲۱۱۳، کتاب البیوع، باب الغصب، ط: مکتبة الرشد.

دوسری حدیث شریف میں ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے جو فخر کے لئے کھانا کھلائیں“۔ (۱)

خلاصہ یہ ہے غیر ضروری چیز کو ضروری سمجھنا درست نہیں ہے ایسی صورت میں اس کو ترک کرنا لازم ہوتا ہے، (۲)

خاص طور پر اگر اس میں غیر شرعی امور شامل ہو جائیں تو اس کا ترک کرنا انتہائی ضروری ہے۔

## ہدیٰ

جس جانور کو عبادت اور ثواب کی نیت سے حرم میں ذبح کرنے کے لئے لے جاتے ہیں اس کو ”ہدیٰ“ کہتے ہیں، چاہے وہ جانور گائے ہو یا اونٹ، بکری ہو یا بھیڑ۔ (۳)

(۱) عن أبي هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : المتباريان لا يجابان ولا يوكل طعامهما قال الإمام أحمد: يعني المتعارضين بالضيفة فخرًا ورياءً . (مشکوٰۃ المصابيح : (ص: ۲۷۹) كتاب النكاح ، باب الوليمة ، الفصل الثالث ، ط: قديمي )

(۲) سنن أبي داود : ( ۱۷۱ / ۲ ) كتاب الأطعمة ، باب في طعام المتبارين ، ط: حقانيہ .  
(۳) الجامع لشعب الإيمان : ( ۱۸۲ / ۸ ) رقم الحديث : ۵۶۷۷ ، المطاعم والمشارب ، وما يجب التورع عنه منها ، الأكل ..... الفصل الرابع : في آداب تخمير الإناء وإيكاء السقاء ، ط: مكتبة الرشد .  
(۲) من أصر على أمر مندوب وجعله عزماً ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الإضلال ، فكيف من أصر على بدعة و منكر ؟ . (مرقاۃ المفاتیح : ( ۳ / ۳۱ ) كتاب الصلاة ، باب الدعاء في التشهد ، الفصل الأول ، ط: رشیدیہ )

(۳) السعایہ : ( ۲۶۵ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، ط: سهیل اکیڈمی لاہور .  
(۳) مجموعة رسائل اللكنوى : ( ۴۹۰ / ۳ ) سباحة الفكر في الجهر بالذكر ، ( ص: ۳۴ ) الباب الأول ، ط: إدارة القرآن .

(۳) وهو ما يهdy إلى الحرم للتقرب إلى الله تعالى ، والمراد به أنواع الهدايا وأكثر أحكامها كالضحايا ، ( الهدى من الإبل والبقر والغنم ، أى لا من غيرها ، من النعم ) . (إرشاد السارى : (ص: ۲۶۳) باب الهدايا ، ط: الإمدادية مكة المكرمة ) =

## ہدیٰ لے کر جانے والے نے عمرہ کر کے حلق کر لیا

اگر تمتع کرنے والا اپنے ساتھ ہدیٰ بھی لایا ہے تو ہدیٰ کو ذبح کرنے تک احرام میں رہنا ضروری ہے، اسلئے اگر عمرہ کر کے حلق یا قصر کر لیا تو وہ حلال نہیں ہوگا، جنائیت کا دم دینا واجب ہوگا، اور عمرہ کا احرام باقی رہے گا، اور اگر اس دوران کوئی اور جنائیت کرے گا تو اس کا بھی دم وغیرہ دینا پڑے گا، پھر اس کے بعد حج کا احرام باندھ کر حج ادا کرے گا، پھر رمی کے بعد ذبح کر کے حلق یا قصر کرے گا اور دونوں احراموں سے نکل جائے گا۔ (۱)

## ہدیہ دینے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے حج پر نہ جانا

حج فرض ہونے کے بعد حج پر جانا ضروری ہے، حج سے واپس آ کر لوگوں کو ہدیہ دینا ضروری نہیں ہے، لہذا ہدیہ دینے پر قادر ہو یا نہ ہو ہر حال میں حج فرض ہونے کے بعد حج کے لئے جانا ضروری ہے، اس میں سستی کرنا درست نہیں۔ (۲)

= غنية الناسك : (ص: ۳۵۲) باب الهدايا ، ط: إدارة القرآن .  
= الدر مع الرد : ( ۲ / ۲۱۴ ) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .  
(۱) (ثم اذا دخل مكة) أى هذا المتمتع الذى ساق الهدى (طاف وسعى لعمرته واقام محرما) اى لأن سوقه ممانع من الحلالة قبل يوم النحر (ولو حلق لم يتحلل من احرامه) اى لعمرته بل يكون جنائية على احرامها مع انه ليس محرما بالحج .

(ولزمه دم) اى كما صرح به الزيلعي ..... (إرشاد السارى الى مناسك الملا على القارى (ص: ۲۰۵) فصل المتمتع على نوعين: متمتع يسوق الهدى، ط: المكتبة الامدادية، مكة المكرمة)  
(۲) فاذا دخل مكة طاف، وسعى لعمرته، واقام محرما، ولو حلق لم يتحلل من عمرته بل يكون جنائيته على احرامها الا أن يرجع الى اهله بعد ذبح هديه، وحلقه . (غنية الناسك فى بغية المناسك، ص: ۲۱۸، فصل فى كيفية اداء التمتع المسنون، فصل وان كان متمتع يسوق الهدى ..... الخ، ط: إدارة القرآن)

(۲) ليس من الحوائج الأصلية ماجرت به العادة المحدثه برسم الهدية للأقارب والأصحاب فلا يعذر بترك الحج لعجزه عن ذلك كما نبه عليه العمادى فى منسكه . (شامى : ( ۲ / ۴۶۱ ) كتاب الحج ، تبنيه : قبيل مطلب : فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد ) =

## ہدیہ کی رقم سے حج کرنا

ہدیہ کی رقم سے حج کرنا جائز ہے، اس سے فرض حج ادا ہو جائے گا، اور ہدیہ کرنے والے کو بھی ثواب ملے گا۔ (۱)

## ہر عمرہ کا الگ احرام باندھنا ضروری ہے

☆..... ہر عمرہ کا الگ احرام باندھنا ضروری ہے، ایک احرام سے ایک سے زائد عمرے کرنا صحیح نہیں ہے، ایک دفعہ احرام باندھ کر طواف اور سعی کر کے بال منڈوایا کٹوا کر احرام کھول دے، پھر اس کے بعد تنعیم یا جعرانہ جا کر دوبارہ عمرہ کا احرام باندھے اس طرح ایک سے زائد عمرے کرنا صحیح ہے۔ (۲)

☆..... ایک احرام کے ساتھ ایک سے زیادہ عمرے نہیں ہو سکتے اور عمرہ یعنی طواف اور سعی کرنے کے بعد جب تک حلق یا قصر کے ذریعہ بال کٹوا کر احرام کھولا نہیں جائے گا دوسرے عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں ہوگا۔ (۳)

= منحة الخالق علی هامش البحر : ( ۳۱۲/۲ ) كتاب الحج ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : ( ۱۲۵/۲ ) كتاب الحج ، وأما شرائط فرضيته ، ط: سعيد .

(۱) وكذا لو وهب مالا ليحج به ، لا يجب عليه قبوله ؛ لأن شرط الوجوب لا يجب تحصيله فلو قبل وجب عليه الحج إجماعاً . ( غنية الناسك : ( ص : ۲۱ ) فصل : وأما شرائط الوجوب فسبعة ، السادس الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن ، الطبعة الأولى ۱۴۱۷ھ )

ولو وهبه إنسان مالا ليحج به لا يجب على الموهوب له القبول عندنا وللشافعي فيه قولان ..... ( بدائع الصنائع : ( ۱۲۲/۲ ) كتاب الحج ، فصل وأما شرائط فرضيته فنوعان ، ط: سعيد )

البحر الرائق : ( ۳۱۳/۲ ) كتاب الحج ، قوله : بشرط حرية وبلوغ وعقل وصحة وقدرة زاد وراحلة ..... ط: سعيد .

الدر مع الرد : ( ۲۶۱/۲ ) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، ( قوله : ولو وهب الأب لابنه ) . ( الهندية : ( ۲۱۷/۱ ) كتاب المناسك ، الباب الأول ، ومنها القدرة على الزاد والراحلة ، ط: رشيدية .

( ۳، ۲ ) يجب أن يعلم أن الجمع بين إحرامى الحج أو إحرامى العمرة بدعة بالاتفاق بين أصحابنا =

= وفي الجامع الصغير للعتابي حرام ؛ لأنه من أكبر الكبائر هكذا روى عن النبي صلى الله عليه وسلم ..... في المحيط ولا جمع بين إحرامى العمرة مكروه ..... وقال : رجل فرغ من عمرته إلا التقصير فأحرم بأخرى فعليه دم . ( البحر العميق : ( ۷۸/۲ ، ۷۸ ) الباب السابع في الإحرام ، الفصل العاشر في الجمع بين الإحرامين ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكيّة ) =

من فرغ من عمرته إلا التقصير فأحرم بأخرى ، فعليه دم باتفاق الحنفية لإحرامه قبل الوقت ؛ لأن وقته بعد الحلق للإحرام الأول ، ولم يوجد ، ولأنه جمع بين إحرامى العمرة وهذا مكروه فيلزمه دم ، وهو دم جبر وكفارة . ( الفقه الإسلامي وأدلته : ( ۱۳۹/۳ ) الباب الخامس الحج والعمرة ، الفصل الأول : أحكام الحج والعمرة ، المبحث الخامس : أركان الحج والعمرة ، المطلب الأول : الإحرام ، ضم العمرة إلى العمرة ، ط: دار الفكر بيروت )

إرشاد الساري : ( ص : ۲۱۲ ) باب الجمع بين النسكين المتحدّين ، فصل في الجمع بين العمرتين ، ط : الإمدادية ، مكية المكرمة .

وأفضل مواقينها لمن بمكة التنعيم والجعرانة . ( مناسك الملا على القارى مع إرشاد الساري : ( ص : ۲۵۷ ) باب العمرة ، ط : الإمدادية ، مكية المكرمة )

غنية الناسك : ( ص : ۲۳۰ ، ۲۳۷ ، ۲۳۸ ) باب الجمع بين النسكين ، فصل في الجمع بين إحرامى عمرتين فأكثر ، ط : إدارة القرآن .

(۲) يجب أن يعلم أن الجمع بين إحرامى الحج أو إحرامى العمرة بدعة بالاتفاق بين أصحابنا وفي الجامع الصغير للعتابي حرام ؛ لأنه من أكبر الكبائر هكذا روى عن النبي صلى الله عليه وسلم ..... في المحيط ولا جمع بين إحرامى العمرة مكروه ..... وقال : رجل فرغ من عمرته إلا التقصير فأحرم بأخرى فعليه دم . ( البحر العميق : ( ۷۸/۲ ، ۷۸ ) الباب السابع في الإحرام ، الفصل العاشر في الجمع بين الإحرامين ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكيّة )

من فرغ من عمرته إلا التقصير فأحرم بأخرى ، فعليه دم باتفاق الحنفية لإحرامه قبل الوقت ؛ لأن وقته بعد الحلق للإحرام الأول ، ولم يوجد ، ولأنه جمع بين إحرامى العمرة وهذا مكروه فيلزمه دم ، وهو دم جبر وكفارة . ( الفقه الإسلامي وأدلته : ( ۱۳۹/۳ ) الباب الخامس الحج والعمرة ، الفصل الأول : أحكام الحج والعمرة ، المبحث الخامس : أركان الحج والعمرة ، المطلب الأول : الإحرام ، ضم العمرة إلى العمرة ، ط: دار الفكر بيروت )

إرشاد الساري : ( ص : ۲۱۲ ) باب الجمع بين النسكين المتحدّين ، فصل في الجمع بين العمرتين ، ط : الإمدادية ، مكية المكرمة . =

## ہر فرشتے کو کعبہ کی زیارت کا حکم

وہب ابن منبہ سے روایت ہے کہ میں نے عہد اول کی کتابوں میں سے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس فرشتے کو بھی زمین پر بھیجتا ہے اس کو حکم دیتا ہے کہ وہ بیت اللہ کی زیارت کرے، چنانچہ وہ فرشتہ عرش کے نیچے سے احرام باندھ کر تلبیہ یعنی لبیک اللہم لبیک میں حاضر ہو گیا، اے اللہ میں تیرے حضور میں حاضر ہو گیا (یہ دعا) پڑھتا ہوا نکلتا ہے، اس کے بعد وہ حجر اسود کو بوسہ دیتا ہے، پھر بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ طواف کرتا ہے، اس کے بعد کعبہ شریف کے اندر دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور پھر آسمان کی طرف اٹھ جاتا ہے۔ (۱)

## ہر قدم پر نیکی

”حاجی کا قدم“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۸/۲)

## ہرنیہ

اگر ہرنیہ کی وجہ سے پیٹ کے نچلے حصے کے ایک جانب یا دونوں جانب آپریشن ہوا ہے، اس کی وجہ سے لنگوٹ یا انڈرویئر ہر وقت پہننا ضروری ہوتا ہے تو ایسے لوگ احرام کی حالت میں بغیر سہلے ہوئے لنگوٹ وغیرہ پہنیں، نیکر اور انڈرویئر

= (۱) وأفضل مواقيتها لمن بمكة التعميم والجعرانة . ( مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۶۵۷) باب العمرة ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة )  
(۲) غنية الناسك : (ص: ۲۳۰ ، ۲۳۷ ، ۲۳۸) باب الجمع بين النسكين ، فصل فى الجمع بين إحرامى عمرتين فأكثر ، ط: إدارة القرآن .

(۱) وعن وهب ابن منبه : قرأت فى كتاب من كتب الأول : ليس من ملك بعثه الله إلى الأرض إلا أمره بزيارة البيت ، فينفض من تحت العرش محرما مليبا حتى يستلم الحجر ، ثم يطوف سبعا بالبيت ، ويصلى فى جوفه ركعتين ، ثم يصعد . ( السيرة الحلبية : ( ۲۲۰/۱ ) باب بنیان قریش الکعبة شرفها الله تعالى ، ط: دار الكتب العلمية بيروت )

وغیرہ سہلے ہوئے کپڑے نہ پہنیں، تاہم عذر کی وجہ سے سہلا ہوا کپڑا استعمال کیا جاسکتا ہے، البتہ استعمال کے بعد ایک دم دینا لازم ہوگا۔ (۱)

## ہمبستری

☆..... عمرہ کے احرام میں ہمبستری کرنا جائز نہیں ہے، اور حج میں احرام کی حالت میں اور طواف زیارت سے فارغ ہونے تک ہمبستری کرنا جائز نہیں۔ (۲)  
☆..... احرام کی حالت میں ہمبستری کی طرح وہ حرکات جن سے اس کی خواہش پیدا ہوتی ہے وہ بھی حرام ہیں، مثلاً بوسہ لینا، بدن سے بدن ملانا وغیرہ۔ (۳)

(۱) ولا یلبس مخیطاً قمیصاً أو قباء أو سراویل أو عمامة أو قلنسوة أو خفًا ..... ( الہندیہ :

( ۲۲۴/۱ ) کتاب المناسک ، الباب الرابع : فیما یفعلہ المحرم بعد الإحرام ، ط: رشیدیہ )

❏ بدائع الصنائع : ( ۱۸۳/۲ ) کتاب الحج ، فصل : وأما بیان ما یحظرہ الإحرام وما لا یحظرہ ، ط: سعید .

❏ الساتار خانیہ : ( ۲۹۲/۲ ) کتاب المناسک ، الفصل الخامس : فیما یحرم علی المحرم

بسبب إحرامه وما لا یحرم ، نوع منه فی لبس المخیط ، ط: إدارة القرآن .

❏ ولو اضطر المحرم إلى لبس ثوب فلبس ثوبین ، فإن لبسهما علی موضع الضرورة فعليه

کفارة واحدة وهى کفارة الضرورة . ( الہندیہ : ( ۲۴۲/۲ ) کتاب المناسک ، الباب الثامن :

فی الجنایات ، الفصل الثانی : فی اللبس ، ط: رشیدیہ )

❏ بدائع الصنائع : ( ۱۸۸/۲ ) کتاب الحج ، فصل : وأما بیان ما یحظرہ الإحرام وما لا یحظرہ ، ط: سعید .

❏ الساتار خانیہ : ( ۲۹۲/۲ ) کتاب المناسک ، الفصل الخامس : فیما یحرم علی المحرم

بسبب إحرامه وما لا یحرم ، ط: إدارة القرآن .

(۳، ۲) فإذا أحرم قولاً بالتلبیة أو فعلاً بالسوق كما ذكرنا ، فلیتق الرث وهو الجماع عند

الجمهور ، لقوله تعالى : ﴿أحلّ لكم ليلة الصيام الرث﴾ أو ذکر الجماع ودواعیه بحضرة

النساء ..... وقيل : ذكره ودواعیه مطلقاً ، قيل هو الأصح ..... والجماع ودواعیه كالقبلة

واللمس والمعانقة والمفاخضة بشهوة . ( غنية الناسك : (ص: ۸۵) باب الإحرام ، فصل فى

محرمات الإحرام ومحظوراتہ التى فى غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن )

❏ النوع الرابع فى حکم الجماع ودواعیه وهو أغلظ الجنایات یفسد به الحج والعمرة .....

وإن جامع بعد الوقوف بعرفة قبل الحلق وقبل طواف الزيارة كله أو أكثر لم یفسد حجه وعلیه =

## ہم وطن محرم نہیں

ہم وطن محرم نہیں ہے، اس لئے عورتوں کے لئے ہم وطن کو محرم بنا کر سفر کرنا اور حج اور عمرہ کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔ (۱)

## ہندوستان سے آدم علیہ السلام مکہ مکرمہ ہزار مرتبہ آئے

”آدم علیہ السلام ہندوستان سے مکہ مکرمہ ایک ہزار مرتبہ آئے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۸)

## ہوائی جہاز

☆..... جو لوگ مکہ مکرمہ جانے کے لئے یا حج و عمرہ کے لئے ہوائی جہاز سے سفر کرتے ہیں ان کو چاہیئے کہ ہوائی جہاز پر سوار ہونے سے پہلے احرام باندھ لیں، یا کم از کم احرام کی چادر ہی پہن لیں، اور جب میقات کا اعلان ہو تو جہاز میں

= بدنة سواء جامع عامداً أو ناسياً . (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری : (ص : ۴۷۴ ، ۴۸۱) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الرابع فی حکم الجماع و دواعیه ، وفصل فی الجماع قبل الحلق وبعده ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة)

وبعده أى الإحرام بلا مهلة يتقى الرفث أى الجماع أو ذكره بحضرة النساء . (الدر المختار : ۴۸۶/۲ ، ۴۸۷) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فیما یحرم بالإحرام وما لا یحرم ، ط: سعید (۱) والمحرّم فی حق المرأة شرط ، شایة كانت أو عجوڑاً ، إذا كانت بینهما وبين مگة مسيرة ثلاثة أيام ..... والمحرّم : الزوج ، ومن لا یجوز مناکحتها على التأیید برضاع أو صهرية وفي الخانیة : أو رحم ..... . (التاتاریخانیة : (۴۳۴/۲) کتاب المناسک ، الفصل الأوّل : فی بیان شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

الهندیة : (۲۱۸/۱ ، ۲۱۹) کتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسیر الحج ..... ، ط: رشیدیہ .

غنیة الناسک : (ص : ۲۶ ، ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، الرابع : المحرم أو الزوج ، ط: إدارة القرآن .

احرام باندھ لیں یعنی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں ، جدہ پہنچنے کا انتظار نہ کریں کیونکہ جدہ تک احرام کو مؤخر کرنا صحیح نہیں ہے۔ (۱)

## ہوائی جہاز میں بیٹھ کر طواف کرنا

☆..... اگر ہوائی جہاز مسجد کی حدود میں داخل رہے تو اس پر سوار ہو کر طواف کرنے سے طواف صحیح ہو جائے گا، لیکن عذر کے بغیر ایسا کرنے سے دم واجب ہوگا جبکہ بلا عذر ہوائی جہاز کے علاوہ کسی اور چیز پر سوار ہو کر طواف کرنے سے طواف ہو جاتا ہے اور دم واجب ہوتا ہے۔ (۲)

(۱) ومستحباته ..... تقدیم الإحرام على وقته أى میقاته المکانی للآفاقی إن ملک نفسه أى بالاحتراز عن المحظورات والتحفظ عن المحذورات ..... فصل فی محرماته أى محرمات الإحرام ..... ومنها تأخیر الإحرام عن المیقات فإن الإحرام منه واجب . (إرشاد الساری : (ص : ۱۲۸ ، ۱۲۹) باب الإحرام ، مستحبات الإحرام ، وفصل فی محرماته ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة)

من سلك طريقاً فی بر أو بحر أو جو بین میقاتین فإنه یجتهد حتى یكون إحرامه بحذو المیقات الذى هو إلى طریقہ أقرب ویحرم من محاذة أقرب المیقاتین إلیه وإن كان الآخر أبعد إلی مگة فإن استویا فی القرب إلیه ، أحرم من محاذة أبعدهما من مكة وإن لم يعرف حذو المیقات المقارب لطریقہ احتياط فأحرم من بعد ، بحيث یتیقن أنه لم یجاوز المیقات إلا محرماً ؛ لأن الإحرام قبل المیقات جائز ، وتأخیره عنه لا یجوز ، فالاحتياط فعل ما لا شک فیہ ..... . (الفقه الإسلامی وأدلته : (۷۲/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : أحكام الحج والعمرة ، المبحث الثالث : مواقیات الحج والعمرة ، الزمانية والمکانیة ، المطلب الثانى : میقات الحج والعمرة المکانی ، من حاذی المیقات ، ط: دار الفكر بیروت)

بدائع الصنائع : (۱۲۴/۲) کتاب الحج ، فصل : وأما بیان مکان الإحرام ، ط: سعید .

(۲) مکانہ حول البيت لافیه ..... داخل المسجد أى سواء كان قريباً من البيت أو بعيداً عنه بعد أن یكون فی المسجد ویجوز أى فی جميع أجزائه ولو من وراء السورای أى الأسطوانات وزمزم وكذا المقامات ، ولو طاف على سطح المسجد ولو مرتفعاً عن البيت أى من جدرانه كما صرح به صاحب الغایة جاز ؛ لأن حقيقة البيت هو الفضاء الشامل لما فوق البناء من الهواء ..... . (إرشاد الساری : (ص : ۲۱۰ ، ۲۱۱) باب أنواع الأطوبة وأحكامها ، فصل فی مکان الطواف ، ط: الإمدادیة ، مگة المکرمة) =

اور اگر ہوئی جہاز مسجد کی حدود سے باہر رہے گا تو اس پر سوار ہو کر طواف کرنے سے طواف صحیح نہیں ہوگا، اُتر کر دوبارہ مسجد کی حدود میں آکر طواف کرنا لازم ہوگا۔ (۱)  
واضح رہے کہ تحت الثریٰ (زمین) سے لیکر آسمان تک ”بیت اللہ“ ہے۔ (۲)  
اس لئے خانہ کعبہ کی عمارت سے بلند ہو کر اس کے چاروں طرف گھومنے سے طواف ہو جائے گا۔ (۳)

= غنیۃ الناسک : (ص: ۱۰۹) باب فی ماہیۃ الطواف وأنواعه وأرکانه وشرائطه وسائر أحكامه، فصل: فی أرکان الطواف وشرائطه، ط: إدارة القرآن.

الفقه الإسلامی وأدلّته: (۱۵۳/۳) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الأول: أحكام الحج والعمرة، والمبحث الخامس: أرکان الحج والعمرة، المطلب الثاني: الطواف، ثانياً: شروط الطواف واجباته، ط: دار الفكر بیروت. الدر مع الرد: (۲/۲۹۷) كتاب الحج، مطلب فی طواف القدوم، ط: سعيد.

الخامس: المشی فیہ للقدار، فلو طاف للزيارة (لباب) أو العمرة (بحر) راكباً أو محمولاً، أو زحفاً بلا عذر، فعليه الإعادة أو الدم وإن كان بعذر لا شیء علیه. (غنیۃ الناسک: ص: ۱۱۴) باب فی ماہیۃ الطواف وأنواعه وأرکانه وشرائطه وسائر أحكامه، فصل فی واجبات الطواف، ط: إدارة القرآن

الدر مع الرد: (۲/۲۶۸، ۲۶۹) كتاب الحج، مطلب فی فروض الحج واجباته، ط: سعيد. إرشاد الساری: (ص: ۲۱۵) باب أنواع الأطفوة وأحكامها، فصل فی واجبات الطواف، الرابع: المسی فیہ للقدار، ط: الإمدادیہ، مکة المکرمة.

البحر العمیق: (۲/۱۲۲۲) الباب العاشر فی دخول مکة و فی الطواف والسعی، فصل: فی بیان أنواع الأطفوة، ط: مؤسّسة الریان، المكتبة المکیّة.

(۳، ۲، ۱) مکانہ حول البیت لافیه ..... داخل المسجد أى سواء كان قریباً من البیت أو بعيداً عنه بعد أن یکون فی المسجد ویجوز أى فی جمیع أجزائه ولو من وراء السورای أى الأسطوانات وزمزم وكذا المقامات، ولو طاف على سطح المسجد ولو مرتفعاً عن البیت أى من جدرانه كما صرح به صاحب الغایة جاز؛ لأن حقيقة البیت هو الفضاء الشامل لما فوق البناء من الهواء ..... (إرشاد الساری: ص: ۲۱۰، ۲۱۱) باب أنواع الأطفوة وأحكامها، فصل فی مکان الطواف، ط: الإمدادیہ، مکة المکرمة

غنیۃ الناسک: (ص: ۱۰۹) باب فی ماہیۃ الطواف وأنواعه وأرکانه وشرائطه وسائر أحكامه، فصل: فی أرکان الطواف وشرائطه، ط: إدارة القرآن.

الفقه الإسلامی وأدلّته: (۱۵۳/۳) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الأول: أحكام =

## ہوائی جہاز میں بیٹھ کر وقوف عرفہ کرنا

واضح رہے کہ ”بیت اللہ“ کی طرح زمین سے لیکر آسمان تک ”میدان عرفہ“ ہونے کی صراحت نہیں ہے بلکہ اکثر کتابوں میں ”وقوف عرفہ“ کو زمین کے ساتھ مقید کیا ہے اس لئے ہوائی جہاز میں سوار ہو کر عرفات کے اوپر سے گزرنے سے وقوف عرفہ صحیح نہیں ہوگا۔

ایسے لوگوں کے لئے مقررہ وقت کے اندر ہوائی جہاز سے اُتر کر میدان عرفات سے گزرنایا وقوف کرنا لازم ہوگا ورنہ حج نہیں ہوگا۔ (۱)

= الحج والعمرة، والمبحث الخامس: أرکان الحج والعمرة، المطلب الثاني: الطواف، ثانياً: شروط الطواف واجباته، ط: دار الفكر بیروت. الدر مع الرد: (۲/۲۹۷) كتاب الحج، مطلب فی طواف القدوم، ط: سعيد.

الخامس: المشی فیہ للقدار، فلو طاف للزيارة (لباب) أو العمرة (بحر) راكباً أو محمولاً، أو زحفاً بلا عذر، فعليه الإعادة أو الدم وإن كان بعذر لا شیء علیه. (غنیۃ الناسک: ص: ۱۱۴) باب فی ماہیۃ الطواف وأنواعه وأرکانه وشرائطه وسائر أحكامه، فصل فی واجبات الطواف، ط: إدارة القرآن

الدر مع الرد: (۲/۲۶۸، ۲۶۹) كتاب الحج، مطلب فی فروض الحج واجباته، ط: سعيد. إرشاد الساری: (ص: ۲۱۵) باب أنواع الأطفوة وأحكامها، فصل فی واجبات الطواف، الرابع: المسی فیہ للقدار، ط: الإمدادیہ، مکة المکرمة.

البحر العمیق: (۲/۱۲۲۲) الباب العاشر فی دخول مکة و فی الطواف والسعی، فصل: فی بیان أنواع الأطفوة، ط: مؤسّسة الریان، المكتبة المکیّة.

(۱) وأما شرائطه ..... الثالث: المكان أى عرفات فلو أخطأه أى فضلاً عن تعمده ونسيانه و جهله لم یجز وقوفه بغير عرفة. (إرشاد الساری: ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: فی شرائط صحة الوقوف، ط: الإمدادیہ، مکة المکرمة

غنیۃ الناسک: (ص: ۱۵۷) باب مناسک عرفات، فصل: فی شرائط صحة الوقوف، ط: إدارة القرآن.

البحر العمیق: (۳/۱۴۹۶) الباب الحادی عشر فی الخروج من مکة إلى منی ثم عرفة، فصل: الوقوف بعرفة، ط: مؤسّسة الریان، المكتبة المکیّة.

## ہوائی جہاز میں محرم ہونا ضروری ہے

ہوائی جہاز کے چند گھنٹوں کے سفر میں بھی عورت کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے، کیونکہ کم از کم اڑتالیس میل کے سفر پر سفر کے احکام جاری ہوتے ہیں مثلاً نماز میں قصر وغیرہ۔ (۱)

## ہوائی چیل

مردوں کے لئے احرام کی حالت میں ہوائی چیل پہننا سب سے بہتر ہے اور اگر جوتا یا چیل ایسی ہو کہ جوٹنوں اور پیروں کے بیچ کی ابھری ہوئی ہڈی کو نہ چھپاتا ہو تو اس کا پہننا بھی درست ہے، البتہ اگر ایری، پنچہ اور انگلیاں چھپی رہیں جیسے ناگرہ جوتے میں ہوتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۲)

(۱) الرابع: المحرم الأمين أو الزوج إذا كانت على مسافة السفر من مكة، وفي الإرشاد: أي وإنما يشترط المحرم أو الزوج إذا كان بينهما وبين مكة ثلاثة أيام فصاعداً أما لو كان أقل من ذلك فلها أن تخرج بغير محرم أو زوج إلا أن تكون معتدة. وروى عن أبي حنيفة وأبي يوسف كراهة الخروج لها مسيرة يوم بلا محرم، فينبغي أن يكون الفتوى عليه لفساد الزمان. (مناسك الملا على القاري مع إرشاد الساري: (ص: ۷۶، ۷۷، ۷۸) باب شرائط الحج، النوع الثاني: شرائط الأداء، وهي خمسة، الشرط الرابع: المحرم الأمين للمرأة، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

الدر مع الرد: (۲/۲۶۴، ۲۶۵) كتاب الحج، ط: سعيد.

غنية الناسك: (ص: ۲۶، ۲۷) باب شرائط الحج، فصل في شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية.

(۳) وليس الخفين أي أن لا يجد نعلين فإنه يقطعهما أسفل من الكعبين، والجوربين أي ولبسهما سواء كانا منعلين أو غير منعلين وكل ما يوارى الكعب الذي عند معقد شراك النعل أي في المفصل الذي في وسط القدم لا الكعب المعبر عند غسل الرجلين. (إرشاد الساري: (ص: ۱۶۶) باب الإحرام، فصل في محرمات الإحرام، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۸۶، ۸۷) باب الإحرام، فصل في محرمات الإحرام، ومحظوراته التي في غالبها الجزاء، ط: إدارة القرآن.

## ہوٹل سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا

☆ آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والے لوگوں کے لئے حج اور عمرہ دونوں کا احرام اپنی اپنی میقات یا اس کے محاذات سے باندھنا لازم ہے، باقی گھر سے باندھ کر آنے کا ثواب زیادہ ہے۔

☆ اگر ایسا آفاقی حج یا عمرہ کے لئے میقات سے احرام باندھے بغیر مکہ مکرمہ آگیا ہے تو حرم کے حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا، ہاں اگر واپس میقات آکر احرام باندھے گا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

☆ اگر آفاقی آدمی میقات کے باہر سے آئے اور میقات سے احرام نہیں باندھا بلکہ میقات کے اندر کسی ہوٹل سے احرام باندھ کر حج یا عمرہ کیا تو ایک دم دینا لازم ہوگا۔

اور اگر میقات سے احرام باندھ کر حج یا عمرہ کر لیا پھر اس کے بعد مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے مزید عمرہ کرنے کا ارادہ کیا تو اس صورت میں اگر ہوٹل حدود حرم کے اندر ہے تو اس صورت میں ہوٹل سے احرام کی نیت کر کے عمرہ کرنے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا، اور اگر ہوٹل حدود حرم سے باہر ہے تو اس صورت میں ہوٹل سے احرام کی نیت کر کے عمرہ کرنا درست ہوگا اور دم بھی لازم نہیں ہوگا، کیونکہ حدود حرم میں رہنے والوں کے لئے حدود حرم سے باہر حل میں جا کر عمرہ کے احرام کی نیت کرنا ضروری ہے ورنہ دم دینا لازم ہوتا ہے باقی ہوٹل میں احرام کے کپڑے پہن کر اور حدود حرم سے باہر مسجد عائشہ وغیرہ میں جا کر عمرہ کے احرام کی نیت کر کے عمرہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔ (۱)

= الدر مع الرد: (۲/۴۹۰) كتاب الحج، مطلب في ما يحرم بالإحرام وما لا يحرم، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۲۲۴) كتاب المناسك، الباب الرابع: فيما يفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشيدية.

(۱) ثم إذا دخل الآفاقي مكة بغير إحرام وهو لا يريد الحج ولا العمرة فعليه لدخول مكة إما حجة =

## ہیجرہ پن کی کمائی سے حج کرنا

ہیجرہ پن کی زندگی گزارنے والا ان تمام غیر شرعی کاموں سے توبہ واستغفار کرے جو عام طور پر ہیجرے لوگ کرتے ہیں، اور جو روپیہ اس کے پاس ہے اور اس دھندہ اور طریقہ سے کمایا ہے اس سے حج نہ کرے، بلکہ کسی غیر مسلم سے قرض لیکر حج کرے اور جو رقم اس کے پاس جمع ہے اس سے قرض ادا کرے، آئندہ کے لئے زنانہ وضع قطع چھوڑ دے، مردانہ لباس پہنے اور اس کا اڈہ بھی ختم کرے۔ (۱)

= أو عمرة، فإن أحرم بالحج أو العمرة من غير أن يرجع إلى الميقات فعليه دم لترك حق الميقات. (التاتارخانية: ۴۷۵/۲) الفصل الرابع في بيان مواقيت الإحرام وما يلزم لمجاورتها بغير الإحرام، ط: إدارة القرآن

﴿قوله: وصح تقديمه عليها لا عكسه﴾ أي جاز تقديم إحرام على المواقيت ولا يجوز تأخيرها عنها ..... أما الثاني فلقوله عليه الصلوة والسلام ”لا يجاوز أحد الميقات الا محرماً“، وفائدة التأقيت بالمواقيت الخمسة المنع من التأخير ..... (قوله: ولداخلها الحل) أي الحل ميقات من كان داخل الميقات. (البحر الرائق: ۳۱۹/۲) كتاب الحج، ط: سعيد

﴿ولا يجوز للإنسان أن يجاوز الميقات إلا محرماً لحج أو عمرة وإلا وجب على دم، أو العودة إليه ..... ومن كان بمكة مكياً أو آفاقاً فميقاته في العمرة من أدنى الحل، ولو بأقل من خطوة من أي جانب شاء ليتحقق وقوع السفر؛ لأن أداء العمرة في الحرم فيكون الإحرام من الحل ليجمع في إحرامه بين الحل والحرم إذ هو شرط في كل إحرام فإن أحرم بها في الحرم انعقد وعليه دم إلا أن خرج بعد إحرامه إليه. (الفقه الإسلامي وأدلته: ۶۸/۳) المطلب الثاني: ميقات الحج والعمرة، تحت آفاقي أو أهل الآفاقي، ط: دار الفكر، بيروت

(۱) أصل التوبة في اللغة الرجوع ..... والمراد بالتوبة هنا الرجوع عن الذنب، وقد سبق في كتاب الإيمان أن لها ثلاثة أركان: الإقلاع، والندم على فعل تلك المعصية، والعزم على أن لا يعود إليها أبداً، فإن كانت المعصية لحق آدمي فلها ركن رابع وهو التحلل من صاحب ذلك الحق، وأصلها الندم وهو ركنها الأعظم ..... (شرح الصحيح لمسلم للنووي: ۳۵۴/۲) كتاب التوبة، ط: قديمي

﴿روح المعاني: (۱۵۸/۲۸، ۱۵۹) سورة التحريم، آية: ۸، ط: دار إحياء التراث العربي.

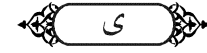
﴿شرح الفقه الأكبر للملا على القاري: (ص: ۱۵۸) ط: قديمي.

﴿ولا بمال حرام ..... والحيلة لمن ليس معه إلا مال حرام أو فيه شبهة أن يستدين للحج من =

= مال حلال ليس فيه شبهة، ويصح به ..... (غنية الناسك: (ص: ۲۱، ۲۲) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن)

﴿إرشاد الساري: (ص: ۲۹۰، ۲۹۱) باب المتفرقات، مسألة: من حج بمال حرام، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

﴿الدر مع الرد: (۲/۲۵۶) كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد.



## یلملم

مکہ مکرمہ کی جنوبی جانب مثلاً یمن وغیرہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے مکہ کی جنوبی جانب ایک پہاڑی ہے اس کو ”یلملم“ کہتے ہیں، اور یہ مغربی جنوبی جانب کے سمندر (بحر احمر) کے ساحل سے پندرہ بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ اصل میں یمن اور عدن والوں کی میقات ہے، لیکن پہلے زمانے میں ہندوستان، پاکستان اور مشرقی ممالک والے جب بحری جہاز سے سمندری سفر کر کے حج کے لئے آتے تو مکہ مکرمہ کی جنوبی جانب ”یلملم“ پہاڑی کی محاذات سے گزر کر جدہ آتے تھے، اس لئے پرانی کتابوں میں ہندوستان، پاکستان اور مشرقی ممالک والوں کے لئے ”یلملم“ کی میقات مشہور ہے، لیکن آج کل ہوائی جہاز کے سفر میں یہ میقات نہیں پڑتی، بلکہ جہاز ”قرن المنازل“ والی میقات سے گزر کر آتا ہے۔ (۱) نقشہ یہ ہے۔ (۱)

## یوم عرفہ

ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو ”یوم عرفہ“ کہتے ہیں، اس روز حج ہوتا ہے اور حاجی لوگ عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔

اور اس سے مراد ۹ ذی الحجہ کے زوال آفتاب سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق

(۲) ومیقات أهل اليمن غير أهل النجد وباقي تهامة : يلملم ، بفتح الياء واللامين وإسكان الميم بينهما ..... وهو جبل من جبال تهامة على مرحلتين من مكة . ( البحر العميق : ( ۱ / ۲۰۲ ، ۲۰۳ ) الباب السادس في المواقيت ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكية )

إرشاد الساری : ( ص : ۱۱۲ ) باب المواقيت ، ط : المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة .

غنية الناسك : ( ص : ۵۲ ) باب المواقيت ، فصل : أمّا مواقيت أهل الآفاق ، ط : إدارة القرآن .

تک کا وقت ہے۔ (۱)

مزید ”حج کا دوسرا دن ۹ ذی الحجہ“ عنوان بھی دیکھیں۔ (۲ / ۱۷۴)

(۱) والوقوف بعرفة في أوانه وهو من زوال يوم عرفة إلى قبيل طلوع فجر النحر . ( الدر مع الرد : ( ۲ / ۲۶۷ ) كتاب الحج ، مطلب في فروض الحج و واجباته ، ط : سعيد )  
 إرشاد الساری : ( ص : ۹۲ ، ۹۳ ) باب فرائض الحج ، الإمدادية ، مكة المكرمة .  
 غنية الناسك : ( ص : ۱۵۹ ) باب مناسك عرفات ، فصل في ركن الوقوف وقدر الواجب فيه و سننه ومستحباته ، ط : إدارة القرآن .